روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۶

ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LTD

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام
(جلد شانزدہم)

Ruhaani Khazaa'in

(Volume 16)

Collection of the books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian,
The Promised Messiah and Mahdi (1835-1908), peace be upon him.
Volumes 1-23

© Islam International Publications Ltd.

First Published in Rabwah, Pakistan in the 1960s
Reprinted in the UK in 1984
Reprinted in 1989
Second edition (with computerized typesetting) published in 2008
Reprinted in the UK in 2009
Published in Qadian, India in 2008 (Vol. 1-10)
Present edition published in the UK in 2021

Published by:
Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey, GU9 9PS UK

Printed in Turkey at:
Levent Offset

ISBN: 978-1-84880-134-9 (Set Vol. 1-23)
10 9 8 7 6 5 4 3 2 1

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب
کے مطالعہ کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس
ایّدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

احباب جماعت کے نام

پیغام

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن ۲۰۰۸ء
کی اشاعت کے موقع پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

لندن
10-8-2008

پیغام

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ تعالیٰ نے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر و اشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر

پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں''۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۷۳)

ایک اور کتاب میں آپؑ فرماتے ہیں:

''کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادیٔ دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے.....ایسا ہی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنْھُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ **ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا** جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہوگا.....اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور حسب منطوق آیت قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور

مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل وجان سرگرم ہیں۔آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجّت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔کیونکہ جوش مذاہب واجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے''۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سو اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد ویگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ''مضمون بالا رہا'' کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

''درکلامِ تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔ کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ''۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ''تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الٰہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آب حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی **یفیض المال حتی لا یقبلہ احد** (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا کہ:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن وسلامتی کے دئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفة المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ''روحانی خزائن'' پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیڈ پر ایڈیشن اوّل کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ایڈیشن اوّل میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تاکہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس مڈل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہوسکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر۲ میں شامل اشاعت کردیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون ''**ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات**'' جو پہلے ''تصدیق النبی'' کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر۴ کے آخر میں شامل اشاعت کرلیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبرا مابین مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔اس کے بعد مراسلت نمبر۲ مابین منشی بوبہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل ہونے سے رہ گئی ہے۔اسے روحانی خزائن جلد نمبر۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کرلیا گیا ہے۔

ہونے سے رہ گئی ہے۔اسے روحانی خزائن جلد نمبر۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کرلیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں "التبلیغ" کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ایڈیشن اول میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد۵ میں شامل نہیں ہوسکی تھی۔نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کردی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے جو خلافت لائبریری میں موجود ہے نقل کر کے جلد نمبر۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔اس میں صفحہ ۹ تا ۳۴ پر مشتمل ''گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟'' کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جارہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ''عصمت انبیاء'' کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۵ تا ۲۰۹ میں شائع ہوا تھا۔یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

والسلام

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

اکتوبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اشاعت و تبلیغِ اسلام کے جہاد میں صَرف کی اور اس مقصد کے لئے آپ نے نہ صرف کثیر تعداد میں کتب تصنیف فرمائیں بلکہ اشتہارات و تقاریر کے ذریعہ بھی خدمت اسلام کے اس فریضہ کا حق ادا فرمایا۔ حضور علیہ السلام کی جملہ تصانیف کو روحانی خزائن کی تئیس جلدوں کے سیٹ میں طبع کیا جاچکا ہے۔ اسی طرح آپؑ کے پُر معارف کلمات و تقاریر و مجالس علم و عرفان کو ملفوظات کی دس جلدوں میں، جبکہ آپؑ کے تحریر فرمودہ اشتہارات کو مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے تین جلدوں میں تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں علوم و فیوض روحانی سے لبریز اس لٹریچر (روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات) کے نئے ایڈیشن تیار کئے گئے ہیں جن کی اب سیدنا حضور اقدس کی منظوری سے یہاں انگلستان سے طباعت کی جارہی ہے تاکہ بیرون ممالک میں قائم جماعتوں کی بھی علمی و روحانی تشنگی دور ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ تصانیف منیفہ جو روحانی خزائن کے نام سے ۲۳ جلدوں میں شائع شدہ ہیں، اس کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں بعض مقامات پر کتابت کے سہو اور اغلاط کی نشاندہی ہوئی تھی۔

امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا ارشاد فرماتے ہوئے بعض درج ذیل ہدایات سے نوازا:

> ”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی صحت کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ان کو اوّل ایڈیشن کے عین مطابق اور اسی حال میں برقرار رکھا جائے۔ اگر اوّل ایڈیشن میں کہیں سہوِ کتابت ہے تو اس کو بعینہٖ

قائم رکھا جائے۔ البتہ واضح سہو اور غلطی کی ناشر کی طرف سے حاشیہ میں وضاحت دی جائے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں اس کے ایک سے زیادہ ایڈیشنز شائع ہوئے تھے تو آپ کی زندگی میں مطبوعہ آخری ایڈیشن کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

غرضیکہ اوّل ایڈیشن سے تقابل کر کے اگر مابعد کسی سہو یا کتابت کی غلطی کی درستگی کی گئی ہے تو اسے نظر انداز کر کے اوّل ایڈیشن کے بالکل مطابق کر دیا جائے اور متن میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔"

اوّل ایڈیشن کے وقت اس زمانہ کی طرزِ کتابت کے مطابق "ے" اور "ی" کو اکثر و بیشتر "ی" لکھا گیا ہے۔ پہلے قارئین خود سمجھ جاتے تھے کہ فقرہ کی ترتیب کے لحاظ سے یہاں یائے معروف ہے یا یائے مجہول۔ لیکن اب اس تفریق کو سمجھنے میں قاری کو دقت اور مشکل درپیش ہوتی ہے۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقرہ کی مناسبت سے یائے معروف اور یائے مجہول کو ظاہر کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "روحانی خزائن کے پہلے ایڈیشن کے مطابق صفحات نمبر اور عبارات رکھی جائیں۔" چنانچہ اس ہدایت کی پابندی کی گئی ہے۔ اس لئے ناشر کی طرف سے اگر کوئی وضاحت ضروری سمجھی گئی تو اس کو بارڈر سے باہر رکھا گیا ہے۔

ایسے انگریزی الفاظ، اسماء وغیرہ جو اردو رسم الخط میں تحریر شدہ ہیں اور جن کو صحیح تلفظ سے پڑھنا مشکل ہے سہولت کی غرض سے ان کو انگریزی طرز میں بھی حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔

الحق مباحثہ دہلی کا ایک حصہ "مراسلت نمبر ۲" جو روحانی خزائن کی تدوین کے وقت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کے وقت یہ مراسلت مل گئی اور اسے جلد ۴ کے آخر پر صفحہ ۴۸۳ پر دے دیا گیا۔ اس ایڈیشن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے الحق مباحثہ دہلی کے آخر پر مراسلت نمبر ا کے بعد شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

محمود کی آمین تو جلد ۱۲ میں آچکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آمین بھی لکھی تھی۔ یہ نظم ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی جو روحانی خزائن کی کسی جلد میں شامل نہیں۔

اب روحانی خزائن کی نظر ثانی کے دوران حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے اپنے زمانی اعتبار سے روحانی خزائن جلد ۱۷ میں شامل کیا گیا ہے، مگر جلد کے آخر پر تا کہ صفحات کی ترتیب میں فرق نہ آئے۔

روحانی خزائن میں جو فارسی اشعار، عبارات اور رقوم بیان ہوئی ہیں ان کا ترجمہ اس ایڈیشن میں متن کے اختتام پر دے دیا گیا ہے تا کہ قارئین کو مفہوم سمجھنے میں سہولت ہو۔

یہاں انگلستان میں متعدد مرتبہ خاکسار نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف امور میں راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی اور ان ہدایات کی تعمیل کروائی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام نے بارہا ان بیش بہا علوم کو پڑھنے اور پھیلانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان سے کماحقہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ آمین

خاکسار
منیر الدین شمس
ایڈیشنل وکیل التصنیف

فروری ۲۰۲۱ء

ترتیب

روحانی خزائن جلد۱۶

خطبة اِلهامِیّة ۱

لُجَّة النّور ۳۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

روحانی خزائن کی یہ سولہویں جلد ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی دو عربی تصنیفات **خطبہ الھامیہ** اور **لجّۃ النّور** پر مشتمل ہے۔

خطبہ الہامیہ

عیدالاضحیٰ جو ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰/ذوالحج ۱۳۱۷ھ کو ہوئی۔ اس روز عید کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو **خطبہ الہامیہ** کے نام سے مشہور ہے اور وہ اس کتاب کا وہ حصہ ہے جو یَاعِبَادَ اللّٰہِ فَکِّرُوْا سے شروع ہوتا ہے اور وَسَوْفَ یُنَبِّئُھُمْ خَبِیْرٌ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ خطبہ طبع بار اول کے صفحہ ۱ سے لے کر صفحہ ۳۸ پر اور اس طبع کے صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۳۷ پر ختم ہوتا ہے اس کے بعد ''الباب الثانی'' شروع ہوتا ہے۔ اصل خطبہ میں جس کی وجہ سے ساری کتاب کا نام ''خطبہ الہامیہ'' رکھا گیا قربانی کی حکمت اور اس کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور باقی چار ابواب میں جو آپ نے بعد میں رقم فرمائے اپنے دعویٰ پر روشنی ڈالی ہے اور قرآن مجید و احادیث سے اپنے دعویٰ کی صداقت اور تائید میں دلائل دیئے ہیں۔ اس میں ایک اشتہار چندہ منارۃ المسیح بزبان اُردو بطور ضمیمہ خطبہ الہامیہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت اقدس نے منارۃ المسیح کے اغراض و مقاصد کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی دو قسمیں معراج مکانی اور معراج زمانی ذکر فرما کر معراج زمانی کے لحاظ سے ''مسیح موعود'' کی مسجد کو **مسجد اقصیٰ** قرار دیا ہے اور اس اشتہار کے آخر میں آپ نے ۲۸/مئی ۱۹۰۰ء تاریخ تحریر فرمائی ہے۔

اوراس سے پہلے طبع اوّل کے ٹائٹل پیـــج کے صفحہ۲ سے (ا ب ج صفحات اوراس طبع کے صفحہ۳ سے صفحہ۱۱ تک عربی زبان میں جو''اَلْاِعْـلَان'' شائع شدہ ہے اس کے نیچے ۲۵/اگست ۱۹۰۱ء تاریخ درج ہے اور حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ جو زیرعنوان''مـاالـفـرق بیـن اٰدم و الـمسیـح الـمـوعـود''اور''الـحـالـة الـموجودة تدعو المسیح الموعود و المهدی المعهود''جو کتاب کے آخر میں طبع اول کے صفحہ (سے صفحہ ش تک اوراس طبع کے صفحہ ۳۰۷ سے صفحہ ۳۳۴ تک درج ہے۔اس کے آخر میں ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۲ء تاریخ لکھی ہے۔ان تاریخوں سے ظاہر ہے کہ اصل خطبہ کے علاوہ جو آپ نے ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کو دیا تھا باقی چار ابواب اور دوسرے اشتہار اور حواشی آپ نے مئی ۱۹۰۰ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک کے درمیانی عرصہ میں کسی وقت تصنیف فرمائے اوراس کی اشاعت موجودہ مکمل کتاب کی صورت میں اکتوبر ۱۹۰۲ء کے بعد ہوئی۔

خطبہ الہامیہ ایک خدائی نشان ہے

عید الاضحیٰ ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کی تقریب میں شمولیت کے لئے ۱۰/اپریل سے ہی مہمانوں کی آمد قادیان میں شروع ہوگئی تھی اور بٹالہ، امرتسر، لاہور، سیالکوٹ، جموں، پشاور، گجرات، جہلم، راولپنڈی، کپورتھلہ، پٹیالہ، سنور وغیرہ بہت سے مقامات سے مہمان پہنچ چکے تھے۔اخبار الحکم ۱۷/اپریل ۱۹۰۰ء میں روئیداد جلسہ عیدالضحیٰ کے عنوان کے تحت لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

> یوم العرفات کو علی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو اطلاع دی کہ''میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصّہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دُعا میں گذارنا چاہتا ہوں۔اس لئے وہ دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام اور جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا کہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے''(اس پر تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر حضورؑ کی خدمت میں بھیج دی گئی۔مغرب وعشاء میں حضورؑ تشریف لائے۔جو جمع کی گئیں بعد فراغت فرمایا:-

''چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گذاروں۔اس لئے میں جاتا ہوں تا کہ تخلّف وعدہ نہ ہو۔''

یہ فرما کر حضورؑ تشریف لے گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے۔دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحب نے اندر جا کر حضرت اقدس سے تقریر کرنے کے لئے خصوصیت سے عرض کی۔اس پر حضورؑ نے فرمایا:۔

''خدا نے ہی حکم دیا ہے۔'' اور پھر فرمایا کہ ''رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔شاید یہی مجمع ہو۔''

..... جب حضرت اقدسؑ عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے **یاعباداللہ** کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا..... اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا۔

''اب لِکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں''

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ

''اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔**الحمد** للہ کہ وہ ساری دُعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔''

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سُنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرطِ جوش کے ساتھ سجدۂ شکر میں جا پڑے۔حضورؑ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ

''ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ **''مبارک''** یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۴، ۳۲۵)

تاریخ احمدیت میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی روایات خلاصۃً تحریر ہوئی ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ

''حضور نے کھڑے ہوکر یا عباد اللہ کے لفظ سے فی البدیہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے ہی کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم وبیش دوسو تھی وجد کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ محویّت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہوگیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد۲ صفحہ۸۴ تفصیل کے لئے دیکھئے روایات صحابہ جلد۱۳ صفحہ۳۸۵۔۳۸۶)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی فرماتے ہیں کہ

''.....حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل وصورت زبان اور لب ولہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دُنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں، چہرہ سُرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خود بھی نہ بتا سکوں۔ پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنا پڑتے تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد۲ صفحہ۸۴۔ تفصیل کے لئے دیکھئے روایات حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سیرت المہدی جلد دوم تتمہ صفحہ۳۶۵ تا۳۷۱)

اسی خطبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب تعطیر الانام موجودہ خلافت لائبریری ربوہ کے ورق پر اپنے قلم مبارک سے دوخوابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ۱۹/اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضور نے

میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ

''میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔اُن سے اُنہوں نے پوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔تو اس نے جواب دیا کہ اُوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔''

یہ خواب بعینہٖ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سُن رہے ہیں۔یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔''

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۲۹۰۔ایڈیشن چہارم)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خطبہ الہامیہ سے متعلق اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:-

''۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ **آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی**۔اور نیز یہ الہام ہوا-

كَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے-

.....تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہ میرے مُنہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے، کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام **خطبہ الهامیه** رکھا گیا لوگوں میں سُنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دوسو ۲۰۰ کے قریب ہوگی۔سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کُھل رہا تھا۔مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود

بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا..... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶ نیز دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲۱۰ و سرورق خطبہ الہامیہ)

پس خطبہ الہامیہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے جو ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کو ظاہر ہوا۔

لُجَّةُ النُّور

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اسلامی ممالک عرب اور فارس اور روم اور بلاد الشام وغیرہ کے متقی بندوں اور صالح علماء اور مشائخ کو تبلیغ کرنے کے لئے بصورت مکتوب تصنیف فرمائی اور اس کی تصنیف کا حقیقی محرک وہ الہام اور رؤیا ہوئے جن میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ مختلف ممالک کے صلحاء اور نیک بندے آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی۔ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا ارادہ کئی باب لکھنے کا تھا (دیکھو صفحہ ۶ لـجّة الـنّـور) مگر ایک ہی باب آپ نے لکھا اور پھر معلوم ہوتا ہے آپ کی توجہ دوسری کتب کی طرف مبذول ہوگئی اور اس کتاب کی عام اشاعت آپ کی وفات کے بعد فروری ۱۹۱۰ء میں ہوئی۔

اس کتاب کے شروع میں آپ نے اپنی کنیت ابو محمود احمد تحریر فرمائی ہے اور اس میں آپ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ضرورتِ زمانہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے اور اپنے آبائی سوانح، اپنے الہام ربّانی سے مشرف ہونے اور اپنے زمانہ کے حالات کا شرح وبسط سے ذکر فرمایا ہے اور قوموں اور مذاہب میں تفرقہ کا ذکر کرتے ہوئے عالم اسلامی کی دینی اور دنیوی ابتر حالت کا نہایت المناک نقشہ کھینچا ہے۔ ان کے آپس میں افتراق و انشقاق اور اُن کے عقائد فاسدہ اور مسلمان علماء اور صوفیاء اور عامۃ المسلمین کی خرابیوں اور الحاد و بے دینی اور اسلام پر حملہ آور دشمنوں کے سامنے ان کی بے کسی اور بے بسی کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور آخر میں پادریوں کے حملوں کا ذکر کر کے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں پر انہیں شکست فاش دی ہے اور وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور فرمایا ہے کہ

"الیوم یئس الذین کانوا یصولون علی الاسلام"

(لُجّۃ النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۷۵)

یعنی آج اسلام پر حملہ آور کفار نا امید ہو گئے ہیں اور تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصلحین کی تمام شرائط مجھ میں جمع کر دی ہیں اور اس نے مجھے ہر قسم کی برکات سے نوازا اور میری ہر آرزو پوری کی اور ہر قسم کی دینی و دنیوی نعمتوں سے مجھے مالا مال کیا ہے۔ان نعمتوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے اس نعمت کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ بعض اوقات انسان اس خیال سے افسردہ اور دل شکستہ اور غمگین رہتا ہے کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہوتا جو اس کی وفات کے بعد اس کا وارث ہو مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قسم کا غم مجھے ایک لحہ کے لئے بھی نہیں ہوا۔ و اعطانی ربی ابناءً الخدمة ملّتہٖ کیونکہ میرے رب نے مجھے اپنی جناب سے بیٹے عطا کئے ہیں جو دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ (لجّۃ النور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۳۹۸)

اس کتاب میں آپ نے اس بہتان کی بھی تردید فرمائی ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنی کتب میں صالح علماء کی ہتک کی ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

> ''ہم نیک اور صالح علماء اور مہذب شرفاء کی ہتک سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا آریہ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کے ہوں بلکہ ہم تو اُن کے سفہا اور بے ہودہ گولوگوں میں سے بھی صرف ان کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی فضول گوئی اور بدگوئی اور سبّ وشتم میں مشہور ہو چکے ہیں۔لیکن جو لوگ سفاہت اور بدزبانی سے بَری ہیں۔ہم ان کا خیر سے ذکر کرتے اور ان کی تکریم و احترام کرتے اور ان سے بھائیوں کی طرح محبت رکھتے ہیں۔'' (ترجمہ از لُجّۃ النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۰۹)

اور اس کتاب میں حضرت اقدس نے یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی درج فرمائی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ میری نصرت فرمائے گا یہاں تک کہ میرا امر یا میری دعوت زمین کے مشارق و مغارب میں پہنچے گی۔''

(ترجمہ از لُجّۃ النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۰۸)

اصل کتاب عربی میں ہے اور اس کے نیچے فارسی زبان میں ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔

خاکسار

جلال الدین شمس

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ٹائیٹل بار اول

هذا هو الكتاب الذى الهمت حصة منه من رب العباد - فى يوم عيد من الاعياد - فقرءته على الحاضرين - بانطاق الروح الامين - من غير مدد الترقيم والتدوين - فلا شك انه اية من الايات - وما كان ليشران ينطق كمثلى سر تجلا متحضرا فى مثل هذه العبارات - وكان الناس يرقبون طبعه رقبة يوم العيد - ويستطلعون بعيون المشتاق المريد - فالحمد لله الذى اراهم مقصودهم بعد الانتظار - ووجدوا مطلوبهم كبستان مذللة اغصانه من الثمار - وانه صنيعة احسان الحضرة - ومطية تبليغ الناس الى السعادة وانه غيث من الله بعد ما امحلت البلاد من عمم الفساد - ولن تجد هذه المعارف فى الآثار المتفاقة المدونة من الثقات - بل هى حقايق اوحيت الىّ من رب الكائنات - وانه اظهار تام وهل بعد المسيح كتم - وهل بعد خاتم الخلفاء على السر ختم - وليس من العجب ان تسمع من خاتم الائمة - نكاتا ما سمعت من قبل من علماء الملة بل العجب كل العجب ان ياتى المسيح الموعود والامام المنتظر وحكم الناس وخاتم الخلفاء - ثم لا ياتى بمعرفة جديدة من حضرة الكبرياء - ويتكلم كتكلم العامة من العلماء - ولا يفرق فرقا بينا بين الظلمة والضياء - وانى سميت هذه الرسالة

خُطبَةً اِلهَامِيَّةً

وَاِنِّى عَلَّمتُهَا اِلهَامًا مِّن رَّبِّى وَكَانَت اٰيَةً

تعداد الاشاعة ۳۱۰۰

نحن نفتخر واحضم عظم

وانها طبع فى مطبع ضياء الاسلام قاديان باهتمام الحكيم فضل الدين البهيروى فى سنة ۱۳۱۹ من الهجرة المقدسة

﴿۱﴾

الاعلان

ایّها الاخوان من العرب وفارس والشام. وغیرها من بلاد الاسلام. اعلموا رحمکم اللّٰه انی کتبت هٰذا الکتاب لکم ملهمًا من ربّی. واُمرت ان ادعوکم الی صراط هُدیتُ الیه و اُؤدبکم بادبی. وهٰذا بعدما انقطع الامل مِن علماء هٰذه الدیار. وتحقق انهم لا یبالون عقبی الدار. وانقطعت حرکتهم الی الصدق من تفالجٍ لامن فالجٍ. وما نفعهم اثر دواء ولاسعی معالج. ومابقی لِاَجَارِد المعارف فی ارضهم مرتع. ولا فی اهلها مطمع. فعند ذالک القی فی قلبی من الحضرة. ان اٰوی الیکم لطلب النصرة. لتکونوا انصاری کاهل المدینة ومن نصرنی وصدقنی فقد ارضی ربه وخیرَ الْبریة. وان شرالد واب الصّم البکم الذین لا یصغون الی الحق والحکمة. ولا یسمعون برهانًا ولوکان من الحجج البالغة. واذا قیل لهم اٰمنوا بما اتاکم من ربّکم من الحقّ والبیّنة. بعد ایام کثرت الفِرق واختلافهم فیها وتلاطم بحرالضلالة. قالوا لانعرف ماالحق وانا وجدنا اٰبَاء نا علی عقیدة. وانا علیها الی یوم المنیّة. وماقلت لهم الاما قال القراٰن. فما کان جوابهم الاالسب والهذیان. وان اللّٰه قد علّمنی ان عیسی ابن مریم قد مات. ولحق الاموات. واماالذی کان نازلا من السماء. فهو هٰذا **القائم بینکم** کما اوحی الیّ من حضرة الکبریاء. وکانت حقیقة النزول ☆ ظهور المسیح الموعود عند انقطاع الاسباب. وضعف الدولة الاسلامیة وغلبة الاحزاب

☆ **الحاشیة**- اعلموا انّ لفظ النزول قد اختیر للمسیح الموعود للوجهین (۱) احدهما لاظهار انقطاع الاسباب الارضیة کالحکومة والریاسة والوسائل الحربیة فی مُلک یُبعث فیه من الحضرة الاحدیّة. کانّه کانت اشارة الٰی ان المسیح الموعود لایأتی الا فی مُلک لایبقٰی فیه للاسلام قوةٌ ولا للمسلمین طاقة ومع ذالک یقومون للانکار و

وکان هٰذا اشارة الی ان الامر کله ینزل من السماء. من غیر ضرب الاعناق وقتل الاعداء. ویُریٰ کالشمس فی الضیاء. ثم نقل اهل الظاهر هٰذه الاستعارة الی الحقیقة. فهٰذه اوّل مصیبة نزلت علٰی هٰذه الملة. وما اراد اللّٰه من انزال المسیح. الّا لیُری مقابلة الملتین بالتصریح. فان نبینا المصطفٰی کان مثیل موسٰی. وکانت سلسلة خلافة الاسلام. کمثل سلسلة خلافة الکلیم من اللّٰه العلام. فوجب من ضرورة هٰذه المماثلة والمقابلة ان یظهر فی اٰخر هٰذه السلسلة مسیح کمسیح السلسلة الموسویة. ویهود کالیهود الذین کفّروا عیسٰی وکذبوه و ارادوا قتله وجروه الٰی ارباب الحکومة فمن العجب ان علماء الاسلام اعترفوا بان الیهود الموعودون فی اٰخر الزمان لیسوا یهودًا فی الحقیقة بل هم مثلهم من المسلمین فی الاعمال وَالعادة. ثم یقولون مع ذالک ان المسیح ینزل من السماء. وهو ابن مریم رسول اللّٰه فی الحقیقة لامثیله من الاصفیاء. فکانهم حسبوا هٰذه الامة اردء الامم واخبثهم فانهم زعموا ان المسلمین قوم لیس فیهم احد یقال له انه مثیل بعض الاخیار السابقین. وامّا مثیل الاشرار فکثیرفیهم ففکروا فیه یامعشر العاقلین. ثم ان مسئلة نزول عیسٰی نبی اللّٰهِ کانت من اختراعات النصرانیین. واماالقراٰن فتوفاه والحقه بالمیتین. وما اضطرت النصارٰی الٰی نحت هٰذه العقیدة الواهیة الا

بقیة الحاشیة ـ و یریدون اَن یطفئوا نور اللّٰه فضلا من ان یکونوا من الانصار فیؤیّد المسیح من لدن ربّ السماء ولایکون علیه منّة احد من ملوک الارض واهل الدول والامراء ولایستعمل السیف والسنان فکانّه نزل من السماء ونصره اللّٰه من لدنه و أعان (۲) ثانیهما لاظهار شهرة المسیح الموعود فی اسرع الاوقات والزمان فی جمیع البلدان. فان الشئ الذی ینزل من السماء یراه کل احدٍ من قریبٍ وبعیدٍ ومن الاطراف والانحاء. ولایبقٰی علیه سِتْرٌ فی اَعْین ذوی الانصاف. ویشاهد کبرقٍ یبرق من طرفٍ الی طرفٍ حتّی یحیط کدائرةٍ علی الاطراف. منه

فی ایام الیأس وقطع الامل من النصرة الموعودة. فان الیهود کانوا یسخرون منهم ویضحکون علیهم ویؤذونهم بانواع الکلمات. عندما رَأَوُا خذلانهم وتقلبهم فی الأفات. فکانوا یقولون این مسیحکم الذی کان یزعم انه یرث سریر داؤد وینال السلطنة وینجی الیهود فتألم النصارٰی من سماع هٰذه المطاعن. و الام الصبرُ بالّلاعن. فنحتوا الجوابَین. عند هٰذین الطعنین والخطابین. فقالوا ان یسوع ابن مریم وان کان مانال السلطنة فی هٰذه الأوان. ولٰکنه ینزل بصورة الملوک الجبارین القهارین فی اٰخر الزمان. فیقطع ایدی الیهود وارجلهم وانوفهم ویهلکهم باشد العذاب والهوان. ویجلس احبابه بعد هٰذا العقاب. علی سرر مرفوعة موعودة فی الکتاب. و اما قول المسیح انه من اٰمن به فینجیه من الشدائد التی نزلت علٰی بنی اسرائیل. فمعناه انه ینجیه بدمه من الذنوب لامن جور الحکومة الرومیة کما ظنّ وقیل. فحاصل الکلام ان النصارٰی لمّا اٰذاهم طول مکثهم فی المصائب. واطال الیهود السنهم فی امرهم وحسبوهم کالخاسر الخایب. شق علیهم هٰذا الاستهزاء. فنحتوا العقیدتین المذکورتین لیسکت الاعداء. وانّ من عادات الانسان. انه یتشبّث بامانی عند هبوب ریاح الحرمان. واٰذا رأی انه مابقی له مقام رجاء. فیسرّ نفسه بأَهْواءٍ. ﴿ب﴾ فیطلب ما ندّ عن الاذهان. وشذّ عن الأذان. فقد یطلب الکیمیاء عند نفاد الاموال. وقد یتوجه الی تسخیر النجوم والاعمال. وکذالک النصارٰی اذا وقع علیهم قول الاعداء. وما کان مَفَرٌّ من هٰذا البلاء. فنحتوا مانحتوا واتّکئوا علی الامانی. کماهوسیرة الاسیر والعانی. فاشاعوا الاصولین المذکورین کما تعلم وترٰی. ووفّوا حق العمٰی. ولما صار اعتقاد نزول المسیح جزو طبیعتهم. واحاط علی مجاری الفهم وعادتهم. کانت عنایتهم مصروفة لامحالة الی نزول عیسٰی. لیهلک اعداء هم ویجلسهم علی سرر العزة والعُلٰی. فهٰذا هوسبب سریان هٰذه العقیدة فی الفِرق المسیحیة. ومثلهم فی الاسلام یوجدفی الشیعة. فانّه لمّا طال علیهم امد الحرمان. وما قام فیهم ملک الی قرون من

الزمان. نحتوا من عند انفسهم ان مهديهم مستترفی مغارة. ويخرج فی اٰخرالزمان و يحيی صحابة رسول اللّٰہؐ ليقتلهم بِاِذِيّةٍ. وان حسينًا بن علی وان كان مانجّاهم من ظلم يزيد. ولكن ينجّيهم بدمه فی اليوم الاٰخرمن عذاب شديد. وكذالک كل من خسر وخاب نَحَتَ هٰذا الجواب. وسمعت ان فرقة من الوهابيين الهنديين ينتظرون كمثل هٰذه الفرق شيخهم سيد احمدن البريلوی وانفدوا اعمارهم فی فلوات منتظرين فهٰؤلاء كلهم محل رحم بمالم يرجع احد من كبراء هم الی هٰذا الحين. بل رجع المنتظرون اليهم وكم حسرات فی قلوب المقبورين. فملخّص القول ان عقيدة رجوع المسيح وحياته كانت من نسج النصارٰی ومفترياتهم. ليطمئنوا بالامانی ويذبّوا اليهود وهمزاتهم. واما المسلمون فدخلوها من غير ضرورة. و اُخذوا من غير شبكة. واكلوا السم من غير حلاوة. واذا قبلوا ركنًا من ركنی الملة النصرانية. فما معنی الانكار من الركن الثانی اعنی الكفّارة. وانا فصّلنا هٰذه الامور كلها فی الكتاب. وكفاک هٰذا ان كنت من الطُّلّاب. ان الذين ظنوا من المسلمين ان عيسٰی نازل من السماء مااتبعوا الحق بل هم فی وادی الضلال يتيهون. ما لهم بذالک من علم ان هم الا يخرصون. اَمْ اُوْتوا من البرهان اوعُلّموا من القراٰن فهم به مستمسكون. كلّا بل اتبعوا اهواء الذين ضلّوا من قبل وتركوا ما قال ربّهم ولا يبالون. وقد ذكر الفرقان ان عيسٰی قد توفّی فبأی حديث بعد ذالک يؤمنون. الايفكرون فی سرّ مجئ المسيح ام علی القلوب اقفالها ام هم قوم لايبصرون. ان اللّٰہ كان قد مَنّ علی بنی اسرائيل بموسٰی و النبيين الذين جاء وا من بعده منهم فعصوا انبياء هم ففريقًا كذبوا وفريقًا يقتلون. فاراد اللّٰہ ان ينزع منهم نعمته ويؤتيها قومًا اٰخرين ثم ينظر كيف يعملون. فبعث مثيل موسٰی من قوم بنی اسماعيل وجعل علماء امته كانبياء سلسلة الكليم وكسرغرور اليهود بها بما كانوا يستكبرون. واٰتٰی نبينا كلّما اوتی موسٰی وزياده واٰتاه من الكتاب والخلفاء كمثله واحرق به قلوب الذين ظلموا واستكبروا لعلهم يرجعون. فكما انه خلق الازواج كلّها

کذالک جعل السلسلة الاسماعیلیة زوجًا للسلسلة الاسرائیلیة. وذالک امر نطق بہ القراٰن ولا ینکرہ الاالعمون. الا تری قولہ تعالٰی فی سورة الجاثیة وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ. ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ[1]. فانظر کیف ذکر اللّٰہ تعالٰی ھٰھنا سلسلتین متقابلتین سلسلة موسٰی الٰی عیسٰی. وسلسلة نبینا خیر الوریٰ الی المسیح الموعود الذی جاء فی زمنکم ھٰذا. وانہ ماجاء من القریش کما ان عیسٰی ماجاء من بنی اسرائیل. وانہ علم لساعة کافة الناس کما کان عیسٰی علما لساعة الیھود. ھٰذا ما اشیر الیہ فی الفاتحة. وما کان حدیث یفتریٰ. وقد شھدت السماء باٰیاتھا وقالت الارض الوقت ھٰذا الوقت فاتق اللّٰہ ولاتیئس من روح اللّٰہ والسلام علی من التبع الھُدٰی.

فحاصل الکلام ان القراٰن مملو من ان اللّٰہ تعالٰی اختار موسٰی بعد ما اھلک القرون الاولٰی واٰتاہ التوراة وارسل لتائیدہ النبیین تترا. ثم قفا علٰی اٰثارھم بعیسٰیؑ☆. واختار محمدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد ما اھلک الیھود واردیٰ. و

☆ **الحاشیة** ـ اعترض علیّ جاھل من بلدةٍ اسمھا جھلٌ یا ذوی الحصاتِ. وفی اٰخرھا حرف المیم لیدل علٰی مسخ القلب والممات. وفرح فرحًا شدیدًا باعتراضہ وشتمنی وذکرنی باقبح الکلمات. وقال انّ ھٰذا الرجل یزعم ان عیسٰی کان من مُتّبعی موسٰی ولیس زعمہ ھٰذا الّا باطلًا وانّ کذبہ من اَجْلی البدیھیّات. بل اُوْتی عیسٰی شریعةً مستقلةً بالذات. فاغنی الذین کانوا مجتمعین علیہ من شریعة الکلیم واقام الانجیل مقام التوراة فاعلم ان ھٰذا قولٌ لایخرج من فَمِ اِلّامن فم الذی نُجس بنجاسة الجھل والجھلات. وذاب انف فطنتہ بجذام التعصّبات. وزعم ھٰذا الجاھل کانّہ یستدل علی دعواہ بالفرقان الذی ھوالحَکم عند الخصومات. وقرء قولہ تعالٰی وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ

[1] الجاثیة: ۱۷تا۱۹

﴿ج﴾ لا شک ولاریب ان السلسلة الموسویة والمحمدیة قد تقابلتا وکذالک اراد اللّٰہ وقضٰی. واما عیسٰی فھومن خدام الشریعة الاسرائیلیة ومن انبیاء سلسلة موسٰی. وما اوتی لہ شریعة کاملة مستقلة ولا یوجد فی کتابہ تفصیل الحرام والحلال والوراثة

بقیة الحاشیة۔ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ[1] یعنی ببشارة خیر الکائنات. ومافھم سرّھذہ الاٰیة وصال علیّ بصوت ھوَاَنکر الاصوات. وظنّ انّہ اوٰی الٰی رکن شدید وسبّنی کالقاذفاتِ المفحشات. وقال انّھا دلیل واضح علی ان الانجیل شریعة مستقلة فیااسفًا علیہ وعلی غیظہ الذی اخرجہٗ من الارض کالحشرات. وان من اشقی الناس من لاعقل لہ ویعدّ نفسہ من ذوی الحصاة. ویعلم کل صبیٍّ وصبیة من المسلمین والمسلمات فضلا من البالغین والبالغات. ان القراٰن لایامر الیھود ولاالنصاریٰ ان یتبعوا کتبھم ویثبتوا علی شرائعھم بل یدعوھم الی الاسلام واوامرہ وقد قال اللّٰہ فی کتابہ العزیز اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[2] وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[3]. فکیف یُظنُّ فی اللّٰہ القدوسِ انّہ یدعوا الیھود والنصاریٰ فی ھٰذہ الاٰیة الی الاسلام یقول انّکم لا تفلحون ابدًا ولا تدخلون الجنّة الابعد ان تکونوا مسلمین. ولا ینفعکم ﴿ج﴾ توراتکم ولاانجیلکم الاالقرآن. ثم ینسٰی قولہ الاول ویامرکل فرقة من الیھود والنصاریٰ ان یثبتوا علی شرائعھم یتمسکوا بکتبھم ویکفیھم ھٰذا لنجاتھم وان ھٰذا الاجمع الضدّین واختلاف فی القراٰن. واللّٰہ نزّہ کتابہ عن الاختلاف بقولہ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا[4] بل الاٰیٰت التی حَرَّف المُعتَرِض معناھا کمثل الیھود تشیر الی ان بشارت نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانت موجودةً فی التورات والانجیل فکان اللّٰہ یقول مالھم لایعملون علٰی وصایا التوراة والانجیل ولایُسلمون. نعم لوکانت عبارة القراٰن بصیغة الماضی ولم یقل وَلْيَحْكُمْ بل قال وکان النصاریٰ یحکمون بالانجیل فقط مکان ذالک دلیلًا علٰی مدعاہُ واما بقیة الفاظ ھٰذہ الاٰیات

[1] المائدة: ۴۷،۴۸ [2] آل عمران: ۲۰ [3] آل عمران: ۸۶ [4] النساء: ۸۳

والنكاح ومسائل اخرٰى. والنصارٰى يُقِرُّون به ولذالك ترى التورات فى ايديهم كما ترى الانجيل وقال بعض فرقهم انانجينامن اثقال شريعة التورات بكفارة دم عيسٰى. واما بعضهم الأخرون فيحرمون ماحرم التوراة ولاياكلون الخنزير كمثل نصارٰى ارمينيا وهم اقدم من فرق اخرى فى المدى. واتفق كلهم علٰى ان عيسٰى اتٰى بفضل من اللّٰه وان موسٰى اتٰى بالشريعة وسموهما عهد الشريعة وعهد الفضل وسمّوا الاوّل عتيقًا والأخر جديدًا فاسئلهم ان كنت تشك فى هٰذا. فملخّص كلامنا ان اللّٰه توجّه الٰى بنى اسرائيل رحمة منه فاقام سلسلة بموسٰى واتمّها بعيسٰى. وهو اٰخرلبنةٍ لها. ثم توجه الٰى بنى اسماعيل فاقام سلسلة نبينا المصطفٰى. وجعله مثيل الكليم ليرى المقابلة فى كل ما اتٰى. وختم هٰذه السلسلة علٰى مثيل عيسٰى. ليتم النعمة على هٰذه السلسلة كما اتمها على السلسلة الاولٰى. وان كانت السلسلة المحمدية خاليةً من هٰذا المسيح المحمدى. فتلك اذا قسمةٌ ضيزٰى. ففكروا كل الفكر وليس النُهٰى الا لهٰذا الامريا اولى النُهٰى. ولا ينجى المرء الاالصدق فاطلبوه بدق باب الحضرة. واقبلوا على اللّٰه كل الاقبال لهٰذه الخطّةِ. وادعوه فى جوف الليالى وخرّوا باكين للّٰه ذى العزة والجبروت ولا تمرّوا ضاحكين هامزين واستعيذوا باللّٰه من الطاغوت. ياعباد اللّٰه تذكروا وتيقظوا فان المسيح الحَكَم قدأَتٰى. فاطلبوا العلم السماوى ولا تقوّموا متاعكم فى حضرة المولٰى. واللّٰه انّى من اللّٰه اتيتُ وما افتريتُ وقدخاب من افترٰى. انّ

بقية الحاشية ـ اعنى لفظ فيه نوروهدًى فليس هٰذا دليلًا على كون الانجيل شريعةً مستقلةً اليس الزبور وغيره من كتب انبياء بنى اسرائيل هُدًى للناس ا يوجد فيها ظلمة ولايوجد نور فتفكر و لا تكن من الجاهلين. وانّ النصارٰى قد ا تفقوا علٰى ان عيسى بن مريم ما ا تاهم بالشريعة وانّا نكتب ههنا شهادة جى.اے لیفرائے الذى هوبشپ لاهور اعنى امام قسوس هٰذه الناحية وكفاك هٰذا ان كنت تخشى من سواد الوجه والذلّة. ورأينا ان نكتب عليحدة هٰذه الشهادة فى الحاشيه. منه

ایـّام الـلّٰـه قـداتَـتْ وحسراتٌ علی الذی ابٰی. ولا یُفلح المُعرض حیث أَتٰی. والحق والـحـق اقـول ان مـجـئ الـمسیـح مـن هٰـذه الامة کان امرا مفعولا من الحضرة من مـقـتـضـی الـغیرة. وکان قدّر ظهوره من یوم الخلقة. والسرّفیه ان اللّٰه اراد ان یجعل اٰخرالدنیا کأولها فی نفی الغیر والمحوفی طاعة الحضرة الاحدیة. واسلاک الناس فی سلک الوحدة الـطـبـعیة بـعدما دعوا الی الوحدة القهریة. وکان الناس مُفْترقین الـی الـفـرق الـمـختلفة. والاٰراء المتنوعة. والاهواء المتخالفة. ومطیعین للحکومة الشیـطـانیة الـدجـالیة الـظـلـمـانیة. ومـاکـانـوا مـنـفکین حتی تنزل علیهم فوج من الـسـکـیـنة. والشیطان الذی هوثعبان قدیم ودجال عظیم ماکان مخلصهم من اسره. وکـان یرید ان یاکلهم کلهم ویجعلهم وقود النار لانه نظر الٰی ایّامه و رَأَی انه مابقی مـن ایام الانظار الا قلیلا فخاف ان یکون من المغلوبین. بمالم یکن من المنظرین اِلّا الٰی هٰـذا الـحـیـن فرای انه هالک بالیقین. فاراد اَنْ یصول صولا هو خاتم صولا ته واٰخـر حـرکـاتـه. فـجـمـع کـلـمـا عـنده من مکائده وحِیَله وسلاحه وسائر الاٰلات الحربیّة. فتحرک کالجبال السائرة. والبحار الزاخرة بجمیع افواجه لیدخل حمی الـخـلافة مـع ذُرّیاته. فعند ذالک انزل اللّٰه مسیحه من السماء بالحربة السماویة. لیـکـون بیـن الـکـفـروالایـمـان فیصلة القسمة. وانزل معه جنده من اٰیاته وملائکة سماواته. فالیوم یوم حرب شدید وقتال عظیم بین الداعی الی اللّٰه وبین الداعی الی غیـره. انهـا حـرب مـاسـمـع مثـلهـا فی اول الزمن ولا یسمع بعده. الیوم لایترک الدجال المفتعل ذرة من مکائده الا یستعملها. ولاالمسیح المبتهل ذرة من الاقبال عـلـی الـلّٰـه والتوجه الی المبدء الا ویستوفیها. ویحاربان حربًا شدیدًا حتی یعجب قـوتهـما وشدتهما کُلّ من فی السّمآء وتری الجبال قدمُ المسیح ارسخ من قدمها. والبـحـار قـلبـه ارق واجرٰی من ماء ها. وتکون محاربة شدیدة وتنجّر الحرب الی اربـعیـن سـنة مـن یـوم ظهـور الـمسیـح حتّی یُسْمع دُعاء المسیح لتقواه و صدقه. وتـنـزل مـلا ئکة الـنـصـرة ویـجـعـل الـلّٰـه الهـزیـمة عـلـی الثعبـان وفوجـه منة

علی عبده. فترجع قلوب الناس من الشرک الی التوحید ومن حب الشیطان الی حب اللّٰه الوحید. والی المحوية من الغيرية. والی ترک النفس من الاهواء النفسانية. فان الشيطان يدعو الى الهوىٰ والقطيعة والمسيح يدعو الى الاتحاد والمحوية. وبينهما عداوة ذاتية من الازل واذا غلب المسيح فاختتم عند ذالک محاربات کلها التی کانت جارية بين العساکر الرحمانية والعساکر الشيطانية. فهناک يكون اختتام دور هٰذه الدنيا ويستدير الزمان وترجع الفطرت الانسانية الى هيئتها الاولٰى. اَلا الذين احاطتهم الشقوة الازلية. فاولٰئک من المحرومين. ومن فضل اللّٰه واحسانه انه جعل هٰذا الفتح علٰی يد المسيح المحمدی ليرى الناس انه اكمل من المسيح الاسرائيلی فی بعض شيونه وذالک من غيرة اللّٰه التی هيّجها النصارىٰ باطراء مسيحهم. ولما كان شان المسيح المحمدی كذالک فما اكبر شان نبی هو من اُمّتهٖ. اللّٰهم صلّ عليه سلامًا لا يغادر بركة من بركاتک وسَوّد وجوه اعداءہ بتائيداتک واٰياتک اٰمين.

الراقم میرزا غلام احمدؐ من مقام القاديان الفنجاب

لخمس و عشرين من اغسطوس سنه ۱۹۰۱

تتمہ حاشیہ ٹائٹل پیج متعلقہ خطبہ الہامیہ

Bishops Bourno
Lahore
Aug. 15.01.

Dear Sir,

The Lord Jesus Christ was certainly not a lawgiver, in the sense in which Moses was, giving a complete descriptive law about such things as clean and unclean food etc. That he did not do this must be evident to any one who reads the New testament with any care or thought whatever. The Mosaic law of meats etc was given in order to develop in the minds of men who were in a very elementary stage of education and religion, the sense of law, and gradually of Holiness and the reverse. It is therefore called in the New testament a "Schoolmaster to bring us to Christ" (gal iii. 24) for it developed a conseience in men which, when awakened,could not find rest in any external or purely ceremonial acts but needed an inner righteousness of heart and life. And it was to bring this that christ came, By His life and death he

both deepened in men's minds the sense of what sin really is and how terrible it is and also showed men how they could be reconciled to God, obtaining forgiveness of sins and also power by the gift of the Holy Spirit to live a new life in real holiness, and in love to God and man. What the characteristics of that new life are, you can see by reading the sermon on the mount St. Mathew Chapters V-VII.

(اس کا ترجمہ دوسرے صفحہ پر دیکھو)

ترجمہ

از مقام بشپس بورن واقعہ لاہور

مورخہ ۱۵؍اگست ۱۹۰۱ء

جناب

خداوند یسوع مسیح ہرگز شارع نہ تھا جن معنوں میں کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔ جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ۔ کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔

موسیٰ کی شریعت کھانے وغیرہ امور کے متعلق اس واسطے نازل ہوئی تھی کہ انسان کا دل تربیت پا کر شریعت کے مفہوم کو پالے اور رفتہ رفتہ مقدس اور غیر مقدس کو سمجھنے لگے کیونکہ انسان اس وقت تعلیم و مذہب کی ابتدائی منزل میں تھا۔ اس لئے انجیل میں کہا گیا ہے کہ موسیٰ کی شریعت ایک اُستاد تھی جو ہمیں مسیح تک لائی کیونکہ اس شریعت نے انسان کے دل میں ایک ایسی فطرت پیدا کر دی جو کہ ترقی پا کر صرف بیرونی اور رسمی اعمال پر قانع نہ ہوئی بلکہ دل اور رُوح کی اندرونی راستی کی تلاش کرنے والی ہوئی۔ اس راستی کے لانے کے واسطے مسیح آیا۔ اپنی زندگی اور موت کے ذریعہ سے اُس نے لوگوں کے دلوں میں یہ سمجھ ڈال دی کہ گناہ کیا ہے اور وہ کیسا خوفناک ہے اور گناہوں کی معافی حاصل کر کے اور روح القدس کے عطیہ سے ہم تقدس کی نئی زندگی پا کر اور خدا اور انسان کے درمیان محبت قائم کر کے خدا کو پھر راضی کر سکتے ہیں۔ متی باب ۵ و ۷ میں پہاڑی تعلیم کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نئی زندگی کا طرز طریق کیا تھا۔

(دستخط جے اے لیفرائے بشپ لاہور)

نمونہ منارۃ المسیح

ضمیمہ خطبہ الہامیّہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

اشتہار چندۂ مَنارۃ المسیح

☆

''بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد''

(یہ وہ **الہام** ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے جس کو شائع ہوئے بیس برس گذر گئے)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیاں کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی اب شوکتِ اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی اور بعض حصہ عمارات کے اور بھی بنائے گئے ہیں لہٰذا اب یہ مسجد اور رنگ پکڑ گئی ہے یعنی پہلے اس مسجد کی وسعت صرف اس قدر تھی کہ بمشکل دو سو آدمی اس میں نماز پڑھ سکتا تھا لیکن اب دو ہزار کے قریب اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور غالباً آئندہ اور بھی یہ مسجد وسیع ہو جائے گی۔ میرے دعوے کی ابتدائی حالت میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ یا بیس آدمی جمع ہوا کرتے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ تین سو یا چار سو نمازی ایک معمولی اندازہ ہے اور کبھی سات سو یا آٹھ سو تک بھی نمازیوں کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لوگ دور دور سے نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ عجیب خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے بہت زور مارا کہ ہمارا سلسلہ ٹوٹ جائے اور درہم برہم ہو جائے لیکن جوں جوں وہ بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے گئے اور بھی ترقی ہوتی گئی اور ایک خارق عادت

طور پر یہ سلسلہ اس ملک میں پھیل گیا۔ سو یہ ایسا امر ہے کہ ان کے لئے جو آنکھیں رکھتے ہیں ایک نشان ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو ان مولویوں کی کوششوں سے کب کا نابود ہو جاتا مگر چونکہ یہ خدا کا کاروبار اور اس کے ہاتھ سے تھا اس لئے انسانی مزاحمت اس کو روک نہیں سکی۔

﴿ب﴾ اب اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اَور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے اور وہ منارہ تین کاموں کے لئے مخصوص ہو:-

اوّل یہ کہ تا مؤذن اس پر چڑھ کر پنج وقت بانگِ نماز دیا کرے اور تا خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات میں پانچ دفعہ تبلیغ ہو اور تا مختصر لفظوں میں پنج وقت ہماری طرف سے انسانوں کو یہ ندا کی جائے کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہیے صرف وہی خدا ہے جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے سوا نہ زمین میں نہ آسمان میں اَور کوئی خدا نہیں۔

دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا جس کی قریباً ایک سَو روپیہ یا کچھ زیادہ قیمت ہوگی۔ یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دُور دُور جائے گی۔

تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ تینوں کام جو اس منارہ کے ذریعہ سے جاری ہوں گے ان کے اندر تین حقیقتیں مخفی ہیں۔ اوّل یہ کہ بانگ جو پانچ وقت اونچی آواز سے لوگوں کو پہنچائی جائے گی اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ اب واقعی طور پر وقت آ گیا ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ کی آواز ہر ایک کان تک پہنچے یعنی اب وقت خود بولتا ہے کہ اُس ازلی ابدی زندہ خدا کے سوا جس کی طرف

پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی کی ہے اور سب خدا جو بنائے گئے ہیں باطل ہیں۔ کیوں باطل ہیں؟ اس لئے کہ اُن کے ماننے والے کوئی برکت اُن سے پا نہیں سکتے۔ کوئی نشان دکھا نہیں سکتے۔

دوسرے وہ لالٹین جو اس منارہ کی دیوار میں نصب کی جائے گی اس کے نیچے حقیقت یہ ہے کہ تا لوگ معلوم کریں کہ آسمانی روشنی کا زمانہ آ گیا اور جیسا کہ زمین نے اپنی ایجادوں میں قدم آگے بڑھایا ایسا ہی آسمان نے بھی چاہا کہ اپنے نوروں کو بہت صفائی سے ظاہر کرے تا حقیقت کے طالبوں کے لئے پھر تازگی کے دن آئیں اور ہر ایک آنکھ جو دیکھ سکتی ہے آسمانی روشنی کو دیکھے اور اُس روشنی کے ذریعہ سے غلطیوں سے بچ جائے۔

تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تا لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو **آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا**۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اُٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اُس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی **یضع الحرب** جس کے یہ معنے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آ چکا **اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے**۔

غرض حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ منارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اُس وقت بباعث دنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے تبلیغ احکام اور دینی روشنی پہنچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہوگا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے۔ یہ اشارہ ریل اور تار اور اگن بوٹ اور انتظام ڈاک کی طرف تھا جس نے تمام دنیا کو

ایک شہر کی مانند کر دیا۔ غرض مسیح کے زمانہ کے لئے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اُس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی۔ اور یہ باتیں کسی اَور نبی کو میسّر نہیں آئیں۔ اور انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح کا آنا ایسے زمانہ میں ہوگا جیسا کہ بجلی آسمان کے ایک کنارہ میں چمک کر تمام کناروں کو ایک دم میں روشن کر دیتی ہے یہ بھی اِسی امر کی طرف اشارہ تھا یہی وجہ ہے کہ چونکہ مسیح تمام دنیا کو روشنی پہنچانے آیا ہے اس لئے اُس کو پہلے سے یہ سب سامان دیئے گئے۔ وہ خون بہانے کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے صلح کاری کا پیغام لایا ہے۔ اب کیوں انسانوں کے خون کئے جائیں۔ اگر کوئی سچ کا طالب ہے تو وہ خدا کے نشان دیکھے جو صدہا ظہور میں آئے اور آ رہے ہیں۔ اور اگر خدا کا طالب نہیں تو اُس کو چھوڑ دو اور اس کے قتل کی فکر میں مت ہو کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب وہ آخری دن نزدیک ہے جس سے تمام نبی جو دنیا میں آئے ڈراتے رہے۔

غرض یہ گھنٹہ جو وقت شناسی کے لئے لگایا جائے گا مسیح کے وقت کیلئے یاد دہانی ہے اور خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ احادیث نبویہ میں متواتر آ چکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المَنَارہ ہوگا یعنی اُس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ جائے گی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو۔ اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائے گا اُسی کے مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند منار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آجاتی ہے۔ سو مقدّر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ[1]۔ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کے لئے خاص کی گئی ہے اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اَور کوئی عمارت اونچی نہیں۔ اِسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے جو کتاب مذکور ﴿ث﴾

[1] الصّف:۱۰

کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے:-''بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد''۔ ایسا ہی مسیح موعود کی مسجد بھی مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ وہ صدر اسلام سے دُور تر اور انتہائی زمانہ پر ہے۔ اور ایک روایت میں خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصیٰ کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا۔☆

☆ حاشیہ

بعض احادیث میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیاں ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ طیار ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہی واقع ہیں۔ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ منارہ دمشق سے ملحق اور اُس کی ایک جزو ہوگا بلکہ اس کے شرقی طرف واقع ہوگا۔ پھر دوسری حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصیٰ کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصیٰ کا منارہ ہے اور دمشق کا ذکر اُس غرض کے لئے ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصیٰ ہے۔ اس سے کس کو انکار ہوسکتا ہے کہ جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرے وہ اس لائق ہے کہ اس کو مسجد اقصیٰ کہا جائے جس کے معنے ہیں مسجد اَبْعد۔ کیونکہ جب کہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لئے ایک انتہائی دیوار ہے اور مقرر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصۂ دنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے اس کے انتہائی نقطہ پر مسیح موعود کا وجود ہے لہٰذا مسیح موعود کی مسجد پہلے زمانہ سے جو صدر اسلام ہے بہت ہی بعید ہے۔ سو اس وجہ سے مسجد اقصیٰ کہلانے کے لائق ہے اور اس مسجد اقصیٰ کا منارہ اس

اَب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار رہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اِس آیت میں ہے کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ

بقیہ حاشیہ

لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو کیونکہ یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور صَرفِ ہمت اور اتمامِ حجّت اور اعلاء ملّت کی جسمانی طور پر تصویر ہے پس جیسا کہ اسلامی سچائی مسیح موعود کے ہاتھ سے اعلیٰ درجہ کے ارتفاع تک پہنچ گئی ہے اور مسیح کی ہمت ثریّا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لا رہی ہے اسی کے مطابق یہ مینار بھی روحانی امور کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ آواز جو دنیا کے ہر چہار گوشہ میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے مینار کو چاہتی ہے۔ قریبًا بیس برس ہوئے کہ مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ **انا انزلناہ قریبًا من القادیان. وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ وکان امر اللّٰہ مفعولا** ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔ یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقہ کے ساتھ اتارا گیا اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس الہام کے وقت جیسا کہ مَیں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیاں کا۔ اس بات کو قریباً بیس برس ہو گئے جبکہ میں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ

﴿ج﴾

﴿ج﴾ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ [1]۔ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اوّل دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اِس

بقیہ حاشیہ

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا☆۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیاں میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ **مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ** اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت **بارکنا حولہ** کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ۔ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے مگر

☆ حاشیہ در حاشیہ

شوکت اسلام کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت آمن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو۔ **منہ**

[1] بنی اسرائیل :۲

غرض سے ہے کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس
﴿ح﴾ اِس اَیما کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی
طرف ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے ☆

بقیہ حاشیہ

کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے
یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی
﴿ح﴾ درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے
مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک
تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیاں میں بجانب
مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود
کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت
حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء
بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصیٰ جس کا قرآن شریف میں ذکر
ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ
کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے اور ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اِس
میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے'' لاہور جس سے ''ہونا چاہیے۔ (ناشر)

گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ ﴿خ﴾
پس اِس سے ثابت ہوا کہ یہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک طالبِ حق کو چاہئے کہ دمشق کے لفظ پر خوب غور کرے کہ اِس میں حکمت کیا ہے کہ یہ

بقیہ حاشیہ

کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔ اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام زمانی سیر کے طور پر اس مسجد اقصیٰ تک گیا جو مسیح موعود کی مسجد ہے یعنی کشفی نظر اس آخری زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہلاتا ہے پہنچ گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ مسیح موعود کو دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہے۔ اور پھر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قَابَ قَوْسَیْن کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفاتِ الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جو زمانی مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا جو مکان اور زمان دونوں سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیران کا اس نقطہ ارتفاع پر ہے کہ اِس سے بڑھ کر کسی انسان کو گنجائش نہیں۔ مگر اس حاشیہ میں ہماری صرف یہ غرض ہے کہ جیسا کہ آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا کہ قرآن شریف میں قادیاں کا ذکر ہے۔ یہ کشف نہایت صحیح اور درست تھا کیونکہ زمانی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ﴿خ﴾
اور مسجد اقصیٰ کی طرف سیر مسجد الحرام سے شروع ہو کر یہ کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا جب تک ایسی مسجد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر تسلیم نہ کیا جائے جو باعتبار بُعد زمانہ کے مسجد اقصیٰ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا وہ زمانہ ہے جو اسلامی سمندر کا بمقابلہ زمانہ

﴿۱﴾ لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کے شرقی طرف نازل ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی قرار داد باتیں صرف امور اتفاقیہ نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے نیچے اسرار اور رموز ہوتے ہیں وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی تمام باتیں رموز اور اسرار سے پُر ہیں۔

بقیہ حاشیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کنارہ ہے ابتدا سیر کا جو مسجد الحرام سے بیان کیا گیا اور انتہا سیر کا جو اس بہت دور مسجد تک مقرر کیا گیا جس کے اردگرد کو برکت دی گئی۔ یہ برکت دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شوکتِ اسلام ظاہر کی گئی اور حرام کیا گیا کہ کفار کا دست تعدّی اسلام کو مٹادے جیسا کہ آیت وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا [1] سے ظاہر ہے۔ لیکن زمانہ مسیح موعود میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے تمام قوموں پر اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی اور دکھلایا جائے گا کہ ایک اسلام ہی بابرکت مذہب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ وہ ایسا برکات کا زمانہ ہوگا کہ دنیا میں صلح کاری کی برکت پھیلے گی اور آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائے گا اور زمین میں طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہوں گی۔ اسی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہزار ہا نئی ایجادوں نے کیسی زمین پر برکتیں اور آرام پھیلا دیئے ہیں کیونکہ ریل کے ذریعہ سے مشرق اور مغرب کے میوے ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں اور تار کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں کی خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ سفر کی وہ تمام مصیبتیں یکدفعہ دور ہوگئیں جو پہلے زمانوں میں تھیں۔

غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا اور اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا بھاری مقصد دفع شر تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُس زمانہ میں اسلام کو اپنے قوی ہاتھ سے دشمنوں سے بچایا اور دشمنوں کو یوں ہانک دیا جیسا کہ ایک مرد مضبوط اپنی لاٹھی سے کتوں کو ہانک دیتا ہے۔

[1] اٰل عمران : ۹۸

اب ہمارے مخالف گو اس دمشقی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

بقیہ حاشیہ

پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بَارَكْنَا حَوْلَهٗ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے اردگرد جہاں نظر ڈالو گے ہر طرف سے برکتیں نظر آئیں گی چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ زمین کیسی آباد ہوگئی باغ کیسے بکثرت ہوگئے نہریں کیسی بکثرت جاری ہوگئیں تمدنی آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہوگئیں۔ پس یہ زمینی برکات ہیں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہوگئی ہیں ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تائیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔

فحاصل البیان ان الزمان زمانان. زمان التائیدات ودفع الآفات و زمان البرکات والطیبات والیه اشار عزاسمه بقوله سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ فاعلم ان لفظ مسجد الحرام فی قوله تعالٰی یدل علٰی زمانٍ فیه ظهرت عزة حرمات الله بتائید من اللّٰه وظهرت عزة حدوده واحکامه و فرائضه وتَرَاءت شوکة دینه ورعب ملّته. وهو زمان نبینا صلی اللّٰه علیه وسلم. والمسجد الحرام البیت الذی بناه ابراهیم علیه السلام فی مکة وهو موجود الٰی هٰذا الوقت حرسه اللّٰه من کلّ آفة. واما قوله عزّاسمه بعد هٰذا القول اعنی اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ فیدل علٰی زمانٍ فیه یظهر برکاتٍ فی الارض من کل جهة کما ذکرناه انفا وهو زمان المسیح الموعود والمهدی المعهود والمسجد الاقصٰی هو المسجد الذی بناه المسیح الموعود فی القادیان

اِس حدیث کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ کہانی نہیں ہے اور خدا تعالیٰ لغو کاموں سے پاک ہے بلکہ اس حدیث کے ان الفاظ میں جو اول دمشق کا ذکر فرمایا اور پھر اس کے شرقی طرف ایک منارہ قرار دیا ایک عظیم الشان راز ہے اور وہ وہی ہے جو ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد دمشق سے ہی پڑی تھی۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا اور اس تعلیم کے شائع کرنے کیلئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرکِ عظیم کا کھیت اول دمشق میں ہی بڑھا اور پھولا اور پھر یہ زہر اَور اَور جگہوں میں پھیلتی گئی۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اول دمشق میں ہی رکھا گیا اِس لئے خدا نے اُس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اُس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اِس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ منارہ دمشق کی

بقیہ حاشیہ

سُمّی اَقْصٰی لبُعْدہ من زمان النبوّۃ ولماوقع فی اقصٰی طرفٍ من زمن ابتداء الاسلام فتدبر ھٰذا المقام فانہ اودع اسرارًا من اللّٰہ العلام.

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی ولازمانی سَیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات پر یعنی یہ اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا۔ اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی یہ کہ مسیح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ [1]۔ اور سیر لامکانی ولازمانی میں اشارہ ہے طرف اعلیٰ درجہ کے قرب اللہ اور مدانات کی جس پر دائرہ امکانِ قرب کا ختم ہے۔ فافھم. منہ

[1] الجمعة: ۴

ایک جُز ہے اور دمشق میں واقع ہے جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا بلکہ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دُور کرے گا اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا کیونکہ مسیح کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہے دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا اور دمشقی تثلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا اور اس طرح آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے ظہور فرمائے گا اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے دن بدن پژمردہ ہوتا جائے گا کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں سے اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے اور مغرب کی طرف جانا ادبار کی نشانی اور اسی نشانی کی طرف ایما کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیاں کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا اور دمشق کو اُس سے مغرب کی طرف رکھا۔ بڑا دھوکا ﴿ز﴾ ہمارے مخالفوں کو یہ لگا ہے کہ انہوں نے حدیث کے لفظوں میں یہ دیکھ کر کہ مسیح موعود اس منارہ کے قریب نازل ہوگا جو دمشق کی شرقی طرف ہے یہ سمجھ لیا کہ وہ منارہ دمشق میں ہی واقع ہے حالانکہ دمشق میں ایسے منارہ کا وجود نہیں اور یہ خیال نہیں کیا کہ اگر کہا جائے کہ اگر مثلاً فلاں جگہ فلاں شہر کے شرقی طرف ہے تو کیا ہمیشہ اس سے یہ مراد ہوا کرتا ہے کہ وہ جگہ اس شہر سے پیوستہ ہے؟ اور اگر حدیث میں ایسے لفظ بھی ہوتے جن سے قطعی طور پر یہی سمجھا جاتا کہ وہ منارہ دمشق کے ساتھ پیوستہ ہے اور دوسرے احتمال کی راہ نہ ہوتی تا ہم ایسا بیان دوسرے قرائن کے مقابل پر قابل قبول نہ ہوتا۔ مگر اب چونکہ حدیث پر غور کرنے سے صاف طور پر سمجھ آتا ہے کہ اس حدیث کا صرف یہ منشا ہے کہ وہ منارہ دمشق کی شرقی طرف ہے نہ درحقیقت اُس شہر کا ایک حصّہ تو دیانت سے بعید اور عقلمندی سے دُور ہے کہ خدا تعالیٰ کی اُن حکمتوں اور بھیدوں کو نظر انداز کر کے جن کو ہم نے اس اشتہار میں بیان کر دیا ہے بیوجہ اس بات پر زور ڈالا جائے کہ وہ منارہ جس کے قریب مسیح کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے

بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مُراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے۔ اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیثِ نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور مع سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اُس نے اِس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اِسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر یہ فتح اُن ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد

تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔

پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اُسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ اِس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔

لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔

یہ اشتہار منارہ کے بننے کے لئے لکھا گیا ہے مگر یاد رہے کہ مسجد کی بعض جگہ کی عمارات بھی ابھی نادرست ہیں اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ جو کچھ منارۃ المسیح کے مصارف میں سے بچے گا وہ مسجد کی دوسری عمارت پر لگا دیا جائے گا۔ یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ دلوں کو کھولو اور خدا کو راضی کرو۔ یہ روپیہ بہت سی برکتیں ساتھ لے کر پھر آپ لوگوں کی طرف واپس آئے گا مَیں اِس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ اور ختم کرتا ہوں اور خدا کے سپرد۔

بالآخر میں ایک ضروری امر کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے کہ مینار کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکے اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئے گا کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیاں میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے اور اُس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے مگر یہ شرط ہوگی کہ دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے فقط اپنے مذہب اور اپنے مذہب کی تائید میں جو چاہے تہذیب سے کہے اس لئے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے دوست اس اشتہار کو ہر ایک کاریگر معمار کو دکھلائیں اور اگر وہ کوئی عمدہ نمونہ اس مینارہ کا جس میں دونوں مطلب مذکورہ بالا پورے ہو سکتے ہوں تو بہت جلد ہمیں اس سے اطلاع دیں۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیاں

۲۸ رمئی ۱۹۰۰ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیاں

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یَاعِبَادَ اللّٰہِ فَکِّرُوْا فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا یَوْمِ الْاَضْحٰی - فَاِنَّہٗ

اے بندگانِ خدا دریں روز شما کہ روز عید قربان است بیندیشید و فکر کنید چرا کہ

اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ

اُوْدِعَ اَسْرَارًا لِاُولِی النُّھٰی وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ

دریں قربانی ہا از بہر دانشمنداں راز ہا ودیعت نہادہ اند۔ ومعلوم شماست کہ دریں روز

اِن قربانیوں میں عقلمندوں کیلئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ

یُضَحّٰی بِکَثِیْرٍ مِنَ الْعَجْمَاوَاتِ- وَتُنْحَرُ اِبَالٌ مِّنَ الْجِمَالِ وَ

بسیارے از جانوران ذبح کردہ می شوند وگلہ ہائے اشتراں و گلہ ہائے گاواں

اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی

خَنَاطِیْلُ مِنَ الْبَقَرَاتِ – وَتُذْبَحُ اَقَاطِیْعُ مِنَ الْغَنَمِ

مے کشند ۔ ورمہ ہا از گوسپنداں قربانی مے کنند۔ وایں ہمہ از بہر

گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں

اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ رَبِّ الْکَائِنَاتِ – وَکَذَالِکَ یُفْعَلُ

رضا جوئی حق سبحانہ کردہ مے شود ۔ و ہم چنیں از ابتدائے زمانہ

اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے ۔ اور اسی طرح

مِنْ اِبْتِدَاءِ زَمَانِ الْاِسْلَامِ - اِلٰی هٰذِهِ الْاَیَّامِ - وَ

اسلام تا ایں ایام کردہ مے شود وگمان من این است کہ ایں
زمانہ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے ۔ اور میرا گمان ہے

﴿۲﴾ ظَنِّیْ اَنَّ الْاَضَاحِیَ فِیْ شَرِیْعَتِنَا الْغَرَّاءِ - قَدْخَرَجَتْ

قربانیہا کہ درشریعت روشن مامے کنند از حد شمار بیروں ہستند وسبقت بردہ
کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے

مِنْ حَدِّ الْاِحْصَاءِ – وَفَاقَتْ ضَحَایَا الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

اند برآں قربانیہا کہ مردمان از اُمت ہائے سابقہ کہ امت انبیاء
باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے

مِنْ اُمَمِ الْاَنْبِیَاءِ – وَبَلَغَتْ کَثْرَةُ الذَّبَائِحِ اِلٰی حَدٍّ غُطِّیَ

علیہم السلام بودند می کردند۔ وکثرت ذبیحہ ہا بحدّے رسیدہ است کہ پوشیدہ شد
لوگ کیا کرتے تھے اورقربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے

بِهٖ وَجْهُ الْاَرْضِ مِنَ الدِّمَاءِ – حَتّٰی لَوْجُمِعَتْ دِمَاءُ هَا

روئے زمین از خون آں ہا۔ بحدّے کہ اگر جمع کردہ شوند آں خون ہا
خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے

وَاُرِیْدُ اِجْرَاءُ هَا لَجَرَتْ مِنْهَا الْاَنْهَارُ– وَسَالَتِ الْبِحَارُ

و ارادہ کردہ شود کہ آنہارا جاری کنند البتہ از اں ہا نہرہا جاری شوند و دریاہا بروند
جائیں اوراُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں

وَفَاضَتِ الْغُدْرُ وَالْاَوْدِیَةُ الْکِبَارُ – وَقَدْعُدَّ هٰذَا

وتمام زمین ہائے نشیب و وادیہائے بزرگ ازخون رواں گردند ۔ وایں کار در دین ما
اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے ۔ اور یہ کام

الْعَمْلُ فِیْ مِلَّتِنَا مِمَّا یُقَرِّبُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ – وَحُسِبَ

ازاں کارہا شمارکردہ شدہ است کہ موجب قرب او سبحانہٗ مے باشند۔ وہمچو آں

ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس

﴿۳﴾ كَمَطِيَّةٍ تُحَاكِي الْبَرْقَ فِي السَّيْرِ وَلُمْعَانه - فَلِاَجْلِ ذَالِكَ

مرکبے پنداشتہ اند کہ درسیر خود برق رامشابہ باشد و بدرخش آں بماند پس از بہر ہمیں سبب

سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور

سُمِّيَ الضَّحَايَا قُرْبَانًا - بِمَا وَرَدَ اِنَّهَا تَزِيْدُ قُرْبًا وَلُقْيَانًا -

ایں ذبیحہ ہا راقربانی نام نہادہ اند چرا کہ در احادیث واردشدہ کہ آنہا موجب قربت وملاقات اوسبحانہ ہستند

اِسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات

كُلَّ مَنْ قَرَّبَ اِخْلَاصًا وَتَعَبُّدًا وَاِيْمَانًا - وَاِنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ

کسے را کہ قربانی بگذارد از روئے اخلاص و خدا پرستی و ایمان داری ۔ وایں قربانی ہا از بزرگتر

کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی

نُسُكِ الشَّرِيْعَةِ - وَلِذَالِكَ سُمِّيَتْ بِالنَّسِيْكَةِ -وَالنُّسُكُ

عبادات شریعت ہستند واز بہر ہمیں وجہ نام اینہا نسیکہ داشتہ اند و نُسُک در زبان عربی

بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں

اَلطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ - وَكَذَالِكَ جَاءَ

بمعنی فرمانبرداری و بندگی آمدہ ۔ ہم چنیں ایں لفظ نُسُك

فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُك

لَفْظُ النُّسُكِ بِمَعْنَى ذَبْحِ الذَّبِيْحَةِ - فَهٰذَ الْاِشْتِرَاكُ

بمعنی ذبح کردن جانورانے کہ ذبح کردنی ہستند نیز ہم در لُغت مذکور مستعمل شدہ۔ پس ایں اشتراک

اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو

يَدُلُّ قَطْعًا عَلٰى اَنَّ الْعَابِدَ فِى الْحَقِيْقَةِ هُوَ الَّذِىْ ذَبَحَ

کہ در معنی لفظ نسک یافتہ می شود ایں را بریں امر دلالت قطعی است کہ در حقیقت عابد و پرستار ہماں کس تواند بود کہ

نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے

نَفْسَهٗ وَقُوَاهُ - وَكُلَّ مَنْ اَصْبَاهُ لِرِضٰى رَبِّ الْخَلِيْقَةِ ﴿۴﴾

نفس خود را و ہمہ قوتہائے خود را وہمہ آں چیز ہا را کہ دل او بردہ اند و محبوب او شدہ اند برائے رضا جوئی پروردگار

جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی

وَ ذَبِّ الْهَوٰى - حَتّٰى تَهَافَتَ وَانْمَحٰى - وَذَابَ

خود ذبح کردہ است و خواہش نفسانی را دفع کردہ است بحدیکہ آں خواہش پارہ پارہ شدہ بیفتاد و از و نشانے نماند

رضا جوئی کیلئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود

وَغَابَ وَاخْتَفٰى - وَهَبَّتْ عَلَيْهِ عَوَاصِفُ الْفَنَاءِ -

و پوشیدہ شد و پنہاں گردید۔ و برد تند بادہائے فنا و نیستی بوزیدند

ہوگئیں اور وہ خود بھی گداز ہوگیا اور اسکے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور

وَسَفَتْ ذَرَّاتِهٖ شَدَائِدُ هٰذِهِ الْهَوْجَاءِ - وَمَنْ

و ذرّہ ہائے او را سختی ہائے بادتند از جا ببرد۔ و ہر کہ دریں

اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے ۔ اور جس شخص نے

فَكَّرَ فِىْ هٰذَيْنِ الْمَفْهُوْمَيْنِ الْمُشْتَرِكَيْنِ - وَتَدَبَّرَ

ہر دو مفہوم کہ باہم در لفظ نسک اشتراک می دارند غور کردہ باشد

ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر

الْمَقَامَ بِتَيَقُّظِ الْقَلْبِ وَفَتْحِ الْعَيْنَيْنِ - فَلَا يَبْقٰى

وایں مقام را بنگاہ تدبّر دیدہ و بہ بیداریٔ دل و کشادن ہر دو چشم ہمہ پیش و پس آنرا زیر نظر داشتہ باشد۔ پس

کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا پس اُس پر

لَـهٗ خِـفَـاءٌ وَلَا مِـرَاءٌ - فِـیْ اَنَّ هٰـذَا اِیْمَـاءٌ - اِلٰـی اَنَّ

بروپوشیدہ نخواہد ماند وریں امر ہیچ نزاعے دامن اونخواہد گرفت کہ ایں اشتراک دومعنی کہ درلفظ نُسک موجود پوشیدہ نہیں رہے گا اوراس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کونہیں پکڑے گی کہ یہ دومعنوں کا اشتراک کہ جونسک کے

﴿۵﴾ الْـعِبَـادَةَ الْمُنْجِیَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ - هِـیَ ذَبْحُ النَّفْسِ

است سوئے ایں راز اشارہ است کہ پرستشے کہ از خسران آخرت نجات دہد آں کشتن نفس امارہ است کہ برائے بدی لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عبادت جوآخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا

الْاَمَّـارَةِ - وَنَـحْـرُهَـا بِـمُـدَی الْاِنْـقِـطَـاعِ اِلَی اللّٰـهِ

وبدکاری بسیار دربسیار جوش ہا میدارد و حاکے است بسیار بدفرما پس نجات دریں است کہ ایں بدفرمارا ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہروقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے

ذِی الْاٰلَاءِ وَالْاَمْـرِ وَالْاِمَـارَةِ - مَـعَ تَـحَـمُّـلِ اَنْوَاعِ

بکاردہائے بریدن ازخلق وآرمیدن بحق ذبح کنند وازوسوئے خدائے بگریزند کہ حکومت حقیقی وفرمان روائی بدست قبضۂ قدرت پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کردیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے

الْـمَـرَارَةِ - لِتَـنْـجُـوَ الـنَّـفْـسُ مِنْ مَوْتِ الْغَرَارَةِ - وَ

اوست و با ایں ہمہ از بہر ایں کارگو ناگون تلخی ہارا باید برداشت تانفس ازموت غفلت نجات یابد و خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اسکے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تانفس غفلت

هٰـذَا هُـوَ مَـعْنَی الْاِسْلَامِ - وَحَـقِـیْـقَـةُ الْاِنْقِیَـادِ التَّـامِّ -

ہمیں است معنی اسلام وہمین ست حقیقت اطاعت کاملہ

کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے

وَالْـمُـسْـلِـمُ مَـنْ اَسْـلَـمَ وَجْـهَـهٗ لِلّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ - وَ

ومسلمان آنکس است کہ برائے خدا تعالیٰ گردن خود ازبہر ذبح شدن نہادہ باشد و

اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور

لَهٗ نَحَرَ نَاقَةَ نَفْسِهٖ وَتَلَّهَا لِلْجَبِيْنِ - وَمَا نَسِيَ الْحَيْنَ

شتر مادہ نفس را کشتہ واز بہر ذبح بر پیشانی فگندہ وہیچ وقتے موت خودرا

اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسکو گرا دیا ہو اور موت سے

فِيْ حِيْنٍ - فَحَاصِلُ الْكَلَامِ اَنَّ النُّسُكَ وَالضَّحَايَا

فراموش نہ کردہ پس خلاصہ کلام این است کہ ذبیحہ وقربانی ہا کہ در اسلام مرّوج اند

ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مرّوج ہیں

فِي الْاِسْلَامِ - هِيَ تَذْكِرَةٌ لِّهٰذَا الْمَرَامِ - وَحث ﴿۶﴾

آں ہمہ از بہر ہمیں مقصود کہ بذل نفس است یاد دہانی است و

وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاد دہانی ہیں اور

عَلٰى تَحْصِيْلِ هٰذَا الْمَقَامِ - وَاِرْهَاصٌ لِحَقِيْقَةٍ تَحْصُلُ

برائے حاصل کردن ہمیں مقام ترغیب وتحریص است وبرائے ہمیں حقیقت کہ پس از سلوک تام

اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد

بَعْدَ السُّلُوْكِ التَّامِّ - فَوَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ

میسر مے شود ارہاص است یعنی نشان چیزے پیش از ظہور چیزے پس بر ہر مرد مومن و

حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے ۔ پس ہر ایک مرد مومن اور

مُؤْمِنَةٍ كَانَ يَبْتَغِيْ رِضَاءَ اللّٰهِ الْوَدُوْدِ - اَنْ

زن مومنہ کہ طالب رضائے خدائے ودود باشد واجب است کہ

عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ

يَّفْهَمَ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةَ وَيَجْعَلَهَا عَيْنَ الْمَقْصُوْدِ -

ایں حقیقت را بفہمد وایں را عین مقصود خود بگرداند

اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے

وَيُدْخِلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى تَسْرِيَ فِيْ كُلِّ ذَرَّةِ الْوَجُوْدِ -

ودرنفس خود ایں حقیقت را درآرد تا آنکہ در ہر ذرّہ وجود سرایت کند

اوراس حقیقت کواپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔

وَلَا يَهْدَءُ وَلَا يَسْكُنُ قَبْلَ اَدَاءِ هٰذِهِ الضَّحِيَّةِ

و راحت و آرام اختیار نہ کند تا بوقتے کہ ایں قربانی را برائے ربّ معبود خود

اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے

لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ - وَلَا يَقْنَعُ بِنَمُوْذَجٍ وَقِشْرٍ

نگذارد وہمچو ناداناں و جاہلاں محض برنمونہ و پوست

ادانہ کرلے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز

كَالْجُهَلَاءِ وَالْعُمْيَانِ - بَلْ يُؤَدِّيْ حَقِيْقَةَ ﴿۷﴾

قناعت نہ ورزد بلکہ باید کہ حقیقت قربانی خود را

پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہیے کہ اپنی قربانی کی حقیقت

اَضْحَاتِهٖ - وَيَقْضِيْ بِجَمِيْعِ حَصَاتِهٖ - وَرُوْحِ تُقَاتِهٖ

بگذارد۔ و بہ تمام عقل خود و روح پرہیزگاری خود

کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی روح سے

رُوْحَ الْقُرْبَانِ - هٰذَا هُوَ مُنْتَهٰى سُلُوْكِ السَّالِكِيْنَ -

روح قربانی رااداکند ایں آں درجہ است کہ براں سلوک سالکاں انتہا پذیری شود

قربانی کی روح کوادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے

وَغَايَةُ مَقْصَدِ الْعَارِفِيْنَ - وَعَلَيْهِ يَخْتَتِمُ جَمِيْعُ

ومقصد عارفاں بغایت مطلوب می رسد - و بریں ختم می شوند درجہ ہائے

اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے - اوراس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے

مَدَارِجِ الْاَ تْقِيَاءِ - وَبِهٖ يَكْمُلُ سَائِرُ مَرَاحِلِ الصِّدِّيْقِيْنَ

پرہیزگاران ۔ وبدیں کامل مے شوند منزلہائے راستبازاں و برگزیدگان
ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی

وَالْاَصْفِيَاءِ - وَاِلَيْهِ يَنْتَهِىْ سَيْرُ الْاَوْلِيَاءِ - وَاِذَا

وہمین است کہ منتہائے سیر اولیاء است ۔ و چوں
پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب

بَلَغْتَ اِلٰى هٰذَا فَقَدْ بَلَّغْتَ جُهْدَكَ اِلَى الْاِنْتِهَاءِ -

تا ایں مقام برسیدی پس کوشش خود را بدرجہ انتہا رسانیدی
تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تونے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا

وَفُزْتَ بِمَرْتَبَةِ الْفَنَاءِ - فَحِيْنَئِذٍ تَصِلُ شَجَرَةُ

وبمرتبۂ فنا فائز شدی ۔ پس دریں وقت درخت سلوک تو
اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا ۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت

سُلُوْكِكَ اِلٰى اَتَمِّ النَّمَاءِ - وَتَبْلُغُ عُنُقُ رُوْحِكَ ﴿۸﴾

درگوالیدن خود بآں درجہ نشو ونما خواہد رسید کہ درجۂ کاملہ است وگردن روح تو
اپنے کامل نشو ونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن

اِلٰى لُعَاعِ رَوْضَةِ الْقُدْسِ وَالْكِبْرِيَاءِ - كَالنَّاقَةِ

تا سبزہ نرم روضہ قدس و بزرگی منتہی خواہد شد ۔ و آں شتر مادہ
تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی ۔ اُس اونٹنی کی مانند

الْعَنْقَاءِ - اِذَا اَوْصَلَتْ عُنُقَهَا اِلَى الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ -

را بماند کہ گردن او دراز باشد و او گردن خود را تا درختِ سبز رسانیدہ باشد
جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچ دیا ہو

وَبَعْدَ ذَالِکَ جَذَبَاتٌ وَنَفَحَاتٌ وَتَجَلِّيَاتٌ مِنَ

و بعد زیں جذبہ ہا ہستند و دمیدن خوشبوہا و تجلّیات از

اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلّیات ہیں

الْحَضْرَةِ الْاَحْدِيَّةِ - لِيَقْطَعَ بَعْضَ بَقَايَا عُرُوْقِ

حضرت احدیت تا بعض رگ ہائے بشریت را کہ باقی ماندہ باشند

تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی

الْبَشَرِيَّةِ - وَبَعْدَ ذَالِکَ اِحْيَاءٌ وَاِبْقَاءٌ وَاِدْنَاءٌ

منقطع کند۔ و بعد زیں زندہ کردن است و باقی داشتن و قریب کردن

رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا

لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِيَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْفَانِيَةِ -

مر نفس مطمئنہ را کہ او از خدا راضی و خدا از و راضی است و بمرتبہ فنا رسیدہ است

اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے

لِيَسْتَعِدَّ الْعَبْدُ لِقَبُوْلِ الْفَيْضِ بَعْدَ الْحَيَاتِ الثَّانِيَةِ -

تا کہ بندہ بعد از حیاتِ ثانی قبول فیض را مستعد گردد

تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے

وَبَعْدَذَالِکَ يُكْسَى الْاِنْسَانُ الْكَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ

و بعد زیں درجہ بقا پوشانیدہ مے شود انسان کامل حُلّہ خلافت را

اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرتِ احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا

مِنَ الْحَضْرَةِ - وَيُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْاُلُوْهِيَّةِ -

از حضرت عزت جلّ شانہٗ ورنگین کردہ مے شود برنگ صفاتِ الوہیت

جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ

﴿۹﴾

عَلٰی وَجْهِ الظِّلِّيَّةِ - تَحْقِيْقًا لِّمَقَامِ الْخِلَافَةِ - وَبَعْدَ

بر طریق ظلّیت تا مرتبۂ خلافت متحقق گردد۔ وپس
ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقق ہو جائے اور پھر

ذَالِکَ يَنْزِلُ اِلَى الْخَلْقِ لِيَجْذِبَهُمْ اِلَى الرُّوْحَانِيَّةِ -

زیں فرود می آید سوئے مخلوق تااوشاں را سوئے روحانیت بکشد
اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے

وَيُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ الْاَرْضِيَّةِ - اِلَى الْاَنْوَارِ

و تا اوشاں را از تاریکی ہائے زمینی بیروں آوردہ سوئے نورہائے آسمانی
اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف

السَّمَاوِيَّةِ - وَيُجْعَلُ وَارِثًا لِكُلِّ مَنْ مَّضٰى مِنْ

ببرد ۔ و ایں انسان وارث کردہ می شود ہمہ آں کسان را
لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے

قَبْلِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَاَهْلِ الْعِلْمِ

کہ پیش ز و گذشتہ انداز انبیاء و صدّیقان و اہل علم
جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم

وَالدِّرَايَةِ - وَشُمُوْسِ الْقُرْبِ وَالْوَلَايَةِ - وَيُعْطٰى

و درایت ۔ وآفتاب ہائے قرب و ولایت ۔ و دادہ می شود
اوردرایت میں سے اور قرب اورولایت کےسورجوں میں سےاس سے پہلے

لَهٗ عِلْمُ الْاَوَّلِيْنَ - وَمَعَارِفُ السَّابِقِيْنَ - مِنْ

او را علم اوّلین و معرفت ہائے سابقین از
گذر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کوعلم اوّلین کا اور معارف گذشتہ

﴿۱۰﴾

اُولِی الْاَبْصَارِ وَحُکَمَاءِ الْمِلَّةِ - تَحْقِیْقًا لِمَقَامِ الْوَرَاثَةِ -

صاحبان چشم وحکیمان ملّت تا ثابت شود کہ او وارث اوشان است

اہل بصیرت اور حکماء ملّت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے

ثُمَّ یَمْکُثُ ھٰذَا الْعَبْدُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی مُدَّةٍ شَاءَ

بعدزاں ایں بندہ برزمین توقف مے کند تا مدتے کہ خدا تعالیٰ

پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے رب کے

رَبُّهٗ رَبُّ الْعِزَّةِ - لِیُنِیْرَ الْخَلْقَ بِنُوْرِ الْھِدَایَةِ - وَ

خواستہ است تا کہ مخلوق را بنور ہدایت منور گرداند و

ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور

اِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّهٖ اَوْ بَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدَرِ الْکِفَایَةِ

چوں مردم را بنور پروردگار خود منور کرد یا امر را بقدر کفایت تبلیغ فرمود

جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا

فَحِیْنَئِذٍ یَتِمُّ اسْمُهٗ وَیَدْعُوْهُ رَبُّهٗ وَیُرْفَعُ رُوْحُهٗ

پس دریں وقت نام او تمام مے شود و می خواند او را خدائے او و روح او سوئے

پس اُس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی روح اُس کے

اِلٰی نُقْطَتِهِ النَّفْسِیَّةِ - وَھٰذَا ھُوَ مَعْنَی الرَّفْعِ

نقطہ او کہ نفسی است برداشتہ میشود و ہمیں است معنی رفع

نقطہ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے اور یہی رفع کے معنے ہیں اُن کے نزدیک

عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ - وَالْمَرْفُوْعُ مَنْ یُّسْقٰی

نزد اہل علم و معرفت ۔ و کسے کہ رفع او سوئے خدا گردید

جو اہل علم اور معرفت ہیں اور مرفوع وہ ہے جس کو اُس محبوب

﴿۱۱﴾

كَاْسُ الوِصَالِ - مِنْ اَيْدِى الْمَحْبُوْبِ الَّذِىْ هُوَ لُجَّةُ

اورا جام وصال آں محبوب حقیقی مے نوشانند کہ دریائے حسن و جمال

کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جوحسن و جمال کا دریا

الْجَمَالِ - وَيُدْخَلُ تَحْتَ رِدَاءِ الرُّبُوْبِيَّةِ - مَعَ

است۔ و داخل کردہ مے شود زیر چادر ربوبیّت با آنکہ

ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے

الْعُبُوْدِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ - وَهٰذَا اٰخِرُ مَقَامٍ يَبْلُغُهُ

عبودیت او بطور ابدی مے ماند و ایں آں آخر مقام است

کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے

طَالِبُ الْحَقِّ فِى النَّشْأَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ - فَلَا تَغْفُلُوْا

کہ طالب حق در پیدائش انسانی او را می یابد۔ پس ازیں مقام

جس تک ایک حق کا طالب انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے پس اس مقام سے

عَنْ هٰذَا الْمَقَامِ يَا كَافَّةَ الْبَرَايَا - وَلَا عَنِ السِّرِّ

غافل مشوید اے گروہ مخلوق۔ و نہ ازاں راز غافل شوید

غافل مت ہو اے مخلوق کے گروہ اور نہ اس بھید سے غافل ہو

الَّذِىْ يُوْجَدُ فِى الضَّحَايَا - وَاجْعَلُوا الضَّحَايَا -

کہ در قربانی ہا یافتہ مے شود۔ و قربانی ہا را

جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کو

لِرُؤْيَةِ تِلْكَ الْحَقِيْقَةِ كَالْمَرَايَا - وَلَا تَذْهَلُوْا

برائے دیدن ایں حقیقت آئینہ ہا بگردانید و ایں وصیت را

اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں

عَنْ هٰذِهِ الْوَصَايَا - وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوْا

فراموش نکنید و ہمچو آں مردم مشوید کہ

کومت بھلاؤ اوران لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے

رَبَّهُمْ وَالْمَنَايَا - وَقَدْ اُشِيْرَ اِلٰى هٰذَا السِّرِّ

خدائے خودرا و موت خود را فراموش کردہ اند ۔و بہ تحقیق اشارۃ کردہ شدہ است

اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے اور اس پوشیدہ بھید کی طرف

اَلْمَكْتُوْمِ - فِيْ كَلَامِ رَبِّنَا الْقَيُّوْمِ - فَقَالَ وَهُوَ ﴿۱۲﴾

درکلام خدائے قیوم سوئے ایں راز پوشیدہ ۔ پس اوتعالیٰ گفت و او

خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی ہے ۔ چنانچہ خدا جو

اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ - قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ

اصدق الصادقین است کہ بگو کہ بہ تحقیق نماز من وعبادت من وقربانی من

اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ[1] - فَانْظُرْ

وزندگی من ومُردن من برائے خدائے ربّ عالمیان است ۔ پس بہ بیں

اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کیلئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے پس دیکھ

كَيْفَ فَسَّرَ النُّسُكَ بِلَفْظِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

کہ چگونہ لفظ نُسُک را بلفظ محیا و ممات تفسیر کردہ

کہ کیونکر نُسُک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے

وَاَشَارَ بِهٖ اِلٰى حَقِيْقَةِ الْاَضْحَاةِ - فَفَكِّرُوْا فِيْهِ

وبدیں تفسیر سوئے حقیقتِ قربانی اشارت نمودہ ۔ پس دریں نکتہ بیندیشید

اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو!

[1] الانعام:۱۶۳

يَاذَوِى الْحَصَاةِ - وَمَنْ ضَحّٰى مَعَ عِلْمِ حَقِيْقَةِ

اے صاحبان عقل۔ وہرکہ قربانی کرد و او راعلم ایں امر بود کہ حقیقت ایں
اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی

ضَحِيَّتِهٖ - وَصِدْقِ طَوِيَّتِهٖ - وَخُلُوْصِ نِيَّتِهٖ -

قربانی چیست وصدق دل وخلوص نیت می داشت
اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی

فَقَدْ ضَحّٰى بِنَفْسِهٖ وَمُهْجَتِهٖ - وَاَبْنَاءِهٖ وَحَفَدَتِهٖ -

پس بہ تحقیق او قربانی جان خود و فرزندان خود کردہ است
پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی

﴿۱۳﴾ وَلَهٗ اَجرٌ عظيم - كَأجر ابراهيم عند ربّه

و مر او را اجرے است بزرگ۔ ہمچو اجر ابراہیم نزد رب کریم
اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا

الكريم - واليه اشار سَيّدنا المصطفٰى - و

وسوئے ایں اشارۃ کردہ است سردار ما کہ برگزیدہ است و
اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے

رسولنا المجتبٰى - وامام المتقين - وخاتم

رسول ما کہ چیدہ است وامام پرہیزگاراں وخاتم الانبیاء
جو پرہیزگاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے

النبيين - وقال وهو بعد اللّٰه اصدق الصادقين -

ست وفرمود و او بعد از خدا صادق ترین صادقان است
اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے

انّ الضحَایا هی المطایا - توصل الی رَبّ البرایا -

بہ تحقیق قربانی ہا کہ ہستند ہماں سواری ہا ہستند کہ سوئے خدا تعالیٰ می برند
بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں

وتمحوالخطایا - وتدفع البلایا - هٰذا ما بلغنا

وخطاہا را محومی کنند وبلاہا را دفع می کنند ۔ ایں آں امر است کہ از
اور خطاؤں کومحوکرتی ہیں اور بلاؤں کودورکرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جوہمیں پیغمبر خدا

من خیر البریة - علیه صلواة اللّٰه والبرکات

بہترین مخلوق یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بما رسیدہ است ۔ برو درود خدا و برکات
صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں

السنیّة - وانّهٗ أومأ فیه الٰی حِکم الضحیّة -

بزرگ باد و بہ تحقیق او اشارہ کردہ است دریں حدیث سوئے حکمت ہائے قربانی
اورآنجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ

﴿۱۴﴾ بکلماتٍ کَالدرر البهیّة - فالأسف کلّ الأسف

بہ سخنانے کہ ہمچو درہائے روشن ہستند پس افسوس و کمال افسوس است
جوموتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے پس افسوس اورکمال افسوس ہے کہ

انّ اکثر الناس لایعلمون هٰذه النکات الخفیّة -

کہ اکثر مردم ایں نکتہ ہائے باریک را نہ مے دانند
اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے

ولا یتّبعُون هٰذه الوصیّة - ولیس عندهم

و پیروی ایں وصیت نہ مے کنند۔ و نزد ایشاں
اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک

معنی العید - من دون الغسل ولبس الجدید -

معنی عید بیش زیں نیست کہ خویشتن را بشویند وپوشاک نو بپوشند
عید کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑیں پہنیں

والخضم و القضم مع الاهل والخدم والعبید -

وایں کہ طعام رابہمہ دہاں وکرانہ ہائے دنداں بخایند با اہل خانہ خود ونوکراں وغلاماں
اور طعام کو سارے مونہہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں۔ خود اور ان کے اہل وعیال اور

ثم الخروج بالزینة للتعیید کالصنادید - و

باز بہ آرایش و زینت تمام برائے نماز عید بروں آمدن ہمچو مہتران و
نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کیلئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں اور

تری الأطائب من الأطعمة منتهٰی طربهم فی

خواہی دید کہ خوشترین طعام ہا دریں روز غایت خوشی ایشان است
تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے

هٰذا الیوم - والنفائس من الالبسة غایة

ونفیس ترین لباس ہا غایت حاجت ایشاں است
اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں

اربهم لآرائة القوم - ولا یدرون ماالاضحاة - ﴿۱۵﴾

تا قوم را نمایند و نہ می دانند کہ قربانی چیست
کا ہے تا قوم کو دکھلائیں اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

ولایّ غرضٍ یُذبح الغنم والبقرات - و

واز برائے کدام غرض گوسپنداں و گاواں ذبح می کنند ۔ و
اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور

عندهم عيد هم من البكرة الى العشيّ - ليس الا

نزد ایشاں عیدایشاں از با مداد تا شب جزیں نیست کہ

ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ

للاكل والشرب والعيش الهنيّ - واللباس البهيّ-

خوردہ شود و نوشیدہ شود و درعیش خوشگوار گذرانیدہ شود و نیز لباس خوش پوشیدن

خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے

والفرس الشريّ - واللحم الطريّ - وما ترىٰ

وبراسپ جہندہ سوار شدن وگوشت تازہ خوردن ودریں روز شاں

اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز

عملهم في يومهم هٰذا الا اكتساء الناعمات -

کارشاں جزیں نخواہی دید کہ پارچات نرم بپوشند

اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں

والمشط والاكتحال وتضميخ الملبوسات -

وشانہ کنند و سرمہ درچشم کشند و بر لباس ہائے خود عطر بمالند

اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں۔

وتسوية الطرر والذوائب كالنساء المتبرجات -

وطُرّہ ہائے مو و گیسو ہا را ہمچو زنان زینت کنندہ آراستہ کنند

اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں

﴿۱۶﴾ ثم نقراتٍ كنقرة الدجاجة فّي الصلوٰة - مع

باز چند دفعہ منقار زدن درنماز ہمچو ما کیاں کہ برائے دانہ چیدن منقار می زند و با ایں ہمہ

اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کیلئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ

عدم الحضور وهجوم الوساوس والشتات - ثم

ہیچ حضوری درنماز نہ مے باشد ووسوسہ ہا گردمی آیند و پراگندگی زورمی کند۔ باز ایں کار است

کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو پھر

التمايل الٰى انواع الاغذية والمطعومات - و

کہ سوئے انواع اقسام غذاہا و طعام ہا میل می نمایند و

طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف اور

ملأ البطون بالوان النعم كالنعم والعجماوات -

ازاں طعام ہا شکم ہا ہمچو حیوانات وچارپایاں پُر مے کنند

چارپایوں کی طرح طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھرلیں

والميل الى الملاهى والملاعب والجهلات -

وسوئے لہو و بازی و کارہائے جہالت میل دل شاں می شود

اور لہو اور لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں

وسرح النفوس فى مراتع الشهوات - والركوب

و نفس ہائے خود را در چراگاہ ہائے شہوات می گذرانند و سوارشدن

اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر

على الافراس - والعجل والعناس - والجمال

براسپاں و یکہ ہا وماده شتران مضبوط و شتران نر وخچر ہا

اور یکوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر

والبغال ورقاب الناس - مع انواعٍ من

وگردن ہائے مردم با قسم ہا از

اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں کئی قسم کی

التزيينات - وافناء اليوم كله فى الخزعبيلات -

زینت ہا و سپرد کردن ہمہ روز در کارہائے باطلہ

زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں

والهدايا من القلايا - والتفاخر بلحوم البقرات ﴿۱۷﴾

و ہدیہ ہا از گوشت ہا و فخر کردن بگوشت ہائے گاواں

اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت

والجدايا - والافراح والمراح والجذبات

و گوسپنداں و خوشی ہا وانواع شادی و جذبہ ہائے نفس

اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں اور رنگارنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں

والجماح - والضحک والقهقهة بابداء النواجذ

و سرکشی و خندہ و قہقہہ بظاہر کردن دندان پسین

اور سرکشیاں اور ہنسی اور قہقہہ مار کر ہنسنا پچھلے دانتوں کے نکالنے سے

والثنايا - والتشوق الٰى رقص البغايا - وبوسهن

ودو دندان پیشین و شوق کردن سوئے رقص زنان بازاری و بوسہ گرفتن ایشان

اور اگلے دو دانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ

وعناقهن - وبعد هٰذا نطاقهن - فانا للّٰه علٰى

وبغل گیری ایشاں و پس ازیں جائے کمر بند ایشاں یعنی بدکاری بایشاں۔ پس بر مصیبت ہائے اسلام

اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمر بند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر

مصائب الاسلام - وانقلاب الايام - ماتت القلوب -

انا للہ می باید گفت و بریں نیز ہم کہ بر روز ہائے اسلام گردش آمد دل ہا مردند

انا للّٰہ پڑھتے ہیں اور نیز دنوں کی گردش پر دل مر گئے

وکثرت الذنوب - واشتدت الکروب - فعند

وگنہ ہا بسیار شدند	وبے قراری ہا	سخت شدند	پس
اور گناہ بہت ہو گئے	اور بے قراریاں بڑھ گئیں		پس اس

﴿۱۸﴾ هٰذه الليلة اليلاء - وظلمات الهوجاء -

بروقت ایں شب تاریک	وتاریکی ہائے باد تند	
اندھیری رات کے وقت	اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت	

☆

اقتضٰی رحم اللّٰه نورالسماء - فانا ذالک

بخواست	رحمت الٰہی	نور آسمان را	پس من
خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو			سو میں

﴿۱۸﴾ ☆ یہ جو حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود نازل ہوگا یہ نزول کا لفظ اس اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام زمین پر تاریکی چھا جائیگی اور دیانت اور امانت اور راستی زمین پر سے اٹھ جائے گی۔ اور زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی۔ تب خدا آسمان سے ایک نور نازل کرے گا اور اس سے زمین کو دوبارہ روشن کر دے گا۔ وہ اوپر سے آئے گا کیونکہ نور ہمیشہ اوپر کی طرف سے آتا ہے اور مسیح موعود کا وقت ایسا وقت بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت اشاعت اسلام کے تمام اسباب معطل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے دونوں ہاتھ درماندہ ہو جائیں گے کیونکہ خدا کی غیرت اس بات کو چاہے گی کہ اس اعتراض کو اٹھاوے اور دفع اور دور کرے جو کہا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا گیا پس مسیح موعود کے وقت کے لئے یہ حکم ہے کہ تلواروں کو نیام میں کریں اور مذہب کے لئے کوئی شخص تلوار نہ اٹھائے اور اگر اٹھائے گا تو کافروں سے سخت شکست اٹھائے گا اور ذلیل ہوگا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی جماعت جن کو انہوں نے مصر سے نکالا تھا ایسی لڑائیوں میں ہمیشہ مغلوب ہوتی رہی جن لڑائیوں کے لئے موسیٰ کے منشاء کے برخلاف انہوں نے پیش قدمی کی۔ سو اب بھی

النور – و المجدد المأمور – والعبد المنصور –

آں نورم ومجددے ہستم کہ بامرالٰہی آمدہ و بندہ مدد یافتہ ہستم

وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں

والمهدی المعهود –والمسیح الموعود –وانی

وآں مہدی ہستم کہ آمدن او معہود بود وآں مسیح ہستم کہ وعدہ آمدن او شدہ بود و من

اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب

نزلت بمنزلةٍ من ربّی لا یعلمها احدٌ من الناس –

از پروردگار خود بآں منزلت نزول می دارم کہ ہیچ کس از آدمیان آنرا نمی شناسد

سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا

وان سرّی اخفٰی واَنْئَی من اکثر اهل اللّٰه ﴿۱۹﴾

و رازمن پوشیدہ و دورتر از اکثر مردان خدا ست قطع نظر از ینکہ آں راز

اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ

فضلًا عن عامة الاُناس – وانّ مقامی ابعد

از مردم عامہ پوشیدہ باشد وبہ تحقیق مقام من از دستہائے

عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے

بقیہ حاشیہ

ایسا ہی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا آسمان سے نازل ہونا اسی رمز سے قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ زمینی اسباب کو نہیں چھوئے گا۔ اور وہ محض آسمان کے پانی سے اسلام کے باغ کی آبپاشی کرے گا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ اس معجزہ کو دکھلانا چاہتا ہے کہ اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں۔ پس جو شخص باوجود اس صریح ممانعت اور موجودگی حدیث یضع الحرب کے پھر تلوار اٹھاتا ہے اور غازی بننا چاہتا ہے گویا وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس معجزہ کو مشتبہ کردے جس کا ظاہر کرنا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے یعنی بغیر انسانی اسباب کے اسلام کو زمین پر غالب اور محبوب الخلائق بنا دینا۔ منه ﴿۱۹﴾

من ایدی الغوّاصین - وصعودی ارفع من قیاس

غوطہ زنندگان کہ از بہر گرفتن لولوغوطہ می زنند دورتر است و بالا رفتن من از قیاس
ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی

القائسین - وانّ قدمی ھٰذہٖ اسرع من القلاص

قیاس کنندگان بلندتر است۔ و ایں قدم من از شتران تیزرو تیزتر مے رود
اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے

فی مسالک ربّ الناس -فلا تقیسونی باحدٍ ولا

در راہ ہائے پروردگار مردمان پس مرا بدیگرے قیاس مکنید و نہ دیگرے را
پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو

احدًا بی ولا تھلکوا انفسکم بالریب والعماس - ﴿۲۰﴾

بمن مقایسہ نمائید و نفس ہائے خود را بہ شک و خصومت ہلاک مکنید
اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو

وانّی لبٌّ لا قشرمعہٗ وروحٌ لاجسد معہٗ و

ومن مغزے ہستم کہ باوے پوستے نیست وروحے ہستم کہ باوے جسدے نیست و من
اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور

شمسٌ لا یحجبھا دخان الشماس -واطلبوا مثلی

آفتابے ہستم کہ دخان دشمنی وکینہ او را نمی پوشد ومانند من بجوئید
وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری

ولن تجدوہ وان تطلبوہ بالنبراس - ولا فخر

و ہرگز نخواہید یافت و اگرچہ باچراغ جوینده باشید وایں کلمہ فخر نیست
مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو اور یہ کوئی فخر نہیں

ولٰکن تحدیث لنعم اللّٰه الذی هو غارسٌ لهٰذا

مگر شکر نعمت ہائے آں خداست کہ او ایں نونہال را نشانیدہ است

مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔

الغراس - وانی غسلت بماء النور وطُهرت بعین

ومن بآب نور غسل دادہ شدم و بچشمہ

اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ

القدس من الاوساخ والادناس - وسمّانی ربّی

پاکیزگی الٰہی پاکیزہ کردہ شدم از چرکہا وکدورت ہا۔ ونام من رب من

میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام

احمد فاحمدونی و لا تشتمونی و لا توصلوا امرکم

احمد نہاد۔ پس ستایش من کنید و مرا دشنام مدہید و امر خود را تا بدرجہ

احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے

الی الابلاس - و من حمدنی وما غادر من نوع ﴿۲۱﴾

نومیدی مرسانید وہر کہ ستائش من کرد وقسمے از ستائش نگذاشت

درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی

حمدٍ فما مان - و من کذب هٰذا البیان فقد

پس او دروغ نہ گفت ومرتکب کذب نشد وہر کہ تکذیب ایں بیان کرد پس او

تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ

مان - واغضب الرحمٰن - فویلٌ للذی شک

دروغ گفتہ است وخدائے خودرا در غضب آوردہ۔ پس بر اں شخص واویلا ست کہ شک کرد

بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔

و فسخ العهد و فک و لوث بطائفٍ من الجن

و عہد را بشکست و آلودہ کرد دل را بوسوسہ شیطان

اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا

الجنان -وانی جئت من الحضرة الرفیعة العالیة -

ومن از درگاہ بلند و برتر آمدہ ام

اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں

لیری بی ربی من بعض صفاته الجلالیة - والجمالیة -

تا پروردگار من بعض صفات جلالیہ خودرا بواسطہ من بنماید و نیز صفات جمالیہ را بنماید

تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے

اعنی دفع الضیر وافاضة الخیر فان الزمان کان

یعنی دفع کردن گزند و رسانیدن خیر چراکہ زمانہ حاجت می داشت

یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت

﴿۲۲﴾ محتاجًا الّٰی دافع شرٍ طغٰی-والٰی رافع خیرٍ انحط

کہ آں بدی را دفع کردہ شود کہ از حد درگذشتہ است وآں نیکی را بلند کردہ آید کہ فرورفتہ

تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو

واختفٰی - فاقتضت العنایة الالٰهیّة ان یعطی

است و پنہاں گردیدہ۔ پس عنایت الٰہیہ تقاضا فرمود کہ زمانہ را

جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانہ کو

الزمان ماسأل بلسان الحال - ویرحم طبقات

آں چیز دادہ شود کہ بزبان حال مے خواہد و بر مردان

وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور

النساء والرجال -فجعلنی مظهر المسیح عیسی

وزنان رحم کردہ آید	پس مرا جائے ظہور مسیح	عیسےٰ
عورتوں پر رحم کیا جائے	پس مجھ کو مسیح	عیسےٰ

ابن مریم لدفع الضرّ وابادة مواد الغواية -

ابن مریم کرد	تا کہ مادہ ہائے ضرر	وگمراہی را	دور فرماید
بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو			دور فرماوے

وجعلنی مظهر النبی المهدی احمد اکرم

ومرا	مظہر مہدی	احمد اکرم	فرمود
اور مجھ کو	مہدی احمد اکرم		کا مظہر بنایا

لافاضة الخير و اعادة عهاد الدراية والهداية -

کہ تا بمردم خیررا برساند	و باران درایت و ہدایت را دوبارہ فرستد
تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے	اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتطهير الناس من دَرَنِ الغفلة والجناية -

و مردم را از چرک غفلت	وگناہگاری پاک کند
اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری	کے میل سے پاک کرے

﴿۲۳﴾

فَجِئْتُ فی الحلتين المهزودتين المصبّغتين

پس من در دو	حلہ زرد رنگ آمدہ ام		کہ رنگین ہستند
پس میں	زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں		

بصبغ الجلال وصبغ الجمال - واعطيت صفة

برنگ جلال	و رنگ جمال -	و دادہ شدم	صفت
جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں			اور مجھ کو

الافناء والاحیاء من الرب الفعال - فاما الجلال

فانی کردن وزندہ کردن از پروردگارے کہ بر ہر کار قادر است ۔ مگر جلالے کہ دادہ شدم
فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذی اعطیت فھو اثرٌ لبروزی العیسوی من

پس آں اثر آں بروز من است کہ عیسوی است از
جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی

اللّٰہ ذی الجلال☆ - لابید بہٖ شر الشرک الموّاج

خدائے کہ ذوالجلال است تامن آں بدی شرک رانیست کنم کہ موج زن
طرف سے ہے تا کہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کروں جو

الموجود فی عقائد اھل الضلال -المشتعل بکمال

و موجود در عقائد گمراہان است و بکمال اشتعال
گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال - الذی ھو اکبر من کل شرٍّ فی

مشتعل است آنکہ درچشم خدائے داننده احوال از ہرشر
بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

☆ قد قلت غیر مرة انی ماتیت بالسیف ولاالسنان. وانما اتیت بالأیات ﴿۲۲﴾

بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام وجز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست
میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوة القدسیة وحسن البیان. فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان. منه

و قوت قدسیہ وحسن بیان ۔ پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکر ہا و مددگاراں ۔ منه
قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے ۔ پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ ۔ منه

﴿۲۴﴾

عین اللّٰہ عالم الاحوال - ولاھدم بہٖ عمود

بزرگتر است و تا کہ من بدو ستون

بڑھ کر ہے اور تا کہ میں اس کے ذریعہ سے اس

الافتراء علی اللّٰہ والافتعال - واما الجمال الذی

آں افترا را منہدم کنم کہ بر خدا می بندند۔ مگر جمالے کہ دادہ شدم

افترا کے ستون کو گرادوں جو خدا پر باندھتے ہیں۔ لیکن وہ جمال جو مجھ کو

اعطیت فھو اثرٌ لبروزی الاَحْمَدی من اللّٰہ

پس آں اثر آں بروز من است کہ از خدائے صاحب لطف

ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی

ذی اللطف والنوال - لاعید بہٖ صلاح التوحید

وبخشش بروز احمدی نام می دارد تا کہ من بداں نیکی توحید را

طرف سے بروز احمدی ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو

المفقود من الالسن والقلوب والاقوال والافعال-

کہ از زبان ہا و دل ہا و گفتار ہا و کردار ہا گم شدہ بود واپس

جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں

واقیم بہٖ امر التدیّن والانتحال - وامرت ان

بیارم وامر دینداری را قائم کنم ومن حکم کردہ شدم کہ

اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ

اقتل☆ خنازیر الافساد والالحاد والاضلال-

خنزیر ہائے فساد و الحاد و گمراہ کردن را بکشم۔

میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے کے ان سؤروں کو ماروں

☆ اللفظ لفظ الحدیث کما جاء فی البخاری والمراد من القتل اتمام الحجة وابطال الباطل بالدلائل القاطعة والأیات السماویة لا القتل حقیقة. منه

الـذيـن يـدوسـون درر الـحـق تـحـت الـنـعـال - و

آنان کہ گوہر ہائے راستی را زیر کفش ہائے خود پامال می کنند و

جو سچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے مَلتے ہیں اور

يهلكون حرث الناس ويخربون زروع الايمان ﴿۲۵﴾

تباہ می کنند زراعت مردم را وخراب می کنند کشت ہائے ایمان

لوگوں کی کھیتیوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور

والتورع والاعمال - وقتلى هٰذا بحربةٍ سماويةٍ

و پرہیزگاری و اعمال را و ایں کشتن بحربۂ آسمان است

عملوں کی کھیتیوں کو خراب کرتے ہیں۔ اور یہ مارنا آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے۔

لابالسيوف والنبال - كما هوزعم المحرومين

نہ بہ شمشیرہا و تیرہا چناں کہ آں زعم کسانے ہست کہ

تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے

من الحق وصدق المقال - فانهم ضَلّوا و

از حق و راست گفتاری محروم ہستند چرا کہ اوشاں گمراہ شدہ اند و

جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور

اَضَلُّوا كثيرًا من الجُهّال - وان الحرب حرّمت

اکثر مردم را از جاہلاں گمراہ کردہ اند و بہ تحقیق جنگ با مردم کفار

جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا

علىّ وسبق لى ان اضع الحرب ولا اتوجه

بر من حرام کردہ اند و پیش از وجود من برائے من مقرر شدہ است کہ جنگ را ترک کنم و سوئے

مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور

الی القتال - فلا جهاد الّاجهاد اللسان والاٰیات

کشت وخون متوجہ نشوم ۔ پس ہیچ جہاد بجز جہاد زباں ونشان

خونریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے

والاستدلال - وکذالک امرت ان املأ بیوت

و دلائل باقی نماندہ و ہم چنیں مامورم کہ خانہ ہائے موموناں را

جہاد کے باقی نہیں رہا اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو

المؤمنین وجربهم مّن المال - ولٰکن لا ﴿۲۶﴾

وکیسہ ہائے اوشاں را بمال پُرکنم مگر نہ

اور ان کے توشہ دانوں کو مال سے بھردوں لیکن چاندی سونے

بالليجين والدجّال - بل بمال العلم والرشد

بہ سیم و زر بلکہ بمال علم و رشد

کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور

والهداية واليقين علٰى وجه الكمال - وجعل

و ہدایت و یقین بروجہ کمال و گردانیدن

ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اس مال سے کہ

الايمان اثبت من الجبال - وتبشير المثقلين

ایمان مضبوط تر از کوہ ہا۔ وبشارت دادن آں زیر باراں را کہ

ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے اور جو لوگ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں

تحت الاثقال - فبشرٰی لکم قد جاءکم المسیح -

بارگراں برایشاں افتادہ است پس شمارا بشارت باد کہ نزد شما مسیح آمد

ان کو بشارت دی جائے۔ پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا

ومسحه القادر واعطی له الکلام الفصیح -

و قادر اورا مسح کرد وکلام فصیح او را عطا کردہ شد

اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا۔

وانّهٗ یعصمکم من فرقةٍ هی للاضلال تسیحُ -

واو شما را نگہ میدارد ازاں فرقہ کہ برائے گمراہ کردن بر زمین مے رود

اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے۔

والی اللّٰه یدعو ویصیح - وکل شبهةٍ یُزیل

و سوئے خدا دعوت می کند و می خواند و ہرشبہ را دور میکند

اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے

و یُزیح -وطوبٰی لکم قدجّاء کم المهدی المعهود - ﴿۲۷﴾

وزائل می فرماید و شمارا مبارک باد کہ مہدی معہود نزد شما رسیدہ است

اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدیٔ معہود تمہارے پاس آپہنچا

ومعه المال الکثیر والمتاع المنضود - وانهٗ

و با وے مال کثیر و متاعے است کہ تہ بہ تہ نہادہ است و او

اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے اور وہ

یسعٰی لیُردّ الیکم الغنی المفقود - ویستخرج

سعی می کند کہ آں تونگرے کہ از شما گم شدہ است باز سوئے شما مسترد شود

کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ

الاقبال الموءود - ماکان حدیث یُفترٰی - بل

وآں اقبال کہ زندہ بگور است باز از گور بیروں آید۔ ایں آں سخنے نیست کہ افترا کردہ شود بلکہ

اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ

نورٌ من اللّٰہ مع اٰیاتٍ کبرٰی - ایھا الناس انی انا

نور خدا است کہ نشان ہائے بزرگ ہمراہ می دارد ۔ اے مردم من آں مسیح ہستم کہ
خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں

المسیح المحمّدی - وانّی انا احمد ن المھدی -

از سلسلۂ محمدی است و من احمد مہدی ہستم
جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں

وان ربّی معی الٰی یوم لَحدی من یوم مھدی -

و بہ تحقیق رب من با من است از وقت مہد من تا وقت لحد من
اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک

وانی اعطیت ضرامًا اَکَّالًا - وماءًا زلالًا -

و من دادہ شدہ ام آتشے خورندہ و آبے شیرین و
اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور

﴿۲۸﴾

وانا کوکبٌ یمانیٌ - ووابلٌ رّوحانیٌّ - ایذائی

من ستارہ یمانی ہستم و بارش روحانی ہستم۔ رنج دادن من
میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں میرا رنج دینا

سنانٌ مذرّبٌ - ودعائی دواءٌ مجرّبٌ - اُرِی

نیزہ تیز است و دعائے من دوائے مجرب است قومے
تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے ایک قوم کو

قومًا جلالًا - وقومًا اٰخرین جمالًا - وبیدی

را جلال مے نمایم وقومے دیگر را جمال می نمایم ۔ و در دست من
میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں

حـربةٌ ابیـد بهـا عـادات الـظـلـم والذنوب - وفـی

حربہ است ہلاک می کنم بآں عادتہائے ظلم و گناہ را و در

ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور

الاخـریٰ شـربةٌ اعیدبهـا حیـاة الـقـلـوب - فـاسٌ

دست دیگر شربت است کہ بداں زندگی دلہا دوبارہ می بخشم تبری

دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلہاڑی

لـلافناء - وانـفـاسٌ للاحیاء - اَمّـا جـلالـی فبـما قُصِد

برائے فنا کردن است و دمہا برائے زندہ کردن مگر جلال من ازیں سبب است کہ

فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔ میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ

کـابـن مـریـم استیصالی - واما جـمـالـی فبـما فارت

ہمچو ابن مریم قصد بیخ کنی من کردہ اند و جمال من ازیں است کہ

لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی طرح میری بیخ کنی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ

رحـمتـی کسیـدی احـمـد لاهـدی قـومًـا غـفـلـوا

رحمت من ہمچو سید من احمد در جوش است تا قومے را راہ نمایم کہ از

میری رحمت میرے سردار احمد کی طرح جوش میں ہے تا میں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو

عـن الـربّ الـمتعـالـی - اَفَـاَنتـم تـعـجبـون -

خدائے بزرگ تر خود غافل اند چہ شما ازیں امر تعجب مے کنید

اپنے بزرگ رب سے غافل ہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

وَ الـی الـزمـان وضـرورتـہٖ لا تلتفتون - ا لا تـرون ﴿۲۹﴾

وسوئے زمانہ وضرورت آں التفات نمے کنید آیا نمے بینید کہ

اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ

الٰی زمان احتاج الی الرب الفعّال - لیُری لقومٍ

زمانہ سوئے خدائے قادر حاجتے دارد تا کہ قومے را

زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تا کہ ایک قوم کو اپنے

صفة جلاله وللاٰخرین صفة الجمال - وقد

صفت جلال خود بنماید وقومے دیگر را برصفت جمال خود مطلع فرماید ۔ و بہ تحقیق

جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق

ظهرت الاٰیات - و تبیّنت العلامات - وانقطعت

نشانہا ظاہر شدہ اند و علامت ہا منکشف گشتہ و ہمہ

نشان ظاہر ہوگئے اور علامتیں کھل گئیں اور تمام

الخصومات - فمالکم لا تنظرون - وانکسفت

خصومتہا منقطع شدند۔ پس چرانہ مے بینید ۔ و در رمضان

جھگڑے جاتے رہے پس کیوں نہیں دیکھتے ۔ اور رمضان کے مہینے میں

الشمس والقمر فی رمضان فلا تعرفون - و

مہر و ماہ را کسوف گرفت پس نمے شناسید و

سورج اور چاند کو گرہن لگا پس تم نہیں پہچانتے اور

مات بعض الناس بنبأٍ من اللّٰه وقتل البعض ط

بعض مردم بہ پیشگوئی کہ از خدا تعالیٰ بود فوت شدند وبعض مردم بہ پیشگوئی قتل کشتہ شدند

بعض آدمی پیشگوئی کے رو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے

﴿۳۰﴾

فلا تُفکّرون - ونزلت لی آیٌ کثیرةٌ فلا

پس فکر نمی کنید و در تائید من بسیار نشانہا ظاہر شدند پس ہیچ

پس تم نہیں سوچتے ۔ اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن

تبالون - وشهدت لی الارض والسماء والماء

پروائے دارید۔ و برائے من زمین و آسمان وآب
تمہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اور میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی

والعفاء فلا تخافون - وتظاهر لی العقل والنقل

وخاک گواہی دادند پس ہیچ نمے ترسید وعقل ونقل و علامت ہا
اور مٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اور عقل اور نقل اور علامتیں

والعلاماتُ والاٰیات - وتظاهرت الشهادات و

ونشان ہا گواہ یکدیگر شدند ودیگر گواہی ہا و
اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور

الرؤیا والمکاشفات - ثم انتم تنکرون - وان

خواب ہا و مکاشفات یکدیگر را قوت دادند بازشما انکار می کنید و ایں
خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کو قوت دی پھر تم انکار کرتے ہو اور

لها شانًا عظیمًا لقومٍ یتدبّرون - وطلع

نشانہا را شانے عظیم است برائے آنانکہ تدبر مے کنند وستارہ ذوالسنین
ان لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان نشانوں کی بڑی شان ہے اور ذوالسنین

ذوالسنین - ومضٰی من هٰذه المائة خمسها

طلوع کرد واز صدی حصہ پنجم آں گذشت
ستارہ نے طلوع کیا اور صدی میں سے پانچواں حصہ گذر گیا

اِلّا قلیلٌ من سنین - فاین المجدد ان کنتم

مگر چند سال پس مجدد کجاست! اگر
مگر چند برس پس اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ مجدد

تعلمون - ونزل من السماء الطاعون - ومُنِع

مے دانید	و طاعون ظاہر شد	وحج
کہاں ہے۔	اور طاعون پھوٹا	اور حج

الحجّ وکثر المنون - واختصم الفرق علٰی معدنٍ

منع کردہ شد وموت بسیار شد	و برمعدن زر فرقہ ہا	خصومت
روکا گیا	اورموتیں زیادہ ہوئیں	اورسونے کی کان پر قوموں نے

مّن ذهبٍ وهم يُقاتِلُون - وعلا الصليب - ﴿۳۱﴾

کردند	و باہم جنگ ہا نمودند	وصلیب بلند شد
آپس میں لڑائی جھگڑے کئے		اورصلیب بلند ہوئی

واضحى الاسلام يسيب ويغيب - كانه الغريب -

و اسلام از جائے خود حرکت کرد	و ناپدید شد	گویا کہ غریب است
اوراسلام نے اپنی جگہ سے حرکت کی	اور غائب ہوگیا	گویا کہ مسافر ہے۔

وكثر الفسق والفاسقون - وحُبّب الى النفوس

وفسق و فاسقاں بسیار شدند	و مردم سوئے شراب
اورفسق اور فاسق بہت ہوگئے	اور لوگوں نے شراب اور

الخمر - والقمر والزمر - وتراءَ ى الزانون

وقمار بازی وسرودگفتن میل کردند	وظاہرشدند بدکاراں
جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا	اور بدکار اور

المجالحون وقَلّ المتقون - وتجلّٰى وقت ربّنا

وبر یکدیگر سختی کنندگان	وپرہیزگاران کم شدند و وقت تجلی خدائے ما ظاہر گشت
ایک دوسرے پرسختی کرنے والے ظاہر ہوئے اور پرہیزگارکم ہوگئے	اور ہمارے خدا کی تجلی کا وقت ظاہر ہوگیا

وتمّ ما قال النبیون – فبایّ حدیث بعده تؤمنون –

وہمہ آنچہ انبیاء گفتہ بودند بظہور رسید پس بعد ازیں بکدام حدیث ایمان خواہید آورد

اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا تھا ظہور میں آیا پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔

ایھا الناس قوموا للّٰہ زرافاتٍ وفرادٰی فرادٰی -

اے مردماں برائے خدا شاہمہ یا یک یک برخیزید

اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے

ثم اتقوا اللّٰہ وفکروا کالذی مابخل وماعادٰی -

باز از خدا بترسید وہیچو شخصے فکر کنید کہ نہ بخل مے کند و نہ دشمنی۔

اس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔

الیس ھٰذا الوقت وقت رحم اللّٰہ علی العباد - ﴿۳۲﴾

آیا ایں وقت وقت رحم خدا بر بندگان نیست؟

کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟

ووقت دفع الشر وتدارک عطش الاکباد

وآیا وقت چناں نیست کہ بدی را دفع کردہ آید وتشنگی جگر ہا را بفرود آوردن باران تدارک

اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے

بالعھاد - الیس سیل الشر قدبلغ انتھاءہٗ -

کردہ آید؟ آیا سیلاب شر تا انتہائے خود نہ رسیدہ است؟

تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟

وذیل الجھل طوّل ارجاءہٗ - وفسد الملک

و دامن جہل کنارہ ہائے خود را دراز نہ کردہ؟ وملک فاسد شد

اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا؟ اور ملک فاسد ہوگیا

کلهٗ وشکر ابلیس جهلاءهٗ - فاشکروا اللّٰه الذی

و ابلیس جاہلاں را شکر گفت پس شکر آں خدا کنید کہ

اور شیطان نے جاہلوں کا شکریہ ادا کیا پس اس خدا کا شکر کرو جس نے

تذکرکم وتذکر دینکم وما اضاعهٗ - وعصم

شما را یاد کرد و دین شما را یاد کرد واز ضائع شدن محفوظ داشت و

تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے

حرثکم وزرعکم ولعاعهٗ - وانزل المطر

کاشتہ شما را وزراعت شما را وسبزہ نرم زراعت را از آفتہا نگہ داشت و باران فرود آورد

بوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا

واکمل ابضاعهٗ - وبعث مسیحهٗ لدفع

وسرمایہ آں کامل کرد ومسیح خود را برائے دفع گزند

اور اس کے سرمایہ کو کامل کیا اور اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے

﴿۳۳﴾

الضیر - ومهدیهٗ لافاضة الخیر - وّادخلکم

ومہدیٔ خود را برائے رسانیدن خیر ونفع مبعوث فرمود وشما را

اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں

فی زمان امامکم بعد زمان الغیر - ایها الاخوان

در زمانہ امام شما بعد زمانہ غیر داخل کرد

تمہارے امام کے زمانہ میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا اے بھائیو!

انّ زماننا هٰذا یُضاهی شهرنا هٰذا بالتناسب

ایں زمانۂ ما مشابہت مے دارد ایں ماہ مارا بمناسبت تام

یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے

التـــام - فـــانـــهٗ اٰخـــر الازمـــنة وان هٰـذا الشهـــر

چراکہ ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہم چنیں ایں ماہ ما

کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی

اٰخـــرالاشهـــر مـــن شهـور الاسـلام - وكـــلا هـمـــا

ازماہ ہائے اسلام آخری واقع شدہ و ہردو

اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں

قـريـبٌ مـن الاختتام - فـي هٰـذا ضـحـايـا وفي ذٰلك

قریب الاختتام اند دریں قربانی ہا ہستند ودراں نیز

ختم ہونے کے قریب ہیں اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اوراس

ضـحـايا - والـفـرق فـرق الاصـل وعـكـس المرايا -

قربانیہا ہستند و فرق صرف فرق اصل وعکس است

آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اورفرق صرف اصل اورعکس کا ہے جوآئینہ میں پڑتا ہے

وقـد سبـق نـمـوذجهـا فـي زمـن خيـر البـرايـا -

و نمونہ آں در زمانہ بہترین مخلوقات بگذشت

اوراس کانمونہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گذر چکا ہے۔

وَالاصـل ضـحيّة الـروح يـا اولـي الابصار - وان ضـحـايا ﴿۳۴﴾

و اصل امر اے دانشمنداں قربانی روح است و قربانی ہائے

اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں

الـجـدايـا كـالاظلال والاٰثـار - فـافهـمـوا سرّ هٰذه

گوسپنداں ہمچو اظلال و آثار واقع شدہ است پس ایں حقیقت را بفہمید

روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو

الحقيقة - وانتم احق بها واهلها بعدا لصحابة -

و شما حق مے دارید واہل ایں امر ہستید کہ بعد صحابہ رضی اللہ عنہم
اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ

وانكم الاٰخرون منهم اُلحقتم بِهِمْ بفضل من

ایں حقیقت را بفہمید ۔ وشما از جملہ صحابہ گروہ آخری ہستید کہ بفضل خدا و رحمت او در ایشاں
اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ

اللّٰه والرحمة - وان سلسلة الازمنة خُتِمَتْ

داخل کردہ شدہ اید و سلسلہ زمانہ ہا از جناب احدیت بر زمانہ ما
شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر

علٰى زماننا من حضرة الاحدية - كماخُتِمَتْ

ختم شدہ است ہم چنانکہ سلسلہ ماہ ہا
ختم ہوگیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے

شهور الاسلام علٰى شهر الضحية - وفى هٰذا اشارةٌ

بر ماہ قربانی ختم شدہ است و دریں اشارتے پوشیدہ است
قربانی کے مہینہ پر ختم ہوگئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے

﴿۳۵﴾

مّخفيةٌ لأهل الرأى والرويّة - وانى علٰى مقام

برائے اہل الرائے و من بر مقام
ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے

الختم من الولاية - كما كان سيّدى المصطفٰى

ختم ولایت ہستم یعنی بر من ولایت ختم گردیدہ ہم چنانکہ بر سیدی حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عـلٰـی مـقـام الـخـتـم من النبوۃ - وانـہٗ خـاتـم الانبیاء -

نبوت ختم گردیدہ و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وانـا خـاتـم الاولیـاء - لاولـیّ بـعدی - الّا الـذی ھو

ومن خاتم الاولیا ہیچ ولی بعد من نیست مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو

منّـی وعـلٰـی عھدی - وانـی اُرْسِـلْـتُ مـن ربّـی بکل

از من باشد و بر عہد من باشد۔ ومن از خدائے خود بتمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُـوّۃٍ وبـرکۃٍ وعـزۃٍ - وان قـدمـی ھٰـذہٖ علٰی

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام و ایں قدم من براں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے

مـنارۃٍ ختـم عـلیھا کل رفعۃٍ - فـاتـقـوا اللّٰہ ایّھا

منار است کہ برو بلندی ختم گردیدہ پس اے جواناں

منار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے پس خدا سے ڈرو

الـفتیـان - واعـرفـونـی واطیعونی ولا تـمـوتـوا ﴿۳۶﴾

بترسید و مرا بشناسید و اطاعت من کنید و ہمچو نافرماناں

اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر

بـالـعـصیـان - وقـد قـرب الـزمـان - وحـان ان

نہ میرید و بہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید وآں وقت

مت مرو اور زمانہ نزدیک آگیا ہے اور وہ وقت

تسئل کل نفسٍ وتدان - البلایا کثیرةٌ ولا ینجیکم

قریب آمد کہ ہرنفس از اعمال خود پرسیدہ شود و جزا دادہ آید۔ بلاہا بسیار اند وہیچ کس

نزدیک ہے کہ ہرایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اورتمہیں

الّا الایمان - والخطایا کبیرةٌ ولا تذوبها الّا

بجز ایمان نجات نخواہد یافت۔ وخطاہا بزرگ اند وآنہا را نخواہد گداخت مگر

صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اوران کو گداز نہیں کرے گا مگر

الذوبان - اتقوا عذاب اللّٰہ ایها الاعوان - ولمن

گداختن۔ اے انصار من از عذاب خدا بترسید و ہرکہ

گداز ہو جانا خدا کے عذاب سے اے میرے انصار ڈرو اور جو

خاف مقام ربّہٖ جنّتان - فلا تقعدوا مع الغافلین

بترسد برائے او دو بہشت اند پس ہیچو غافلاں منشیند

خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو

والذین نسوا المنایا - وسارعوا الی اللّٰہ وارکبوا

وہیچو آناں نباشید کہ موتہائے خود را فراموش کردہ اند وسوئے خدا بسرعت تمام حرکت کنید و بر

ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر

علٰی اعدی المطایا - واترکوا ذوات الضلع و

سواری ہائے تیز رفتار سوار شوید واسپان لنگ را بگذارید وناقہ ہائے لاغررا

سوار ہو جاؤ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کے چلتے ہیں

﴿۳۷﴾

الرذایا - تصلوا الٰی ربّ البرایا - خذوا الانقطاع

ترک کنید تا خدائے خود را بیابید۔ لازم گیرید بریدن را

تا اپنے خدا کو ملو خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو

الانقطاع ليُوْهَبَ لكم الوصل والاقترابُ - وكسّروا

بریدن را تا بخشیدہ شود شمارا وصال الٰہی و قربت او وبشکنید

تا خدا کا وصال اوراس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور

الاسباب ليُخْلقَ لكم الاسبابُ - وموتوا ليُردّ

اسباب را تا پیدا کردہ شوند برائے شما اسباب وبمیرید تا واپس شود

اسباب کو توڑ دو تا تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مرجاؤ تا دوبارہ

اليكم الحيٰوة ايّها الاحباب - اليوم تمّت الحجة

سوئے شما زندگی اے دوستان ۔ امروز بر مخالفاں

زندگی تمہیں دی جائے آج مخالفوں پر

على المخالفين - وانقطعت معاذير المعتذرين -

حجت تمام شد و ہمہ عذر ہائے عذر کنندگاں منقطع شدند

حجت پوری ہوگئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے

ويئس منكم زمر المضلين والموسوسين -

و نومید شدند از شما گروہ ہائے گمراہ کنندگان و وسوسہ اندازندگان

اورتم سے وہ سب گروہ نا امید ہوگئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے

الذين اكلوا اعمارهم فى ابتغاء الدنيا وليس لهم

آناں کہ بخوردند عمر ہائے خود را در طلب دنیا و ہیچ

انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے

حظٌّ من الدين - بل هم كالعمين - فاليوم

حظے از دین اوشاں را نیست بلکہ او شاں ہمچو نابینایان ہستند ۔ امروز

کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں اور آج

انقض اللّٰہ ظھور ھم ورجعوا یائسین -

خدا پشت ہائے اوشاں بشکست و درحالت نومیدی بازگشتند

خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ ناامید ہوکر پھر گئے۔

الیوم حصحص الحق للناظرین - واستبان

امروز برائے بینندگاں حق ظاہر شد و

آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہوگیا اور مجرموں کی

سبیل المجرمین - ولم یبق معرضٌ الا الذی

راہ مجرماں ہویدا گشت و باقی نماند اعراض کنندہ مگر کسے کہ

راہ کھل گئی اورحق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو

حبسۂ حرمانٌ ازلیٌّ - ولا منکرٌ الّا الذی منعۂ

محرومی ازلی او را باز داشت و نہ باقی ماند منکرے مگر آنکہ

ازلی محرومی نے روک دیا اوروہی منکر رہا جس کو پیدائشی جور پسندی

عدوانٌ فطریٌ - فنترک ھٰؤلاء بسلامٍ -

عادت ظلم فطری او را منع کرد پس ایں کسانے را بسلام ترک مے کنیم

نے منع کر دیا پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں

و قدتم الافحام - وتحقّق الاثام - وان لم

و برایشاں حجت تمام شد وثابت شد جزائے بدی ایشاں و اگر

اوران پر حجت پوری ہوگئی اوران کا قابل سزا ہونا ثابت ہوگیا پس اگراب بھی

ینتھوا فالصبر جدیرٌ - وسوف یُنبّئھم خبیرٌ -

باز نیایند پس صبر بہتر است وعنقریب خدائے خبیر ایشاں را متنبہ خواہد کرد

باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔اورعنقریب وہ جوان کے حالات پر اطلاع رکھتا ہے ان کو متنبہ کردے گا۔

اَلْبَاب الثانی

﴿۳۹﴾

ثم بعد ذالک اعلموا یا اولی النهٰی - اَنّ

بعد زیں بدانید اے دانشمنداں کہ
پھر بعد اس کے تمہیں معلوم ہو اے دانشمندو! کہ

اللّٰہ ذکر فی القراٰن انّہٗ بعث موسٰی بعدما

خدا تعالیٰ در قرآن ذکر کردہ است کہ او موسیٰ را بعد
خدا نے قرآن شریف میں ذکر کیا کہ اس نے پہلی امتوں کے

اهلک القرون الاولٰی - واٰتاه اللّٰہ الکتاب والحکم

ہلاک کردن اُمت ہائے نخستیں مبعوث فرمود و او را کتاب و حکم و نبوت
ہلاک کر دینے کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا۔ اور اس کو کتاب اور حکم اور

والنبوة - ووهب لقومه الخلافة- واقام فیهم

داد۔ و قوم او را خلافت داد و در ایشاں
نبوت عطا کی اور اس کی قوم کو خلافت بخشی اور ان میں

سلسلة الهُدٰی - وجعل خاتم خلفائهٖ رسولهٗ

سلسلہ ہدایت قائم کرد و حضرت عیسیٰ علیہ السلام را کہ رسول او بود
سلسلہ ہدایت کا قائم کیا اور اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء

ابن مریم عیسٰی - فکان عیسٰی اٰخر لبن هٰذه

خاتم خلفاء حضرت موسیٰ قرار داد۔ پس عیسیٰ علیہ السلام برائے ایں عمارت
حضرت عیسیٰ کو بنایا پس حضرت عیسیٰ اس عمارت کی آخری

العمارة وعِلمًا لساعة زوالها وعبرةً لمن يخشٰى -

خشت آخرین بود و برائے ساعت زوال یہود نشانے بود و از بہر ترسندگاں مقام عبرت بود

اینٹ تھے اور ایک دلیل تھے اس عمارت کے زوال کی گھڑی پر اور ایک عبرت تھے اس شخص کے لئے

﴿۴۰﴾

ثم بعث اللّٰه نبينا الاُمّيَ في ارض اُمّ القُرٰى -

باز خدا تعالیٰ نبی ما اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در زمین مکہ مبعوث فرمود

جو ڈرتا ہو۔ پھر خدا نے ہمارے پیغمبر اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی زمین میں مبعوث فرمایا

وجعلهٗ مثيل موسٰى - وجعل سلسلة خلفاءهٗ

و اورا مثیل موسیٰ ساخت و سلسلہ خلفاء او را

اور ان کو مثیل موسیٰ علیہ السلام بنایا اور ان کے خلیفوں کا سلسلہ

كمثل سلسلة خلفاء الكليم لتكون رِدْءًا لها

ہمچو سلسلہ خلفاء حضرت موسیٰ نمود تا مددگار و مصدق سلسلہ نخستیں

حضرت موسیٰ کے خلیفوں کے سلسلہ کی طرح اور ان کے مشابہ کر دیا تا کہ یہ سلسلہ اس سلسلہ کا مددگار

وانّ في هٰذا لاٰيةً لمن يرٰى - وان شئت

گردد و دریں برائے بینندگاں نشانے است و اگر خواہی

ہو اور اس میں دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے اور اگر تو چاہے تو اس

فاقرء اٰية وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ [1]

آیت وعد اللّٰه الذين اٰمنوا بخواں و ازاں مردم مباش کہ

آیت وعداللّٰه الذين اٰمنوا منكم کو پڑھ لے اور اپنے

و لا تتبع الهوٰى - فان فيها وعد الاستخلاف

پیروی ہوا و ہوس مے کنند چرا کہ دریں آیت ایں وعدہ است کہ

ہوا و ہوس کا پیرو مت بن کیونکہ اس آیت میں صاف وعدہ اس امت کے لئے ایسے خلیفوں کا ہے جو ان خلیفوں

[1] النور:۵۶

لهٰذه الامة کمثل الذین استخلفوا من قبل

ہمچو سلسلہ خلافت بنی اسرائیل اینجا ہم خلیفہ ہا خواہند بود۔

کی طرح ہوں جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں

والکریم اذا وعد وفا ۔ وانا لا نعلم اسماء

وکریم تخلف وعدہ نمے کند وما نام آں خلیفہ ہا نمی دانیم کہ

اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور ہم ان تمام خلیفوں کے نام نہیں جانتے

﴿۴۱﴾ خلفاء سبقونا مّن هٰذه الامة من قبل الا قلیلًا

پیش از ما گذشتند۔ مگر چند کس از

جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں مگر اس امت کے اور

ممن مضٰی ۔ وما قص علینا ربنا قصص

گذشتگان ایں امت وپیشینیاں و خدا نیز از نام آں ہمہ مارا اطلاع نہ داد

اگلی امتوں کے چند گذرے ہوئے آدمی۔ اور خدا نے ان سب کے نام سے بھی ہم کو اطلاع نہیں دی

کلهم وما انبأنا باسماء هم فلا نؤمن بهم

پس ایمان نمے آریم برایشاں

پس ہم ان پر اجمالی طور پر

الااجمالًا ونفوض تفصیلهم الٰی ربنا الاعلٰی ۔

مگر مجملاً وتفصیل نام ہائے اوشاں را بخدائے بزرگ خود می سپاریم

ایمان لاتے ہیں اور ان کے ناموں کی تفصیل کو اپنے خدا کو سونپتے ہیں

ولٰکنا الجئنا بنص القراٰن الٰی ان نؤمن

مگر ما از روئے نص قرآن برائے ایں امر مجبور شدیم کہ بریں ایمان آریم کہ

مگر ہم قرآن کی نص کے رو سے اس بات پر مجبور ہوگئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ

بخلیفةٍ منا هو اٰخر الخلفاء علٰی قدم عیسٰی -

آخری خلیفہ از ہمیں امت خواہد بود کہ برقدم عیسٰی خواہد آمد

آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسٰی کے قدم پر آئے گا

وما کان لمؤمنٍ ان یکفر بہٖ فانہٗ کفرٌ بکتاب

و مجال ہیچ مومن نیست کہ انکار ایں کند چرا کہ ایں انکار کتاب اللہ است

اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے

اللّٰہ و لا یفلح الکافر حیث اتٰی - و فَکّر فی

و ہر کہ منکر کتاب اللہ است اُو ہر جا کہ رود مورد عذاب الٰہی است وفکر کن در قرآن

اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہاں جاوے خدا کے عذاب کے نیچے ہے اور تو قرآن میں ایسا فکر کر

القراٰن حق الفکر ولا تکن کالذی استکبر و

چنانکہ حق فکر است و ہیچو شخصے مباش کہ از راہ تکبر سر مے پیچد

جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو تکبر کر کے سر پھیر لیتا ہے

﴿۴۲﴾

ابٰی - وانہ الحق من ربنا فاقرء سورۃ النور

وہمیں امر از خدا حق است پس سورہ نور را از راہ تدبر بخواں

اور یہی بات خدا کی طرف سے حق ہے۔ پس سورہ نور کو غور سے پڑھ

متدبّرًا لیتجلّٰی علیک ھٰذا النور کالضحٰی -

تا کہ برتو ایں نور ہیچو وقت چاشت ظاہر گردد

تا کہ تجھ پر یہ نور دن کی طرح ظاہر ہو

واقرء اٰیۃ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ [1]

وہم چنیں آیت صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ بخواں

اور اسی طرح صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی آیت پڑھ

[1] الفاتحۃ: ۷

وکفاک هٰذان الشاهدان ان کنت تسمع و

و ترا ایں ہر دو گواہ کفایت مے کنند اگر مے شنوی و

اور تجھے یہ دونوں گواہ کافی ہیں اگر تو دیکھتا اور سنتا

تریٰ۔ فحاصل الکلام ان سلسلة الخلفاء

مے بینی پس حاصل کلام این است کہ سلسلہ خلفاء محمدیہ

ہے پس حاصل کلام یہ ہے کہ محمدی خلیفوں کا سلسلہ

المحمدیة قد وقعت کسلسلة خلفاء موسیٰ۔

ہمچو سلسلۂ خلفاء موسویہ واقع شدہ است

موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے۔

وکذالک کان الوعد فی القراٰن من رب

و ہم چنیں از خدائے آسمان بلند در قرآن وعدہ بود

اور اسی طرح بلند آسمان کے خدا کی طرف سے قرآن شریف میں وعدہ تھا

السمٰوات العلیٰ۔ فان اللّٰہ قد استخلف قومًا

چراکہ خدائے تعالیٰ

کس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

من قبل من بنی اسراء یل واصطفٰی۔ واکرم

ازیں پیشتر در بنی اسرائیل سلسلہ خلفاء قائم کرد و اوشاں را برائے

اس سے پہلے بنی اسرائیل میں خلیفوں کا سلسلہ قائم کیا اور ان کو خلافت کے لئے قبول کیا

بنی اسراء یل وجعل فیھم النبوة ومَهّلهم ﴿۴۳﴾

خلافت برگزید۔ و بنی اسرائیل را عزت داد و درایشاں نبوت نہاد۔ و اوشاں را مہلتے داد

اور بنی اسرائیل کو عزت دی اور ان میں نبوت قائم کی اور ان کو لمبی مہلت دی

حتّٰی طال علیهم العمر وترکوا التقوٰی ۔ فلما

تا آنکہ زمانہ دراز بر ایشاں گذشت وتقویٰ را ترک کردند پس ہر گاہ

یہاں تک کہ زمانہ دراز ان پر گذرا اورانہوں نے تقویٰ کو ترک کیا پس جس وقت

انقضٰی علیهم ثلٰث مائةٍ بعد الالف من

کہ یک ہزار و سہ صد سال

کہ تیرہ سو برس موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ان پر گذرے

یومٍ بعث فیه الکلیم الذی کلّمه اللّٰه

از روز بعث موسیٰ علیہ السلام بر ایشاں گذشت آں موسیٰ کہ خدا ہمکلام

وہی موسیٰ کہ جس سے خدا ہمکلام ہوا تھا اور جس کو

و اجتبٰی ۔ بعث اللّٰه رسولهٗ عیسی ابن مریم

اوشدہ بودو او را برگزیدہ بود۔ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم را در بنی اسرائیل مبعوث فرمود

برگزیدہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا

فیهم وجعلهٗ خاتم انبیاء هم وعلمًا لساعة

و او را خاتم انبیاء بنی اسرائیل کرد وبرائے ساعت نقل نبوت و عذاب

اوران کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا اور نبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے

نقل ا لنبوة مع العذاب فانذرهم وخشّٰی ☆ ۔

او را دلیلے گردانید و بدیں طور یہود را بترسانید

ان کو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا

﴿۴۳﴾

☆ الحاشیۃ:

اٰن مریم ولدت ابنًا ما کان من بنی اسرائیل. ثم قیل فیها

بہ تحقیق مریم پسرے را بزاد کہ از بنی اسرائیل نبود باز درحق او گفتہ شد

مریم ایک لڑکا جنی جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔ پھر اس کے حق میں کہا گیا

وما کان لہٗ ابٌ من بنی اسراء یل الّا امۂ ۔

وعیسیٰ علیہ السلام را از بنی اسرائیل ہیچ پدرے نہ بود مگر مادرے

اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔

و کذالک خلقہ اللّٰہ من غیرابٍ و اومأ فیہ

و ہم چنیں خدا تعالیٰ بغیر پدر اورا پیدا کرد و دریں اشارت کرد

اس طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ

بقیۃ الحاشیۃ

ماقیل. وعَذّبوھا باقاویل. فکان ھٰذان الامران علمًا لساعۃ نقل النبوۃ

آنچہ گفتہ شد۔ وبہ گونا گوں سخنہا اورا ایذا داد ند- پس ایں ہر دو امر دلیلے بود بر ساعت نقل نبوت از

جو کہا گیا۔ اور طرح طرح کی باتوں سے اس کو دکھ پہنچایا گیا۔ پس یہ دونوں امر نقل نبوت کی گھڑی پر ایک دلیل تھے

و علمًا لتعذیب ھٰذہ الفرقۃ ۔ فاصاب الیھود ذلۃ باخراجھم من ھٰذا البستان ۔

خاندان یہود۔ ودلیلے بود برعذاب دادن ایں فرقہ را۔ پس یہود را دو ذلت رسید۔ یکے آنکہ از باغ نبوت اخراج ایشاں

اور نیز اس بات پر کہ اس فرقہ کو عذاب پہنچایا جائیگا۔ پس یہود کو دو ذلتیں پہنچیں۔ ایک یہ کہ نبوت کے باغ سے

و نقل النبوۃ الٰی بنی اسماعیل غضبًا من اللّٰہ الدیان ۔ ثم اصابھم ذلۃ اخریٰ

کردند- ونبوت در بنی اسماعیل منتقل فرمودند۔ وذلت دوم از دست بادشاہاں

خارج کر دیئے گئے اور نبوت بنی اسماعیل میں منتقل ہوگئی اور دوسری ذلت اور عذاب بادشاہوں

وقارعۃ من ملوک الزمان۔ بل من کل ملک الٰی ھٰذا الاوان ۔

زمانہ اوشاں را رسید بلکہ از دست ہر بادشاہ تا ایں وقت ذلت ہا دیدند

کے ذریعہ سے ان کو پہنچا بلکہ ہر ایک بادشاہ کے ذریعہ سے اس وقت تک

وان فیھا لاٰیۃً لاھل العلم والعرفان ۔ منہ

ودریں نشانے است برائے اہل علم وعارفان ۔ منہ

اور اس میں اہل علم اور عارفوں کیلئے نشان ہیں ۔ منہ

﴿۴۴﴾

الٰی ما اومأ – وکان ذالک اٰیةً و علمًا للیهود

آنچہ کرد وایں نشانے بود ودلیلے بود برائے یہود

فرمایا جوفرمایا اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے

واخبارًا لهم فی رمزٍ قد اختفٰی - و ارهاصًا

دریں خبرے بود پوشیدہ یعنی اینکہ نبوت از خاندان شاں بدرخواہد رفت۔ و ارہاص بود

اوراس میں ایک پوشیدہ خبر تھی اور وہ راز یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں سے اب نبوت جاتی رہے گی اور ہمارے

لظهور نبینا خیر الورٰی - وماجعل اللّٰه المسیح

برائے ظہور پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم وخدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام را

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو

خاتم السلسلة الموسویة الّا غضبًا علی الیهود

خاتم سلسلہ موسویہ از بہر ہمیں کرد تا غضب خود بر یہود فرود آرد

موسوی سلسلہ کا خاتم اس لئے بنایا تاکہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرماوے

فاهلکهم کما اهلک القرون الاولٰی - ثم

پس خدا اوشاں را ہلاک کرد چنانکہ ہلاک کرد امتہائے نخستیں را باز

پس خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا جیسے پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا اور پھر

اختار اللّٰه قومًا اٰخرین و وُلِدَ لهم ولدٌ

خدا تعالیٰ قومے آخر را برگزید وبرائے شاں پسرے پاک

خدا تعالیٰ نے ان کے بدلے اور قوم کو برگزیدہ کیا اور ان کے لئے ایک پاک اور

طیبٌ من اُمّ القرٰی - وهٰذا هو محمّدٌ ص

از مکہ معظّمہ بزاد و آں پسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سعید و رشید بیٹا مکہ معظّمہ میں پیدا کیا اور وہ مولود مسعود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللّٰہ وحبیبہ الذی بُعث عند الفساد

رسول خدا وحبیب اوست کہ در وقت فساد افتادن

رسول خدا اور حبیب خدا ہیں کہ بحر و بر کے فساد

فی البر والبحر وجُعل مثیل موسٰی - لینجی

در بیابان ہا و دریاہا مبعوث شد و او مثیل موسیٰ گردانیدہ شد تا کہ مردم را

کے وقت مبعوث ہوئے اور مثیل موسیٰ قرار دیئے گئے تا کہ

الناس من کل فرعونٍ طغٰی - علیہ سلام اللّٰہ ﴿۴۵﴾

از ہر فرعون نجات دہد برو سلام خدا

لوگوں کو ہر فرعون سے نجات دیں خدا کا سلام

وصلواتہٗ الٰی یومٍ یُعطٰی لہ المقام المحمود و

و درود او تا روزے کہ او را مقام محمود و

اور درود ہو ان پر اس روز تک کہ جس روز تک مقام محمود اور

الدرجات العلیا - واقام اللّٰہ بہٖ سلسلۃً اُخرٰی -

درجات بلند عطا کردہ شوند و قائم کرد خدا بدو سلسلہ دیگر را

درجات بلند عطا کئے جائیں اور خدا تعالیٰ نے ان کے واسطہ سے ایک دوسرا سلسلہ قائم کیا

کمثل سلسلۃ مُوْسٰی - الذی ھو مثیلہٗ فی

و آں سلسلہ مثل سلسلہ موسیٰ است آنکہ مثیل اوست دریں

جو وہ سلسلہ اُس موسیٰ کے سلسلہ کی مانند ہے کہ وہ اس کا مثیل ہے

ھٰذہٖ والعقبٰی - وکان ھٰذا وعدٌ من اللّٰہ

دنیا و عقبٰی و ایں وعدہ خدا تعالیٰ بود

اس دنیا میں اور عقبٰی میں اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا

فی التوراۃ و الانجیل و القراٰن و من اوفٰی من

در تورات و انجیل و قرآن و کیست زیادہ تر وفا کنندہ وعدہ را

تورات اور انجیل اور قرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور

اللّٰہ وعدًا و اصدق قیلًا - ولما کان وعد

و زیادہ تر راست گو ازخدا تعالیٰ و ہرگاہ کہ وعدہ

راست گو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے اور جس وقت کہ وعدہ

المشابھة فی سلسلتی الاستخلاف وعدًا اُکّد

مشابہت در سلسلہ ہر دو خلافت بود

مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا۔

بالنون الثقیلة من اللّٰہ صادق الوعد الذی

کہ از طرف خدا تعالیٰ بنون ثقیلہ مؤکد کردہ شدہ بود

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکد کیا گیا تھا

﴿۴۶﴾ ھو اوّل من وفّٰی - اقتضٰی ھٰذا الامر ان

ایں امر تقاضا کرد کہ

اس بات نے تقاضا کیا کہ

یأتی اللّٰہ باٰخر السلسلة المحمّدیة خلیفةً

در آخر سلسلہ محمدیہ آں خلیفہ بیاید کہ

سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے

ھو مثیل عیسٰی - فانّ عیسٰی کان اٰخر خلفاء

او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چرا کہ عیسٰی علیہ السلام خلیفہ آخری بود

کہ وہ عیسٰی علیہ السلام کی مانند ہو کس لئے کہ عیسٰی علیہ السلام موسٰی علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے

ملّة موسٰی کما مضٰی - ووجب ان لایکون

از خلفاءِ سلسلۂ موسٰی علیہ السلام چنانکہ گذشت۔ و واجب شد اینکہ نباشد

جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ

هٰذا الخلیفة من القریش وان لا یأتی مع

ایں خلیفہ کہ او آخر الخلفاء است از قریش و اینکہ نیاید

جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے

السیف ولا یؤمر للوغٰی - لیتم امر المشابهة

بشمشیر و نہ حکم کند برائے جنگ تا کہ امر مشابہت بکمال رسد

اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے

کما لایخفٰی - ووجب ان یظهر تحت حکومة

چنانکہ پوشیدہ نیست و واجب شد اینکہ ظاہر گردد زیر حکومت

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے

قومٍ اٰخرین الذین هم کمثل قومٍ بعث

قومے دیگر کہ باشند ہمچو آں قوم کہ حضرت مسیح

ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح

المسیح فی زمن حکومتهم فانظر الٰی هٰذه

علیہ السلام در زمانہ حکومت شاں ظاہر شد۔ پس بہ بیں

علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ

المضاهاة فانها اوضح واجلٰی - وانت تعلم

ایں مشابہت را چرا کہ آں واضح تر و روشن تر است و تو میدانی کہ

کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے اور تو جانتا ہے کہ

﴿۴۷﴾

انّ عیسٰی قد جمع هٰذه الاربعة و کذالک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایں ہر چہار صفت را درخود جمع کردہ بود و ہم چنیں
حضرت مسیح علیہ السلام یہ چاروں صفات اپنی ذات میں جمع رکھتے تھے اور اسی طرح

اراد اللّٰه فی مسیح هٰذه الامة وقضٰی - لیتم

ارادہ کرد، خدا تعالیٰ کہ ایں ہر چہار صفت در مسیح ایں امت نیز جمع باشند تا امر مماثلت
خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ یہ چاروں صفات اِس اُمت کے مسیح میں بھی جمع ہوں تا کہ امر مماثلت

امر المماثلة ولا یکون کقسمةٍ ضیزٰی☆ - وکان

بوجہ اتم حاصل گردد و ہمچو قسمتے نباشد کہ در او کمی و بیشی بود
بوجہ اتم حاصل ہو جائے اور ایسی نکمی تقسیم نہ ہو کہ اس میں کمی زیادتی کسی قسم کی رہ جائے۔ اور

☆ آئینہ کمالات اسلام

ان قیل ان المسیح قد خلق من غیر ابٍ من یدالقدرة - وهٰذا

اگر گفتہ شود کہ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر پدر پیدا شدہ بود وایں امرے است فوق العادۃ
اگر کہا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے اور یہ اک

امرٌ فوق العادة. فلایتم هناک شان المماثلة. وقد وجب المضاهاة

پس شان مماثلت تمام نہ مے گردد و واجب است کہ باہم مشابہت
امر فوق العادت ہے۔ پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی ہے اور باہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے

کما لایخفٰی علی القریحة الوقادة. قلنا ان خلق انسانٍ من

باشد چنانکہ بر طبائع سلیمہ مخفی نیست میگوئیم کہ پیدا کردن انسان
جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان کا

غیر ابٍ داخلٌ فی عادة اللّٰه القدیر الحکیم - ولا نسلّم انهٗ

بغیر پدر داخل در عادت الٰہی است و قبول نمے کنیم کہ ایں
بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ

﴿۴۸﴾ هٰذا وعد اللّٰه وان وعد اللّٰه لا یبدل ولا ینسٰی -

ایں وعدۂ خدا تعالیٰ بود و وعدۂ خدا تعالیٰ نہ قابل تبدیل و نہ لائق نسیان است ۔
یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ نہ قابل تبدیل اور نہ لائق سہو ہے ۔

بقیۃ الحاشیۃ

خارجٌ من العادة ولا هو حریٌّ بالتسلیم ☆۔ فان الانسان قد

خارج از عادت است و نہ لائق است کہ قبول کردہ شود چرا کہ انسان گاہے
خارج از عادت ہے اور نہ لائق ہے کہ اس بات کو قبول کیا جائے کس لئے کہ انسان کبھی

یتولد من نطفة الامرأة وحدها ولو علٰی سبیل الندرة ۔ ولیس

پیدا میگردد از نطفۂ زن فقط اگرچہ بہ سبیل نادر باشد وایں امر
عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اگرچہ بات نادر ہو اور یہ امر

﴿۴۸﴾ هو بخارجٍ من قانون القدرة ۔ بل لهٗ نظائر وقصصٌ فی کل قومٍ

خارج از قانون قدرت نیست بلکہ در ہر قوم نظیر ہائے ایں یافتہ می شوند
قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں

وقد ذکرها الاطباء من اهل التجربة . نعم نقبل ان

وطبیبان اہل تجربہ ذکر آں نظیر ہا کردہ اند ایں امر قبول مے کنیم کہ
اور اہل تجربہ طبیبوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے ۔ ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ

﴿۴۷﴾ ☆ الحاشیة علی الحاشیة :- الم تر انّ اٰدم علیه السلام ماکان له

آیا ندیدی کہ آدم علیہ السلام را نہ پدرے بود و نہ
آیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا نہ کوئی باپ

ابوان فکون هٰذا الامر من عادة اللّٰه ثابت من ابتداء الزمان. منه

مادرے ۔ پس داخل عادت بودن ایں امر از ابتدائے زمانہ ثابت است ۔ منہ
تھا اور نہ ماں ۔ پس یہ امر عادت اللہ میں داخل ہونا ابتداء زمانہ سے ہی ثابت ہے ۔ منہ

الا تقرءون کتاب اللّٰہ الیس فیه هٰذا الوعد ط

آیا نمے خوانید کتاب الٰہی را آیا در او ایں وعدہ نیست؟
آیا تم کتاب الٰہی کو نہیں پڑھتے؟ کیا اس میں یہ وعدہ نہیں ہے؟

بقیۃ الحاشیۃ:

هٰذه الواقعة قلیلةٌ نسبةً الٰی ما خالفها من قانون التولید.

پیدا شدن بغیر پدر امریست قلیل الوقوع بہ نسبت آں امر کہ مخالف اوست
بغیر باپ کے پیدا ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے

وکذالک کان خلقی من اللّٰہ الوحید ☆ **۔وکان کمثلہٖ فی الندرة**

ومشابہ آں درامر ندرت پیدائش من بود
اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے۔

وکفٰی هٰذا القدر للسعید۔ فانی ولدت تَوْءَمًا و کانت صبیةٌ

چرا کہ من بطریق توام پیدا شدہ بودم و با من دخترے
کس لئے کہ میں توام پیدا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ایک

تولدت معی فی هٰذه القریة۔ فماتت وبقیت حیًّا من

پیدا شدہ بود کہ مرد ومن زندہ ماندم
لڑکی پیدا ہوئی تھی جو وہ مرگئی اور میں زندہ رہ گیا

امر اللّٰہ ذی العزة۔ ولاشک ان هٰذه الواقعة نادرةٌ نسبة

وہیچ شک نیست کہ ایں واقعہ نیز ہم نسبتاً
اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ واقعہ بھی نسبتاً

☆ **الحاشیة علی الحاشیة** :- ومع ذالک انّی ارسلت فی المهزودتین و اعیش فی المرضین مرض فی الشقّ الاسفل ومرض فی الاعلٰی۔ فحیاتی اعجب من تولّد المسیح و اعجاز لمن یریٰ۔ منه

فاتقوا اللّٰہ الذی الیہ الرجعٰی - ولا تکونوا

پس بترسید ازاں خدا کہ سوئے او بازگشت است وہمچو کسانے نباشید

خدا تعالیٰ سے ڈرو کہ خدا تعالیٰ کی طرف ایک دن جانا ہے ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ

بقیۃ الحاشیۃ

الی الطریق المتعارف المشہود– ویکفی للمضاہاۃ الاشتراک

سوئے عام قاعدۂ پیدائش ندرتے دارد و برائے مشابہت ایں قدر اشتراک کافی است

عام پیدائش کے قاعدہ سے عجیب ہے اور مشابہت کے لئے اسی قدر اشتراک کافی ہے۔

فی الندرۃ بھٰذا القدر عند اھل العقل والشعور– فان المشابھۃ ﴿۴۹﴾

چرا کہ مشابہت

کس لئے کہ مشابہت

لاتوجب الا لونًا من المناسبۃ. ولا تقتضی الا رائحۃً من

نہ مے خواہد مگر رنگے از مناسبت و بوئے

ومماثلت سوائے ایک رنگ کی مناسبت کے اور کچھ نہیں چاہتی ہے۔اور وہ اس جگہ

المماثلۃ. وانا اذا قلنا مثلًا ان ھٰذا الرجل اسدٌ بطریق المجاز

از مماثلت وآں اینجا حاصل است- وما چوں بگوئیم کہ مثلاً ایں مرد شیر است بطریق مجاز

حاصل ہے مثلاً جب ہم بطریق مجاز واستعارہ یہ کہیں کہ یہ مرد شیر ہے

والاستعارۃ. فلیس علینا من الواجب ان نثبت لہٗ کلما یوجد

واستعارہ پس دریں برما واجب نیست کہ ما ثابت کنیم کہ ہمہ آں اعضا

پس ہمیشہ یہ لازم وواجب نہیں ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ تمام اعضاء وصفات

فی الاسد من الذنب والزئر وھیئۃ الجلد وجمیع لوازم

وصفات کہ در شیر یافتہ مے شوند ہمچو دم وآواز وصورت جلد و جمیع لوازم درندگی در و

اس شیر کے اس مرد میں پائے جاتے ہیں چنانچہ دم وآواز اور بال اور کھال اور تمام درندگی کے لوازم بھی

کالذین یقرء ون القراٰن ومایبالون ما امر القراٰن

کہ قرآن می خوانند وہیچ پروائے امر ونہی او

کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں اوراس کے امر ونہی کی

بقیۃ الحاشیۃ

السبعیة– ثم اعلم ان تولد عیسی ابن مریم من غیرابٍ

نیز یافتہ شوند۔ باز بداں کہ پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر پدر

اس میں ہوں پھر جان تو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا

من بنی اسرائیل بھٰذ الطریق. تنبیهٌ للیهود وعلمٌ لساعتهم

از بنی اسرائیل بدیں طریق تنبیہ است برائے یہود و دلیل است برائے

بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہے اوران کے زوال

﴿۵۰﴾ واشارةٌ الٰی ان النبوة مُنْتَزَعٌ منهم بالتحقیق. واما مسیح

ساعت زوال ایشاں و اشارہ است سوئے ایں کہ نبوت بالتحقیق از ایشاں منتقل خواہد شد۔ مگر

کی گھڑی پر ایک دلیل ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائیگی

هٰذه الامة فولد توأمًا من ذکرٍ و انثٰی وفُرّق بینهٗ و

مسیح ایں امت از ذکر و انثٰی توام زادہ شد وعلیحدہ کردہ شد مادۂ انثیت ازو

مگر اس امت کا مسیح مذکر ومؤنث سے توام پیدا ہوا ہے اور مادۂ انثیت اس سے علیٰحدہ

بین مادة النساء – وفی ذالک اشارةٌ الٰی ان اللّٰه یبث به

ودریں اشارت است سوئے ایں معنٰی کہ خدا تعالیٰ بسیار کس

کر دیا گیا ہے اوراس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس

کثیرًا فی هٰذه الفئة رجال الصدق والصفاء– فالاغراض

ازیں گروہ صاحب صدق و صفا پیدا خواہد کرد پس

گروہ میں بہت مرد پیدا کرے گا جو صاحب صدق وصفا ہوں گے۔ پس

﴿۴۹﴾ **ومانهٰی - وَاذا قیل لهم اٰمنوا بما وعداللّٰه و**

نہ مے کنند و چوں گفتہ شود ایشاں را کہ ایمان آرید بوعدہ الٰہی و
کچھ پروانہیں کرتے جب ان کو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان لاؤ اور

لا تنسوا نصیبکم من رحمةٍ تُرْجٰی - قالوا لاندری

نصیب خود از رحمتے کہ امید داشتہ شدہ فراموش نہ کنید میگویند کہ ما نمی دانیم کہ
جس رحمت کے تم امیدوار ہو اس میں سے اپنا حصہ نہ گنواؤ تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے

ما الوعدُ وطبع علٰی قلوبهم فلا یسمع احدٌ

وعدہ چہ باشد و بردل ایشاں مہر کردہ شدہ پس ہیچ کس از
کہ وعدہ کیا ہوتا ہے اور ان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے کوئی بھی ان میں سے نہیں دیکھتا

منهم ولایریٰ - ولا یقبلون الحق وقد اٰتینا

از ایشاں نمی شنود و نمی بیند و قبول نمی کنند حق را وحالانکہ دادیم
اور نہیں سنتا اور حق کو قبول نہیں کرتا حالانکہ ہم نے

﴿۵۰﴾ **الدلائل کدرٍ ابهٰی - اَلَا ینظرون الی القراٰن او**

ایشاں را دلائل ہمچو گوہرہائے روشن آیا نمے بینند سوئے قرآن یا
چمکدار موتیوں کی طرح ان کو دلائل دیئے۔ کیا قرآن کی طرف نہیں دیکھتے یا

بقیۃ الحاشیۃ

مختلفةٌ فی هٰذا وفی ذالک فلذالک اختلف طریق التولید

دریں ہر دو پیدائش اغراض مختلف ہستند۔ پس برائے ہمیں در طریق تولید
ان دونوں پیدائشوں میں مختلف اغراض ہیں۔ اس لحاظ سے طریق ولادت میں

من حضرة الکبریاء – منه

اختلاف است۔ منه
اختلاف واقع ہوا ہے۔ منه

علی الابصار غشاوۃٌ فما یرون ماطلع وتجلّٰی۔

برچشم ہائے ایشاں پردہ است پس نمے بینند آنچہ طلوع کرد وتجلی نمود

ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو وہ اس تجلی کی طرف جو طلوع ہوئی ہے نظر نہیں کرتے

ومنھم قومٌ اُعطوا علمًا ثم یمرّون کالذی

و از ایشاں قومے است کہ اوشاں را اند کے علم دادہ شد باز ہمچو کسے مے گذرند

اور ان میں ایک قوم ہے جس کو علم تھوڑا سا دیا گیا ہے تسپر بھی اعراض و انکار ہی کرتے ہیں

اعرض وابٰی - ولئن سألتھم ما وعد اللّٰہ ربّکم

کہ اعراض و انکار می کنند و اگر پرسیدہ شود از ایشاں کہ خدائے شما چہ وعدہ کردہ است

اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے خدا نے کیا وعدہ فرمایا ہے

﴿۵۱﴾ الاعلٰی - لیقولن انہٗ وعد المؤمنین ان یستخلف

البتہ مے گویند کہ او مومنان را ایں وعدہ دادہ است کہ ہم از ایشاں خلیفہ ہا

تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہاں خدا نے یہ وعدہ مومنوں سے ضرور کیا ہے کہ ان میں

منھم کما استخلف من قوم موسٰی - فقد اقرّوا

پیدا خواہد کرد ہمچو آں خلیفہ ہا کہ از قوم موسیٰ علیہ السلام پیدا کردہ بود پس بمثا بہت

خلیفے پیدا کئے جاویں گے ان خلیفوں کی مانند جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں خلیفے پیدا کئے تھے۔ پس دونوں

بتشابہ السلسلتین ثم ینکرون کبصیرٍ تعامٰی۔

ہر دو سلسلہ اقرار کردہ اند باز ہمچو کسے انکار مے کنند کہ بینا باشد و خودرا نابینا نماید

سلسلوں کی مشابہت کا اقرار کرتے ہیں پھر ایسے شخص کی طرح انکار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سوجا کھا ہو اور اپنے

ولمّا کان نبینا مثیل موسٰی - وکان سلسلۃ

و ہرگاہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بود وسلسلہ خلفائے او

آپ کو اندھا بنالے اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلہ خلفاء

خلفاءہٖ مثیل السلسلة الموسویة بنصٍ اجلٰی –

علیہ السلام مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام بود چنانکہ نص صریح براں دلالت می کند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ نص صریح اس پر دلالت کرتی ہے

وجب ان تختتم السلسلة المحمدية علٰی

پس واجب شد کہ سلسلہ محمدیہ براں خلیفہ ختم گردد کہ

پس واجب ہوا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو

خليفةٍ هو مثيل عيسٰى – كما اختتم على

او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چنانکہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کہ وہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہووے جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

ابن مريم سلسلة صاحب العصا – ليطابق

بر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم شد تا کہ ایں ہر دو سلسلہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تا کہ یہ دونوں سلسلے

هٰذه السلسلة بسلسلةٍ اولٰی – وليتم وعد

باہم مطابق شوند تا کہ وعدہ مماثلت

باہم مطابق ہو جائیں اور تا کہ وعدہ مماثلت اس سلسلہ کے خلیفوں کا اور

مماثلة الاستخلاف كما هو ظاهرٌ من لفظ كما–

خلیفہ ہائے ایں سلسلہ وآں سلسلہ باتمام رسد چنانکہ امر مماثلت از لفظ کما ظاہر است کہ

اس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے جیسا کہ امر مماثلت کما کے لفظ سے ظاہر ہے جو

فأروني خليفةً من دوني جاء علٰى قدم ﴿۵۲﴾

در آیت موجود است ۔ پس بنمائید مرا بجز من آں خلیفہ را کہ بر قدم حضرت

آیت میں موجود ہے۔ اب مجھ کو وہ خلیفہ دکھاؤ کہ بجز میرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر

ابن مریم منکم علٰی اجلٍ یشابه اجلًا مضٰی۔

عیسٰی علیہ السلام از ہمیں امت آمدہ باشد و زمانہ او زمانہ حضرت مسیح را مشابہ باشد

اس امت میں سے آیا ہو اور اس کا زمانہ اور حضرت مسیح کا زمانہ مشابہ ہو

وقد انقضت مدةٌ من نبیّنا الٰی یوم بعثنا

وبہ تحقیق از زمانہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم تا ایں وقت

اور یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک وہی

ھٰذا ۔کمثل مدةٍ کانت بین موسٰی وعیسٰی۔

آں مدت گذشتہ است کہ در زمانہ موسیٰ علیہ السلام و عیسٰی علیہ السلام بود

مدت گذری ہے کہ جو مدت زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک گذری تھی

وان فی ذالک لاٰیةً لقومٍ یطلبون الھدٰی۔

ودریں اشارت است آناں را کہ ہدایت می طلبند

اور اس میں ہدایت طلب کرنے والوں کے لئے اشارہ ہے۔

فما لکم لم تنتظرون نزول المسیح من السماء۔

پس چہ شد شمارا کہ انتظار مسیح از آسمان می کنید

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم مسیح کا انتظار آسمان سے کر رہے ہو

انسیتم ماتقرء ون فی القراٰن او رضیتم

آیا فراموش کردہ اید آنچہ درقرآن شریف مے خوانید یا بدیں امر راضی شدہ اید

اور تم نے جو قرآن شریف میں پڑھا ہے اس کو بھولتے ہو کیا اس بات پر راضی ہوگئے

بتکذیب کلام ربّکم الاعلٰی ۔ا تکفرون

کہ تکذیب کلام الٰہی کنید آیا انکار

کہ کلام الٰہی کی تکذیب ہو تم اس

بکتاب اللّٰہ وھو بحرٌ من المعارف وماءٌ

کتاب الٰہی مے کنید وآں دریائیست از معارف وآبے است

کتاب اللہ سے انکار کرتے ہو جو معارف کا دریا اور صاف وشفاف

اصفٰی - وکیف اِسْتَطَبْتُم ان تترکوا الفرقان

نہایت صاف و شفاف۔ وچگونہ خوش آمد شمارا کہ قرآن شریف را

پانی ہے اور تمہیں کیونکر یہ بات پسند آ گئی کہ قرآن شریف کو

الحمید لاقوالٍ شتّٰی - اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ

برائے آں قولہا می گذارید کہ متفرق و بے سروپا ہستند۔آیا ادنیٰ را

ان اقوال کے بدلے چھوڑتے ہو جو بے سروپا اور متفرق ہیں اور ادنیٰ کو

اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ [۱] وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ ﴿۵۳﴾

بعوض اعلیٰ ترک می کنید و ظن از حق

اعلیٰ کے عوض میں ترک کرتے ہو اور ظن حق سے کسی طرح مستغنی

الْحَقِّ شَیْئًا [۲] - وقد جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ [۳] کما

ہیچ مستغنی نمی کند و جمع کردہ شد آفتاب و ماہ ہمچناں کہ

نہیں کرتا اور چاند اور سورج جمع کئے گئے جیسا کہ

ذکر القراٰن وکسفا فی رمضان کشق القمر

ذکر آں درقرآن شریف آمدہ است وہر دورا دررمضان کسوف گرفت ہمچوشق القمر

قرآن شریف میں ذکر آیا ہے اور دونوں کا رمضان شریف میں کسوف وخسوف ہوگیا جیسے کہ پیغمبر خدا

فی زمن خیر الوریٰ- وعطلت العشار لمن یّریٰ-

در زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومعطل کردہ شدند شتراں

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق القمر ہوا اونٹ بے کار کئے گئے

[۱] البقرة:۶۲ [۲] النجم:۲۹ [۳] القیٰمة:۱۰

ووهبت لنا مطیةٌ اخریٰ – لنقدرعلی السیاحة

و دادہ شد بجائے شاں سواری دیگر تا ما از مسیح زیادہ تر

اور ان کی جگہ اور سواری عطا ہوئی تا کہ ہم مسیح سے زیادہ

ازید من المسیح ونجعل امر التبلیغ اکمل

برسیاحت قادر شویم وامر تبلیغ را ازو کامل تر

سیاحت پر قادر ہوں اور اس سے زیادہ کامل تبلیغ کو

منه واوفٰی – وانظروا الٰی فضل الله انهٗ اظهر

بجا آریم وسوئے فضل خدا تعالیٰ بہ بینید کہ او

بجالاویں خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف دیکھو کہ اس نے

لی شهادةً من السماء – وشهادةً من الارض

برائے من یک گواہی از آسمان و یک گواہی از زمین

میرے لئے ایک گواہی آسمان سے اور ایک گواہی زمین سے

وشهادةً من بینهما وأَرَی الامر کضوء الضحٰی –

و یک گواہی از میان ایں ہر دو ظاہر فرمود و ہمچو روشنی وقت چاشت حقیقت را بنمود

اور ایک ان دونوں میں ظاہر فرمائی اور چاشت کے وقت کی روشنی کو دکھلا دیا۔

الا ترون الٰی تشابهٍ فی امر استخلافٍ اتٰی –

آیا نمے بینید سوئے آں مشابہت کہ در سلسلہ ایں خلافت ست کہ بیامدہ

تم اس مشابہت کی طرف نہیں دیکھتے جو اس سلسلہ کے خلافت کے امر میں اور بنی اسرائیل کے

واستخلافٍ خلا – وان فی ذالک لاٰیةً لمن تیقّظ ﴿۵۴﴾

در سلسلہ خلافت بنی اسرائیل درمیان است۔ و دریں نشانے است برائے آنانکہ از خواب غفلت

سلسلہ کے خلافت میں ہے اس میں ایک نشان ہے ان کے لئے جو خواب غفلت سے

و ارق الکریٰ – الا ترون الیٰ زمنٍ بعثت فیه

بیدار مے شوند آیا نمے بینید سوئے ایں زمانہ کہ در و مبعوث شدم

بیدار ہونا چاہتے ہیں۔ کیا تم اس زمانہ کو جس میں میں مبعوث ہوا نہیں دیکھتے کہ

وقد جئتکم بعد رسول اللّٰہ المصطفٰی – الیٰ

کہ من بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت میں آیا ہوں جو مدت

امدٍ کان بین موسٰی وعیسٰی – وان فی ذالک

دراں قدر مدت آمدہ ام کہ آں مدت در موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام است یعنی چہار دہ صد سال۔ و دریں

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں چودہ سو سال کی تھی اس میں عقلمندوں کے لئے

لاٰیةً لاولی النھٰی – فانظروا کیف اجتمعت

نشانے است برائے عقلنداں پس بہ بینید کہ چگونہ خدا نشانہا

ایک نشان ہے۔ دیکھو کہ خدا نے کیونکر بہت سے

الاٰیات من اللّٰہ ذی المجد والعلٰی – فکُسف القمر

جمع کردہ است وچگونہ کسوف ماہ

نشان جمع کر دیئے اور کیونکر چاند و

والشمس فی شھر الصیام وترک القلاص فلا

وآفتاب در رمضان شد وشتراں از سواری

سورج کا گرہن رمضان میں ہوا اور اونٹ کی سواری

یُحمل علیھا ولا تُمْتطٰی – ومعھا اٰیاتٌ اخریٰ –

معطل کردہ شدند و دیگر نشانہا نیز ہستند۔

بے کار ہوئی اور ان کے سوا اور بھی نشانات ہیں

وهل اجتمعت هٰذهٖ قط لكذاب اِفترىٰ۔

آیا گاہے ایں نشانہا برائے مفتری جمع شدہ اند

کیا کبھی یہ نشان کسی مفتری کے لئے جمع ہوئے ہیں؟

فاتقوا جهنم التي تأكل المجرمين وان المجرم

پس ازاں جہنم بترسید کہ مجرمانرا خواہد خورد و مجرم

اس دوزخ سے ڈرو کہ جو مجرموں کو کھا جانے والی ہے اور مجرم

﴿۵۵﴾

لا يموت فيها ولا يحيٰ ۔ أتنبذون كتاب اللّٰه

دراں نخواہد مرد و نہ زندہ خواہد ماند آیا کتاب اللہ را پس پشت مے اندازید

اس میں نہ مریں گے اور نہ جییں گے۔ کیا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالتے ہو

وراء ظهوركم وتتبعون اقوالًا اخرىٰ ۔ وان هو

وسخن ہائے دیگر را پیروی مے کنید و ایں چنیں عادت

اور دوسری باتوں کی پیروی کرتے ہو یہ عادت

الا بغيٌ وظلمٌ وخروجٌ من الهدٰى۔والخير كلهٗ

سراسر بغاوت وظلم و از ہدایت بیرون شدن است۔ و خیر ہمہ

سراسر بغاوت اورظلم اور ہدایت سے دور ہونے کی ہے۔ سب بھلائیاں

فى القراٰن والتمسک بهٖ من دأب التُقٰى۔وان

در قرآن است و پیروی او از طریق پرہیزگاری است و

قرآن شریف میں ہیں اور اس کی پیروی پرہیزگاری کا طریق ہے۔

الارض والسماء قد شهدتا لى وهل تشهدان

زمین و آسمان برائے من گواہی دادہ اند و آیا ایں ہر دو

زمین و آسمان نے میری گواہی دی کیا صادق کے سوا

الا لصادقٍ اذ ادّعٰی - فاعلموا انی انا المسیح الموعود

بجز صادقے برائے دیگرے گواہی مے دہند پس بدانید کہ من بہ تحقیق مسیح موعود

زمین وآسمان دوسرے کی گواہی اس طور سے دے سکتے ہیں۔ دیکھو میں بہ تحقیق مسیح موعود

والمهدی المعهود من اللّٰه الاحفٰی - و ارسلت عند

و مہدیٔ معہود ہستم از خدائے کہ مہربان است و فرستادہ شدم

اور مہدی معہود ہوں خدائے مہربان کی طرف سے میں بھیجا گیا ہوں۔

صول الصلیب و کون الاسلام کالغریب لیتم بی

بوقت غلبۂ صلیب و بودن اسلام ہمچو غریب تا کہ وعدہ خدا تعالیٰ

صلیبی غلبہ اور اسلامی غربت کے وقت تا کہ خدا تعالیٰ

الوعد الحق وما کان حدیثا یفتریٰ-ولو کنت

باتمام رسد و ایں آں حدیثے نیست کہ کسے افترا کردہ باشد و اگر

کا وعدہ پورا ہو اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ افترا کے طور پر بیان کی ہو اگر میں

مفتریًا غیر صادقٍ لما اجتمع لی من الاٰي ما ﴿۵۶﴾

مفتری بودمے و صادق نبودمے ایں ہمہ نشانہا کہ درمن جمع شدہ اند ہرگز

مفتری ہوتا اور صادق نہ ہوتا یہ تمام نشان جو مجھ میں جمع کئے گئے ہیں ہرگز

اجتمع وان اللّٰه لایؤید من کَذَبَ وافترٰی

جمع نشدندے و خدا تائید آں کسے نمے کند کہ برخدا افترا کردہ باشد

جمع نہ ہوتے اور خدا تعالیٰ اس کی تائید نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے

علی اللّٰه واعتدٰی - وان فی زمانی ومکانی و

واز حد در گذشتہ و تحقیق در زمان من و مکان من و

اور حد سے گذر جائے بہ تحقیق میرے زمانہ میں میرے مکان میں

قومی وعدا قومی لاٰیاتٌ علٰی صدقی لمن تدبر وما

قوم من و قوم دشمنان من برائے تدبر کنندگاں نشانہا ہستند

میری قوم میں میرے دشمنوں کی قوم میں تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں

استکبر وماعلا - وجئتکم حکمًا عدلًا لابین

ومن حکم وعدل شدہ آمدہ ام تا درمیان شما

اور میں حکم اور عدل ہوکر آیا ہوں تا کہ تم میں

لکم بعض الذی تختلفون فیه ولاقتل کل

درامور مختلف فیہ شما فیصلہ کنم

تمہارے مختلف امور میں فیصلہ کر دوں

حیّةٍ تسعٰی☆ - وما جئت فی غیر وقتٍ بل

ومن در غیر وقت نیامدہ ام بلکہ

اور میں بے وقت نہیں آیا ہوں بلکہ

جئت علٰی رأس المائة وعندفتنٍ بلغت

بر سرصدی آمدہ ام و در وقتے کہ آں فتنہا

عین وقت اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اس وقت کہ جب فتنے

المنتهٰی - وما جئت من غیر برهانٍ وقد

بانتہا رسیدہ اند و نہ بغیر حجت و دلیل آمدہ ام و

انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ اور نہ بغیر حجت اور دلیل کے آیا ہوں اور

نزلت الاٰی من السَّمٰوات العلٰی - وجحد

بسیار نشانہا ظاہر شدہ اند و زبان ہا

بہت سے نشان ظاہر ہو گئے ہیں زبانوں نے

☆ ای کل بدعةٍ اشیعت . منه

﴿۵۷﴾

الالسن واستیقن القلوب وهدی اللّٰه من

انکار کردند و دلہا یقین کردہ اند وخدا ہر کرا خواست

انکار کیا اور دلوں نے یقین کر لیا ہے خدا تعالیٰ جس کو چاہے

هدٰی - اتمارون فی امری وقد حصحص الحق

ہدایت کرد آیا در امر من شک مے کنید وتحقیق ظاہر شد حق

ہدایت کرے کیا تم میرے امر میں شک کرتے ہو حالانکہ جس قدر ثبوت کے ساتھ حق ظاہر ہونا

وظهرت دلائل لا تُعَدُّ وتُحْصٰی - الا تنظرون

وچنداں دلائل بظہور آمدند کہ شمار نتواں کرد آیا نمے بینید

چاہئے تھا وہ ظاہر ہو گیا۔ اور اس قدر دلائل ظاہر ہوئے کہ جو ان گنت ہیں۔ قرآن شریف کی طرف

الی القراٰن وانہٗ یشهد لی ببیانٍ اوضح واجلٰی -

سوئے قرآن شریف وآں بہ بیان واضح و روشن گواہی مے دہد

تم نہیں دیکھتے کہ وہ واضح اور روشن بیان سے میری گواہی دیتا ہے۔

وهل اتاک حدیث خیر الوریٰ - اذ قال کیف

و آیا شمارا خبرے است از حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت چگونہ حال

تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بھی خبر ہے جبکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا

انتم اذ نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

شما خواہد بود چوں ابن مریم درمیان شما فرود خواہد آمد و او امام شما است ہم از شما یعنی از قومے دیگر

کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام اور تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی تمہاری ہی

ففکّر فی قولہٖ منکم وتفکر کمن اتقٰی - وانّ

نیست پس فکر کن دریں قول کہ منکم است وہمچو پرہیزگاراں دروغور نما وایں حدیث

قوم سے نہ کسی دوسری قوم سے۔ اس قول میں کہ منکم ہے فکر کر اور پرہیزگاروں کی طرح غور کر اور یہ

هٰذا الحدیث یقص علیکم ما بیّن لکم الفرقان

ہماں بیان مے کند کہ قرآن شریف بیان فرمودہ است

حدیث وہی بیان کرتی ہے جو قرآن شریف نے فرمایا ہے۔

فلا تُفرّقوا بین کتاب اللّٰہ وقول رسولہ المجتبٰی ۔

پس در کتاب خدا و قول رسول خدا تفرقہ نیند ازید

پس کتاب اللہ اور قول رسول اللہ میں تفرقہ نہ ڈالو۔

واتقوا اللّٰہ الذی ترجع الیہ کل نفسٍ فتجزٰی ۔

و ازاں خدا بترسید کہ سوئے او واپس خواہید شد و پاداش اعمال خود خواہید یافت

اور اس خدا سے ڈرو کہ اس کی طرف ایک دن جانا ہے اور اپنے اعمال کی جزا پانی ہے۔

الا تعلمون ماقال ربکم اعنی قولہٗ وَعَدَ اللّٰہُ ﴿۵۸﴾

آیا نمے دانید کہ خداوند ما چہ گفتہ است یعنی ایں قول خدا تعالیٰ کہ وعد اللّٰہ الذین

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے خدا نے کیا فرمایا یعنی یہ کہ وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم تا اس کے قول

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ الٰی قولہٖ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا[1]۔

اٰمنوا منکم تا قول او لا یشرکون بی شیئا است۔ آیا دریں قول غور نمے کنید کہ صاف ہدایت مے فرماید کہ ہمہ خلیفہ ہا از

لا یشرکون بی شیئًا تک۔ کیا اس فرمودہ میں تم غور نہیں کرتے کہ صاف صاف ہدایت فرماتا ہے کہ تمام خلیفے اسی

فمالکم تشرکون باللّٰہ عیسٰی والدجال من

ہمیں امت خواہند بود نہ کہ کسے از آسمان نازل شود۔ چہ شد شمارا کہ حضرت عیسیٰ و دجال را شریک خدا تعالیٰ

امت میں سے ہونگے نہ کوئی ایک آسمان سے نازل ہوگا۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ اور دجال کو خدا کا شریک

غیر علمٍ من اللّٰہ ولا الھدٰی۔ وتنتظرون

مے گردانید و براں ہیچ دلیلے نمے دارید و انتظار مے کنید کہ

ٹھہراتے ہو کیا اس پر کوئی دلیل رکھتے بلکہ ناحق انتظار کرتے ہو کہ

[1] النور: ۵۶

ان ینزل علیکم المسیح من السماء و کیف

مسیح از آسمان نازل شود و چگونہ
مسیح آسمان سے آوے اور وہ

ینزل من مات وَالْحِق بالموتٰی - أَعِنْدکم حجّةٌ

نازل شود در حالیکہ او وفات یافتہ است و با وفات یافتگان پیوستہ۔ آیا نزد شما حجت
آسمان سے کیونکر آسکتا ہے کہ وہ فوت ہوگیا اور فوت شدوں میں مل گیا۔ کیا تمہارے دعوے پر

قاطعةٌ علٰی دعواکم فتتبعونها او اثرتم علی

قاطع بر دعویٰ شما است کہ پیروی او مے کنید یا یقین را ترک کردہ
کوئی قاطع حجت ہے کہ اس کی پیروی میں سرگرم ہو یا یقین کو ترک کر کے

الیقین ظنًّا اخفٰی - یاحسرةً علیکم انکم نسیتم

گمانے پوشیدہ را اختیار کردہ اید۔ بر شما حسرت است کہ شما قول خدا تعالیٰ
پوشیدہ گمان کو اختیار کرنے میں دلیر ہو۔ تم پر افسوس کہ تم نے خدا تعالیٰ

قول اللّٰه وقول رسوله اعنی منکم وظننتم

و قول رسول را کہ منکم است فراموش کردہ اید و گمان مے کنید
اور اس کے رسول کے قول منکم کو فراموش کردیا اور فضول گمان رکھتے ہو

ان المسیح یأتی من السّمٰوات العلٰی- وهل

کہ مسیح از آسمان خواہد آمد و
کہ مسیح آسمان سے آوے گا

هو الّا خروجٌ من القراٰن وخروجٌ من الحدیث

ایں گمان کردن شما از قرآن ☆ خارج شدن است واز حق خارج شدن
یہ تمہارا گمان قرآن شریف ☆ سے خارج ہونے کی نشانی ہے۔ اور حق سے

☆ سہو کتابت ہے۔ بمطابق عربی عبارت فارسی میں ''وحدیث'' اوراردو میں ''اورحدیث'' ہونا چاہیے۔(ناشر)

﴿۵۹﴾

ومفسدةٌ عظمٰی - وكيف تتركون القراٰن واي

و مفسدہ عظیمہ است وچگونہ ترک مے کنید قرآن شریف را و کدام
خارج ہونا مفسدہ عظیمہ ہے۔ تم قرآن کو کیونکر ترک کرتے ہو کیا کوئی

شهادةٍ اكبر منه لمن اهتدٰى - وان للقراٰن

گواہی بزرگتر از قرآن نزد شما موجود است و قرآن را
بڑی بھاری گواہی قرآن سے زیادہ تمہارے پاس موجود ہے؟ اور قرآن کی وہ

شانًا اَعْظم من كلّ شان وانهٗ حَكَمٌ ومهيمنٌ

شانے است بزرگتر از ہر شان واوحکم است یعنی فیصلہ کنندہ ومہیمن است یعنی بر ہمہ
اعلیٰ شان ہے کہ ہرایک شان سے بلند ہے اور وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہیمن ہے یعنی

و انهٗ جمع البراهين وبدّد العدا - وانهٗ

ہدایت ہا احاطہ مے دارد واوجمع کردہ است ہمہ دلائل را وجمعیت دشمناں را پراگندہ نمودہ و آں
تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اس نے تمام دلیلیں جمع کردیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کردیا۔ اور وہ ایسی

كتابٌ فيه تفصيل كلّ شيءٍ وفيه اخبار مايأتى

کتابے است کہ در وتفصیل ہر چیز است و در وخبر آیندہ
کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور

ومامضٰى - ولا ياتيه الباطل منْ بين يديه

وگذشتہ است وباطل را سوئے او راہے نیست نہ از پیش
گذشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے

ولا من خلفهٖ وانهٗ نور ربنا الاعلٰى - فاترك

و نہ از پس و او نور خدائے بزرگ است پس بگذارید
نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ ہریک ایسے

کلّ قصةٍ تُخَالِفُ قصصهٗ ولا تعص قول ربّک

ہر قصہ را کہ مخالف قرآن باشد و قول پروردگار خودرا نافرمانی مکنید
قصہ کو چھوڑ دو جو قرآن کا مخالف ہے۔ اور پروردگار کے فرمودہ کی نافرمانی مت کرو

فتشقٰی - وتعلم ان نبینا کان مثیل من نودی

تا در ورطۂ شقاوت نے فتادہ باشید و می دانید کہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام
تا کہ شقاوت کے بھنور میں نہ جا پڑو۔ اور تم جانتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

بالواد المقدس طُوٰی - وکانت خلفاءهٗ کخلفاءہٖ

بود وہمہ خلیفہ ہائے او کہ بعد او آمدند ہمچو خلیفہ ہائے
تھے اور آپ کے تمام خلیفے جو بعد آپ کے آئے آنحضرت

وکانت السلسلتان متشابهتین فی المدٰی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند وایں ہر دو سلسلہ در مدت با ہمہ مشابہت مے دارند
صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفوں کے مانند تھے اور یہ دونوں سلسلے آپس میں مقدار مدت میں مشابہت رکھتے ہیں۔

وکذالک قال ربّنا وقد قرء ت فیما مضٰی - وتلک ﴿۶۰﴾

و ہم چنیں فرمودہ است خدائے ما چنانچہ پیش ازیں خواندہ و ایں
اور ایسا ہی ہمارے خدا نے فرمایا ہے جیسا کہ تم نے پہلے پڑھ لیا ہے اور یہ

حقیقةٌ لا تُسْتر ولا تُخْفٰی - فلا یصدّنک عنها

حقیقتے است کہ پوشیدہ نتواں کرد پس ازیں راہ باز نہ دارد شمارا
ایک حقیقت ہے جس کو پوشیدہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔ تمہاری ہوا و ہوس اس سے تم کو

من اتبع هواه وترک الصراط وهویرٰی-

ہوا و ہوس شما و نہ باز دارد آنکس کہ راہ راست را دیدہ و دانستہ ترک کردہ است
نہ روک دے اور نہ وہ شخص جو کہ دیدہ و دانستہ راہ راست کو ترک کرتا ہے۔

وعلمتَ انّی جئتُ علٰی اجلٍ من سیدی المصطفٰی -

وے دانید کہ من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آں مدت آمدہ ام

اورتم جانتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مدت پر آیا ہوں کہ جس میں

کمثل اجلٍ جاء علیہ من الکلیم ابن الصدیقة

کہ دراں عیسیٰ علیہ السلام بعد از حضرت موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند

عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے۔

عیسٰی - وعلمت انّ خاتم خلفاء ھٰذہ الامة من الامة

و دانستہ اید کہ خاتم خلفاء ایں امت ہم ازیں امت است

اورتم نے جان لیا کہ امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

لامن فئةٍ اخرٰی - فکیف تکفربہٖ أتکفر

نہ از گروہے دیگر پس چگونہ انکار آں مے کنید آیا برائے

نہ دوسرے گروہ میں سے پس کیوں اس کا انکار کرتے ہو؟ کیا پراگندہ اور

بالقراٰن لِاَقوالٍ شتّٰی - ومن فَکّر فی اٰیة

سخنہائے پراگندہ و بے اصل انکار قرآن شریف مے کنید ۔ وہر کہ فکر کند در آیت لیستخلفنھم

بے اصل باتوں کے بھروسہ پر قرآن کا انکار کرتے ہو۔ اور جو کوئی فکر کریگا اس آیت میں کہ

لیستخلفنھم مُلِأَ قلبہٗ یقینًا وایمانًا وترک

دل او از یقین و ایمان پُر خواہد شد

لیستخلفنھم ہے اس کا دل یقین اور ایمان سے پر ہو جائے گا اور جو باتیں اس کے برخلاف

مایُرْوٰی بخلافہٖ و یُحْکٰی - وکُشفت علیہ الحقیقة ﴿۶۱﴾

وروایتہائے بیہودہ و فضول را خواہد گذاشت وبرو حقیقت منکشف خواہد شد

بیان کی جاتی ہیں ان سب کو چھوڑ دیگا اور اس شخص پر حقیقت منکشف ہو جائے گی

وکَذّب من نطق بخلافہٖ و روٰی - فویلٌ للذی

وتکذیب آں کسے خواہد کرد کہ بخلاف ایں روایتے کند پس واویلا ہست بر کسے

اور اس کی وہ تکذیب کرے گا جو اس کے خلاف میں روایت کریگا۔ اس شخص پر افسوس ہے

سمع ھٰذہ الدلائل ثم کَذَّب وابٰی - ام

کہ ایں دلائل را بشنود باز درپئے تکذیب رود چہ ایں کس

کہ دلائل کو سنے اور پھر تکذیب کے پیچھے پیچھے ہولے۔

حسب ان اللّٰہ وعد وعدًا ثم اخلفہٗ او

گمان می کند کہ خدا تعالیٰ وعدہ کردہ باز تخلف وعدہ نمود یا

کیا یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر کے پھر خلاف وعدہ کیا یا

نسی وعدہٗ کرجلٍ ھو کثیر الذھول ضعیف

وعدہ خود را ہمچو کسے کہ نسیان برو غالب باشد فراموش کرد

اپنے وعدہ کو ایسے شخص کی طرح بھول گیا جس پر نسیان غالب ہے

القُویٰ - سبحان اللّٰہ تقدس وتعالٰی - فبأیّ

خدا پاک است ازیں بدگمانی ہا پس بہ کدام

ان بدگمانیوں سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے

حدیثٍ بعد کتاب اللّٰہ تؤمنون - اتترکون

حدیث بعد کتاب اللہ ایمان خواہید آورد آیا یقین را

قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ کیا یقین کو

الیقین بشکٍ سرٰی - أتؤثرون الظنّ علٰی ما

از بہر شکے کہ در دل شما جا گرفتہ است ترک مے کنید آیا ظن را بہ یقین

شک کے بدلے کہ تمہارے دلوں میں جم گیا ہے ترک کرتے ہو کیا ظن کو یقین کے بدلے

جاء کم من الیقین ومن أَظْلم مِمّن ترک

اختیار مے کنید وکدام کس از انکس ظالم تر خواہد بود کہ حق را

اختیار کرتے ہو اس سے زیادہ وہ کون ظالم ہوگا کہ حق کو

الحق واتبع الھوٰی - أَبقی شک فی خاتم الخلفاء

ترک کند و پیروی ہوا و ہوس کند آیا باقی ماندہ است شک در خاتم الخلفاء

ترک کرے اور ہوا و ہوس کی پیروی کرے ۔ کیا اب کوئی شک باقی رہ گیا خاتم الخلفاء میں

وفی انہٗ منکم فأتوا بالقراٰن ان کان الامر کذا ۔

یا دریں امر کہ آں خاتم الخلفاء از شماست پس قرآن بیارید اگر شک مے دارید

یا اس امر میں کہ خاتم الخلفاء تم میں سے ہے۔ قرآن کو لاؤ اگر شک رکھتے ہو

﴿۶۲﴾ وان الحق قد حصحص فلا تحثوا علیه التراب

وحق ظاہر شدہ است پس برو خاک میندازید

حق ظاہر ہوگیا اس پر خاک نہ ڈالو

ولا تخفوہ فی الثرٰی - واتقوا اللّٰہ الذی الیہ

و آں را پوشیدہ مکنید وبترسید ازاں خدائے کہ سوئے او

اور ہرگز مت چھپاؤ اور خدا تعالیٰ سے جس کی طرف

ترجعون وحدانًا - وما ارٰی معکم احباب الدنیا ۔

رجوع خواہید کرد و نہ مے بینم باشما دوستان دنیائے شمارا

جانا ہے ڈرو اور میں نہیں دیکھتا کہ تمہارے دنیا کے دوست تمہاری حمایت کیلئے

فقوموا فرادیٰ فرادیٰ ولا تنظروا الٰی من احبّ

پس بایستید یک یک وسوئے دوستی یا دشمنی

تمہارے ساتھ جائیں گے۔ پس تم ایک ایک ہوکر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کی دوستی یا دشمنی کی طرف

أو عادٰی - ثم فکروا بقلبٍ اتقٰی - وعقلٍ اجلٰی -

نگاہ مکنید باز بادل پرہیزگار وعقل روشن فکر کنید

نظر نہ کرو پھر پرہیزگار دل اور عقل روشن لے کر فکر کرو۔

اَمَا قال ربّکم لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ

آیا خدائے شما نگفتہ است کہ لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من

کیا تمہارے خدا نے نہیں فرمایا کہ لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ[1] و انّ فی ذالک حجةً علٰی من

قبلهم ودریں حجتے است برآنکس کہ از حد

قبلهم اس میں ایک حجت ہے اس کیلئے کہ جو حد سے

طغٰی - فان لفظ کما یوجب ان یکون سلسلة

تجاوز مے کند چرا کہ لفظ کما کہ دریں آیت موجود است واجب مے کند کہ سلسلہ

تجاوز کرتا ہے کیونکہ لفظ کما جو اس آیت میں موجود ہے اس امت کے سلسلہ کے خلفاء کو

الخلفاء فی هٰذه الامة کمثل سلسلة نبی اللّٰه

خلفائے ایں امت ہمچو سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء سے مانند ہونے کو واجب

موسٰی - التی ختمت علی ابن مریم عیسٰی - ﴿۶۳﴾

باشد وظاہر است کہ سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام بر عیسٰی علیہ السلام ختم شدہ است

کرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سلسلہ خلفاءِ موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا ہے۔

فاین تذهبون من هٰذه الاٰیة وتبعدون ما

پس ازیں آیت کجامے روید ونزدیک را دور

پس اس آیت سے کہاں روگردانی کرتے ہو اور نزدیک راہ کو دور ڈالتے ہو

[1] النور:۵۶

دنٰی - وو اللّٰہ لیس فی القراٰن الذی ھو اھل

مے گردانید و بخدا در قرآن کہ فیصلہ کنندہ ہمہ اختلافہا است

اور خدا کی قسم قرآن شریف میں جو تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے

الفصل والقضاء الّا خبر ظھور خاتم الخلفاء من

ہیچ جا ایں ذکر نیست کہ خاتم الخلفاء از سلسلہ موسویہ خواہد آمد

کہیں ذکر نہیں ہے کہ خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا موسوی سلسلہ سے آئے گا۔

امة خیر الورٰی - فلا تَقْفُوْا ما لیس لکم بہٖ علمٌ و

پس پیروی آں امر مکنید کہ برو دلیلے نزد شما نیست بلکہ دلیل

اس کی پیروی مت کرو کہ کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں ہے بلکہ برخلاف

قد اعطیتم فیہ من الھدٰی - ولا تخرجوا من

برخلاف آں شمارا دادہ شد و از دہانہائے خود

اس کے تم کو دلیل دی گئی ۔ اور کلمات متفرقہ

افواھکم کلماتٍ شتّٰی - التی لیست ھی الّا

کلمات متفرقہ بروں نیارید کہ آں کلمات جزایں بیش نیستند کہ

اپنے منہ سے نہ نکالو کہ وہ کلمات اس تیر کی طرح ہیں

کسھمٍ فی الظلمات یُرْمٰی -وان ھٰذا الوعد

ہمچو تیرے ہستند کہ در تاریکی راندہ می شود و ایں وعدہ کہ مذکور شد

جو اندھیرے میں چلایا جائے اور یہ وعدہ جو مذکور ہوا

وعد حق فلا تغرّنکم ما تسمعون من اَھْلِ الھَوٰی -

وعدۂ حق است و شمارا ہیچ کس فریب ندہد۔

سچا وعدہ ہے اور تم کو کوئی دھوکا نہ دے۔

وقد اشیر الیہ فی الفاتحة مرةً اخریٰ - وتقرءون

و در سورہ فاتحہ بار دوم سوئے ایں وعدہ اشارت کردہ شدہ۔ و ایں سورہ فاتحہ

اور سورہ فاتحہ میں دوسری بار اس وعدہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور یہ آیت سورہ فاتحہ

فی الصلوٰة صراط الذین انعمت علیهم ثم تستقرون ﴿۶۴﴾

یعنی صراط الذین انعمت علیهم درنمازہائے خود مے خوانید باز حیلہ جوئی را

یعنی صراط الذین انعمت علیهم اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ پھر حیلہ و بہانہ

سُبل الانکار وتسّرون النجویٰ - مالکم تدوسون

اختیار مے کنید و برائے رفع دفع حجت الٰہی مشورہ ہا مے کنید ۔ چہ شد شمارا کہ

اختیار کرتے ہیں اور حجت الٰہی کے رفع دفع کیلئے مشورے کرتے ہیں تمہیں کیا ہوگیا کہ

قول اللّٰہ تحت الاقدام الا تموتون اوتترکون

قول خدا تعالیٰ را زیر قدمہائے خود پامال مے کنید آیا نخواہید مرد یا ہیچ کس شمارا نخواہد پرسید

خدا تعالیٰ کے فرمودہ کو اپنے پیروں میں روندتے ہو۔ کیا ایک دن تم نہیں مرو گے یا کوئی تم کو نہیں پوچھے گا

سدًی - وتذکروننی کما یُذْکَرُ الکفّار وتقولون

و ذکر من ہمچو ذکر کافراں مے کنید و مے گوئید کہ

اور میرا ذکر کافروں کے ذکر کی طرح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اقتلوہ ان استطعتم وتکتبون الفتویٰ- وما

اگر توانید او را قتل کنید و ہم چنیں فتویٰ مے نویسید و

اگر ہو سکے تو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح فتوے لکھتے ہیں اور

کان لنفسٍ ان تموت الّا باذن اللّٰہ وانّ معی

ہیچ نفس نمے میرد مگر باذن الٰہی وبامن

کوئی نفس بجز اذن الٰہی نہیں مرتا اور میرے ساتھ تو

حفظةً یحفظونني من العدا -فاجمعوا کیدکم

پاسبانان اوہستند کہ از دشمناں حفاظت من مے کنند ۔ پس ہرمکر کہ دارید جمع کنید

خدا تعالیٰ کے پاسبان ہیں کہ وہ میری میرے دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔تم ہرایک تدبیر جمع کرلواور

ثم انظروا ھل یسقط الکید الا علٰی من جفا -

باز بہ بینید کہ آں مکر بر کہ افتد آیا بر جفا کار یا بر دیگرے

پھر دیکھو کہ ہرکسی کی تدبیر اسی پرلوٹ کر پڑے گی کہ جو ظالم ہے۔

وعسٰی ان تحسبوا رجلًا کاذبًا وھو صادقٌ

وممکن است کہ شما کسے را دروغگو خیال کنید واو در دعوی خود صادق باشد

اورممکن ہے کہ تم کسی کو دروغگو خیال کرو اور وہ اپنے دعویٰ میں صادق نکلے

﴿۶۵﴾

فیما ادعٰی -فلا تمیلوا کل المیل ومن ترک

پس از حق بکلی دور نشوید وہرکہ تقوی را

پس حق سے بالکل دور نہ ہو جاؤ جس نے تقویٰ کو

التقوٰی فقد ھوٰی - أرأیتم ان کنتُ من عند اللّٰہ

ترک کرد پس بیفتاد آیا نمے بینید کہ اگر من از طرف

ترک کیا وہ گر گیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے

وقد کذبتم فما بال من اعتدٰی- و

خدا تعالیٰ ہستم وشما تکذیب من کردہ اید پس حال آنکس چہ خواہد شد کہ از حد تجاوز کرد

ہوں اورتم مجھے جھٹلاتے ہو پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جو حد سے بڑھ گیا

انتم تکرھون ان یموت عبد اللّٰہ عیسٰی-

وشمارا خوش نمے آید کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت شوند

تم کو اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو جائیں

ولا نفع لکم فی حیٰوتہٖ وللّٰہ فی موتہٖ مآرب عظمٰی –

و در زندگی اوشاں شمارا ہیچ نفع نیست و برائے خدا در موت ایشاں مقاصد عظیمہ ہستند

اوران کی زندگی میں تمہارا کچھ نفع نہیں ہے۔مگر خدا کے لئے ان کی موت میں بڑے بڑے مقصد ہیں۔

أَلَہٗ شرکۃٌ فی السّماء مع ربّنا فلا یبرح مقامہٗ

آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام را در سکونت آسمان با خدا تعالیٰ شرکت است پس ازیں وجہ آسمان را

کیا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان میں سکونت رکھنا خدا تعالیٰ کے ساتھ شرکت ہے جو اس وجہ سے آسمان کو

ولا یتدلّٰی– فلا تحاربوا اللّٰہ بجھلکم وصلّوا علٰی

نمی گذارد و از آنجا نقل مکان نمے کند۔ پس با خدا از جہل خود جنگ مکنید و بر پیغمبر خود

نہیں چھوڑتے اور اس جگہ سے نقل مکان نہیں کرتے پس اپنی جہالت سے خدا کے ساتھ جنگ مت کرو اور خدا کے رسول

نبیکم المصطفٰی - وھو الوصلۃ بین اللّٰہ وخلقہٖ

صلی اللہ علیہ وسلم درود بفرستید و ہماں وسیلہ است در خدا و مخلوق او

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کہ وہ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں۔

وقاب قوسین او ادنٰی – اسمعتم منی مالاً ﴿۶۶﴾

و دریں ہر دو قوس ربوبیّت وعبودیّت وجود او واقع شدہ۔آیا شنیدہ آید ازمن چیزے کہ

اور ان دونوں قوس الوہیت اور عبودیت میں آپ کا وجود واقع ہے۔آیا مجھ سے کبھی کوئی ایسی بات سنی ہے

اسمعکم القراٰن او رأیتم عیسٰی فی السماء

قرآن آں را نشنوانیدہ است یا عیسیٰ علیہ السلام را دیدہ اید در آسمان نشستہ

جو قرآن نے نہیں سنائی یا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں دیکھ لیا ہے

فکبر علیکم ان تُکَذِّبوا اعینکم اوظننتم ظنًّا

پس شمارا گران آمد کہ آنچہ بچشم خود دیدہ اید انکار آں کنید یا ایں گمانے محض است

جو تم کو گراں معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے اس کا انکار کرو۔ یا یہ محض گمان ہے

وان الظن لا یغنی من الحقّ شیئًا –وقد علمتم

وظاہر است کہ محض گمان کردن قائم مقام یقین نمے شود و بہ تحقیق دانستہ اید

اور یہ ظاہر ہے کہ محض گمان قائم مقام یقین کے نہیں ہوتا اور بہ تحقیق تم نے جان لیا

ان القراٰن اھلکہٗ وتوفّی – فبأیّ حدیثٍ تؤمنون

کہ قرآن عیسیٰ علیہ السلام را وفات دادہ است پس بعد از قرآن بکدام حدیث

کہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دیدی ہے اب بعد قرآن کے کس حدیث پر

بعدہٗ وتکفرون بما انزل اللّٰہ واوحٰی –ا تترکون

ایمان خواہید آورد آیا برائے حدیث انکار قرآن خواہید کرد کہ از خدا تعالیٰ نازل شدہ است۔ آیا

ایمان لاؤ گے آیا حدیث کیلئے قرآن کا انکار کرو گے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کیا

الیقین لظنٍ اھلک قبلکم قومًا و ارٰی – یا

برائے گمانے کہ قوم یہود را پیش از شما ہلاک کرد یقین را ترک خواہید کرد؟

اس گمان کے لئے جس نے تم سے پہلی قوم یہود کو ہلاک کیا یقین کو ترک کرو گے؟

حسرۃ علی الذین یقولون انا نحن العلماء –

کمال حسرت بر عالمان ایں وقت است

اس وقت کے علماء پر بڑا افسوس ہے

انھم ما صاروا من انصاری بل صاروا اوّل

کہ اوشاں انصار من نشدہ اند بلکہ پیش از ہمہ

کہ وہ میرے مددگار نہ ہوئے بلکہ سب سے پہلے

من اٰذٰی – لیتمّوا نَبْأَ الرسول بِاَلْسنھم

مرا ایذا دادند تا کہ آں خبر را بز بانہائے خود با تمام رسانند

مجھے تکلیف دی تا کہ اس پیشگوئی کو اپنے مونہہ سے پورا کریں

﴿۶۷﴾

وما روی عن خیر الوریٰ - وقال اظلمهم اقتلوا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بود وشخصے کہ ظالم تر از ہمہ بود او بہ نسبت من گفت

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور ایک شخص جو سب سے بڑا ظالم تھا اس نے

ھٰذا الرجل انّی اخاف اَنْ یُّبدل دینکم او

کہ ایں شخص را بکشید کہ من مے ترسم کہ در دین شما خلل اندازد و ازو در

میری نسبت کہا کہ اس شخص کو قتل کرو کہ میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے دین میں خلل ڈالے گا اور اس سے

یحطکم اذا علا – یااھل الحسد والھوٰی –ویلکم

وجاہت ہائے شما فرق آید ۔ اے اہل حسد وہوئ برشما واویلا است

تمہاری وجاہت وعزت میں فرق آجائے گا۔ اے حاسدو! تم پر افسوس ہے کہ تم

لم تؤثرون ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا – وان القراٰن

آیا ایں ادنیٰ زندگی دنیا را اختیار مے کنید و بہ تحقیق قرآن

اس ذراسی دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو اور واقعی قرآن نے

یشھد انّ خاتم خلفاء ھٰذہ الامّۃ رجلٌ

گواہی دادہ است کہ خاتم الخلفاء ایں امت از ہمیں امت است۔

گواہی دی ہے کہ اس امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

من الاُمّۃ وان المسیح من الموتٰی – ومن

و حضرت مسیح علیہ السلام وفات یافتہ اند و ازاں شخص

اور حضرت مسیح علیہ السلام وفات پاگئے ہیں اور اس شخص سے

اظلم ممن الذی عصی القراٰن وابٰی – وھو

ظالم تر کیست کہ نافرمانی قرآن کرد و سرباز زد و ہماں

زیادہ ظالم کون ہے کہ قرآن کی نافرمانی کر کے روگردانی کرے حالانکہ وہ

الحَكَمُ من اللّٰه ولا حُكم الّا حكمه الاجلٰى – اولم

فیصلہ کنندہ از خدا تعالیٰ است وحکم حکم اوست آیا

خدا کی طرف سے فیصلہ کرنے والا ہے اور اسی کا حکم حکم ہے کیا

تكفكم اٰية فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ[1] اوعندكم صحفٌ

کفایت نے کند شمارا آیت فلما توفیتنی یا نزد شما دیگر نسخہائے قرآن

آیت فلما توفیتنی تم کو کفایت نہیں کرتی یا تمہارے پاس اور قرآن ہیں

اخرٰى – وان سورة النّور تكذبكم والفاتحة

موجود ہستند و بہ تحقیق سورۃ نور تکذیب شما مے کند و سورہ فاتحہ

اور سچ یہ ہے کہ سورہ نور تمہیں جھٹلاتی ہے اور سورہ فاتحہ

تفتح عليكم بّاب الهدٰى – فان اللّٰه بدء فيها ﴿۶۸﴾

برشما راہ ہدایت مے کشاید چنانچہ خدا تعالیٰ درسورۃ فاتحہ

تمہارے لئے ہدایت کی راہ کھولتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس میں

من المبدء وجعل اٰخر الازمنة زمن الضالين

از مبدء عالم ابتدا کردہ است و سلسلہ ایں دنیا را بر زمانہ ضالین ختم کردہ

مبدء عالم سے ابتدا کیا ہے اور دنیا کے اس سلسلہ کو ضالین کے زمانہ پر ختم کیا ہے

وانهم هم النصارٰى –كما جاء من نبيّنا المجتبٰى–

و آں گروہ نصاریٰ است چنانچہ در احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است

اور وہ نصاریٰ کا گروہ ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں آیا ہے

فاين فيها ذكر دجّالكم فاَرونا ه من القراٰن

پس کجاست ذکر دجال شما در سورۃ فاتحہ پس بنمائید مارا از قرآن

اب بتاؤ تمہارے دجال کا ذکر سورۃ فاتحہ میں کہاں ہے اگر ہو تو قرآن میں ہمیں دکھلاؤ

[1] المائدة: ۱۱۸

وقد هلک من ترک و القراٰن وعادٰی اهلهٗ

و بہ تحقیق ہلاک شد کسے کہ قرآن را ترک کرد و ہر کہ خدمت قرآن مے کند او را
جس نے قرآن کو ترک کیا اور ان کو دشمن پکڑا جو قرآن کے خادم ہیں وہ ہلاک ہوگیا

وقلٰی - أَنسی الخبیر العلیم ماحفظتموہ

دشمن گرفت آیا خدائے علیم و خبیر فراموش کرد آنچہ شما یاد داشتہ آید
خدائے علیم وخبیر نے بھلادیا جو تم نے یاد کر رکھا ہے ؟

او افتریتم علٰی کتاب اللّٰہ ومن اظلم ممّن

یا بر کتاب الٰہی افترا مے کنید واز مفتری کدام کس ظالم تر
یا خدا کی کتاب پر افترا کرتے ہو اور مفتری سے زیادہ ظالم کون ہے

افترٰی - وانّہٗ لقولٌ فصلٌ لاغبار علیہ وانّہٗ

است و بہ تحقیق قرآن قولے است فیصلہ کنندہ ہیچ غبارے برونیست و
اور تحقیق قرآن ایک فیصلہ کرنے والا قول ہے کوئی غبار اس پر نہیں ہے

لبیانٌ اظهر و اجلٰی - وان هٰذا لهو الحق و

آں بیانے است ظاہر تر و روشن تر و بہ تحقیق ہمیں حق است و
اور وہ روشن اور ظاہر بیان ہے اور سچ یہی ہے

من اصدق من اللّٰہ قیلًا - ومن اعلم من

از خدا زیادہ تر راست گو کدام شخص است وزیادہ تر داننده از و کیست
خدا سے زیادہ سچا اور اس سے زیادہ جاننے والا کون ہے۔

ربّنا الاعلٰی - ام عندکم حجةٌ تمنعکم من ﴿۶۹﴾

آیا نزد شما حجتے است کہ از پیروی قرآن شما را
کیا تمہارے پاس کوئی حجت ہے کہ قرآن کی پیروی سے

القراٰن فأتوا بها ان کنتم تتقون اللّٰہ ولا

منع می کند پس آں حجت مارا بنمائید اگر از خدا مے ترسید و پیروی
روکتی ہے وہ حجت ہم کو دکھلاؤ اگر خدا سے ڈرتے ہو اور

تتبعون الھوٰی - وتعلمون ان الفاتحة اُمّ

حرص و ہوا نمے کنید ۔ نمی دانید کہ سورہ فاتحہ ام الکتاب
حرص و ہوا کی پیروی نہیں کرتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ سورہ فاتحہ ام القرآن

الکتاب وانھا تنطق بالحق وفیھا ذکر اخیار

است و ہر چہ حق است ہماں مے فرماید و درو ذکر آں نیکاں است
ہے جو کچھ حق ہے وہی فرماتی ہے اور اس میں ان نیکوں کا ذکر ہے

اُمّةٍ خلت من قبل وذکر شرھم الذین غضب

کہ پیش از مسلماناں گذشتہ اند و ذکر آں بداں نیز ہست کہ پیش از مسلماناں
کہ مسلمانوں سے پہلے گذرے ہیں اور ان بدوں کا بھی ذکر ہے کہ مسلمانوں سے

اللّٰہ علیھم فی ھٰذہ الدنیا -وذکر الذین اختتمت

بودند و خدا برایشاں غضب کرد وذکر آناں نیز ہست کہ برایشاں
پہلے ہوئے ہیں اور خدا نے ان پر غضب کیا اور ان کا بھی ذکر ہے کہ جن پر

علیھم ھٰذہ السورة اعنی الضالّین ۔ وقد

ایں سورہ ختم کردہ شد یعنی فرقہ ضالین وشما
اس سورۃ کو ختم کیا گیا ہے یعنی فرقہ ضالین اورتم

اقررتم بانّھم النصارٰی - واَخّرَ اللّٰہ ذکرھم

اقرار دارید کہ آں فرقہ ضالین نصاریٰ ہستند و خدا از ہمہ ذکر او شاں در آخر
اقرار کرتے ہو کہ وہ فرقہ ضالین نصاریٰ ہی ہیں اور خدا نے سب سے بعد اس سورۃ

فی هٰذه السورة لیعلم ان فتنتهم اٰخر الفتن

ایں سورہ آورد تا کہ دانستہ شود کہ فتنہ نصاریٰ آخر ہمہ فتنہا است

کے آخر میں انکا ذکر کیا ہے تا کہ جان لو کہ نصاریٰ کا فتنہ تمام فتنوں کے پیچھے ہے

فلم یبق لدجّالکم موضع قدمٍ یا اولی النّهٰی –

پس برائے دجّال شما جائے قدم نہادن نماندہ است

پس تمہارے دجّال کے لئے قدم رکھنے کی جگہ نہیں رہی۔

وآ ن هٰذهٖ فرقٌ ثلٰثٌ من اهل الکتٰب وکذالک ﴿۷۰﴾

و ایں سہ فرقہ اند از اہل کتاب وہم چنیں

اور یہ تین فرقے ہیں اہل کتاب کے اور اسی طرح

منکم ثلٰثٌ شابه بعضکم بعضهم وضاهاٰ –

سہ فرقہ اند از شما کہ بعض بعض را مشابہ افتادہ

تم میں بھی تین فرقے ہیں کہ بعض بعض کے مشابہ ہوگئے۔

وحث اللّٰه للمؤمنین علٰی هٰذا الدعاء ثم

و رغبت دادہ است خدا تعالیٰ مومناں را بر ایں دعا بعد ازاں

اور اس دعا پر خدا نے مومنوں کو رغبت دلائی ہے اور اس کے بعد

وعد فی سورة النور وعدًا انهٗ لیستخلفنّ

وعدہ دادہ است درسورہ نور کہ او ازمسلماناں خلیفہ

سورہ نور میں وعدہ دیا ہے کہ مسلمانوں میں سے خلیفے مقرر کرے گا

قومًا منهم کمثل الذین استُخْلِفُوْا من قَبْلُ

خواہد فرستاد ہمچو آں خلیفہ ہائے کہ پیش ازیشاں گذشتہ اند

ان خلیفوں کی طرح جو ان سے پہلے ہوئے ہیں

لیبشر المؤمنین انّ الدعاء اجیب لبعضهم

تا کہ مومناں را بشارت دہد کہ دعائے ایشاں مستجاب است

تا کہ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کی دعا قبول ہوئی۔

من الحضرة العلیا – فایّ بیانٍ اظهر من هٰذا

پس کدام بیان ازیں

اب کونسا بیان اس

البیان یا اولی النهٰی – افشقّ علیکم ان یجيء

بیان روشن تر خواہد بود آیا برشما گران آمدہ است کہ

بیان سے زیادہ روشن ہوگا۔ کیا یہ بات تمہیں بُری معلوم ہوتی ہے کہ

مسیحکم منکم او اردتم ان تکذبوا وعد

مسیح شما ہم از درمیان شما بیاید یا مے خواہید کہ تکذیب کلام خدا کنید

تمہارا مسیح تم میں سے ہی ہووے یا چاہتے ہو کہ خدا کے کلام کو جھٹلاؤ۔

المولٰی – یاقوم انما فتنتم من ربّکم فلا تنقلوا

اے قوم من دریں امتحان شما است از خدائے شما پس

اے میری قوم خدا کی طرف سے اس میں تمہارا امتحان ہے اب

الی الخطیات الخُطا – وما قص علیکم اللّٰه من

قدمہائے خود سوئے خطاہا مبرید و خدا تعالیٰ خبرے عیسیٰ علیہ السلام

خطا کی طرف قدم مت اٹھاؤ خدا نے کوئی خبر عیسیٰ علیہ السلام کی

نبأ عیسٰی – الّا لیبشر ان مسیحًا یأتی منکم

شمارا ندادہ است مگر بہمیں غرض کہ از شما نیز ہم مسیح خواہد آمد

تم کو نہیں دی ہے۔ مگر اس غرض سے کہ تم میں سے بھی ایک مسیح

﴿۷۱﴾

کمثل مسیح بنی اسراء یل فَابشروا بظهور

ہمچو مسیح بنی اسرائیل پس بہ ظہور وعدہ خدا

مسیح بنی اسرائیل کی مانند ضرور آئیگا پس خدا کے وعدہ پر

الوعد ولا تختصموا کالذی اعرض وتولّٰی-

خوش شوید وہمچو کسے خصومت مکنید کہ او اعراض مے کند و روے گرداند

خوش ہو جاؤ اس شخص کی طرح خصومت نہ کرو کہ جو اعراض کرتا اور روگردانی

وقد علمتم ان عیسٰی قد جاء فی اٰخر زمن

و بہ تحقیق دانستہ اید کہ عیسٰی علیہ السلام درآخر زمانہ یہود آمدہ بود

کرتا ہے اور تم جانتے ہو کہ عیسٰی علیہ السلام آخر زمانہ میں یہود کے آئے تھے

الیهود و کذالک قدّر اللّٰه لمسیحکم اجلًا مُسَمًّی-

و ہم چنیں خدا تعالیٰ برائے مسیح شما زمانہ مقرر کرد کہ مشابہ زمانہ مسیح بنی اسرائیل بود

اسی طرح خدا تعالیٰ نے تمہارے مسیح کے لئے زمانہ مقرر کیا جو مسیح بنی اسرائیل کے

لیتم المشابهة بینکم وبین الذین خلوا من

تا کہ آں مشابہت باتمام رسد کہ ایں امت را با امت بنی اسرائیل است

زمانہ کے مشابہ تھا تا کہ وہ مشابہت پوری ہو جو اس امت کو بنی اسرائیلی امت سے ہے۔

قبل فمالکم تَسْلکون غیر طریقٍ سلکه اللّٰه

پس چہ شد شمارا کہ آں طریقے اختیار مے کنید کہ آں مخالف طریق خدا تعالیٰ است

تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس طریق کو اختیار کرتے ہو کہ وہ مخالف طریق خدا ہے

وتنسون امرًا اراده اللّٰه وقضٰی- و اِنّ

و آں امر را فراموش مے کنید کہ خدا تعالیٰ ارادہ آں فرمودہ است و بہ تحقیق

اور اس امر کو فراموش کرتے ہو جس کا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ تحقیق

زمـانـنـا هٰـذا هـو اٰخـر الازمـنة كمـا كـان لبنی اسرائیل

ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہمچوآں زمانہ کہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بود

یہ ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے اس زمانے کی طرح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

زمـان عیسٰی - وان عیسٰـی كـان علـمًـا لساعة اليهود

کہ برائے بنی اسرائیل زمانہ آخری بود وبہ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام برائے ساعت تباہی یہود دلیلے بود

بنی اسرائیل کے لئے آخری زمانہ تھا۔ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کی تباہی کی گھڑی

﴿۷۲﴾ و انـا علـمٌ لـلسـاعة التـی تحشـر النـاس فيهـا و

و برائے قیامت دلیلے ہستم

کے لئے ایک دلیل تھے اور میں قیامت کیلئے ایک دلیل ہوں

تُـحيٰـی كـل نـفـسٍ لتـجـزٰی - وقـد ظهـر اكثـر

واکثر علامات ایں زمانہ

اور بہت سے اس زمانہ کے علامات

عـلامـاتهـا وذكـرهـا الـقراٰن ذكـرًا - وعُـطّـلـت

درقرآن شریف مرقوم شدہ اند وشتر مادہ ہا

قرآن شریف میں مرقوم ہیں اور اونٹنیاں

الـعشـار ونُشـرت الـصـحف والاسـفـار وجُـمـع

معطل گردیدہ وکتاب ہائے بسیار در بسیار شائع شدہ و

بیکار ہوگئیں اور کتابیں بے شمار شائع ہوئیں۔ اور

الـقـمـر والشـمـس فـی رمضـان وفُجّـرت البحـار

ماہ و مہر در رمضان کسوف گرفتہ و نہرہا جاری شدہ

چاند سورج کو رمضان میں گرہن لگا اور نہریں جاری ہوئیں

وفتحت الطرق وزُوّجت بنفوسكم نفوس

و راہ ہا کشادہ و پر امن گشتہ و مردم ہائے ولایت ہا باہم متلاقی گشتہ

اور راستے کھل گئے اور ولایتوں کے لوگ آپس میں

بلادٍ قصوٰی - وان الجبال نُسفت اکثرھا

و کوہ ہا از جا ہائے خود کندہ شدہ

ملنے لگے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گئے کہ

فما ترون فیھا عوجًا ولا امتًا - وتُرِکت القلاص

پس ہیچ کجی وبلندی نماندہ و شترہا از سواری

کوئی اونچائی نیچائی باقی نہ رہی اور اونٹ سواری

فلا یحمل علیھا ولا یُسعٰی - فثبت ان زماننا

و بار برداری متروک شدہ پس ثابت شد کہ ایں زمانۂ ما

اور بار برداری سے متروک ہوگئے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ زمانہ

ھٰذا ھو اٰخر الازمنة التی ذکرت فی القراٰن ط

ہماں آخری زمانہ است کہ ذکر آں در قرآن است

وہی آخری زمانہ ہے کہ جس کا ذکر قرآن میں ہے

وتَعَیَّنَ ان ھٰذا الوقت ھووقت اٰخر الخلفاء

ومتعین شد کہ ایں وقت ہماں وقت است کہ در او خاتم خلفاء

اورمقرر ہوگیا کہ یہ وقت وہی وقت ہے کہ جس میں خاتم خلفاء

لِاُمّة نبیّنا خیر الورٰی - وقد بلغ الثبوت کمالهٗ ﴿۷۳﴾

مبعوث شدن ضروری بود وبہ تحقیق ثبوت ایں امر بکمال خود رسیدہ

کا مبعوث ہونا ضروری تھا اور اس امر کا ثبوت اپنے کمال کو پہنچ گیا

وماغادر اللّٰہ شکًّا ولاریبًا – وانا مُلئنا فیه

و خدا تعالیٰ ہیچ شک را درمیان نہ گذاشتہ وما دریں امر
اور خدا تعالیٰ نے کوئی شک اس میں باقی نہ رکھا اور ہم

معرفةً وعلمًا تامًّا و نورًا مُبینًا- حتّٰی لورفع

آنقدر معرفت دادہ شدہ ایم کہ اگر پردہ از درمیان خیزد
اس امر میں اس قدر معرفت دیئے گئے ہیں کہ اگر درمیان سے

الحجاب لما ازددنا یقینًا - أَ ترون من دونی

یقین ما زیادہ نشود آیا می بینید دریں زمانہ
پردہ اٹھ جائے تو ہمارا یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ آیا میرے سوا کسی شخص کو

فی ھٰذا الاوَانِ رجلًا یقول انی انا المسیح الموعود

بجز من شخصے را کہ بگوید کہ من مسیح موعود ہستم
اس زمانہ میں دیکھتے ہو جو کہے کہ میں مسیح موعود ہوں

ویأتی کمثلی بایٰاتٍ کبرٰی - فمالکم لا تقبلون

وہمچو من نشان ہائے بزرگ آوردہ باشد پس چہ شد شمارا آنکس را
اور میری طرح بڑے بڑے نشان لایا ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس کو قبول

من جاء کم علٰی وقتہٖ واراکم من الاٰیات ما

قبول نمے کنید کہ بر وقت خود آمد و نشان ہا بنمود
نہیں کرتے کہ عین اپنے وقت پر آیا اور بہت سے نشان دکھلائے

ارٰی - وقدجاء علٰی اجلٍ بعد نبیّہ المصطفٰی -

وبہ تحقیق در وقتے آمدہ است کہ آں وقت آں زمانہ را
اور اس وقت آیا کہ وہ اس زمانہ کا مشابہ ہے کہ

کمثل اجلٍ بعث المسیح فیه بعد موسٰی – وقد

مشابہ است کہ دراں زمانہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بعد از موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند و من

جس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد موسیٰ علیہ السلام آئے تھے اور

ذکرت غیر مرةٍ یا اولی النهٰی – انی انا المسیح الذی

بارہا ذکر کردہ ام کہ من ہماں مسیح ہستم کہ

میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میں وہی مسیح ہوں کہ

کان نازلًا من الحضرة العلیا - وکنت قدر

ظہور او

جس کا ظہور

ظهوری فی اٰخر السلسلة المحمدیة کمثل

در آخر سلسلہ محمدیہ مقدر بود ہمچو آں

آخری سلسلہ محمدیہ میں مقدر تھا اس مسیح کی طرح

المسیح الذی جاء فی اٰخر السلسلة الموسویة ﴿۷۴﴾

مسیحے کہ در آخر سلسلۂ موسویہ آمدہ بود

کہ موسوی سلسلہ کے آخر میں آیا تھا

باذن المولٰی - لیتساوی السلسلتان ویتم

تا کہ ہر دو سلسلہ برابر شوند و وعدہ الٰہی

تا کہ دونوں سلسلے برابر ہو جائیں اور وعدہ الٰہی

الوعد والکریم اذا وعد وفا - فالحمد للّٰه

باتمام رسد پس ستائش مر

پورا ہو جائے پس ساری خوبیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں

الذی مابخس ھٰذہ الامۃ حقھا وما نقصھم

خدائے راست کہ حق ایں امت را ہیچ کم نہ کردہ است
کہ اس امت کے حق کو کم نہیں کیا

قدرًا – وأری الامر کتطابق النعل بالنعل فما

وامر مشابہت را ہمچو مطابقت نعل بالنعل بنمود پس
اور امر مشابہت کو نعل بہ نعل مطابقت میں پورا اتارا پس

تریٰ ظلمًا ولا ھضمًا - فلا تکفر بما ثبت

ہیچ ظلم و کمی بیشی مشاہدہ نے کنی پس انکار چیزے مکن کہ
تو کوئی ظلم اور کمی بیشی کو نہیں دیکھتا پس اس چیز کا انکار مت کر کہ

من القراٰن وقل ربّ زدنی علمًا - ومالک

از قرآن ثابت است و بگوکہ اے خدا علم من زیادہ کن وترا چہ شد
جو قرآن شریف سے ثابت ہے اور دعا کر کہ اے خدا میرا علم زیادہ کر اور تجھے کیا ہوگیا

لا تتبع ماقال اللّٰہ وتتبع اقوالًا اخریٰ –

کہ پیروی کلام خدا نمے کنی وپس اقوال دیگر مے روی
ہے کہ تو کلام خدا کی پیروی نہیں کرتا اور دوسرے اقوال کے پیچھے ہولیا ہے

وان ھدی اللّٰہ ھو الھدیٰ - واللّٰہ صدقکم

و ہدایت ہماں ہدایت است کہ از خدا باشد وخدا وعدۂ خود را صادق
اور ہدایت وہی ہدایت ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا

الوعد فاین تذھبون من وعدہٖ وتنحتون

کرد پس از وعدۂ خدا کجا میروید
اب خدا کے سچے وعدہ سے کہاں بھاگتے ہو۔ اور

﴿۷۵﴾

قصصًا شتّٰی – و ایّ فائدةٍ لکم فی حیات المسیح

و دیگر قصہ ہا مے تراشید وشما را در زندگی مسیح علیہ السلام بجز ایں کدام فائدہ

جھوٹے قصے تراشتے ہو اور مسیح علیہ السلام کی زندگی میں تم کو بجز اس کے کیا

ایھا النوکٰی – من غیر انکم تنصرون بہ النصارٰی –

است کہ پادریان را مددے دہید

فائدہ ہے کہ پادریوں کو مدد دیتے ہو

افلا تنظرون الی الزمان وقد نزلت علیکم

و سوئے زمانہ نظر نمے کنید

اور زمانہ کی طرف نہیں نظر کرتے ہو

بلیةٌ عظمٰی – وتنصّرفوجٌ من قومکم واحبّاء کم

ونہ می بینید کہ چہ قدر مسلماناں نصرانی شدہ اند

اور نہیں دیکھتے ہو کہ کس قدر مسلمان نصرانی ہو گئے

وھلکت البلاد والعباد۔ واھتزّعرش الرحمٰن

وچہ قدر بندگان خدا ہلاک گردیدہ وبلائے عظیم فرود آمدہ

اور کس قدر خدا کے بندے ہلاک ہوگئے۔ خدا کے بندوں پر بڑی بلا اتری

لما نزل فقضٰی ما قضٰی۔ ولو اراد اللّٰہ اَن

واگر خدا ہمیں ارادہ داشتے کہ

اگر خدا کا یہی ارادہ ہوتا کہ

ینزل احدًا من السَّمآء کما زعمتم لکان خیرًا لکم

کسے را از آسمان فرود آرد چنانکہ گمان شماست البتہ بہتر بود

کسی کو آسمان سے اتارتا جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو بہتر یہ تھا کہ

ان ینزل نبیّکم المصطفٰی - اما قرء تم قولہٗ تعالٰی

کہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم را فرود آوردے آیا نخواندی قول خدا تعالیٰ را کہ فرمودہ است

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے اتارتا۔ خدا نے جو فرمایا تم نے اب تک نہیں پڑھا

لو اردنا ان نتّخذ لھوًا لا تخذناہ من لدنا یعنی

کہ اگر ما لہوے یعنی پسرے می گرفتیم ہر آئینہ مے گرفتیم نزد خود یعنی

کہ اگر ہم بیٹا بناتے تو اپنے پاس سے بیٹا بناتے یعنی

محمّدًا فانظروا نظرًا - ان السّمٰوات و الارض

محمد صلی اللہ علیہ وسلم را پس دریں آیت تدبّر کن آسمان و زمین

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اس آیت میں تدبّر کرو۔ زمین و آسمان

کانتا رتقًا ففُتِقَتَا فی ھٰذا الزمان لیبتلی

ہر دو بستہ بودند پس دریں زمانہ ہر دو را بکشادند تا

دونوں بند تھے اس زمانہ میں دونوں کھل گئے تا کہ

الصالحون و الطالحون و کلٌّ بما عمل یجزٰی -

نیکاں و بداں را امتحان کردہ آید و ہر گروہے حسب اعمال خود پاداش یابد

نیکوں اور بدوں کا امتحان ہو جائے اور ہر ایک گروہ اپنے اعمال کی جزا سزا پاوے

فاخرج اللّٰہ من الارض ماکان من الارض

پس خدا تعالیٰ از زمین چیز ہائے زمین را بیرون آورد

پس خدا تعالیٰ نے کچھ چیزیں زمین کی زمین سے نکالیں

وانزل من السّماء ماکان من السّمٰوات العُلٰی - ﴿۷۶﴾

و ہر چہ از آسمان بود از آسمان فرود آورد

اور جو کچھ آسمان سے اتارنا تھا اتارا۔

فـفـریـقٌ عُـلّـمـوا مـکـائـد الارض وفـریـقٌ اعـطـوا مـا

پس گروہے از فریب ہائے زمین تعلیم دادہ شدند وگروہے دیگر را چیز ہا دادند کہ
ایک گروہ نے زمینی فریبوں سے تعلیم پائی اور دوسرے گروہ کو وہ چیزیں دیں

اعـطـی الـرُّسُـل مـن الھُـدٰی - وقُـدِّر الـفـتـح

انبیاء را دادہ بودند و دریں جنگ آسمانیاں را
جو انبیاء کو دی تھیں اس جنگ میں

لـلـسـمـاویّـین فـی ھٰـذا الـوغٰـی - وان تـؤمـنـوا او لا

فتح نصیب شد واگر شما ایمان آرید یا
آسمان والوں کو فتح حاصل ہوئی تم چاہو ایمان لاؤ یا

تـؤمـنـوا لـن یترک اللّٰـہ الـعبـد الـذی ارسـلـہٗ

نیارید خدا تعالیٰ آں بندہ را ہرگز نخواہد گذاشت کہ برائے اصلاح مردم اورا
نہ لاؤ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو جسے اصلاح خلق کے لئے بھیجا ہے ہرگز

لـلـوریٰ - ولا تـضـاع الشـمـس لانـکـار الاعـمٰـی -

فرستادہ است و خدا برائے انکار کورے آفتاب را ضائع نمے کند
نہ چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اندھے کے انکار سے آفتاب کو ضائع کرے

فـریـقـان یـختـصـمـان فـی الـرشد والھوٰی -وفُتـحـت

دو فریق اند کہ باہم خصومت می کنند وبرائے گروہے درہائے زمین
دو فریق ہیں جو آپس میں جھگڑتے ہیں ایک گروہ

لـفـریـقٍ ابو اب الارض الٰـی تـحـت الثـریٰ - ولـلـثّـانـی

راکشادہ اند وبرائے گروہے دیگر
کے لئے دروازے زمین کے کھولے گئے اور دوسرے گروہ کے لئے

ابواب السماء الٰی سدرة المنتھٰی - اما الذین

در ہائے آسمان را۔ مگر آں گروہ کہ

آسمانی دروازے کھولے گئے لیکن جس گروہ کے لئے

فُتحت علیھم ابواب الارض فھم یتّبعون

برایشاں درہائے زمین راکشادہ اند پس آناں ہستند کہ پیروی

زمینی دروازے کھولے گئے وہ شیطان کی

شیطانھم الذی اغوٰی- والذین فُتحت

شیطان مے کنند و آناں کہ برایشاں

پیروی کرتے ہیں اور وہ گروہ جس کے لئے

﴿۷۷﴾

علیھم ابواب السّماء فھم ورثاء النبیین

درہائے آسمان کشادہ اند اوشاں وارثان انبیاء ہستند

آسمان کے دروازے کھولے گئے وہ انبیاء کے وارث ہیں

وقومٌ مطھّرون من کل شحٍّ وھوًی_

و از ہر گونہ گل و خاک پاک اند

اور ہر ایک طرح سے پاک و صاف ہیں۔

یدعون قومھم الٰی ربّھم ویمنعونھم مِمّا

قوم را بسوئے پروردگار مے خوانند و ایشاں را ازیں باز

قوم کو پروردگار کی طرف بلاتے ہیں اور ان کو برائیوں سے بچاتے

یُشرک بہٖ فی الارض والسّمٰوات العلٰی - و

مے دارند کہ باخدا در زمین و آسمان ہیچ چیز را شریک کردہ شود

ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو زمین و آسمان میں شریک نہ کرنا چاہیے۔

انی بعثتُ فیکم من اللّٰہ الذی لا توقرونہٗ

من درشما از جانب خدائے مبعوث شدہ ام کہ او را عزت نمے کنید
میں تم میں اس خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں جس کی تم عزت نہیں کرتے

لانذرقومًا اطرء وا ابن مریم عیسٰی -

برائے اینکہ آں قوم را بترسانم کہ درحق ابن مریم مبالغہ کردہ اند۔
اور میں قوم کو اسی واسطے ڈراتا ہوں کہ ابن مریم علیہ السلام کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں

الباب الثالث

یاقوم ماھٰذہ التماثیل التی انتم لھا

اے قوم! ایں چہ تصویر ہاست کہ برآنہا سرنگوں
اے قوم! یہ کیسے بت ہیں کہ جن پر

عاکفون ۔ اتترکون کلام اللّٰہ لاَ قْوَالٍ لا تعرفونھا

نشستہ اید۔ آیا کلام خدا را ترک مے کنید بعوض گفتارہائے کہ حقیقت آنرا
اعتکاف کئے بیٹھے ہو۔ کیا خدا کے کلام کو ترک کرتے ہو ان باتوں کے عوض میں کہ انکی حقیقت کی

﴿۷۸﴾ اُفٍّ لکم ولما تنحتون ۔ وما تحقّقت عنّدکم

نمے شناسید۔ تف برشما وبرتراشیدہ ہائے شما و آں قولہا و
شناخت نہیں کرتے ۔تم پر اور تمہاری خودتراشیدہ باتوں پر افسوس۔ وہ قول اور ان کے قائل

تلک الاقوال ولا قائلھا وان انتم الّا تظنون.

قائل آنہا نزد شما ثابت نیستند و شما پیروی وہم مے کنید
تمہارے نزدیک ثابت نہیں ہیں اور تم وہم کی پیروی کرتے ہو

أَتؤثرون الظنّ علی الیقین والظنّ لایغنی

آیا گمان را بریقین اختیار مے کنید حالانکہ گمان از حق چیزے
کیا گمان کو یقین پر اختیار کرتے ہو حالانکہ گمان حق سے مستغنی

من الحق شیئًا ولا انتم بہٖ تبرءون. وقد

بے نیاز نمے کند و شما بسبب آں بری نمے شوید وہر آئینہ خدا
نہیں کرتا اور تم اس کے سبب سے بری نہیں ہو سکتے اور

وعد اللّٰہ انہٗ یستخلف من ھٰذہ الامۃ ط

وعدہ فرمودہ است کہ از ہمیں امت خلیفہ بگرداند
خدا نے بہ تحقیق وعدہ فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے خلیفہ مقرر ہوں گے۔

أَفَاَنْتُمْ لہٗ منکرون۔ وما وعد انہٗ ینزل

آیا شما انکار مے کنید وہرگز وعدہ نہ کردہ است کہ
کیا تم انکار کرتے ہو اور ہرگز وعدہ نہیں کیا ہے کہ

مسیحکم من السماء وإن وعد فاخرجوہ

مسیح شما از آسمان فرود آید واگر کردہ است مارا
تمہارا مسیح آسمان سے نازل ہووے اور اگر وعدہ کیا ہے ہمیں بھی

لنا من القراٰن ان کنتم تصدقون۔ وقد

از قرآن وا نمائید اگر راست کار ہستید وہر آئینہ
قرآن سے دکھلاؤ اگر تم سچے ہو اور

ثبت من وعدہٖ ان خاتم الخلفاء منّا أَفَاَنْتُم

از وعدہ خدا ثابت گردیدہ است کہ خاتم خلفاء از میان ما باشد آیا شما
خدا کا وعدہ سچا ہو چکا ہے کہ خاتم الخلفاء ہم میں سے ہوگا کیا تم

فیــه تشــکــون. فــأیّ نــزاعٍ بـقـی بـعـدهٗ مـالـکـم لا

دریں شک مے آرید پس کدام پیکار بعد ازاں باقی ماندہ شمارا چہ شد کہ
اس میں شک رکھتے ہو پھر کونسی لڑائی بعد اس کے باقی رہ گئی تمہیں کیا ہوگیا کہ

تـفـکرون ۔ لا تـرفـعـوا اصـواتـکم فوق کتاب اللّٰـه و ان ﴿۷۹﴾

اندیشہ نمی کنید آواز ہائے خود را بالائے قرآن بلند نہ کنید
ڈرتے نہیں اپنی آوازوں کو قرآن پر بلند نہ کرو

الـقـراٰن قـدحـکـم فـی الـذی کـنـتـم فیــه تـختلفون.

قرآن فیصلہ کردہ است در آنچہ شما اختلاف مے کردید
قرآن نے فیصلہ کردیا ہے جس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے

اَلا تــرضـون بـمـاقـضـی الـقـراٰن واللّٰـه احقّ أَنْ یقبل

آیا راضی نمے شوید برفیصلہ قرآن وخدا حق دار تر است کہ
کیا تم قرآن کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتے اور خدا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا

قـولـهٗ ان کـنـتـم تـؤمـنـون. واللّٰـه جعل اوّلکم

قول او پذیرفتہ شود اگر مومن ہستید و خدا اول و آخر
فرمودہ قبول کیا جائے اگرتم مومن ہو اور خدا نے تمہارے اول

واٰخـرکـم کسـلسـلة مـوسٰی فهل انتم تشکرون.

شما را مانند سلسلہ موسیٰ علیہ السلام گردانیدہ آیا شکر مے کنید
اور آخر کو موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کی مانند بنایا ہے کیا تم شکر کرتے ہو

انـظـروا الٰـی مثیـل مـوسٰـی سیـدکـم ونبیّـکـم فـی

نگاہ کنید سوئے سردار شما و نبیٔ شما مثیل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام در
ابتدائے سلسلہ میں تم اپنے سردار اور نبیٔ مثیل موسیٰ کی طرف نظر کرو

اوّل السلسلة فاین مثیل عیسٰی فی اٰخرها او

ابتداءِ سلسلہ پس مثیل عیسٰی در آخر سلسلہ کجاست یا

پس مثیل عیسٰی اس سلسلہ کے آخر میں کہاں ہے

بقیت السلسلة ناقصةً ایّها المتدبرون ۔ الا

سلسلہ ناتمام ماندہ است اے فکر کنندگان! آیا

یا سلسلہ ناتمام رہ گیا اے فکر کرنے والو! کیا

ترون فتن القوم الذین هم من کل حدبٍ

نمے بینید فتنہ ہائے آں قوم کہ از بالائے ہر بلندی

تم اس قوم کے فتنہ کو نہیں دیکھتے کہ ہر ایک بلندی سے

﴿۸۰﴾

ینسلون۔ وقد جُعلتم تحت اقدامهم نکالًا

مے شتابند و شما در زیرپاہائے او شاں گردانیدہ شدہ اید بطور سزا

دوڑتے ہیں اور تمہیں ان کے پیروں کے نیچے خدا نے ڈال دیا ہے بطور سزا

من اللّٰه ثم انتم لا ترجعون ۔ عسٰی ربّکم

از خدا باز ہم رجوع نمے آرید۔ نزدیک است کہ پروردگار شما

کے پھر بھی رجوع نہیں کرتے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار

ان یرحمکم فویحکم لم لا تسمعون. أتطمعون

برشما رحم آرد افسوس چراگوش نمے دہید۔ آیا امید میکنید

تم پر رحم کرے افسوس کیوں نہیں سنتے۔ کیا امید رکھتے ہو

ان ینزل عیسٰی من السّماء هیهات هیهات لما

کہ عیسٰی از آسمان نازل شود ایں امید شما ہرگز بوقوع نخواہد آمد

کہ عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں؟ یہ تمہاری امید کبھی بھی پوری نہ ہوگی

تطمعون. أَتَرجون ان یخلف اللّٰہ وعدہٗ و

آیا امید میکنید کہ خدا خلاف وعدۂ خود کند و

کیا امید رکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف کرے اور

یتبع اھواء کم ایھا المبطلون. ولواتبع اللّٰہ

پیروی خواہشہائے شما کند اے باطل پرستاں اگر خدا پیروی

تمہاری خواہشوں کی پیروی کرے اے باطل پرستو! اگر خدا تعالیٰ

اھواء الناس لضاع التوحید باسرہٖ وکثر

خواہشہائے مردم کردے توحید بالکلیہ ضائع شدے و

لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرتا تو توحید بالکل نیست و نابود ہو جاتی اور

الشرک والمشرکون. وان اللّٰہ لایبعث مرسلًا

شرک و مشرکان بسیار گردیدندے و خدا مرسلے را برزمین

شرک پھیل جاتا اورمشرک بہت ہو جاتے۔ اور خدا تعالیٰ کسی مرسل کو زمین پر

علی الارض الّا لیدفع المفاسد التی افسدتھا

پیدا نے کند مگر بجہت اینکہ آں فسادہا را رفع کند کہ زمین را تباہ کردہ اند

پیدانہیں کرتا مگر فساد کے دفع کرنے کے لئے کہ جس نے زمین کو تباہ کر رکھا ہے۔

فانظروا الی المفاسد ایھا العاقلون۔ یاحسرۃً ﴿۸۱﴾

پس فسادہا را نگاہ بکنید اے دانشمنداں ! افسوس برایشاں

پس فسادوں کو غور سے دیکھو اے دانشمندو ! افسوس

علیھم انھم ینظرون مانزل علی الاسلام ثم

کہ ایشاں مے بینند بر اسلام چہ نازل شدہ باز

ان پر کہ یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اسلام پر کیا بلا نازل ہو رہی ہے پھر

لایـنـظـرون. ولـئـن سـالتهـم انّ رجلًا ادعٰـی انّـهٗ

نمے بینند و اگر از ایشاں پرسی کہ مردے دعویٰ کرد کہ من

نہیں دیکھتے اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں

مـن الـلّٰـه وانّـهٗ هـوالـمسیـح وجـاء فـی زمـن

از خدا ہستم و مسیح موعود منم و در زمانہ

خدا کی طرف سے ہوں اور مسیح موعود میں ہی ہوں

مـفـاسـد الـصـلـیـب فـکـسـر الـصـلـیـب کسـرًا لایوجد

فساد ہائے صلیب ظاہر شد پس صلیب را چناں شکست کہ

پھر اس نے صلیب کو ایسا توڑا کہ

مثـلـهٗ فـیـمـا مـضٰـی ولا یتـوقـع فـی الازمـنة الاٰ تیة

مانند او در زمانہ ماضی یافتہ نے گردد نہ متوقع ہست کہ آئندہ مثل او پیدا شود

اس کی نظیر زمانہ گذشتہ میں پائی نہیں جاتی اور نہ آئندہ توقع ہے۔

فبـایّ اسـمٍ سـمّـاه رسول الـلّٰـه ان کـنـتـم تـعـلـمـون

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ نام او نہادہ است

اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

لیـقـولـن انـهٗ سُـمّـی مسیـحًـا وابن مـریم علٰـی لسـان

ہر آئینہ بجواب خواہند گفت کہ نام او مسیح و ابن مریم بر زبان

جواب دیں گے کہ اس کا نام مسیح اور ابن مریم خدا اور اس کے رسول کی زبان پر

رسـول الـلّٰـه وبُیّـن انّـهٗ مـن هٰـذه الامة قـل

رسول خدا مقرر شدہ است و بیان کردہ شدہ است کہ او از ہمیں امت خواہد بود بگو

مقرر ہوا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا کہو

الحمد للّٰہ علٰی ما اظھر الحق ولکن اکثر الناس

حمد مر خدا راست کہ او حق را ظاہر کردہ و لیکن بسیار کس از مردم
کہ تعریف خدا کو ہی لائق ہے جس نے حق کو ظاہر کیا لیکن بہت لوگ

لا یعلمون. ایّھا الناس انظروا الٰی کمال ایّام

نمے دانند۔ اے مردم ! بسوئے کمال روزہائے
نہیں جانتے۔ اے لوگو ! گمراہی کے دنوں کے کمال کی طرف

الضلال ولا تکفروا بایّام اللّٰہ ذی الجلال ان

گمراہی نگاہ بکنید و انکار روزہائے خدا نکنید اگر
نگاہ کرو اور خدا کے دنوں کا کفر مت کرو اگر

﴿۸۲﴾

کنتم تتقون. اما رءیتم کسوف الشمس والقمر

متقی ہستید۔ آیا کسوف آفتاب و ماہتاب
متقی ہو۔ کیا تم نے چاند اور سورج کا گرہن

فی رمضان فمالکم لا تھتدون. اما رئیتم

در رمضان ندیدہ اید پس چرا ہدایت نمے یابید آیا ندیدید کہ
رمضان کے مہینے میں نہیں دیکھا۔ تم کیوں ہدایت نہیں پاتے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

کیف اشیع الطاعون. وکثر المنون. فذالک

طاعون چگونہ منتشر شدہ وکثرت موت شدہ پس آں
طاعون کس طرح پھیل گیا اور موت کی کثرت ہوئی پس وہ

و ھٰذا شھادۃٌ مّن السماء و الارض کما

وایں گواہی است از آسمان وزمین چناں کہ
اور یہ آسمان اور زمین کی گواہیاں ہیں جیسا کہ

اخبر المرسلون. وقد اجتمع کُلّ مَاجاء فی

مرسلان خبردادہ بودند وہمہ آنچہ از نشان ہائے آخر زمان

رسولوں نے خبر دی تھی اور جو کچھ آخری زمانہ کی خبروں کے متعلق

القراٰن من اٰثار اٰخر الزمان فمالکم لا تستیقظون

در قرآن آمدہ جمع شدہ است چرا بیدار نمے شوید

قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے سب جمع ہوگئے ہیں۔ اب تم کیوں نہیں جاگتے۔

ولما ثبت ان الزمان قد انتھٰی الٰی اٰخرہٖ فأَین

وہرگاہ ثابت گردیدہ است کہ زمانہ بآخر رسیدہ است پس

اور جبکہ ثابت ہوگیا ہے کہ زمانہ کا آخر ہوگیا ہے پس

خلیفۃ اٰخر الزمان ان کنتم تعرفون. ایّھا

خلیفۂ آخر زماں کجاست اگر مے شناسید اے

آخری زمانہ کا خلیفہ کہاں ہے اگر پہچانتے ہو اے

المنکرون اٰمنوا اولا تؤمنوا ان الذین اوتوا علم

منکران ایمان آرید یا نیارید آں کسانے کہ علم کتاب

منکرو ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وہ لوگ جنہیں کتاب کا علم

الکتاب وحظًّا من السعادۃ یقبلوننی و ھم

و بہرہ از سعادت یافتہ اند مرا قبول مے کنند و

ہے اور سعادت سے حصہ رکھتے ہیں مجھ کو قبول کرتے ہیں اور

﴿۸۳﴾

لایستأْخرون. وَاذا رأوا علاماتٍ ذکرت فی

تاخیر نمے نمایند و چوں اوشاں علامات مذکورہ قرآن

دیر نہیں لگاتے جب وہ قرآن کی بیان کی ہوئی علامتیں

القراٰن وخلیفۃٌ ینادی الی الرحمٰن خَرّوا علی

و خلیفہ را مے بینند کہ سوئے خدا دعوت مے کند سجدہ کناں
اور خلیفہ کو دیکھتے ہیں جو خدا کی طرف بلاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے

الاذقان سُجّدًا وعلٰی ما فرطوا یتندمون.

بر روہا مے افتند و بر قصورہائے خویش پشیمان مے شوند
اوندھے گر پڑتے ہیں اور اپنے قصوروں پر پشیمان ہوتے ہیں

و تریٰ اعینھم تفیض من الدمع بما عرفوا الحق

و مے بینید کہ چشمہائے اوشاں ازشناخت حق سرشک رواں مے کنند
اور دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں حق کے پہچاننے پر آنسو بہاتی ہیں

وتنزل السکینۃ فی قلوبھم ویؤمنون بما انزل

وسکینت برقلوب ایشاں نازل مے شود و بر نازل کردہ خدا ایمان مے آرند
اور ان کے دل سکینت حاصل کرتے ہیں اور خدا کے اتارے ہوئے پر ایمان

اللّٰہ وھم یبکون. ربّنا انّنا سمعنا منادیًا و

وگریہ می کنند ومیگویند اے پروردگار ما شنیدہ ایم ندا کنندہ را و
لاتے ہیں اور روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے پکارنے والے کو سنا

عرفنا ھادیًا فاغفرلنا ذنوبنا انا تائبون.

شناختیم رہنمائے را پس گناہان مارا بیامرز ماتوبہ مے کنیم
اور رہنما کو پہچان لیا پس ہمارے گناہوں کو بخش دے ہم توبہ کرتے ہیں۔

و قال اللّٰہ لا تثریب علیکم الیوم ستغفر

و خدا بگوید کہ امروز ہیچ سرزنش برشما نیست گناہان شما
اور خدا کہتا ہے کہ آج تم پر کوئی تنبیہ نہیں تمہارے گناہ

ذنوبکم وتدخلون فی الذین یکرمون. یا معشر

بخشیده شوند و دربندگاں عزت یافتہ داخل شوید اے

بخشے جائیں گے اور معزز بندوں میں داخل ہوگے۔ اے

العقلاء لا ترقبوا ان ینزل احدٌ مّن السّماء

گروہ دانشمندان امید نہ کنید کہ کسے از آسمان فرود آید

عقل والو امید نہ رکھنا کہ کوئی آسمان سے اترے گا

واعلموا ان ھٰذا ھو یوٴمکم الذی کنتم توعدون. ﴿۸۴﴾

و بدانید کہ ایں ہماں روز است کہ شما را وعدہ دادہ مے شد

اور جان لو کہ یہ وہی دن ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

وقد وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم لیستخلفنھم

و خدا وعدہ کردہ بود باموماناں از شما کہ اوشاں را

اور خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو

کمثل خلفاء شرعة موسٰی فوجب ان یأتی اٰخر

مثل خلفائے شریعت موسیٰ خلیفہ خواہد کرد ازینجا واجب آمد کہ خاتم خلفائے

موسیٰ کی شریعت کے خلیفوں کی مانند خلیفہ بنائے گا۔ یہاں سے واجب ہوا کہ آخری خلیفہ

الخلفاء علٰی قدم عیسٰی ومن ھٰذہ الامة

محمدیہ برقدم عیسیٰ بیاید واز ہمیں امت باشد

عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور اسی امت میں سے ہوگا

و انتم تقرءون القراٰن أفَلا تفھمون. وعدٌ

و شما قرآن مے خوانید آیا نمے فہمید ایں وعدہ

اور تم قرآن پڑھتے ہو کیا نہیں سمجھتے یہ خدا کا

مّن اللّٰہ فلا تحسبوا وعد اللّٰہ کموا عید قومٍ یکذبون.

از خدا بود پس وعدہ خدا را مانند وعدہ ہائے دروغگویاں گمان نکنید
وعدہ تھا پس خدا کے وعدہ کو جھوٹوں کے وعدوں کی طرح نہ سمجھو۔

وکیف یتمّ وعد اللّٰہ من دون ان یظھر المسیح

وچگونہ وعدۂ خدا تمام شود بدون آنکہ مسیح از شما ظاہر شود
اور خدا کا وعدہ کس طرح پورا ہو بغیر اس کے کہ مسیح تم میں سے ظاہر ہو

منکم مالکم لا تفکرون فی اٰیات اللّٰہ ولا

چرا در آیات خدا فکر و تدبر نمے کنید
کیوں خدا کی آیتوں میں فکر اور تدبر نہیں کرتے

تتدبرون. أَیَلِیْقُ بشان اللّٰہ ان یعدکم انّہٗ

آیا سزاوار شان خداوندی است کہ باشما وعدہ کند
کیا خدا کی شان کے لائق ہے کہ تم سے وعدہ کرے

یبعث الخلفاء منکم کمثل الذین خلوا من قبل ﴿۸۵﴾

کہ خلفاء از میان شما پیدا کند مانند آناں کہ از پیش گذشتند
کہ خلیفے تم میں سے پیدا کرے گا ان کی مانند جو پہلے گذرے

ثم ینسٰی وعدہٗ وینزل عیسٰی من السّماء

باز وعدۂ خود را فراموش کند و عیسیٰ را از آسمان فرود آرد
پھر اپنے وعدہ کو بھول جائے اور عیسیٰ کو آسمان سے اتارے

سبحانہٗ وتعالٰی عمّا تفترون. فمالکم انّکم

خدا تعالیٰ ازیں افتراہائے شما بزرگ و بلند تراست چرا درحق
خدا تعالیٰ تمہارے ان افتراؤں سے پاک اور برتر ہے کیوں

تجادلون فی المسیح الموعود وتصرّون علٰی انّہٗ

مسیح موعود جنگہا مے کنید وبرایں اصرار مے کنید کہ

مسیح موعود کے حق میں لڑتے ہو اوراس پر اصرار کرتے ہو کہ

ھوالمسیح ابن مریم وتقرء ون کتاب اللّٰہ

او ہماں مسیح ابن مریم باشد حالانکہ کتاب خدا مے خوانید

وہ وہی مسیح ابن مریم ہوگا حالانکہ تم خدا کی کتاب پڑھتے ہو

ثمّ تذھلون. وانّ اللّٰہ قد حکم بینکم و

باز غافل ہستید و خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ

پھر غافل ہو اور خدا نے ہم میں اور تم میں فیصلہ

بیننا وفَصّل الاٰیات لقومٍ یتّقون. وانّہٗ

وبرائے پرہیزگاراں نشانہا را واضح گردانیدہ و خدا

کردیا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نشانوں کو کھول دیا ہے اور خدا

اراد لیدافع عن الّذین اٰمنوا ویدفع فتن

مے خواہد کہ حمایت مومناں بکند و فتن ہائے

چاہتا ہے کہ مومنوں کی حمایت کرے اور صلیب کے

الصّلیب فھل انتم تکرھون. وقد جرت

صلیب دفع بنماید آیا شما پسند نمی کنید و عادت خدا

فتنوں کو دفع کرے کیا تم پسند نہیں کرتے اور خدا کی یہ

عادتہٗ ان یّرسل عبادہٗ عند سیل الفتن

جاری شدہ است کہ بندگان خود را دروقت سیل فتنہ ہا می فرستد

عادت ہے کہ اپنے بندوں کو فتنوں کے طوفان کے وقت بھیجتا ہے۔

فاسئلوا الّذین یعلمون ان کنتم ترتابون. أَفطمعون

از عالمان بپرسید اگر شک مے آرید آیا طمع مے دارید

یہ بات عالموں سے پوچھ لو اگر شک ہے کیا تم طمع رکھتے ہو

اَن یّاْتی المسیح من السّماء کما ظننتم وقد ﴿۸۶﴾

کہ مسیح موافق گمان شما از آسمان فرود آید و

کہ مسیح تمہارے گمان کے موافق آسمان سے اترے اور

خلت سنّة اللّٰه من قبل افلا تعلمون. وما

سنت خداوندی پیش ازیں گذشتہ آیا نمے دانید ہرگز

خدا کی سنّت پہلے اس سے گذر چکی کیا تم نہیں جانتے۔ ہرگز

جاء مرسلٌ بطریقٍ زعم الزّاعمون. فکیف

مرسلے بآں طور نیامدہ کہ گمان کنندگان پنداشتند پس چگونہ

کوئی رسول اس طرح سے نہیں آیا جس طرح گمان کرنے والوں نے جانا۔ پس

انتم تتوقّعون. وقد زعم الیهود من قبلکم

شما توقع مے دارید وپیش از شما یہود گمان بردند

تم کس طرح توقع رکھتے ہو اور تم سے پہلے یہودیوں کا گمان تھا

انّ مسیحهم لایأتی الّا بعد ان یّنزل نبیٌّ

کہ مسیح ایشاں نخواہد آمد مگر بعد ازاں کہ پیغمبرے از آسمان

کہ ان کا مسیح نہ آئے گا جب تک کوئی پیغمبر آسمان سے

مّن السّماء فما صدّق اللّٰه زعمهم فکفروا

بیاید خدا ایں گمان او شاں را راست نہ کرد لہٰذا

نہ اترلے خدا نے ان کے اس گمان کو سچا نہ کیا۔ اس لئے

بابن مریم وھم یختصمون. وکذالک زعموا

کفر ابن مریم کردند و ہنوز جنگ مے کنند و ہم چنیں گمان کردند
ابن مریم کا انکار کیا اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔ اور اسی طرح گمان کیا

انّ مثیل موسٰی من بنی اسرائیل فلمّا بعث

کہ مثیل موسیٰ از بنی اسرائیل خواہد بود مگر ہر گاہ آں موعود
کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل میں سے ہوگا مگر جس وقت وہ موعود

من بنی اسماعیل کفروا بہٖ والٰی یومنا ھٰذا

از بنی اسماعیل پیدا شد باو کفر کردند و تا امروز
بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوا اس کو نہ مانا اور اب تک

لایؤمنون فتلک سنّۃٌ مّن سنن اللّٰہ انّہٗ

ایمان نمے آرند۔ از عادات خداست کہ
نہیں مانتے۔ خدا کی عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے کہ

﴿۸۷﴾ یری بعض اجزاء نبأہٖ ویُخفی البعض فالّذین

بعض اجزائے پیشگوئی را ظاہر مے کند و بعضے را پوشیدہ می دارد۔ پس آنانکہ
پیشگوئی کے بعض اجزا کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض کو مخفی رکھتا ہے پس جن لوگوں کے

فی قلوبھم زیغٌ یجعلون ما اختفی متّکأً لانکارھم

دلہائے اوشاں کج مے باشند حصہ پوشیدہ را برائے انکار خود سند مے گیرند
دل ٹیڑھے ہوتے ہیں مخفی حصہ کو اپنے انکار کے لئے سند پکڑتے ہیں

وھم عمّا ظھر یعرضون. ولایتفکّرون لعلّہٗ

و از آنچہ ظاہر شدہ روے گردانند و فکر نمے کنند کہ شاید آں
اور جو حصّہ ظاہر ہوا اس سے منہ پھیرتے ہیں اور فکر نہیں کرتے کہ شاید وہ

فتنةٌ لّهم وقد كثر الامثال فما يقرء ون.

امتحان باشد برائے اوشاں ومثل ایں بسیار واقعات گذشتہ ولیکن نمے خوانند

امتحان ہو ان کے لئے اور اس جیسے بہت سے واقعات گذرے لیکن نہیں پڑھتے

لا تسلكوا طريقًا غير طريق القراٰن ياأَهل الدّهاء

اے دانشمنداں ہیچ راہے جز راہ قرآن اختیار نہ کنید

اے عقل والو قرآن کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار مت کرو

ولا تقولوا انّ عيسٰى نازلٌ مّن السّماء انتهوا

و مگوئید کہ عیسٰی از آسمان نازل شود باز بیائید

اور یہ نہ کہو کہ عیسیٰ آسمان سے اترے گا باز آجاؤ

خير لّكم ايّها المسلمون. انّكم اخترتم عقيدةً

در حق شما بہتراست شما عقیدہ اختیار کردہ اید

یہی تمہارے حق میں اچھا ہے اے مسلمانو! تم نے تو وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

لانظير لها فى الانبياء وانّا اخترنا عقيدةً

کہ در انبیاء نظیر آں نیست و ما آں عقیدہ را اختیار کردہ ایم

جس کی مثال نبیوں میں نہیں اور ہم نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

كثرت نظائرها فى الرّسل والاصفياء فايّ

کہ در رسولاں و برگزیدگان نظائر آں بے شمار اند پس ازیں

کہ رسولوں اور برگزیدوں میں اس کی نظیریں بے شمار ہیں پس ان

الفريقين احقّ بالامن واقرب الى الصّدق ﴿۸۸﴾

دو فریق حق دار امن و نزدیک صدق و صفا

دونوں فریقوں میں سے امن کا حق دار اور صدق و صفا کے

والصّفاء ایّها العاقلون. ومانزل نبیٌّ مّن السّماء

کدام است و پیش ازیں ہیچ نبی از آسمان نازل
نزدیک کونسا ہے اور اس سے پہلے کوئی نبی آسمان سے نازل

من قبل فکیف انتم تترقّبون. وکان الیهود

نہ شدہ است شما چگونہ انتظار مے کشید یہود
نہیں ہوا تم کس طرح انتظار کرتے ہو۔ یہود بھی

یعتقدون کمثلکم انّ الیاس ینزل من السّماء

مثل شما اعتقاد مے داشتند کہ الیاس پیش از مسیح از آسمان
تمہارے جیسا اعتقاد رکھتے تھے کہ الیاس مسیح سے پہلے آسمان سے

قبل المسیح وکانوا علیه یصرّون. فلمّاجاء

نازل شود و برایں عقیدہ اصرار مے کردند پس چوں
نازل ہوگا اور اس عقیدہ پر اصرار کرتے تھے اور جس وقت

المسیح کذّبه القوم وقالوا کیف نقبلهٗ و

مسیح آمد او را تکذیب کردند وگفتند او را چگونہ قبول کنیم و
مسیح آیا اس کی تکذیب کی اور کہا اس کو کس طرح قبول کریں کیونکہ

مانزل الیاس ولایأْتی المسیح الصّادق الّا

ہنوز الیاس نازل نشدہ و ضرور است کہ مسیح صادق
ابھی الیاس نہیں اترا اور ضرور ہے کہ سچا مسیح

بعد نزولهٖ و انّا لهٗ منتظرون . فردّ عیسٰی

بعد نزول الیاس نازل شود و ماچشم در راہ او ہستیم ۔ پس عیسٰی
الیاس کے نزول کے بعد نازل ہو اور ہم اس کے منتظر ہیں پس عیسٰی نے

مازعموه وقال انّ یحي الّذی ارسل من

گمان ایشاں را ردّ کرد وگفت کہ آں یحییٰ کہ پیش از من فرستادہ شدہ

ان کا گمان رد کیا اور کہا کہ حضرت یحییٰ جو میرے سے پہلے بھیجا گیا ہے

قبلی هو الیاس ان کنتم تقبلون. فما قبلوا

است ہماں الیاس است اگر قبول مے کنید پس نہ قبول

وہی الیاس ہے اگر قبول کرو۔ پس نہ قبول کیا

﴿۸۹﴾ وکفروا بعیسی ابن مریم رسول اللّٰه فغضب

و حضرت عیسٰی را قبول نہ☆ کردند پس

اور حضرت عیسیٰ کو قبول نہ☆ کیا پس

اللّٰه علیهم ولعنهم وانزل علیهم رجزهٗ

خدابر ایشاں غضبناک شد و لعنت کرد و برکفر ایشاں طاعون

خدا ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت بھیجی اور ان کے کفر پر طاعون

بما کانوا یکفرون. ثمّ اتّبعتم عقیدتهم

برایشاں فرستاد باایں ہمہ شما عقیدۂ یہود را پیروی کردید

ان پر بھیجا باوجود اس کے پھر تم نے یہود کے عقیدہ کی

بقولکم انّ المسیح ینزل من السّماء أو صّکم

کہ مسیح از آسمان نازل بشود آیا یہود شمارا وصیت

پیروی کی کہ مسیح آسمان سے اترے گا کیا یہودیوں نے تم کو وصیت

الیهود ام تشابهت القلوب والعیون.

کردند یا دل و دیدہ بایشاں مشابہ شدہ اند۔

کی یا دل اور آنکھ ان جیسے ہوگئے۔

☆ سہوکتابت ہے۔ بمطابق عربی عبارت فارسی میں'' نہ قبول کردند وحضرت عیسیٰ راانکار کردند ''جبکہ اردو میں '' حضرت عیسیٰ کاانکار کیا '' ہوناچاہیے۔(ناشر)

فصارت اهواء کم کاهواء هم وقرب أن تجزون

پس خواہش شما خواہش ایشاں گردید و نزدیک است کہ شما
تمہاری اور ان کی ایک خواہش ہوگئی اور قریب ہے کہ تم کو بھی وہی سزا ملے

کجزاء هم فاتّقوا اللّٰه ولا تتّبعوا سنن المغضوب

بہموں پاداش گرفتار بشوید کہ ایشاں شدند پس از خدا بترسید و براہ قوم مغضوب علیهم
جو ان کو ملی پس خدا سے ڈرو اور مغضوب علیهم قوم کی راہ پر نہ چلو

علیهم فیمسّکم العذاب وانتم تقرءون الفاتحة

رفتار نکنید کہ شمارا عذاب برسد و شما فاتحہ را میخوانید
ورنہ تم پر عذاب ہوگا اور تم سورۂ فاتحہ کو پڑھتے ہو

الا تعلمون. وقد سمّی اللّٰه تلک الیهود

آیا نمے دانید کہ خدا آں یہود را بنام
کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ان یہودیوں کا نام

المغضوب علیهم وحذّرکم فی امّ الکتاب ان ﴿۹۰﴾

مغضوب علیهم یاد کرد و درسورۃ فاتحہ شمارا بترسانید ازیں کہ
مغضوب علیهم رکھا اور سورۃ فاتحہ میں تم کو اس بات سے ڈرایا کہ

تکونوا کمثلهم وذکّرکم انّهم اهلکوا بالطّاعون

شما مانند اوشاں شوید وشمارا یاد بداد کہ اوشاں باطاعون ہلاک شدند
تم ان جیسے ہو جاؤ اور تم کو یاد دلایا کہ وہ طاعون سے ہلاک کئے گئے

فما لکم تنسون وصایا اللّٰه ولا تتّقون ربّکم

چہ شد کہ احکام خدا را فراموش مے کنید و ازو نمے ترسید
تمہیں کیا ہوگیا کہ تم خدا کے حکموں کو بھول گئے اور اس سے نہیں ڈرتے

ولا تحذرون. ولا تفکّرون فی قول اللّٰہ غیر

در قول خدا تعالیٰ اندیشہ نمے کنید کہ

خدا تعالیٰ کی کلام میں غور نہیں کرتے کہ

المغضوب علیهم ولم یقل غیر الیهود فانّهٗ

غیر المغضوب علیهم فرمودہ و غیر الیهود نہ گفتہ زیرا کہ

غیر المغضوب فرمایا غیر الیهود نہیں فرمایا کیونکہ

اومٰی فی هٰذهٖ الٰی عذابٍ اصابهم والٰی عذابٍ

دریں اشارہ بسوئے آں عذاب است کہ باوشاں رسید وبشما

اس میں اشارہ اس عذاب کی طرف ہے جوان کو پہنچا اور جو

یّصیبکم ان لّم تنتهوا فهل انتم منتهون .

خواہد رسید اگر باز نیامدید پس آیا ممکن است کہ شما باز بیائید

تمہیں پہنچے گا اگر تم باز نہ آئے پس کیا ممکن ہے کہ تم بچے رہو

وانّهٗ نبأٌ عظیمٌ وقد ظهرت اٰثارهٗ وانّ فی

و ایں خبر بزرگ است و آثار آں ظاہر شدہ و البتہ دریں

اور یہ بڑی اطلاع ہے اور اس کے نشان ظاہر ہوگئے اور

هٰذا لاٰیةً لّقومٍ یّفکّرون. وقد غضب اللّٰه

نشان است برائے آناں کہ فکر مے کنند و ہر آئینہ خدا

اس میں ان کے لئے نشان ہے جوفکر کرتے ہیں اورخدا یہودیوں پر اس بات سے

علٰی الیهود بقولهم انّ موعودهم ینزل من ﴿۹۱﴾

بر یہود خشمناک شد چوں گفتند کہ موعود ما از آسمان

غصہ ہوا جب انہوں نے کہا کہ ہمارا موعود آسمان سے

السّماء ثمّ یاتی المسیح فقال اللّٰہ علٰی لسان

نازل شود باز درپس آں مسیح بیاید پس خدا برزبان

نازل ہوگا پھر اس کے بعد مسیح نازل ہوگا پس خدا نے عیسٰی کی زبانی

عیسٰی انّھم قومٌ مبطلون. فمالکم ترجون امرًا

عیسٰی فرمود کہ اینہا قوم باطل پرست ہستند اکنوں چہ شد کہ شما امیدوار ہماں امر

فرمایا کہ یہ باطل پرست قوم ہے۔ اب تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اسی بات کے

ابطلہ اللّٰہ من قبل والمؤمن لایلدغ من جحرٍ

مے باشید کہ پیش ازیں خدا آں را باطل قرارداد و ثابت است کہ مومن از یک سوراخ

امیدوار ہو جسے خدا نے اس سے پہلے باطل قرار دیا اور ثابت ہے کہ مومن ایک ہی سوراخ سے☆

وّاحدٍ مرّتین ویتّعظ بغیرہٖ لِئلّا یلومہ اللّائمون.

دوبار گزیدہ نمے شود ونیز از دیگراں عبرت مے پذیرد تانشانہ ملامت نہ گردد

نہیں کاٹا جاتا اور یہ کہ دوسروں سے عبرت پکڑتا ہے تا ملامت کا نشانہ نہ بنے

أتکملون ھٰذہ المشابھۃ بالسنکم وغلوّکم

آیا ایں مشابہت را با زبان خود و از غلو کردن

کیا تم اس مشابہت کو اپنی زبان سے اور نزول کے عقیدہ پر غلو کرنے سے

علٰی عقیدۃ النّزول وتعلمون انّ المسیح قد

برعقیدہ نزول کامل مے کنید و شما مے دانید کہ مسیح

کامل کرتے ہو اورتم جانتے ہو کہ مسیح نے

خالف ھٰذا الرّأی فمالکم تحبّونہٗ ثمّ تعصون

خلاف ایں رائے کردہ پس چہ سبب است کہ اورا دوست مے دارید و

اس رائے کے خلاف کیا ہے۔ پس کیا سبب ہے کہ اس کی دوستی کا دم بھرتے ہولیکن

☆ سہوکتابت معلوم ہوتا ہے۔ بمطابق عربی عبارت اردوترجمہ میں'' دو بار ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

حکمۂ وتخالفون. وانّ الطّاعون قریبٌ مّن

از حکم او سر باز مے زنید و طاعون نزد

اس کا حکم نہیں مانتے اور طاعون تمہارے گھر کے قریب

دارکم وماتدری نفسٌ مّایفعل بھافی سنۃٍ ﴿۹۲﴾

خانۂ شما خیمہ زدہ و ہیچ نفسے نمے داند کہ درسال آئندہ برسرش

پہنچ گئی اور کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ سال میں اس کے سر پر

اٰتیۃٍ فلا تکفروا کلّ الکفر وتوبوا الی اللّٰہ الّذی

چہ فرود آید پس کفررا بایں حد نہ رسانید و بسوئے خدا رجوع آرید کہ آخر

کیا گزرے گا پس کفر کو اس حد تک نہ پہنچاؤ اور خدا کی طرف آؤ کہ آخر

الیہ ترجعون. وتعلمون انّہٗ رجزٌ نزل علی

رجوع بسوئے اوخواہد بود شمامے دانید کہ ایں طاعون ہماں رجز است کہ

اسی کے پاس جانا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ طاعون وہی عذاب ہے جو

الیھود ثمّ ینزل علی الّذین یشابھونھم غضبًا

بر یہود نازل شد باز بروشاں از غضب خدا نازل شود کہ مشابہت با یہود پیدا کنند

یہود پر نازل ہوا پھر ان لوگوں پر یہ عذاب خدا کے غضب سے نازل ہوگا جو یہودیوں کی طرح

مّن اللّٰہ وذالک ھوالسّرّفی اٰیۃ غیر المغضوب

ہمیں راز است درآیت غیرالمغضوب علیھم

ہو جائیں گے غیرالمغضوب علیھم کی آیت میں یہی بھید ہے

علیھم ایّھا المتدبّرون. یاحسرۃً علی النّاس

وائے بر مردم کہ

ان لوگوں پر افسوس

انّھم یرون اٰیات اللّٰہ وایّامہٖ ثمّ یعرضون.

نشان ہائے خدا وروزہایش رامے بینند باز رد مے گردانند

جو خدا کے نشانوں کو اور اس کے دنوں کو دیکھتے ہیں پھر منہ پھیرتے ہیں

واذا قیل لھم اٰمنوا بما وعد اللّٰہ فی سورۃ النّور

چوں باوشاں گفتہ شود کہ بروعدہ خدا کہ درسورہ نور و فاتحہ مذکوراست

پھر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے اس وعدہ پر جو سورۃ نور میں اور فاتحہ میں مذکور

والفاتحۃ قالوا أنؤمن کما اٰمن الجاھلون.

ایمان آرید میگویند آیا مثل جاہلان ایماں بیاریم

ہے ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم جاہلوں کی طرح ایمان لائیں

﴿۹۳﴾ الا انّھم ھم الجھلاء ولٰکن لّایشعرون. وَ

آگاہ باش کہ ہمیں جاہلانند و لیکن شعور ندارند و

خبردار کہ یہی لوگ جاہل ہیں لیکن بے شعور ہیں اور

اذا قیل لھم اتّقوا اللّٰہ ولاتتّبعوا اھواء کم

ہرگاہ گفتہ شود کہ از خدا بترسید و پیروی خواہش نکنید

جس وقت کہا جائے کہ خدا سے ڈرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو

قالوا انّما نحن متّقون. وقد ترکوا القراٰن

گویند ما متقی ہستیم حالانکہ قرآن را از ظلم و تکبّر

کہتے ہیں کہ ہم پرہیزگار ہیں حالانکہ قرآن کو ظلم اور تکبّر سے

ظلمًا وّعلوًّا واذا دعوا الی الحقّ فھم یغضبون.

ترک دادہ اند وہرگاہ بسوئے حق ایشاں را بخوانیم خشم مے گیرند

چھوڑ دیا ہے اور جس وقت حق کی طرف انہیں بلائیں غصّہ سے بھر جاتے ہیں

وایّ جھالةٍ اکبر من انّھم ذھبوا الٰی اقوالٍ شتّٰی

وبزرگ تر ازیں جہل چہ باشد کہ گفتار ہائے پراگندہ را قبول کردہ اند

اور اس سے زیادہ اور کیا جہالت ہے کہ پریشان باتوں کو مانا ہوا ہے۔

وبوعد القراٰن لا یؤمنون. وانّہٗ کتابٌ لا

و وعدۂ قرآن را نمے پذیرند و قرآن کتابے است کہ

اور قرآن کے وعدہ کو قبول نہیں کرتے اور قرآن ایک ایسی کتاب ہے

یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہٖ

باطل را از پیش و از پس دراں راہ نیست

کہ باطل کو اس میں کسی طرف سے راہ نہیں

وھل یستوی الیقین والظّنون. وانّ الاحادیث

و آیا ممکن است کہ یقین و گمان برابر بشوند و ثابت است کہ ہمہ حدیث ہا

اور کیا ممکن ہے کہ یقین اور گمان برابر ہو جائیں۔ اور ثابت ہے کہ تمام حدیثیں

کلّھا قد جمعت بعد مائةٍ او مأتین وانّ

بعد از یک صد یا دو صد سال جمع کردہ شدہ اند و

ایک سو یا دو سو برس کے بعد جمع کی گئی ہیں اور

فرق الاسلام فیھا یتنازعون. وامّا القراٰن

فرقہائے مسلماناں دراں ہا نزاع و جنگ مے کنند و درحقیقت در قرآن

مسلمانوں کے فرقے ان میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور حقیقت میں قرآن میں

فلاشبھة فیہ وانّہٗ ھو الّذی نزّل صدقًا و ﴿۹۴﴾

ہیچ شبہ نیست و ہموں بر نبی ما

کوئی شبہ نہیں اور وہی ہمارے نبی پر

حقًّا علی نبیّنا، وخرج من فیه، أأنتم فیه

نازل شدہ و از دہان پاکش بیروں آمدہ آیا دریں

نازل ہوا ہے اور اس کے پاک منہ سے نکلا ہے کیا اس میں

ترتابون؟ فبأی حدیث بعده تؤمنون.

شک مے کنید پس بر کدام حدیث بعد از قرآن ایمان مے آرید

تم کو شک ہے پس کس حدیث پر قرآن کے بعد ایمان لاتے ہو۔

أتؤثرون الظنّ علی الذی قال اللّٰه فی شأنه

آیا ظن را برآں کتاب اختیار مے کنید کہ خدا تعالیٰ درشان او فرمودہ

کیا اس کتاب کو چھوڑ کر گمان کو اختیار کرتے ہو جس کی شان میں خدا تعالیٰ نے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [1] **.وقالوا**

انا نحن نزلنا الذکر الآیة و مے گویند

فرمایا کہ انا نحن نزلنا الذکر الآیة اور کہتے ہیں

إنّا وجدنا آباء نا علی طریق وإنّا علی آثارهم

ما بزرگان خود را بر طریقے یافتہ ایم و ما بر نقش پائے او شاں

کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر

سالکون .انظرْ کیف أقرّوا بترک القرآن، ثم

خواہیم رفت نگاہ بکن کہ چگونہ اقرار ترک قرآن مے کنند باز

چلیں گے دیکھ کہ کس طرح قرآن کو چھوڑنے کا اقرار کرتے ہیں پھر

انظر کیف یختصمون . وقالوا إن الأحادیث

نگاہ بکن کہ چگونہ استیزہ مے کنند و مے گویند کہ حدیث ہا

دیکھ کہ کس طرح لڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیثیں

[1] الحجر:۱۰

قد اتفقت علٰی ما اعتقدنا، وإنُ هم إلا یکذبون.

برعقاید ما اتفاق مے دارند و ایشاں دریں سخن دروغگو ہستند
ہمارے عقائد کی نسبت متفق علیہ ہیں اور وہ صریح اس بات میں جھوٹے ہیں اور جانتے ہیں

وقد علموا أن أکثر أخبار النبی تُوافِق القرآن،

و مے دانند کہ اکثر اخبار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام موافق باقرآن مے باشند
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں قرآن سے موافق ہوتی ہیں

والذی لم یوافق فقد وضعه الواضعون .وإن ﴿۹۵﴾

و آنچہ موافق نیست البتہ آں را واضعے وضع کردہ است و
اور جو موافق نہیں وہ بے شک موضوع ہے اور

العصمة من صفات القرآن خاصةً، وإنّ القصص

معصوم بودن مخصوصاً از صفات قرآن است و
معصوم ہونا قرآن کی ہی خاص صفت ہے اور

لا تجری النسخ علیها کما أنتم تُقرّون، فأین

نسخ بر قصہ ہا جاری نمے شود چنانچہ خود شما اقرار مے کنید
قصے منسوخ نہیں جیسا کہ تم کو خود اقرار ہے۔

تفرّون من حقٍّ حصحصَ، وإلامَ تجادلون؟

اکنوں از حق ثابت و واضح کجا فرار مے کنید و تاکجا جدال مے کنید
اب ثابت اور واضح حق سے کہاں بھاگو گے اور کب تک لڑو گے

أرأیتم إن کنتُ من عند اللّٰه ثم کذّبتمونی،

نگاہے بکنید کہ اگر من از طرف خدا مے باشم و شما تکذیب من مے کنید
بھلا دیکھو تو کہ اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم میری تکذیب کرتے رہے

فما بالكم أيّها المكذّبون؟ وإن اللّٰه قد أخبر عن

انجام شما چه خواهد بود و ہر آئینہ خدا از

تو تمہارا انجام کیا ہو گا اور خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام

موت المسيح فی سورة المائدة، والحديث

موتِ مسیح علیہ السلام در سورہ مائدہ خبر داد و حدیث مے گوید

کی موت کی نسبت سورۂ مائدہ میں خبر دی ہے اور حدیث میں ہے

أخبرنا أن عمره مائة وعشرون، وبشّرنا الله فی

کہ عمر او بیکصد و بست سال رسیدہ و نیز خدا در

کہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور نیز خدا نے

﴿۹۶﴾ سورة النور بأن الخلفاء من هذه الأمّة، فكان

سورۃ نور مارا مژدہ بداد کہ خلفاء ازیں امت خواہند بود پس

سورۃ نور میں ہم کو بشارت دی ہے کہ خلیفے اس امت سے ہوں گے پس ضرور

خاتمُ الخلفاء من المسلمين بالضرورة، وهو

برہمیں طریق بالضرور خاتم الخلفا از میان مسلماناں پیدا شدہ و ہماں

اسی طریق پر خاتم الخلفاء مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اور وہی

المسيح الموعود من غير الشک والشبهة، فقد

بلاریب مسیح موعود است۔ پس

بغیر کسی شک کے مسیح موعود ہے پس

فتح اللّٰه بيننا وبينكم إن كنتم تبصرون.

اگر بینا ہستید خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ است

اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو خدا نے ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا ہے

وهل بقی بعد ذالک شکّ لقوم یتّقون؟ فقد

اکنون آیا بعد ازیں ہمہ ہیچ شکے برائے پرہیزگاراں باقی ماندہ است
کیا اب اس سب کے بعد کوئی شک پرہیزگاروں کے لئے باقی رہ گیا ہے؟

أُوتینا حجّة بالغة من اللّٰه، وما فی أیدیکم إلّا

ما را خدا حجت بالغہ ارزانی فرمودہ و در دستِ شما بغیر از
ہم کو خدا نے حجت بالغہ دی ہے اور تمہارے ہاتھ میں

الذی نحت الخاطئون .وقالوا إن المسیح ینـزل

تراشیدہ خطاکاراں ہیچ نیست۔ و مے گویند کہ مسیح علیہ السلام
خطاکاروں کے گھڑے ہوئے کے سوا اور کچھ نہیں اور کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام

بسِمْتِ شرقی من دمشقَ وهذا هو الحق

در طرف شرقی دمشق نازل شود وہمیں حق است
دمشق کے مشرق کی طرف اترے گا اور یہی ٹھیک ہے

إن کنتم تتفکرون .وإنّ المسیح قد ظهر

اگر فکر کنید و ہر آئینہ مسیح
اگر سوچو اور مسیح

فی الأرض الشرقیة کما أنّ الدّجّال قد ظهر

در زمین مشرق ظاہر شدہ است چنانکہ دجال ہم در ہماں زمین
مشرق کی زمین میں ظاہر ہوا ہے جیسا کہ دجال بھی اسی زمین

فیها، فالمسیح شرقی والدجّال شرقی، وفی ﴿۹۷﴾

ظاہر شدہ پس مسیح ہم شرقی است و دجال ہم شرقی است و در
میں ظاہر ہوا ہے پس مسیح بھی مشرق میں ہوا اور دجال بھی مشرق میں اور

الشِّرک کثُر المشرکون .وإن قریتی هذه

شرک مشرکان افزونی و ترقی یافتہ اند و ایں دِہ ما
مشرک شرک میں بڑھ گئے اور یہ ہمارا گاؤں

شرقیة من دمشقَ، فاسألوا من یعلمها إن

بطرف شرقی دمشق واقع شدہ از عالمے پرسید اگر
دمشق کے مشرق کی طرف ہے کسی جغرافیہ دان سے پوچھ لو اگر

کنتم لا تعلمون .وإن هذا المُلک مُلک الهند

شما خود نمی دانید و ایں ملک ہند
تم خود نہیں جانتے۔ اور یہ ہندوستان کا ملک

شرقیٌّ مِن حجاز، فتمَّ ما أومی النبی إلی المشرق

از ملک حجاز بطرف مشرق واقع شدہ است۔ پس راست آمد آنچہ حضرت نبی ایما کردہ بود
حجاز کے ملک سے مشرق کی سمت ہے پس سچ نکلا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا

للدجَّال والمسیحِ، وتم وعد اللّٰه صدقًا وحقّا،

کہ دجال و مسیح در مشرق ظہور خواہند کرد و وعدہ خدا راست و حق ثابت شدہ
کہ دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے اور خدا کا وعدہ سچ اور حق ثابت ہوا

فلا تحاربوا اللّٰه أیها المستعجلون .

پس اے شتاب کاراں باخدا جنگ نہ کنید
پس اے جلد بازو! خدا کے ساتھ مت لڑو

وإنکم ترون کیف تنصّرَ الناس وارتدّوا من

شما مے بینید کہ مردم نصرانی شدہ و از دین خدا
تم دیکھتے ہو کہ لوگ عیسائی ہو گئے اور خدا کے دین سے

دین اللّٰـه، ثم تقولون ما جاء مرسل مِن

برگردیده اند باز مے گوئید کہ از طرف خدا ہیچ مرسلے
پھر گئے ہیں پھر کہتے ہو کہ خدا کی طرف سے کوئی رسول

عند اللّٰه، ما لكم كيف تحكمون .وإن هٰذه ﴿۹۸﴾

نیامدہ ایں چہ فیصلہ می کنید و ایں
نہیں آیا یہ تمہارا کیسا فیصلہ ہے۔ اور یہ

الأرض فاقتْ كلَّ أرض بفتنها أتعلمون كمثلها

زمین ہند در فتنہ و فساد بر
ہندوستان کی زمین فتنہ و فساد میں سب زمینوں سے بڑھ گئی ہے۔ کیا

أرضًا أُخْرٰى، فأَرُونا تلك الأرض إن كنتم

ہمہ زمین سبقت کردہ است آیا مثل آں زمین دیگر در علم شما ہست اگر صادق
اس جیسی زمین کوئی اور تمہیں معلوم ہے؟ اگر سچے ہو تو اس زمین کا پتہ دو

تصدُقون .وقد شهدت السماء والأرض

ہستید آں زمین را بما نشان بدہید۔ و ہر آئینہ آسمان و زمین
اور بے شک آسمان اور زمین

والزمان والمكان على صدقي، ومضى من هذه

و زمان و مکان بر راستی من گواہی دادہ اند و نیز
اور زمان اور مکان نے میری سچائی پر گواہی دی ہے اور اس

المائة قريبًا من خُمُسها، فبأىّ شهادةٍ بعدها

ازیں صد قریب خمس سپری شدہ اکنوں بعد ازیں از کدام گواہی
صدی میں سے قریباً پانچواں حصہ گذر بھی گیا اب اس کے بعد کون سی گواہی

تستيقظون؟ وقد أَرَى اللّٰه آياتِه قريبًا من

بیدار خواہید شد و نیز خدا قریب بہ سیصد نشان ظاہر
تم کو جگائے گی اور نیز خدا نے تین سو نشان کے قریب ظاہر

ثلاث مائة، ورآها الشهداء الذين كانوا زهاء

کردہ و ایں نشان ہا را
کر دیئے اور ان نشانوں کو

مائة ألف أو يزيدون . وإن كنتم تظنون أنهم

زیادہ از صد ہزار مردم بچشم سر دیدہ اند و اگر او شاں را بر دروغ
ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اگر ان کو جھوٹا سمجھتے ہو

كذبوا فأْتوا بشهداء كمثلهم كاذبين يشهدوا لكم ﴿۹۹﴾

مے پندارید پس مانند اوشاں گواہاں بیارید کہ در حق شما گواہی بدہند
تو ان جیسے گواہ لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں

إن كنتم صادقين فيما تدّعون .وإنّ نصر اللّٰه

اگر دریں دعویٰ بر راستی ہستید و یقیناً
اگر اس دعویٰ میں سچ پر ہو اور یقیناً

أتاكم في وقته فهل أنتم تردّون؟

مدد خدا در وقت بشما رسید آیا آں را ردّ مے کنید
خدا کی مدد عین وقت پر تم کو پہنچی کیا اسے رد کر دو گے۔

وإن تعُدّوا دلائل صدقي لا تحصوها، وإن

و اگر دلائل راستی مرا شمار بکنید نتوانید و یقیناً
اور میری سچائی کی دلیلیں اس قدر ہیں کہ تم ان کو نہیں گن سکتے اور یقیناً

الكاذبين لا يُؤتى لهم آية ولا هم يُنصَرون.

کاذبان را نشانے و نصرتے دادہ نمے شود۔
جھوٹوں کو کوئی نشان اور کوئی مدد نہیں دی جاتی۔

وإن الفاتحة كَفَتْ لسعيدٍ يطلب الحق ولا

و سورۃ فاتحہ برائے سعادت مندے کہ حق مے جوید و
اور فاتحہ کی سورۃ اس سعادت مند کے لئے جو حق تلاش کرتا اور

يمرّ علينا كالذين يستكبرون .فإن اللّٰه ذكر فيه

از پیش ما مانند متکبرے نمے گزرد کافی است زیراکہ خدا
ہمارے سامنے سے متکبر کی طرح نہیں گذرتا کافی ہے کیونکہ خدا نے

فِرَقًا ثلاثا خَلوا من قبلُ وهم المنعم عليهم

دراں سورہ فرقہائے سہ گانہ را ذکر فرمودہ کہ در زمان پیشین گذشتند و
اس سورۃ میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے جو اگلے زمانہ میں گذرے اور وہ

والمغضوب عليهم والضالون، ثم جعل هذه

اوشاں منعم علیہم و مغضوب علیہم و ضالین ہستند
یہ ہیں منعم علیہم اور مغضوب علیہم اور ضالین۔

الأُمّةَ فرقة رابعةً، وأوماَ الفاتحةُ

باز ایں امت را فرقہ چہارم قرار دادہ و در فاتحہ
پھر اس امت کو چوتھا فرقہ قرار دیا اور فاتحہ

إلٰى أنّهم ورثوا تلك الثلاثة، إمّا ﴿۱۰۰﴾

ایما کردہ کہ اوشاں ازیں فرقہائے سہ گانہ یا وارث
میں اشارہ کیا کہ وہ ان تین فرقوں میں سے یا تو

من المنعَم علیهم، أو من المغضوب علیهم، أو

منعم علیہم خواہند بود یا وارث مغضوب علیہم یا
منعم علیہم کے وارث ہوں گے یا مغضوب علیہم کے وارث ہوں گے یا

من الذین یضلّون ویتنصّرون، وأمَر أن یسأل

وارث ضالین خواہند گردید۔ و امر فرمودہ کہ
ضالین کے وارث ہوں گے اور حکم دیا ہے کہ

المسلمون ربّهم أن یجعلهم من الفرقة الأولی

مسلمانان از رب خویش بخواہند کہ اوشاں را از فرقہ اول بگرداند
مسلمان اپنے رب سے چاہیں کہ ان کو پہلے فرقہ میں سے بناوے

ولا یجعلهم من الذین غضب علیهم ولا من

و از مغضوب علیہم و ضالین
اور مغضوب علیہم اور ضالین میں سے نہ بناوے

الضالین الذین یعبدون عیسی وبربّهم یشرکون .

کہ عیسیٰ را مے پرستند و با پروردگار خود شریک مے سازند نہ گرداند
جو عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور اپنے پروردگار کے برابر بناتے ہیں

وکان فی هذا أنباءٌ ثلاث لقوم یتفرّسون .

و دریں سہ گانہ پیشگوئی ہا است برائے آنانکہ از فراست کار گیرند
اور اس میں☆ ان کے لئے جو فراست سے کام لیتے ہیں اس میں تین پیشگوئیاں ہیں

فلمّا جاء وقت هذه الأنباء بدأ اللّٰه من

پس ہر گاہ وقت ایں پیشگوئی ہا بیامد خدا از ضالین
پس جب ان پیشگوئیوں کا وقت پہنچ گیا خدا نے ضالین سے

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ بمطابق عبارت'' اس میں '' زائد ہے۔(ناشر)

الضالين كما أنتم تنظرون، فخرج النصارٰى

آغاز فرمود چنانکہ شما مے بینید۔ پس نصارٰی
شروع کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پس نصارٰی

من دَيُرهم بقوّة لا يدان لها وّهم من كلّ حدَبٍ ﴿۱۰۱﴾

از کنشتہائے خود بآں قوت خروج کردہ اند کہ ہیچ کس را دست برابری باوشاں نیست و او شاں
ایسی قوت کے ساتھ اپنے گرجاؤں سے نکلے ہیں کہ کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہر ایک

ينسلون، وزُلزلت الأرض زلزالها وأخرجت

از بالائے ہر بلندی مے شتابند و زمین در جنبیدن آمد
اونچائی پر سے دوڑتے ہیں اور زمین ہلنے لگی

أثقالها، وتنصّرَ فوج من المسلمين كما أنتم

و ہمہ بارہائے خود را بروں داد و بسیارے از مسلماناں نصرانی شدند
اور اپنے سب بوجھ اُگل دیے اور مسلمانوں میں سے بہت سے نصرانی ہو گئے

تشاهدون .ثم جاء وقت النبأ الثانی ..أعنی

باز وقت خبر دوم آمد
پھر دوسری خبر کا وقت پہنچا

وقت خروج المغضوب عليهم كما كان

یعنی وقت خروج مغضوب علیہم
یعنی مغضوب علیہم کے نکلنے کا وقت

الوعد الربّانی، فصار طائفة من

چنانکہ خدا وعدہ فرمودہ بود پس گروہے از
جیسا کہ خدا نے وعدہ فرمایا تھا پس مسلمانوں کے ایک گروہ نے

المسلمين على سيرة اليهود الذين غضب الله

مسلماناں رفتار و نمونۂ یہود اختیار کردند کہ مورد غضب الٰہی بودند
یہودیوں کی راہ اور نمونہ اختیار کر لیا جو خدا کے غضب کے نیچے تھے

عليهم، وصارت أهواؤهم كأهوائهم وآراؤهم

و در ہوا
اور ان کی خواہشیں

كآرائهم ورياؤهم كريائهم وشحناؤهم كشحنائهم

و ریا و کینہ و دشمنی و سرکشی مانند ایشاں گردیدند
اور ریا اور کینہ اور دشمنی اور سرکشی بالکل ان جیسی ہو گئی

وإباؤهم كإبائهم يكذبون ويفسقون، ويظلمون

ہم چناں دروغ مے گویند و تبہ کاری مے کنند و بے داد
جھوٹ بولتے ہیں اور تبہ کاری کرتے ہیں اور ظلم

ويستكبرون، ويحبّون أن يسفكوا الدماء بغير ﴿۱۰۲﴾

و تکبر می ورزند و خون ناحق ریختن را دوست مے دارند
اور تکبر کرتے ہیں اور ناحق خون کرنے کو دوست رکھتے ہیں

حق ومُلِئتْ نفوسهم شُحًّا وبخلًا وحسدًا،

و نفسہائے اوشاں از آز و بخل و حسد پُر شدہ
اور ان کے نفس حرص اور طمع اور بخل اور حسد سے بھر گئے ہیں

وضُرِبت عليهم الذلّة فهم لا يُكرَمون فى السّماء

و بر ایشاں ذلت وارد شدہ چنانکہ نہ در آسمان عزت می یابند
اور وہ ذلیل ہو گئے ہیں نہ آسمان میں ان کی عزت ہے

ولا فی الأرض، ومِن کل باب یُطرَدون .

و نہ در زمین و از ہر راہ راندہ مے شوند و ہمچنیں
اور نہ زمین میں اور ہر ایک طرف سے دھتکارے جاتے ہیں اور اسی طرح

وکذالک مُلئت الأرض ظلما وجورًا وقَلّ

زمین از ستم و بے داد پُر شدہ و نیکوکاران کم گردیدند
زمین ظلم اور جور سے بھر گئی اور نیک لوگ کم ہو گئے

الصالحون .فنظر اللّٰہ إلی الأرض فوجد أهلها

دریں حال خدا بسوئے زمین نگہ کرد و اہل زمین را در سہ گونہ تاریکی ہا
ایسے وقت میں خدانے زمین کو دیکھا اور زمین والوں کو تین طرح کی تاریکی میں

فی ظلمات ثلاث :ظلمت الجهل وظلمت

یافت تاریکی جہل و تاریکی فسق
پایا ایک جہالت کا اندھیرا دوسرے فسق کا اندھیرا تیسرے ان لوگوں کا

الفسق وظلمت الدّاعین إلی التثلیث والوسواس

و آنکساں کہ بسوئے تثلیث و شیطان مردم را مے خوانند
اندھیرا جو تثلیث اور شیطان کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں

الخنّاس، فتذکّرَ فضلًا ورُحمًا وعُده الثالث الذی

پس از فضل و رحم وعدہ سوم را یاد کرد کہ برائے آں
پس فضل اور رحم کر کے تیسرے وعدہ کو یاد کیا جس کے لئے

یدعون له الداعون، فأنعمَ علی هذه الأُمّة

دعا گویاں دعا مے کردند پس از فرستادن مثیل عیسیٰ
دعا کرنے والے دعا کرتے تھے پس مثیل عیسیٰ کو بھیجنے سے

﴿۱۰۳﴾

بإرسال مثيلِ عيسٰى، وهل يُنكِر بعده إلّا العمون؟

بریں امت انعام کرد و برایں جز نابیناياں کسے انکار نمے کند
اس امت پر انعام کیا اور اس پر اندھوں کے سوا اور کوئی انکار نہیں کرتا

وإن الذين آمنوا بأنباء القرآن ومواعيده وكفروا

و آناں کہ ایمان بر خبر ہائے قرآن و وعدہ ہایش آوردند و
اور وہ لوگ جو قرآن شریف کی خبروں اور اس کے وعدوں پر ایمان لائے

بما خالفها، أولئك هم المؤمنون حقّا،

مخالف آنرا انکار کردند مومناں درست ہموں ہستند
اور جو اس کے خلاف تھا اس سے انکار کیا ٹھیک مومن یہی ہیں

وأولئك الذين هدى اللّٰه قلوبهم، وأولئك هم

و ہمانند کہ خدا دل او شاں را ہدایت بخشید وہمان
اور یہی وہ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے ہدایت دی اور یہی

المهتدون .وما نبيُّنا إلا محمدٌ، وما كتابنا إلا

ہدایت یافتگانند و نبیٔ ما بغیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم و کتاب ما
ہدایت پائے ہوئے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ہمارا اور کوئی نبی نہیں اور قرآن کے

القرآن، فاطلبوا الرشد منه أيها المسترشدون .

بغیر قرآن نیست اے طالبان رشد از وے رشد طلب بکنید
سوا ہماری اور کوئی کتاب نہیں۔ اے رشد کے طالبو! اس سے رشد طلب کرو

وإنا عُلّمنا دعوةً فى الفاتحة، واستجابَها اللّٰه

و ما را در فاتحہ دعائے آموختند و آں دعا را خداوند تعالیٰ شانہ
اور ہم کو فاتحہ میں دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا کو خدا تعالیٰ نے

فی سورة النور، فما لکم تترکون لُبَّ القرآن

در سورۃ النور قبول فرمود پس چرا مغز قرآن را مے گذارید و
سورۃ نور میں قبول فرمایا پس کیوں قرآن کے مغز کو چھوڑتے ہو اور

وعلی القشر تقنعون .ولا غُمّةَ فی مواعید

بر پوست قناعت می کنید در وعدہ ہائے قرآن ہیچ پوشیدگی نیست
چھلکے پر قناعت کرتے ہو۔ قرآن کے وعدوں میں کوئی پوشیدگی نہیں

القرآن بل ھو بیان واضح لقوم یّفھمون. ﴿۱۰۴﴾

بلکہ آں بیان واضح است برائے آناں کہ مے فہمند
بلکہ کھلا بیان ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں

فما لکم ترُدّون نِعمَ اللّٰہ بعد نزولھا؟ ءَ أنتم

چہ شد کہ نعمت ہائے خدا را بعد نزول آں رد مے کنید آیا بہایم
تمہیں کیا ہوا کہ خدا کی نعمتوں کو ان کے نازل ہونے کے بعد رد کرتے ہو۔ کیا

نَعَمٌ أو أُناس عاقلون؟ وما قصّ اللّٰہ علینا

ہستید یا انسان دانشمند۔ و خدا در فاتحہ فرقہ ہائے
حیوان ہو یا عقل والے انسان اور خدا نے فاتحہ میں تین فرقوں کا

الفِرَقَ الثلاث فی الفاتحة إلّا لیشیر إلی أن

سہ گانہ را بجہت آں بیان کرد کہ اشارہ کند بسوئے اینکہ
اس لئے ذکر کیا ہے کہ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ

ھذہ الأمّة ورثتُھم فی کل قسم من الأقسام

ایں امت ہر قسمے را از اقسام مذکورہ وارث خواہد شد
یہ امت مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک قسم کی وارث ہو گی۔

الـمذكورة، فقد ظهرتْ هذه الوراثة فی مُسْلِمِی

پس بہ تحقیق ایں وراثت در مسلمانانِ زمانۂ ما

پس بلا شبہ یہ وراثت

زمـانـنـا الذی هو آخر الزمان بظهور تام، تعرفها

کہ آخری زمانہ ہست بچناں ظہور تام ظاہر شدہ است کہ

ہمارے زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے ایسی ظہور تام سے مسلمانوں میں ظاہر ہوگئی ہے کہ ہر یک نفس بغیر حاجت

كـل نـفـسٍ مـن غيـر الحاجة إلى الإمعان كما لا

ہر نفسے بغیر حاجت فکر آں را مے شناسد چنانچہ ایں امر

فکر کے اس کو پہچان رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات ان لوگوں پر

يـخفى على الذين ينظرون إلى مُسْلمی زمننا هذا

بر آنکساں پوشیدہ نیست کہ درمسلمانان زمانہ ما و کار ہائے اوشاں نظر مے کنند

مخفی نہیں جو ہمارے زمانہ کے مسلمانوں اور ان کے کاموں کی طرف نظر کرتے ہیں

وإلٰی مـا يعملون .ولـكـل فـرقة من هذه الورثاء

و برائے ہر فرقہ و امر ایں ہر سہ۳ ورثاء ثلاثہ

اور ان تینوں قسم کے وارثوں میں سے ہر یک فرقۂ وارثہ کے

الثلاث درجاتٌ ثلاث . أمـا الـذين ورِثوا المنعَمَ

سہ۳ درجہ اند۔ اما آناں کہ وارثان منعم علیہم شدند

تین درجے ہیں لیکن جو منعم علیہم کے وارث ہوئے

عـليهم فمنهم رجال ما وجدوا حظَّهم من الإنعام

بعضے ازیشاں از انعام بہرۂ نیافتند

ان میں سے بعضوں نے انعام سے حصہ نہ پایا

﴿۱۰۵﴾ إلا قليلا من العقائد أو الأحكام وهم عَلَيه

بجز اند کے از عقائد و احکام و بر ہماں قناعت کردند
مگر تھوڑا سا حصہ عقائد اور احکام میں سے ان کو ملا اور اسی پر انہوں نے

يقنعون، ومنهم مقتصدون وإنهم وقَفوا على

و بعضے از ایشاں میانہرو ہستند کہ بر ہماں طریق میانہ روی
قناعت کی اور بعض ان میں سے درمیانی چال والے ہیں اور وہ اسی اپنی چال پر

مرتبة الاقتصاد وما يكمَّلون، ومنهم فردٌ

بایستادند و بمرتبۂ تکمیل و کمال نہ رسیدند و از جملہ ایشاں
کھڑے ہوگئے اور تکمیل اور کمال کے درجے تک نہیں پہنچے اور ان میں سے ایک فرد ہے کہ خدا نے اس کو چنا

اجتباه ربّه وكمّله وجعله سابقا فى الخيرات،

یک فردست کہ خدا او را برگزید و کامل ساخت و درنیکی ہا او را مرتبہ سبقت بخشید
اور امام بنایا اور نیکیوں میں کامل کیا

وهو يجتبى اليه من يشآء ويخص بالدرجات،

و او مے گزیند ہر کہ را مے خواہد و بدرجہا مخصوص
اور وہ چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور درجوں سے مخصوص

فذالک المخصوص هو المسيح الموعود

مے گزراند پس آں مخصوص ہموں مسیح موعود است
کرتا ہے پس وہی مخصوص وہی مسیح موعود ہے

الذى ظهر فى القوم وهم لا يعرفون. وَ اَمَّا

کہ دریں قوم ظاہر شدہ و ایشاں نمے شناسند و اما
جو اس قوم میں ظاہر ہوا اور وہ نہیں پہچانتے اور لیکن

الذین ورثوا المغضوب علیهم من الیهود

آناں کہ وارثان مغضوب علیہم شدند
جو مغضوب علیہم کے وارث ہوئے

فمنهم رجال من المسلمین شابهوهم فی

بعضے ازیشاں آں مسلماناں ہستند
ان میں سے وہ مسلمان ہیں جو خدا کے احکام اور

ترک الفرائض والحدود، لا یصومون ولا

کہ در ترک فرائض و احکامِ خدا مشابہت بایہود پیدا کردند نماز نمی گزارند و روزہ
فرائض کے ترک کرنے میں یہود سے مشابہ ہو گئے۔ نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ

یصلّون، ولا یذکرون الموت ولا یبالون،

بجا نمے آرند و موت را یاد ندارند و ہیچ باکے از خدا ندارند۔
رکھتے ہیں اور موت کو یاد نہیں کرتے اور بےخوف ہیں

ومنهم قوم اتخذوا الدنیا معبودهم ولها

و از جملہ اوشاں مردمے ہستند کہ دنیا را معبود گرفتہ و
اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنا معبود بنایا اور

فی لیلهم ونهارهم یعملون، ومنهم سابقون ﴿۱۰۶﴾

روز و شب برائے آں کار مے کنند و از جملہ او شاں کسانے ہستند
رات دن اسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ

فی الرزائل، وأولئک الذین یتخذون أهل الحق

کہ درخصلت ہائے پست و کمینہ برہمہ بیشی جستہ اند۔ ہمیں مردم اند کہ بر اہل حق ریشخند
کمینی اور رذیل خصلتوں میں سب سے بڑھ گئے۔ یہی لوگ ہیں جو اہل حق پر ٹھٹھے مارتے ہیں

سُخريًّا وعليهم يضحكون .ويعادونهم

مے کنند و او شاں را دشمن مے دارند
اور ان سے دشمنی کرتے ہیں

ويكفّرونهم ويشتمونهم، ويعملون رياءً وبطرًا

و دشنام مے دہند و کارہائے ریا و نمود مے کنند
اور گالیاں دیتے ہیں اور ریا اور دکھلاوے کے کام کرتے ہیں

ولا يخلصون .ويصولون على مسيح اللّه

و اخلاص ندارند و بر مسیح خدا
اور اخلاص نہیں رکھتے اور خدا کے مسیح پر اور اس کے

وحزبه، ويجرّونهم إلى الحكام وفى كل طريق

و گروہ او حملہ مے کنند۔ و بسوئے حکام اوشاں را مے کشند و برسر ہر راہ برائے آزار اوشاں
گروہ پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو حاکموں کی طرف کھینچتے ہیں اور ہر ایک رستے کے سرے پر ان کے

يقعدون، ويقولون اقتلوهم فإنهم كافرون .

مے نشینند و مے گویند او شاں را بکشید کہ کافر ہستند
ستانے کے لئے بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو مار ڈالو کیونکہ یہ کافر ہیں

وإذا قيل لهم تعالوا إلى كلام اللّه واجعلوه

و ہر گاہ بدیشاں بگوئیم کہ بسوئے کلام خدا بیائید و او را میان ما
اور جس وقت ان کو کہیں کہ خدا کی کلام کی طرف آؤ اور اس کو

حَكَمًا بيننا وبينكم ترى أعينهم تَحمرّ

و شما حَکم بگردانید چشمانِ شاں از شدتِ خشم خون آلودہ
ہمارے اور اپنے درمیان حَکم بناؤ تو ان کی آنکھیں غصہ سے لال

﴿۱۰۷﴾

من الغیظ ویمرّون شاتمین وهم مّشتعلون .

می شوند و دشنام بر زبان مے گزرند
ہو جاتی ہیں اور گالیاں دیتے گذر جاتے ہیں

وکأیّنْ مِن آیِ اللّٰه رأوها بأعینهم ثم

بسیارے از نشان ہائے خدا را بچشم دیدند باز
بہتوں نے خدا کے نشانوں کو آنکھوں سے دیکھا پھر

یمرّون مستکبرین کأنهم لا یبصرون .

تکبر کناں مے گزرند کہ گوئی بینا نیستند
متکبرانہ گذر جاتے ہیں گویا اندھے ہیں۔

ونبذوا کتاب اللّٰه وراء ظهورهم ظلمًا وعُلوًّا،

کتاب خدا را در پس پشت انداختہ اند
خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے

وقالوا لا تسمعوا دلائله والغَوْا فیها لعلکم

و می گویند دلائل آن را گوش نہ کنید و در وقت خواندنش غوغا برپا بکنید تا
اور کہتے ہیں کہ اس کی دلیلوں کو نہ سنو اور اس کے پڑھنے کے وقت شور ڈال دو تا

تغلبون. وأمّا الذین ورثوا الضالین فمنهم

غالب بشوید و اما آناں کہ وارثان ضالین شدند بعض ازو شاں
غالب ہو جاؤ لیکن جو ضالین کے وارث ہوئے ان میں سے بعض

قوم أحبّوا شِعار النصاری وسیرتهم وإلیها

شعار نصاری و سیرت ایشاں را دوست داشتند و بداں
نصاریٰ کی خو خصلت اور شعار کو دوست رکھتے ہیں اور اس طرف

یمیلون .وتجدهم یرغبون فی حُللهم

میل	آوردند	در	لباس	و
جھک	گئے۔		لباس	

وقُمصانهم وقلانسهم ونعالهم وطَرُزِ معیشتهم

قمیص	و	کلاہ	و	کفش	و	طرزِ زندگی و
کوٹ	پتلون	بوٹ	اور	طرز	زندگی	اور

وجمیع خصالهم، وعلی من خالفها یضحکون

ہمہ عادت ہا تقلید نصاریٰ مے کنند و بر مخالفان ایں عادات خندہ مے زنند و
ساری عادتوں میں نصاریٰ کی نقل اتارتے ہیں اور ان عادتوں کے مخالفوں پر ہنستے ہیں اور

ویتزوّجون نساءً من قومهم وعلیهن یعشقون.

زنانِ نصاریٰ را در عقد زوجیت مے کشند و با اوشاں عشق مے بازند
نصاریٰ کی عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتے ہیں اور ان سے عشق بازیاں کرتے ہیں۔

وَمنهم قوم مالوا إلی الفلسفة التی أشاعوها وفی ﴿۱۰۸﴾

و بعضے ازیشاں میل بسوئے فلسفۂ نصاریٰ آوردند کہ دریں بلاد اشاعت کردہ اند
اور ان میں سے کئی نصاریٰ کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے جس کی ان شہروں میں انہوں نے اشاعت

أمر الدین یتساهلون .وکم من کَلِمٍ تخرج من

و در امور دین غفلت و سہل انگاری مے کنند۔ اے بسا سخنانِ ناسزا کہ از لب
کی ہے اور دین کے کاموں میں غفلت کرتے ہیں۔ بہت ہی نا مناسب باتیں بولتے ہیں

أفواههم، ویحقّرون دین اللّٰه ولا یبالون .

و دہانِ ایشاں بروں مے آید و تحقیر دین خدا مے کنند و باک ندارند
اور خدا کے دین کی حقارت کرتے ہیں اور خوف نہیں کرتے۔

ومنهم قوم أكملوا أمر الضلالة، وارتدّوا من

و بعضے ازوشاں امر گمراہی را بر کمال رسانیدند و از اسلام برگشتند
اور بعض ان میں سے پکے گمراہ ہو گئے

الإسلام وعادَوه من الجهالة، وكتبوا كتبًا في

و از نادانی اسلام را دشمن داشتند و در رد اسلام کتابہا نوشتند
اور جہالت سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھیں

ردّه، وشتموا رسول اللّٰه وصالوا على عرضه،

و رسول خدا را بد گفتند و بر آبروئے وے بتاختند
اور خدا کے رسول کو برا کہا اور اس کی عزت پر حملہ کیا اور اس قسم کے لوگ اس ملک میں کثرت سے ہیں اور وہ اس

وتلك أفواجٌ في هذا المُلك بعدما كانوا

و ازیں قسم مردم دریں ملک فوج فوج ہستند و ایشاں قبل ازیں مسلمان بودند۔
سے پہلے مسلمان تھے۔

يُسلِمون .فتمّ ما أُشيرَ إليه في الفاتحة، فإنّا لله

پس آنچہ درسورہ فاتحہ اشارت بآں رفتہ بود بظہور و وقوع آمد فانا للّٰہ و انّا الیہ راجعون
پس جس بات کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ تھا وہ ظاہر ہو گئی۔ انا للّٰہ و انّا الیہ راجعون

وإنّا إليه راجعون. وأوّلُ نبأ ظهَر من أنباءِ أُمّ

و اول خبرے کہ از اخبار ام الکتاب بظہور آمد
اور پہلی خبر جو ام الکتاب کی خبروں میں سے ظاہر ہوئی

الكتاب هو تنصُّر المسلمين وشتمهم وصَولهم ﴿۱۰۹﴾

آں نصرانی شدن مسلماناں و دشنام دادن اوشاں و
وہ مسلمانوں کا نصرانی ہو جانا اور ان کا گالیاں دینا اور

كالكلاب كما تشاهدون .ثم ظهر نبأ

مانند سگاں حملہ کردن اوشان است چنانکہ مے بینید باز خبر مغضوب علیہم ظاہر شد
کتوں کی طرح حملہ کرنا ہے۔ جیسا کہ دیکھتے ہو۔ پھر مغضوب علیہم کی خبر ظاہر ہوئی

المغضوب عليهم، فترى حزبًا من العلماء ومَن

چنانچہ شما گروہے از علماء و تابعان ایشاں را از
جیسا کہ تم علماء کے گروہ اور ان کے تابعوں

تبعهم من أهل الدنيا والأمراء والفقراء كيف

اہل دنیا و امرا و فقرا مے بینید کہ چہ قدر تکبر مے کنند
اور اہل دنیا اور امیروں اور پیروں اور فقیروں اور درویشوں میں دیکھتے ہو کہ کس قدر تکبر

يستكبرون ولا يتذلّلون، ويراءون ولا يخلصون،

و فروتنی نمے ورزند و ریا مے کنند و اخلاص ندارند و مے گویند
کرتے ہیں خاکساری اختیار نہیں کرتے۔ ریا کرتے ہیں اخلاص نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسی باتیں بتاتے ہیں

ويقولون ما لا يفعلون.وأخلدوا إلى الأرض وإلى

آنچہ نہ می کنند۔ بر دنیا سرنگوں شدہ اند و بسوئے خدا
جو خود نہیں کرتے دنیا پر اوندھے پڑے ہیں اور خدا کی طرف

اللّٰه لا يتوجهون.ولا يؤمنون بأيّام اللّٰه، ويرون آيات

رو نمے آرند و بہ روز ہائے خدا ایمان ندارند و
متوجہ نہیں ہوتے اور خدا کے دنوں پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے

اللّٰه ثم ينكرون ويريدون أن يدُسّوا

نشانہائے خدا را می بینند و سر باز مے زنند و می خواہند کہ حق را
نشانوں کو دیکھتے ہیں اور سر پھیرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حق کو

الحق فی تراب، ویمزّقوا أذیاله ککلاب، ولا یفکّرون

زیر خاک پنہاں کنند و دامن آنرا چوں سگان پارہ پارہ کنند و در خاک کے نیچے چھپا دیں اور اس کے دامن کو کتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اپنے

فی لیلهم ولا نهارهم أنهم یُسْألون. ولو تیسّرَ لهم

روز و شب خویش فکر نے کنند کہ آخر پرسیدہ خواہند شد۔ اگر مرا کشتن رات اور دن میں فکر نہیں کرتے کہ آخر پوچھے جائیں گے اگر مجھ کو قتل

قتلی لقتلونی ولاغتالونی لو یُسرّون مقتلی، ولکن ﴿۱۱۰﴾

مے توانستند البتہ مے کشتند

کر سکتے تو ضرور قتل کرتے۔

اللّٰه خیّبهم فیما یقصدون. یمکرون کل مکرٍ

لیکن خدا اوشان را ناکام و نامراد گردانید برائے نابود کردن من مکرہا درکار لیکن خدا نے ان کو ناکام اور نامراد رکھا میرے نابود کرنے میں

لإعدامی، فینزل أمرٌ من السماء فیجعل مکرهم

مے کنند دریں اثنا امرے از آسمان پیدا مے شود کہ مکر کام میں لاتے ہیں تب آسمان سے ایک ایسا امر نازل ہوتا ہے کہ ان کے

هباءً وهم لا یعلمون. وإنّ معی قادرٌ لا یبرح

مکر اوشاں را برباد مے دہد و اوشاں نمے دانند بامن قادریست مکر کو برباد کر دیتا ہے اور وہ نہیں جانتے میرے ساتھ ایک ایسا قادر ہے

مکانی حَفَظْتُه، ولا یبعُد منی طرفةَ عینٍ

کہ پاسبانان او از مکان من دور نمی شوند و رحمتش مرا بیک چشم زدن کہ اس کے نگہبان میرے گھر سے دور نہیں ہوتے اور اس کی رحمت ایک لحہ بھی مجھ کو

رَحْمتُه، لكن المخالفين لا يبصرون، بل يروننى

فرو نمے گزارد و لیکن مخالفان نمے بینند بلکہ مرا می بینند
نہیں چھوڑتی لیکن مخالف نہیں دیکھتے بلکہ مجھ کو دیکھتے ہیں

ويعبِسون ويسبّون ويشتمون، ويحلفون حلفًا

و سر کہ بر ابرو مے مالند و دشنام می دہند و سوگند بر سوگند
اور چیں بہ جبیں ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور قسم پر قسم

على حلف إنه كاذب ولا يبقى سرٌّ إلا يُبدٰى، ولا

مے خورند کہ من کاذب ہستم و ہیچ رازے نماند کہ ظاہر نہ شود و
کھاتے ہیں کہ میں جھوٹا ہوں اور ایسا کوئی بھید نہیں رہا جو ظاہر نہ ہو اور

قضية إلّا تُقضٰى، فسيظهر ما فى قلبى وما فى ﴿۱۱۱﴾

ہیچ قضیہ کہ فیصلہ نہ شود۔ قریب است کہ آنچہ در دل من است و آنچہ اوشاں
نہ کوئی قضیہ جو فیصلہ نہ ہو۔ قریب ہے کہ جو کچھ میرے دل میں ہے اور جو کچھ ان کے

قلبهم، ولا يُكتَم ما يكتُمون. هذان حزبان من

در دل دارند آشکار بشود ایں دو گروہ از
دل میں ہے ظاہر ہو جائے۔ یہ دو گروہ

المغضوب عليهم وأهل الصلبان ذكرهما اللّٰه

مغضوب علیہم و اہل صلیب ہستند کہ خدا
مغضوب علیہم اور اہل صلیب میں سے ہیں کہ خدا نے

فى الفاتحة، وأشار إلٰى أنهما يكثُران فى

در فاتحہ ذکر ایشاں فرمودہ و اشارت کردہ کہ در آخر زمان اوشاں را
فاتحہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں

آخر الزمان ویبلغان کمالهما فی الطغیان، ثم

کثرت دست بدہد و در فساد بر کمال برسند دریں اثنا
بکثرت ہو جائیں گے اور فساد میں کمال کو پہنچ جائیں گے اس وقت

یقیم ربُّ السماء حزبًا ثالثا فی تلک الأوان لتتمّ

پروردگار آسمان گروہے سوم را قائم کند برائے آنکہ
آسمان کا پروردگار تیسرے گروہ کو قائم کرے گا اس لئے کہ

المشابهة بأُمّة أولی ولِتتشابهَ السلسلتان.

مشابہت باامت اول تمام شود و نیز بجہت آنکہ ہر دو سلسلہ باہم دگر مشابہ بگردند
مشابہت پہلی امت سے پوری ہو جائے اور اس لئے بھی کہ دونوں سلسلے ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائیں۔

فالزمانُ هٰذا الزمانُ، وتمّ کلّ ما وعد الرحمٰن،

پس آں وقت ہمیں وقت است و آنچہ رحمٰن وعدہ فرمودہ بود ہماں بظہور رسیدہ و شما
پس وہ وقت یہی وقت ہے اور جو کچھ رحمٰن نے وعدہ کیا تھا وہی ظاہر ہوا اور تم نے

ورأیتم المتنصّرین من المسلمین و کثرتهم،

کثرت نصرانی شوندگان را از میان مسلماناں بدیدید و نیز یہود ایں امت
مسلمانوں میں سے عیسائی ہونے والوں کی کثرت کو دیکھا اور اس امت کے یہود

ورأیتم یهودَ هذه الأمّة وسیرتهم، فکان خالیًا

و سیرت ایشاں را ہم ملاحظہ کردید و درایں عمارت جائے یک خشت
اور ان کی سیرت کو بھی دیکھا اور اس عمارت میں

موضعُ لَبِنةٍ أعنی المُنعَم علیه من هذه العمارةِ. ﴿۱۱۲﴾

خالی بود یعنی منعم علیہم
ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم

فأراد اللّٰه أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و بخشت آخری بنا را
پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون .وكان

تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ
بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عيسٰى عَلَمًا لبنى إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها

عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران
جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو

المفرطون .فسارِعوا إلى التوبة أيها الغافلون .

یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید
ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وإنّى جُعِلْتُ فردًا أكمَلَ من الذين أُنعِمَ عليهم فى

و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم
اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں

آخر الزمان، ولا فخر ولا رياء ، واللّٰهُ فعَل كيف

و ایں از فخر و ریا نیست و خدا چنانکہ
اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا

أراد وشاء ، فهل أنتم تحاربون اللّٰه وتزاحمون .

خواست کرد پس آیا شما باخدا جنگ و پیکار مے کنید
چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو

وأنـا المسيح الموعود الذى قُدّر مجيئُه فى آخر

و من ہماں مسیح موعود ہستم کہ آمدنش در آخر زمان

اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں

الـزمـان من اللّٰه الحكيم الديّان، وأنا المنعَم عليه

از طرف خدا مقدر بود و من

خدا کی طرف سے مقدر تھا اور میں

الـذى أُشيـرَ إليه فى الفاتحة عند ظهور الحزبين

آں منعم علیہ ہستم کہ بسوئے او در فاتحہ وقت ظہور آں

وہ منعم علیہ ہوں کہ اس کی طرف فاتحہ میں ان دو گروہوں کے ظہور کے وقت

الـمـذكـورين وشيـوع البـدعـات والفتن فهل ﴿۱۱۳﴾

دو گروہ اشارت رفتہ و پراگندہ شدن بدعات و فتنہ ہا

اشارہ تھا اور بدعتوں اور فتنوں کے پھیل جانے کی طرف اشارہ

أنتـم تـقبـلون؟ وإن إنكارى حسراتٌ على الذين

پس آیا شما قبول مے کنید۔ و انکار من بر منکراں سبب

کیا گیا ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرو گے۔ اور میرا انکار منکروں پر حسرت

كـفـروا بـى، وإن إقـرارى بـركـاتٌ لـلـذيـن

حسرت ہاست و اقرار من برائے آناں کہ

کا سبب اور میرا اقرار ان کے لئے

يتـركون الحسد ويؤمنون .ولـو كان هذا الأمر

حسد را ترک مے کنند و ایمان مے آرند باعث برکات است و اگر ایں امر

جو حسد کو چھوڑتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں برکتوں کا باعث ہے اور اگر یہ امر

والشأن من عند غير اللّه لمُزّق كلَّ ممزَّق

از طرف خدا نبودے البتہ ایں کارخانہ درہم برہم گردیدے
خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو البتہ یہ کارخانہ تباہ ہو جاتا

ولجمَع علينا لعنةَ الأرض ولعنة السماء ولأفاز

و برما لعنت زمین و آسمان جمع شدے و
اور ہم پر زمین و آسمان کی لعنت جمع ہو جاتی اور

اللّٰه أعدائی بكلّ ما يريدون . كلّا بل إنه وعدٌ من

دشمنان در ہر ارادۂ خود کامیاب شدندے ہرگز چنیں نیست بلکہ
دشمن اپنے ہر ارادہ میں کامیاب ہو جاتے ہرگز ایسا نہیں بلکہ

اللّٰه وقد تمّ صدقا وحقّا، وإنّه بُشرٰی للّذين كانوا

ایں سلسلہ از خدا موعود بود کہ از صدق و حق باتمام رسیدہ۔ و
اس سلسلہ کا خدا کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا جو سچے طور سے پورا ہو گیا اور

ينتظرون .وقد رُفِعَ قضيتنا إلى اللّه

مژدہ برائے آناں است کہ انتظار آں مے کشیدند اکنوں ایں قضیۂ ما
خوشخبری ان کے لئے ہے جو انتظار کرتے تھے اب ہمارا یہ مقدمہ

وإن حزبنا أو حزبكم سيُنصَرون أوَ يُخذَلون. ﴿۱۱۴﴾

در محکمہ خدا مرفوع شدہ است والبتہ نزدیک است کہ نصرت و غلبہ یا شکست گروہ شما
خدا کی کچہری میں پہنچ گیا ہے۔ اور قریب ہے کہ تمہاری فتح ہو یا تمہیں

فحاصل الكلام في هذا المقام أن

را دست دہد یا مارا میسر آید۔ غرض
شکست ہو۔ غرض

الفاتحة قد بيّنت أن هذه الأمّة امّة وسط مستعدّة

سورہ فاتحہ آشکار مے کند کہ ایں اُمت اُمت وسط است
سورہ فاتحہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ اُمت اُمت وسط ہے

لأن تترقّى، فيكون بعضهم كنبيٍّ من الأنبياء ،

و برائے ترقیات آنچناں استعداد دارد کہ ممکن است کہ بعضے ازیشاں مانند انبیاء بشوند
اور ترقیات کے لئے ایسی استعداد رکھتی ہے کہ ممکن ہے کہ بعض ان میں سے انبیاء ہو جائیں

ومستعدّة لأن تتنزّل فيكون بعضهم يهودًا

و ہم استعداد دارد کہ آنقدر پست و متنزل بشود کہ بعضے از ایشاں
اور یہ بھی استعداد اس میں ہے کہ یہاں تک پست اور متنزل ہو جائے کہ بعض

ملعونين كقردة البيداء ، أو يدخلون فى الضالين

یہود و مانند بوزنگاں دشت ملعون بگردند یا در گمراہان داخل
ان میں سے یہودی اور جنگل کے بندروں کی طرح لعنتی ہو جائیں یا گمراہ ہو جائیں

ويتنصّرون .وكفاك هذا الدعاءُ الذى تقرأه

و نصرانی بشوند۔ و ترا ایں دعا
اور نصرانی ہو جائیں۔ اور تیرے لئے یہ دعا جو تو

فى صلواتك الخمس إن كنتَ من الذين

کہ در نماز پنجگانہ میخوانی بس است اگر
پانچ وقت نماز میں پڑھتا ہے کافی ہے اگر

يطلبون الحق وإليه يحفِدون.

طلب حق در دل تست
حق کی طلب تیرے دل میں ہے

﴿۱۱۵﴾ وقد ثبت منه أنه ستكون المغضوب عليهم

و ازیں عیاں گردید کہ نزدیک است کہ از میان شما مغضوب علیہم
اور اس سے ظاہر ہوا کہ قریب ہے کہ تمہارے بیچ میں سے مغضوب علیہم

منكم، وسيكون الضالون منكم بتنصُّرهم،

پیدا بشوند و نیز بسبب نصرانی شدن ضالین بگردند اندریں حال
پیدا ہوں اور ان کے نصرانی ہونے کی وجہ سے ضالین ہو جائیں۔ اس حال میں

فكيف يمكن أن لا يكون المسيح الموعود منكم

چگونہ ممکن است کہ آں مسیح موعود از میان شما نباشد کہ
کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح موعود تمہارے بیچ میں سے نہ ہو جس کی طرف

الذى أُشير إليه وإلى جماعته فى قوله: أَنْعَمْتَ

بسوئے او و بسوئے جماعت او در انعمت علیہم اشارت رفتہ است
اور جس کی جماعت کی طرف انعمت علیہم میں اشارہ ہے

عَلَيْهِمْ. فلا تفرّقوا فى الفِرق الثلاث الذين أنتم لهم

اکنوں لازم است کہ در فرقہائے سہ گانہ کہ شما وارث آنہا ہستید تفریق نکنید
اب لازم ہے کہ تین فرقوں میں جس کے تم وارث ہو تفریق نہ کرو

وارثون. لا يأتيكم يهودى من بنى إسرائيل، ولا

ممکن نیست کہ یہودے از بنی اسرائیل یا
ممکن نہیں کہ کوئی یہودی بنی اسرائیل میں سے یا کوئی

نبى من السماء، إنْ هى إلّا أسماءُ هذه الأمّة

کدام نبی از آسمان پیش شما بیاید۔ بلکہ اینہا ہمہ نامہائے ہمیں امت ہستند
نبی آسمان سے تمہارے پاس آوے بلکہ یہ سب اسی امت کے نام ہیں۔

إن كنتم تعرفون .أتعجبون أن يسمّى اللّٰه

آیا عجب مے دارید ازیں کہ خدا بعضے را
کیا تم کو اس بات سے تعجب ہے کہ خدا تم میں سے

بعضكم يهوديا وبعضكم نصرانيا وبعضكم

از شما یہودی نام بنہد و بعضے را نصرانی نام گزارد و بعضے را
بعض کا نام یہودی رکھے اور بعض کا نام نصرانی اور بعضوں کو

عيسٰى؟ فلا تكذّبوا كلام اللّٰه وفكّروا فيما ﴿۱۱۶﴾

بنام عیسیٰ یاد بفرماید۔ پس تکذیب کلام خدا نکنید و در آنچہ ایما فرمودہ فکر بکنید
عیسیٰ کے نام سے یاد فرماوے۔ پس خدا کے کلام کی تکذیب نہ کرو اور جس بات کا اشارہ کیا اس میں فکر کرو

أومٰى، وانظروا حق النظر أيها المخطئون .

و حق اندیشہ کردن بجا آرید بلکہ مے گویند
اور خوب سوچو۔ کہتے ہیں کہ

أم يقولون إنا لا نرى ضرورة مسيح ولا مهدى

کہ ما ہیچ احتیاج و ضرورت بمہدی و مسیح نداریم بلکہ قرآن برائے ما بس است
ہم کو مسیح اور مہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے

وكفانا القرآن وإنا مهتدون .ويعلمون أن القرآن

و ما راست رو ہستیم حالانکہ مے دانند کہ قرآن کتابے است کہ
اور ہم سیدھے راستے پر ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ

كتابٌ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ[1] .فاشتدّت الحاجة

بجز از پاکاں دستِ فہم کسے بوے نہ مے رسد ازیں جاست کہ حاجت
سوائے پاکوں کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے

[1] الواقعة: ۸۰

إلـى مـفسِّر زُكِّيَ مِن أيدى اللّه وأُدخِلَ فى الذين

بمفسرے افتاد کہ دستِ خدا او را پاک کردہ و در بینایان داخل کردہ باشد
مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بینا بنایا ہو

يُبْصرون .وَيْـحكم !كيف تـكـذّبون كتاب الله

وائے بر شما چگونہ کتاب خدا را تکذیب مے کنید و
افسوس تم پر کس طرح خدا کی کتاب کی تکذیب کرتے ہو اور

وتـكـفـرون بـنبـأه؟ أيأمركم إيمانكم أن تكفروا

بر پیشگوئی وے ایمان نمے آرید۔ آیا ایمان شما شما را امر مے کند کہ کفر بہ پیشگوئی ہائے خدا بکنید
اس کی پیشگوئی پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا تمہارا ایمان تم کو حکم دیتا ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں کے ساتھ

بـأنبـاء الـلّـه إن كنتم تؤمنون؟ وقد خلت قوم من

شما مے دانید کہ پیش از شما قومے بودند
کفر کرو۔ تم جانتے ہو کہ تم سے پہلے ایسی قوم تھی کہ

قبلكم ظنوا كظنكم فى رسلهم، فبلّغوا التّكذيب ﴿۱۱۷﴾

کہ ہمیں گمان بد کہ شما مے کنید اوشاں دربارہ رسولانِ خود کردند و تکذیب و اہانت را
یہی برا گمان جو تم کرتے ہو اپنے رسولوں کی نسبت کیا اور تکذیب

والإهـانة مـنتهـاهـا وكـانـوا يعتـدون، فـأقبلَ

از حد گزرانیدند آخر
اور اہانت کو حد سے زیادہ گذار دیا۔ آخر مامور لوگ

الـمأمورون على ربهم واستفتحوا، فخاب الذين

ماموراں برآستانۂ ایزدی بیفتادند و بر حضرت وے سر عجز وصدق نہادند۔ و از جناب وے فیصلہ درخواستند
آستانہ احدیت پر گر پڑے اور اس کی جناب میں عجز اور صدق کا سر رکھ دیا اور اس سے فیصلہ چاہا۔ پس وہ لوگ

كـانـوا يـصُـدّون عـن سبيـل اللّـه ولا ينتهون .

بمجاہدہ در دعا و تضرع و بکا۔ پس آنانکہ از راہ خدا مردم را باز مے داشتند و باز نمے آمدند۔ زیاں کار جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور باز نہ آتے تھے ناکام اور نامراد ہو گئے۔

فـاتّـقـوا سُـنَـنَ الـلّـه وغـضبه أيها المجترء ون !

و ناکام گردیدند۔ پس اے جرأت کنندگان از راہ ہائے خدا و غضب وے بترسید۔ پس اے دلیری کرنے والو! خدا کی سنتوں اور اس کے غضب سے ڈرو۔

إنـكـم تـركتـم اللّه فتركَكم، وفعلتم فعل اليهود

شما خدا را بگذاشتید و او در پاداش آں شمارا بگذاشت و کار یہوداں پیش دست تم نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس نے اس کے بدلہ میں تم کو چھوڑ دیا اور تم نے یہودیوں کا کام کیا

واتّبعتم آراء هم، وقد أذاق اللّه اليهود جزاء هم،

گرفتید و خدا اوشاں را کیفر کردار اوشاں بنمود اور خدا نے ان کو ان کے کرتوت کا مزہ چکھایا

فتـوبوا إلٰى بارء كم وتعالوا إلٰى ما أقول لكم كما

اکنوں بسوئے خدا رجوع بیارید و آنچہ مے گویم وے را قبول بکنید اب خدا کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسے قبول کرو

بـدأكـم تـعـودون، وبـلِّـغـوا الأمـر إلى ملوككم

و در خاطر بدارید کہ چنانکہ شمارا آغاز فرمود ہمچناں بسوئے او باز خواہید گردید۔ و ہر چہ از حق مے شنوید بگوش اور یاد رکھو کہ جس طرح آغاز میں خدا نے تم کو پیدا کیا اسی طرح اس کی طرف لوٹو گے۔ اور جو کچھ تم کو دین کی

إن اسـتـطـعـتـم وكـونـوا أنـصـار الـلّـه

بادشاہاں خود برسانید اگر بتوانید و مدد گارانِ دینِ خدا بشوید بات سکھائی گئی ہے اگر ممکن ہو سکے تو اپنے بادشاہوں کو بھی اس کی خبر دو اور خدا کے دین کے مددگار بن جاؤ

لعلكم تُرحمون .وما من قضية أصرّ عليها

تا بر شما رحم بشود و ہر قضیہ کہ اہل زمین براں اصرار
تا تم پر رحم کیا جائے اور ایسا ہر ایک جھگڑا جس میں اہل زمین

أهل الأرض إلّا قُضيتْ فِي آخر الأمر في ﴿۱۱۸﴾

بورزند لازماً آخر کار در آسمان فیصل کردہ مے شود۔
اصرار کریں آخر کار آسمان میں اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

السماء ، وتلك سُنّةٌ لا تبديل لها أيها

اے ظالمان! ایں سنّتِ خداست کہ گاہے تبدیل نشدہ است۔ ہرگز
اے ظالمو! یہ خدا کی سنت ہے جو کبھی نہیں بدلی۔ ہرگز

الظالمون . وما كان اللّه ليترك الحق وأهله

ممکن نیست کہ خدا حق را و اہل حق را بگذارد تا آنکہ
ممکن نہیں کہ خدا حق کو اور اہل حق کو چھوڑ دے جب تک

حتى يميز الخبيث من الطيب، فما لكم

ناپاک را از پاک جدا نہ سازد۔
ناپاک کو پاک سے جدا نہ کرے۔

لا تبصرون؟ وإنْ أَكُ كاذبا فعليّ كذبي، وإنْ أَكُ

اگر من کاذب ہستم وبال کذب من بر سر من فرود آید و اگر من صادق ہستم
اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال میرے سر پر پڑے گا اور اگر میں سچا ہوں

صادقًا فأخاف أن يمسّكم نَصَبٌ من اللّه، وإنّه لا

مے ترسم کہ شما را از طرف خدا رنج و درد برسد و مقرر است
تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہو۔ اور یہ پکی بات ہے

يفلح المعتدون .تُوبوا توبوا فإن البلاء على

کہ از حد بیرون شونده ہرگز فلاح نمے یابد۔ باز آئید باز آئید اینک بلا بر در شما
کہ حد سے نکل جانے والا ہرگز فلاح نہیں پاتا۔ باز آجاؤ۔ باز آجاؤ۔ دیکھو بلا تمہارے

بابكم، وسارِعوا إلى توّابكم، وأَمهِلوا بعض هذا

ایستادہ و بسوئے خدا بشتابید و اندکے ازیں تکبر بگذارید
دروازہ پر کھڑی ہے اور خدا کی طرف جلدی کرو اور کچھ تو اس تکبر میں سے کم کرو

التدلّل، واحضُروا اللّه من التذلّل، أليس الموت

و پیش خدا از روئے نیاز و فروتنی حاضر بشوید
اور خدا کے سامنے عاجزی سے حاضر ہو جاؤ۔

بقريب، ونكال الآخرة أمر مهيب، ولا إصلاح

موت نزدیک است و عذاب آخرت امرے ہیبت ناک است
موت نزدیک ہے اور آخرت کا عذاب بڑی ہیبت ناک چیز ہے۔

بَعد الموت ولا ترجعون .وقد أُوحيَ إلىّ ﴿۱۱۹﴾

و پس از مرگ ممکن نیست کہ کسے اصلاح نفس خود تواند کرد یا بدنیا باز آید
اور مرنے کے بعد اصلاح کا وقت نہیں اور نہ پھر دنیا میں آنا ہے۔

من ربّى قبل أن ينزل الطاعون أَنِ "اصْنَعِ

و پیش از نزول طاعون پروردگار بمن وحی فرمود کہ
طاعون کے نازل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ

الفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا، وَلَا تُخَاطِبْنِى

در پیش چشم ما و امر ما یک کشتی بساز و دربارہ کسانے
ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی تیار کر اور ایسے لوگوں کے لئے شفاعت

فـی الَّـذِیـنَ ظَـلَـمُـوا إِنَّهُـمْ مُغْـرَقُونَ . إِنَّ الَّـذِینَ

نزد من شفاعت میار کہ ظلم را عادت مستمرہ خود گرفتہ اند چرا کہ اوشاں پیش زانکہ غرق شوند غرق اند پیش نہ کر جنہوں نے تمام زندگی کے لئے ظلم کرنا اپنا اصول بنا لیا ہے کیونکہ وہ تو غرق ہونے سے پہلے ہی

یُبَـایِـعُـونَکَ إِنَّـمَـا یُبَـایِـعُونَ اللّـهَ یَدُ اللـهِ فَوْقَ

یعنی در معاصی آناں کہ دست در دست تو مے دہند اوشاں دست در دست خدا مے دہند۔ دست خدا گناہوں میں غرق ہیں اور جو لوگ تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ خدا

أَیْـدِیهِمْ"، وقـد أشـعـتُ هـذا الـوحی من سنین،

بالائے دست اوشاں است۔ سالہا مے گذرد کہ اشاعت ایں وحی کردہ ام کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ برسوں ہوئے کہ اس وحی کی میں نے اشاعت کی ہے

ویعلمه المحبّون والمعادون .واللّهُ یأتی الأرض

چنانچہ دوست و دشمن بر ایں آگاہ است۔ و خدا روز بروز زمین را جیسا کہ دوست اور دشمن سب اسے جانتے ہیں اور خدا دن بدن زمین کو اس کی طرفوں سے

ینـقُـصهـا مـن أطـرافهـا، فتـوبوا إلی اللّـه أیهـا

از اطراف کم مے کند بایں معنٰی کہ فوج فوج مردم از ہر سو مے آیند۔ پس اے غافلاں بسوئے خدا اس طرح پر کم کرتا چلا جاتا ہے کہ فوج در فوج لوگ ہر طرف سے آرہے ہیں۔ پس اے غافلو! خدا کی طرف

الـغـافـلـون.ولا تـفـرّطوا فی حقوق اللّه وعباده،

رجوع بکنید و درحق خدا و بندگان وے ستمگری و بیداد رجوع کرو اور خدا کے اور اس کے بندوں کے حق میں ظلم اور ستم

ولا تـکـونـوا مـن الـذیـن یـظـلـمـون، وتـوبـوا

مورزید	و	توبہ	نصوح
نہ	کرو۔	اور	توبہ نصوح

﴿۱۲۰﴾ تَـوبةً نَـصوحًا لعلكم تُرحَمون .وقال ربّى " :إِنَّ

بجا آرید تا بر شما رحم آورند۔ و پروردگار مرا فرمود کہ ہر آئینہ خدا کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اور خدا نے مجھے فرمایا کہ خدا

اللّـهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ .إِنَّهُ

حالت ہیچ قومے را تغییر نہ مے کند تا وقتے کہ ایشاں حالت اندرون خود را تبدیل نسازند۔ ہر آئینہ کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ لوگ اپنی اندرونی حالت کو تبدیل نہ کریں۔ اور

أَوَى الْقَرْيَةَ"، يعنى من دخلها كان آمِنًا، وأخاف

خدا ایں دہ را در پناہ خود در آورد بایں معنی کہ ہر کہ دراں داخل شد ایمن گردید۔ ومن بر جان آناں سچ مچ خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔یعنی جو کوئی اس میں داخل ہوا وہ سلامت رہا۔ ہاں

علـى الـذين لا يخافون اللّه ولا ينتهون .فقُوموا

مے لرزم کہ از خدا نمے ترسند و از سیاہ کاری باز نمے آیند۔ اکنوں باید کہ مجھے ان کا فکر ہے جو خدا سے نہیں ڈرتے اور سیاہ کاری سے باز نہیں آتے۔ اب چاہیے کہ

من مواضعكم خاشعين، واسجدوا توّابين

از جاہائے خود با عجز و نیاز برخیزید و با توبہ سجود بکنید اپنی جگہوں سے عاجزی سے اٹھو اور توبہ کے ساتھ سجدے کرو

وكونوا لنفوسكم ناصحين وفَكِّروا مرتعدين،

و غمخواری جان خود بنمائید و با اندیشہ و بیم ناکی فکر بکنید اور اپنی جان کا فکر کرو۔ اور سوچ اور خوف کے ساتھ فکر کرو

ولا تكونوا كالذين يفسقون وهم يضحكون .

و مانند آناں مشوید کہ فسق مے ورزند و خندہ مے زنند اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو فاسق ہیں اور ٹھٹھے مارتے ہیں

إن إنكار المأمورين شيء عظيم، ومن حاربهم

نیکو بدانید کہ انکار ماموران امر است بس بزرگ و آنکہ با اوشاں جنگ کرد

خوب جان لو کہ ماموروں کا انکار بڑی بھاری بات ہے اور جو ان سے لڑا

فقد ألقىٰ نفسه في الجحيم، فلا خير في هذه

بالیقین خود را ہیزم دوزخ بگردانید دریں جنگ

یقیناً اپنے آپ کو دوزخ کا کندا بنایا۔ اے لڑنے والو!

الحرب أيها المحاربون .وأنتم تقرءون في ﴿۱۲۱﴾

اے جنگ کنندگان برائے شما ہیچ بہبود نیست۔ شما در فاتحہ

اس لڑائی میں تمہارے لئے کوئی بہتری نہیں۔ تم سورۃ فاتحہ میں

الفاتحة ذِكر قوم غضب اللّٰه عليهم بما كفروا

ذکر آں قوم مے خوانید کہ خدا بر سر اوشاں غضب فرود آورد بسبب آنکہ

اس قوم کا ذکر پڑھتے ہو جن پر خدا کا غضب اس لئے اترا کہ انہوں نے

بالمسيح عيسى ابن مريم وكفّروه وآذوه

مسیح ابن مریم را کفر کردند و رنجانیدند و

مسیح ابن مریم کا کفر کیا

وحقّروه وأسروه وأرادوا أن يصلبوه ليحسب

ہیچ داشتند و گرفتار ساختند و خواستند کہ بردارش کشند بجہت آنکہ

اور اس کو حقیر جانا اور ستایا اور پکڑوایا اور چاہا کہ سولی دیں اس لئے کہ

النّاس أنه أشقى الناس والملعون، ففكّروا

مردم او را ملعون و بدبخت بہ پندارند۔ باید کہ

لوگ اسے ملعون اور بدبخت جانیں۔ چاہیے کہ

فی أُمّ الکتاب حقّ الفکر . لِمَ حذَّرکم اللّٰه

در ام الکتاب نیکو اندیشہ بفرمائید کہ چرا خدا شمارا بترسانید ازیں کہ
ام الکتاب میں خوب غور کرو کہ کیوں تم کو خدا نے اس سے ڈرایا کہ

أن تکونوا المغضوبَ علیهم، ما لکم لا

مغضوب علیہم بگردید۔
تم مغضوب علیہم ہو جاؤ۔

تفکّرون؟ فاعلموا أن السرّ فیه أنّ اللّٰه کان

بدانید کہ دریں ایں راز بودہ است کہ خدا مے دانست کہ
جان لو کہ اس میں یہ راز تھا کہ خدا جانتا تھا کہ

یعلم أنه سوف یبعث فیکم المسیح الثانی کأنه

مسیح ثانی درمیان شما پیدا شود و گویا او ہماں باشد
مسیح ثانی تم میں پیدا ہو گا اور گویا وہ وہی ہو گا

هو، و کان یعلم أن حزبًا منکم یکفّرونه

و نیز خدا مے دانست کہ گروہے از شما وے را بکفر و کذب نسبت خواہند داد
اور خدا جانتا تھا کہ ایک گروہ تم میں سے اس کو کافر اور جھوٹا کہے گا

ویکذّبونه ویحقّرونه ویشتمونه ویریدون أن ﴿۱۲۲﴾

ویرا دشنام دہند و حقیر بدارند و ارادہ قتل او کنند
اسے گالیاں دیں گے اور حقیر جانیں گے اور اس کے قتل کا ارادہ کریں گے

یقتلوه ویلعنونه، فعلَّمکم هذا الدعاء رُحمًا علیکم

و بروئے لعنت کنند پس از کمال رحم و برائے
اور اس پر لعنت کریں گے۔ پس اس نے رحم کر کے اور اس

وإشارةً إلى نبأٍ قدَّره، فقد جاء كم مسيحكم

اشارت بسوئے خبرے کہ مقدر بود ایں دعا شمارا تعلیم کرد۔ بنا براں مسیح شما پیش شما خبر کی طرف جو مقدر تھی اشارہ کے لئے یہ دعا تم کو سکھائی۔ پس تمہارا مسیح تمہارے پاس آ گیا۔

فإن لم تنتهوا فسوف تُسألون .وثبت

بیاید اکنوں اگر از تعدی دست باز نہ داشتید البتہ ماخوذ خواہید شد و ازیں مقام اب اگر تم ظلم سے باز نہ آئے تو ضرور پکڑے جاؤ گے اور اس مقام سے

من هذا المقام أن المراد من المغضوب عليهم

ثابت شد کہ مراد از مغضوب علیہم

ثابت ہوا کہ خدا کے نزدیک مغضوب علیہم

عند اللّٰه العلّامؔ هم اليهود الذين فرّطوا

نزد خدا آں یہود ہستند کہ در

سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے

الحاشية ☆

ان لفظ المغضوب عليهم قد حذٰى لفظ الضالين.اعنى وقع ذالک

بہ تحقیق لفظ مغضوب علیہم بالمقابل لفظ ضالین است۔ یعنی آں لفظ بمقابلہ لفظ مغضوب علیہم ضالین کے لفظ کے مقابل میں ہے یعنی وہ لفظ اس لفظ کے

بحذاء هذا كما لا يخفٰى على المبصرين. فثبت بالقطع و اليقين

ایں لفظ افتادہ چنانچہ بربینندگان پوشیدہ نیست۔ پس بقطع و یقین ثابت شد کہ مقابل پڑا ہے جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس قطع اور یقین سے ثابت ہو گیا کہ

ان مغضوب عليهم هم الذين فرّطوا فى امر عيسٰى . بالتكفير

مغضوب علیہم آں یہود اند کہ در امر عیسیٰ تفریط کردند و کافر گفتند مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی اور کافر قرار دیا

فی أمر عیسٰی رسول اللّٰه الرحمٰن، و کفّروه

امر عیسیٰ بیداد و ستمگری ورزیدند واو را کافر گفتند
عیسیٰ کے معاملہ میں نا انصافی کی اور اس کو کافر کہا اور

و آذَوه و لُعنوا علی لسانه فی القرآن، و کذالک

آزار رسانیدند و در قرآن بر زبان او لعنت کردہ شدند۔ و ہمچنیں آنکہ
اس کو ستایا اور قرآن میں اس کی زبان پر لعنت کئے گئے۔ اور اسی طرح

مَن شابَهَهم منکم بتکفیر مسیح آخر الزمان

از میان شما بسبب تکفیر مسیح آخر الزمان و
تم میں سے وہ جو مسیح آخر الزمان کی تکفیر اور

﴿۱۲۳﴾ و تکذیبه و إیذائه بآللسان، و التمنّی لقتله

تکذیب و ایذاء وے بازبان و آرزوئے قتل وے مشابہ بآں یہود
زبان سے اس کی تکذیب اور ایذاء اور اس کے قتل کی آرزو کی وجہ سے

ولو بالبهتان، کما أنتم تفعلون .والمراد من

گردیدند۔ و مراد از
ان یہودیوں سے مشابہ ہو گئے اور

والایذاء والتوهین. کما ان الضالین هم الذین اَفرطوا فی

و ایذا دادند و اہانت نمودند۔ چنانکہ ضالین آں گروہ اند کہ در امر عیسیٰ افراط کردند
اور دکھ دیا اور اہانت کی۔ اور ضالین سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے

امرہٖ باتخاذہٖ ربّ العالمین. منه

و او را خدائے عالمیان اعتقاد کردند۔منه
بارے میں افراط کیا اوران کوخدا قرار دے دیا۔ منه

قوله الضَّالِّينَ النصارى الذين أفرطوا فى أمر

ضالین نصاریٰ ہستند کہ دربارہ عیسیٰ از حد
ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں

عيسٰى وأَطرَءوه وقالوا إن اللّٰه هو المسيح وهو

در گذشتند و گفتند کہ خدا ہماں مسیح است و
حد سے گذر گئے اور کہا کہ مسیح ہی خدا ہے

ثالث ثلاثة يعنى الثالث الذى يوجد فيه الثلاثة

او ثالث ثلاثہ یعنی آں سوم است کہ آں ہر سہ در وجود وے
اور وہ تین میں سے ایک ہے ایسا کہ دونوں اس کے وجود میں موجود ہیں

كما هم يعتقدون .والمراد من قوله:أَنْعَمْتَ

موجود ہستند و مراد از
اور

عَلَيْهِمْ هم النبيون والأخيار الآخرون من بنى

انعمت علیہم آں انبیا و برگزیدگاں آخری
انعمت علیہم سے وہ انبیاء اور بنی اسرائیل کے آخری برگزیدے

إسرائيل الذين صدّقوا المسيح وما فَرّطوا فى

از بنی اسرائیل ہستند کہ تصدیق مسیح کردند و
مراد ہیں جنہوں نے مسیح کی تصدیق کی اور

أمره وما أفرطوا بأقاويل، وكذالك

دربارہ او تقصیرے نہ نمودند و باگفتار ہا در حق آں مسیح افراط نہ کردند۔ و ہم چنیں
اس کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور باتوں سے اس مسیح کے حق میں زیادتی نہیں کی اور اسی طرح

المراد عیسَی المسیحُ الذی خُتِمَتْ علیه تلک

مراد از لفظ انعمت علیہم عیسیٰ مسیح است کہ بروے آں سلسلہ بانجام
مراد لفظ انعمت علیہم سے عیسیٰ مسیح ہے جس پر وہ سلسلہ

السلسلة وانتقلت النّبوّة، وسُدَّ به مجری الفیض ﴿۱۲۴﴾

رسید و از وجود او چشمہ فیض بند شد
ختم ہوا اور اس کے وجود سے فیض کا چشمہ بند ہو گیا

کأنه العَرِمة، وکأنه لهذا الانتقال العلَمُ والعلامة

چنانکہ گویا وجود او برائے ایں انتقال
گویا کہ اس کا وجود اس انتقال کے لئے

أو الحشر والقیامة، کما أنتم تعلمون .

یک نشانے یا حشرے و قیامتے بود
ایک نشانی یا حشر اور قیامت تھا

وکذالک المراد من أَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ فی هذه

و ہمچنیں مراد از انعمت علیہم
اور اسی طرح انعمت علیہم سے

الآیة هو سلسلة أبدال هذه الأُمّة الّذین

سلسلہ ابدالانِ ایں امت است
اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے

صدّقوا مسیح آخر الزمان، وآمنوا به

کہ تصدیق مسیح آخرزمان کردند و بصدق دل
جنہوں نے مسیح آخرالزمان کی تصدیق کی اور صدق دل سے

وقبِلوه بصدق الطويّة والجَنان ..أعنى المسيحَ

او را پذیرفتند یعنی آں مسیح را
اس کو قبول کیا یعنی اس مسیح کو

الذى خُتِمَتْ عليه هذه السلسلة، وهو المقصود

کہ بروے ایں سلسلہ ختم شد۔ و ہماں مقصود
جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا اور انعمت علیہم سے وہی مقصود اعظم

الأعظم من قوله أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ كما تقتضى المقابلة

اعظم از انعمت علیہم ہست چہ کہ مقابلہ اقتضائے ہمیں معنٰی
ہے کیونکہ مقابلہ اسی کا مقتضی ہے

ولا ينكره المتدبّرون. فإنّه إذا عُلِمَ بالقطع واليقين

مے کند۔ و تدبر کنندہ نمے تواند کہ انکار بر ایں معنٰی کند
اور تدبر کرنے والے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

وآلتصريح والتعيين أن المغضوبَ عليهم هم ﴿۱۲۵﴾

مغضوب علیہم
مغضوب علیہم

اليهود الذين كفّروا المسيح وحسبوه من الملعونين

ہماں یہود ہستند کہ مسیح را بکفر نسبت دادند و ملعونش
وہی یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کو کافر کہا اور اس کو

كما يدل عليه قرينة قوله الضَّالِّينَ

پنداشتند چنانچہ قرینہ قول الضالین بر ایں دلالت مے کند
ملعون جانا جیسا کہ الضالین کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے۔

فلا يستقيم الترتيب ولا يحسُن نظام كلام

بنا براں ترتیب راست نمے آید و نظام کلام قرآنی درست

اس لئے ترتیب ٹھیک نہیں بیٹھتی اور قرآن کے کلام کا نظام

الرحمٰن إلا بأن يُعنٰى من أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مسيحَ

نمے گردد بجز اینکہ از انعمت علیہم مسیح آخر الزمان مراد

درست نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ انعمت علیہم سے آخر زمانہ کا مسیح مراد

آخر الزمان، فإن رعاية المقابلة مِن سُنن القرآن

گرفتہ شود زیرا کہ از عادت قرآن است کہ رعایت مقابلہ را نگاہ مے دارد

لیا جائے کیونکہ قرآن شریف کی عادت ہے کہ مقابلہ کی رعایت رکھتا ہے

ومن أهمّ أمور البلاغة وحسن البيان، ولا ينكره

و نیز رعایت مقابلہ از بزرگترین امور بلاغت و حسن بیان مے باشد و

اور مقابلہ کی رعایت رکھنا اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور حسن بیان میں داخل ہے اور

إلا الجاهلون .فظهر من هذا المقام بالظهور

بغیر از جاہلے ہیچ کس انکار بریں معنیٰ نمے کند ازیں مقام نیکو آشکار شد

جاہل کے سوا کوئی اس معنے سے انکار نہیں کرتا۔ اس مقام سے اچھی طرح سے معلوم ہوا

البيّن التامّ أنه مَن قرأ هذا الدعاء في

کہ ہر کہ در نماز یا بیرون از نماز

کہ جو کوئی نماز میں یا نماز سے باہر اس

صلاته أو خارجَ الصلاة فقد سأل ربّه أن ﴿۱۲۶﴾

ایں دعا را بخواند او البتہ از پروردگار سوال مے کند کہ

دعا کو پڑھتا ہے وہ اپنے پروردگار سے سوال کرتا ہے کہ

يُدخِلُه في جماعة المسيح الذى يكفّره قومه

او را در جماعت آں مسیح داخل بفرماید کہ قوم وے را کافر گویند و
اس کو اُس مسیح کی جماعت میں داخل فرماوے جس کو اس کی قوم کافر کہے گی اور

ويكذّبونه ويفسّقونه ويحسبونه شر المخلوقات

تکذیب و تفسیق او بکنند و از بدترین مخلوقاتش بشمارند
اس کی تکذیب کرے گی اور اس کو سب مخلوقات سے بدتر سمجھے گی

ويسمّونه دجّالًا وملحدًا ضالًّا كما سَمّى عيسى

و دجال و ملحد و گمراہ او را نام بگذارند ہمچنانکہ یہود
اور اس کا نام دجال اور ملحد اور گمراہ رکھے گی جیسا کہ یہود ملعون نے

اليهودُ الملعونَ .وإذا تَقرّرَ هٰذا فبَيِّنوا مَن قام

ملعون عیسیٰ را نام گذاشتند۔ اکنوں بگوئید کہ آں کیست کہ بجز من
عیسیٰ کا نام رکھا تھا۔ اب بتلاؤ کہ وہ کون ہے جو

فيكم من دونى يدّعى أنه هو المسيح الموعود

دعویٰ بودن مسیح موعود می کند و
مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور

وأنتم كفّرتموه وخاطبتموه بهذه الأسماء

شما او را کافر گفتید و بایں نامہا او را خطاب کردید و
تم نے اس کو کافر کہا اور ان ناموں سے پکارا اور

وجرحتموه بسهام الإفتاء ؟ أتكذّبون النبأ الّذى

با تیرہائے فتویٰ دادن اے زبان درازاں او را زخم رسانیدید۔ آیا چہ شما تکذیب آں پیشگوئی می کنید
فتوے لگانے کے تیروں سے اس کو زخمی کیا۔ کیا تم اس پیشگوئی کو جسے تم نے خود اپنی زبانوں سے

أتـمـتـمـوه بألسنكم أيها السالقون؟ ألا تأخذكم

کہ خود با زبان ہائے خود وے را با تمام رسانیدہ اید آیا شرم دامن شما را

پورا کیا جھٹلاتے ہو۔ کیا تم کو

الحياء أنكم تدُعون ربكم فى الفاتحة أن يدخلكم

نمے گیرد کہ در فاتحہ از خدا می خواہید کہ شما را در

شرم نہیں آتی کہ فاتحہ میں اپنے خدا سے چاہتے ہو کہ تم کو میری جماعت

﴿۱۲۷﴾ فـى جـمـاعـتـى ثـم تـعـرضون؟ وَكنتم تقولون لا

جماعت من داخل بفرماید باز رو مے گردانید و شما مے گفتید کہ بغیر

میں داخل فرماوے پھر منہ پھیرتے ہو۔ اور تم کہتے تھے کہ بغیر

صـلاة إلا بالفاتحة فلا تكونوا أوّلَ كافر بها أيها

فاتحہ ہیچ نماز درست نیست اکنوں اے موحداں خود شما اول کافر بآں مشوید

فاتحہ کوئی نماز درست نہیں۔ اب اے موحّدو! تم خود سب سے پہلے اس کا کفر مت کرو

الموحّدون.والعجب منكم كل العجب أنكم تقرءون

حیلے عجیب است کہ ایں دعا را

بڑا تعجب ہے کہ پانچ وقت

هـذا الـدعـاء فى السبع المثانى مع فهم الـمعانى فى

در فاتحہ پنجوقت مے خوانید و معنے اش مے فہمید

اس دعا کو فاتحہ میں پڑھتے ہو اور اس کے معنے بھی سمجھتے ہو

أوقـاتـكـم الـخـمسة ثـم تـنسونـه وتعرضون.و

باز فراموش مے کنید و اعراض مے نمائید۔

پھر بھولتے ہو اور مونہہ پھیر لیتے ہو۔

ما هٰذا إلّا شقاوة توجب غضب الربّ لما هی

ایں تیرہ بختی غضب خداوندی را پیدا مے کند چہ کہ ایں

اس بدبختی سے خدا کا غضب بھڑکتا ہے کیونکہ یہ

إعراض عما تؤمرون. وما أسألكم على ما جئتكم

از امر الٰہی رو گردانیدن است من بر آنچہ پیش شما آوردہ ام

خدا کے حکم سے منہ پھیرنا ہے۔ میں اس چیز پر جو تمہارے پاس لایا ہوں

به من أجر ولا أقول أن انبِذوا مالًا من أيديكم

مزدے از شما نمے خواہم و نہ مے گویم کہ مال از دست خود بر زمیں بیفگنید

کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ مال اپنے ہاتھ سے زمین پر پھینکو

فآخذُه، بل أوتيكم مالًا فهل أنتم تأخذون؟ أيها

و من وے را بردارم بلکہ من خود شما را مال مے دہم آیا مے گیرید

اور میں اسے اٹھالوں۔ بلکہ میں خود تم کو مال دیتا ہوں کیا لیتے ہو؟

الفقراء ما بقي في أيديكم شيءٌ من ﴿۱۲۸﴾

اے تنگ دستاں! چیزے از دنیا و آخرت در درست شما

اے فقیرو! دنیا اور آخرت میں سے تمہارے پاس

الدنيا والآخرة، فلا تظلموا أنفسكم وأنتم تعلمون.

نماندہ پس بر جان خود دانستہ ظلم مکنید

کچھ نہیں رہا۔ پس اپنی جان پر جان بوجھ کر ظلم نہ کرو اور

وإن كنتم في شكّ من أمري فامتحنوني كيف

و اگر دربارۂ من شکے دارید پس بہر طوریکہ بخواہید

اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جس طرح چاہو

شئتم ولا تنسَوا سنن اللّٰه فی قوم یُرسَلون .

مرا بیازمائید و سنت ہائے خداوندی را کہ در حق مرسلان جاری بودہ است فراموش مکنید
آزما لو اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔

واعلموا أنکم خرجتم علی قدم بنی إسرائیل،

نیکو بدانید کہ شما گام بر گام بنی اسرائیل زدہ اید
اچھی طرح جان لو کہ تم نے بنی اسرائیل کے قدم پر قدم مارا ہے

فلا تنسَوا ما مَسَّهم إن کنتم تعقلون .فإنّ اللّٰه

پس اگر دانشمند ہستید آں عذاب و عقاب را فراموش مکنید کہ باوشاں رسید۔
پس اگر عقلمند ہو تو اس عذاب اور سزا کو مت بھلاؤ جو ان کو پہنچی ۔ جیسا کہ

قد غضب علی الیهود مرّتین ما غضب کمثلها

چنانچہ معلوم است کہ حق تعالیٰ دو بار بر یہود غضبناک شد کہ مانند آں گاہے
جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ دو دفعہ یہودیوں پر ایسا غضبناک ہوا کہ کبھی آگے پیچھے

من قبل ولا من بعد، وسمّاهم المغضوب علیهم

در پیش و از پس غضبناک نہ شدہ بود و اوشاں را مغضوب علیہم
ویسا غضبناک نہیں ہوا اور ان کا مغضوب علیہم

ولعنهم مرّة علی لسان داؤد و ثانیة علی لسان

گفت و یکبار بر زبان داؤد و بار دوم
نام رکھا اور ایک دفعہ داؤد کی زبانی اور دوسری دفعہ

عیسٰی، فتلک الغضب الأشد انحصرت ﴿۱۲۹﴾

بر زبان عیسیٰ بر ایشاں لعنت کرد پس آں غضب شدید در دوبار
عیسیٰ کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ پس وہ سخت غضب دو دفعہ میں

فی المرّتین کما لا یخفی علی الذین یتدبّرون،

منحصر شد چنانچہ بر تدبر کنندگان پوشیدہ نیست

منحصر ہوا جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

وقال اللّٰہ: وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

حق تعالیٰ مے فرماید کہ ما در کتاب با بنی اسرائیل گفتیم

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہا

فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا[1] فهل أنتم

کہ شما دو بار در زمین فساد خواہید کرد و از حد بیرون خواہید رفت۔

کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد کرو گے اور حد سے نکل جاؤ گے۔

تتذکّرون؟ وکان المفسدة الآخرة الموجبة

آیا ایں را یاد مے دارید و آں فساد آخرین کہ

کیا تمہیں یہ یاد ہے؟ اور وہ دوسروں کا فساد جو

لغضب الربّ تکفیرَ المسیح وإرادة صلبه کما

موجب غضب پروردگار گردید تکفیر مسیح و ارادۂ

خدا کے غضب کا باعث ہوا مسیح کو کافر کہنا اور اس کو

أُشیر فی اللعنتین المذکورتین واتّفق علیه

مصلوب کردنش بود چنانکہ دراں دو لعنت مذکورہ اشارت رفتہ است

سولی دینے کا ارادہ تھا جیسا کہ ان دو مذکورہ لعنتوں میں اشارہ ہے۔

صحفُ اللّٰہ والمؤرّخون. فالذین

و نوشتہائے خدا و مؤرخاں براں متفق اند۔ پس آناں کہ

اور خدا کی اور مورخوں کی کتابوں کا اس پر اتفاق ہے۔ پس وہ لوگ جن کو

[1] بنی اسرائیل: ۵

سمّاهم اللّٰه المغضوب علیهم فی الفاتحة هم

در فاتحہ خدا اوشاں را مغضوب علیہم گفتہ ہماں
خدا نے فاتحہ میں مغضوب علیہم کہا ہے وہی

الیهود الذین کذّبوا المسیح وأرادوا أن یصلبوه ﴿۱۳۰﴾

یہود ہستند کہ تکذیب مسیح کردند و خواستند کہ او را
یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کی تکذیب کی اور چاہا کہ اسے

ویعلمه العالمون .وإنّ لفظ:الضَّالِّینَ الذی وقع

بر دار بکشند۔ و لفظ ضالین
سولی دیں۔ اور ضالین کا لفظ

بعد ''الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ'' قرینة قطعیة علی هذا

کہ با مغضوب علیہم واقع شدہ بر ایں معنٰی قرینہ یقینیہ
جو مغضوب علیہم کے بعد واقع ہوا ان معنوں پر یقینی

المعنی ولا یرتاب فیه إلا الجاهلون .فإن

مے باشد کہ غیر از جاہلے دراں شک نمے کند چہ کہ
قرینہ ہے۔ اس پر جاہل کے سوا کوئی شک نہیں لاتا کیونکہ

الضّالین قومٌ أفرطوا فی أمر عیسٰی، فثبت من

ضالین آں کساں ہستند کہ دربارہ عیسٰی افراط کردند ازیں جا
ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسٰی کے بارہ میں افراط کیا۔ یہاں سے

هذا أن المغضوب علیهم قوم فرّطوا

ثابت شد کہ مغضوب علیہم آں کساں ہستند کہ دربارہ وے
ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی نسبت

فی أمره، وهذان اسمان متقابلان أيّها الناظرون.

تفریط کردند و ایں دو نام مقابل یکدگر واقع شدہ اند
تفریط کی اور یہ دو نام ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہوئے ہیں۔

ثم خوّفكم اللّٰه أن تكونوا كمثلهم فيحلّ الغضب

باز خدا شمارا بترسانید ازیں کہ مثل ایشاں بشوید و در نتیجہ ہمچناں غضب بر شما
پھر خدا نے تم کو اس بات سے ڈرایا کہ تم ان کی طرح ہو جاؤ اور انجام کار ویسا ہی غضب

عليكم كما حلّ على أعداء المسيح ومسَّهم لعنتُه

فرود آید کہ بردشمنان مسیح فرود آمد و آں لعنت
تم پر اترے جیسا کہ مسیح کے دشمنوں پر نازل ہوا اور وہ لعنت

المذكورة فی القرآن، وفی هذه تنبيه لكم أيها ﴿۱۳۱﴾

وے لازم حال شاں شد کہ در قرآن مذکور است۔ و دریں بیان اے منکرانِ
ان کے شامل حال ہوئی جس کا قرآن میں ذکر ہے اور اے منکرو اس بیان میں

المنكرون .وما ألزمَكم اللّٰه قراءةَ الفاتحة فی

برائے شما آگاہی خوب است۔ و غرض خداوندی از لازم گردانیدن فاتحہ
تمہارے لئے تنبیہ ہے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے سے

كل ركعة إلا لهذا الغرض أيها العاقلون .فلا

در ہر رکعت ہمیں بودہ است
خدا تعالیٰ کی غرض یہی ہے۔

تُلقوا معاذيركم، وقد تمّت حُجّة اللّٰه عليكم

اکنوں بہانہ مے انگیزید وحجۃ اللہ بر شما تمام شدہ۔
اب بہانہ بناتے ہو اور خدا کی حجت تم پر تمام ہوئی

فأين تفرّون؟ وما كفَر اليهود بالمسيح إلا

و راہ گریز بر شما بند گردیدہ۔ یہود کفر با مسیح بایں گمان کردند
اور بھاگنے کی راہ تم پر بند ہوئی۔ یہودیوں نے مسیح کے ساتھ کفر اس گمان

لِزعمهم أنه خالفَ عقيدتهم وما جاء كَمَا كانوا

کہ او خلاف عقیدہ ہائے اوشاں کرد و بہ آں طریق نیامد کہ
سے کیا کہ اس نے ان کے عقیدوں کے خلاف کیا اور اس طرح سے نہیں آیا جیسا

يترقّبون، ولِزعمهم أنه ليس من بنى إسرائيل وخانتْ

او شاں امید و انتظار مے داشتند و نیز بہ ایں گمان کہ او از بنی اسرائیل نیست
کہ ان کو امید اور انتظار تھا اور اس گمان سے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں

أُمُّه فغضِب اللّٰه عليهم فهلک القوم المفسدون.

و مادرش خیانت کردہ ازیں سبب خدا بر ایشاں خشمناک شد پس آں تبہ کاران ہلاک
اور اس کی ماں نے خیانت کی ہے خدا ان پر غضبناک ہوا پس یہ مفسد قوم ہلاک

فاذكروا الفاتحة التى تقرء ونها فى كل ركعة

گردیدند اکنوں آں فاتحہ را کہ در ہر رکعت
ہو گئی اب اس فاتحہ کو جسے ہر رکعت میں پڑھتے ہو

﴿۱۳۲﴾ وليست الصلاة إلّا بالفاتحة، فاحملوا ما حُمّلتم

مے خوانید یاد بکنید و ہیچ نماز غیر از فاتحہ راست نمی آید پس بر دوش خود
یاد کرو اور کوئی نماز فاتحہ کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ پس اب اپنی پیٹھ پر اٹھاؤ

فيها ولا تكونوا كالذين يقولون ولا يفعلون.

ببردارید آنچہ خدا در فاتحہ بر شما بار کرد و مانند آناں مشوید کہ مے گویند و نمی کنند
جو خدا نے تم پر فاتحہ میں ڈالا اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں اور نہیں کرتے

ولا تقرَبوا الفاتحةَ وأنتم لا تعرفونها، ولا تقرَبوها

و نزدیک فاتحہ نروید چوں آنرا نمے شناسید و ہرگز نزدیک آں

اور فاتحہ کے نزدیک مت جاؤ جب تم اسے نہیں پہچانتے اور ہرگز اس کے نزدیک نہ جاؤ

وأنتم لا تعتقدون. أحسِبتم قراءةَ الفاتحة وفی

نگردید چوں براں اعتقاد نمے دارید آیا خواندن فاتحہ را

جب تم کو اس پر اعتقاد نہیں۔ کیا تم فاتحہ کا پڑھنا

کل رکعةٍ تلاوتَها کعَملکُمْ بِهَا، ساء ما تزعمون.

در ہر رکعت ہمیں طور گمان مے کنید چناں کہ براں عمل کنید ایں گماں شما خیلی بداست

اور ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرنے کو ایسا ہی گمان کرتے ہو جیسا کہ اس پر عمل کرتے ہو۔ یہ تمہارا گمان بہت

ولستم علی شیءٍ منها وما آمنتم بحرف من

در حقیقت شمارا ہیچ تعلق بافاتحہ نیست و با حرفے از حرفش ایمان نیاوردہ اید

برا ہے حقیقت میں تم کو فاتحہ سے کچھ تعلق نہیں اور اس کے ایک حرف پر بھی ایمان نہیں لائے

حروفها حتّی تؤمنوا بالمسیح الذی بُعث بینکم

تا آنکہ برآں مسیح ایمان آورید کہ

جب تک تم اس مسیح پر ایمان نہ لاؤ جو

منکم، وشهدتْ سورة النور علیه فهل

درمیان شما و از میان شما پیدا شدہ و سورہ نور بر صدق وے گواہی دادہ آیا

تم میں سے اور تمہارے بیچ میں پیدا ہوا اور سورۃ نور نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔ کیا

أنتم تؤمنون. وإن لم تؤمنوا بها ولم تعملوا

ایمان مے آرید و اگر بر فاتحہ ایمان نمے آرید و نہ برو عمل مے کنید

ایمان لاؤ گے؟ اور اگر فاتحہ پر ایمان نہیں لاؤ گے اور نہ اس پر عمل کرو گے

فيحلّ عليكم غضب اللّه كما حلّ من قبلكم

پس غضب خدا ہمچناں شما را فرا گیرد کہ یہود را فرا گرفت
تو خدا کا غضب تم کو اسی طرح پکڑ لے گا جیسا کہ یہود کو پکڑا

على اليهود .واتّقوا اللّه الذى إن عصيتم ينزع ﴿۱۳۳﴾

و از خدائے بترسید کہ بر عصیان
اور اس خدا سے ڈرو جو تمہاری نافرمانی پر

الدين والدولة منكم ويؤتيهما قوما يطيعون .

دین و دولت را از دست شما بیرون کشد و فرمان پذیراں را عطا بفرماید
دین اور دولت دونوں تمہارے ہاتھ سے چھین لیوے اور فرمانبرداروں کو دے دے

وتعرفون ما فُعِلَ باليهود بعد المسيح ولا

و شما مے دانید آنچہ خدا بعد مسیح با یہود کرد و در
اور تم جانتے ہو جو کچھ خدا نے مسیح کے بعد یہودیوں کے ساتھ کیا اور

تُعجِزه المجرمون .واللّهُ غنىّ عن العالمين إن

ہیچ ہنگام مجرمان او را نمے توانند کہ عاجز بکنند و خدا از مردمان بے نیاز است اگر
کسی وقت مجرم اس کو عاجز نہیں کر سکتے اور خدا لوگوں سے بے نیاز ہے اگر

كانوا لا ينتهون .وما قلتُه من عند نفسى بل قاله

از بے فرمانی دست باز ندارند۔ من ایں ہمہ از پیش نفس خود نگفتہ ام بلکہ
باز نہ آئیں میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ

اللّه ربكم، أما قرأتم: فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ[1]

پروردگار شما گفتہ است۔ آیا نخواندہ اید اکنوں خدا مے بیند کہ چگونہ عمل مے کنید
تمہارے پروردگار نے کہا ہے کیا تم نے نہیں پڑھا۔ اب خدا دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو

[1] الاعراف: ۱۳۰

و ’’اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

و چوں خدا چیزے را مے خواہد امر او بجز ایں نمے باشد کہ او را مے گوید بشو

اور جب خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ [۱]‘‘ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا

و مے شود خدا حالت ہیچ قومے را تغییر نمے کند تا آنکہ ایشاں حالت خود را

تو وہ ہو جاتی ہے۔ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو

مَا بِاَنْفُسِهِمْ [۲] فقد غيّرتم فسوف تعلمون .

تغییر بکنند اکنوں آگاہ باشید کہ شما حالات خود را تغییر کردہ اید قریب است کہ

نہ بدلے اب خبردار ہو جاؤ کہ تم نے اپنی حالت کو بدل دیا ہے۔ قریب ہے کہ تم

وتقولون إنّا نحن المسلمون، واللّٰه يعلم ما

عاقبت وے را بدانید۔ و مے گوئید کہ ما مسلمان ہستیم و خدا مے داند آنچہ

اس کا نتیجہ دیکھو۔ اور کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا جانتا ہے جو کچھ

تعملون أيّها المتصلّفون .ألم يأنِ أن تخشع ﴿۱۳۴﴾

مے کنید اے لاف زنان! آیا وقت آں نیامد کہ دل ہائے شما

کرتے ہو اے لاف زنو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے

قلوبكم وتخافوا وعيدَ اللّٰه وقد رأيتم

فروتنی بگزیند واز وعید خدا بترسید حالانکہ شما

دل عاجز ہو جائیں اور خدا کی وعید سے ڈرو حالانکہ تم نے وہ دن دیکھے

أيّاما كأيّام اليهود أفلا تبصرون؟ توبوا توبوا

روزہا مانند روزہائے یہود دیدید آیا بینا نیستید۔ توبہ بکنید توبہ بکنید

جو یہود نے دیکھے تھے۔ کیا تم اندھے ہو؟ توبہ کرو توبہ کرو

[۱] یٰسٓ: ۸۳ [۲] الرعد: ۱۲

قبل أن تهلكوا ولا تغضَبوا على داعى اللّٰه ولا

پیش ازانکہ ہلاک بشوید و بر داعی خدا خشمناک مشوید و با اس سے پہلے کہ ہلاک ہو جاؤ۔ اور خدا کی طرف بلانے والے پر غصے مت ہو اور

تحاربوا ربّكم أتقدرون أن تردّوا ما أراد اللّٰه؟

پروردگار خود جنگ پیش مگیرید۔ آیا مے توانید کہ ارادۂ خدا را رد بکنید اپنے رب سے مت لڑو کیا تم خدا کے ارادہ کو رد کر سکتے ہو؟

ونعلم أنكم لا تقدرون .فاتّقوا اللّٰه ولا تنسَوا

ماخوب میدانیم کہ شما نمے توانید پس از وے بترسید و مرگ را ہم خوب جانتے ہیں کہ تم نہیں کر سکتے۔ پس اس سے ڈرو اور موت کو

المَنون .وإنّ وعد اللّٰه حق، فاخشوا عواصف

یاد بکنید البتہ وعدۂ خدا حق است پس از تند بادہائے تباہی یاد کرو۔ خدا کا وعدہ بے شک حق ہے پس تباہی کی آندھیوں سے خوف کرو۔

أيها المتّقون .وإنه مالكٌ يؤتى المُلك من

خوف بکنید او مالک است ہر کرا خواہد ملک بدہد وہ مالک ہے جس کو چاہے ملک دے

يشاء ، وينزع المُلك ممّن يشاء ، ألا تنظرون

واز دست ہر کہ خواہد باز بکشد آیا قول خدا را اور جس سے چاہے چھین لے کیا خدا تعالیٰ کے قول کو

إلى قول اللّٰه ”فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ“[1] فقد ﴿۱۳۵﴾

نگاہ نمے کنید او کارہائے شما را خوب مے بیند نہیں دیکھتے وہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

[1] الاعراف:۱۳۰

قيل لكم ما قيل لليهود وأنتم تعلمون مآل

و بہ شما ہموں طور گفتہ شد کہ بہ یہود گفتہ شدہ بود و شما انجام کار ایشاں را
اور تمہیں وہی کہا گیا جو یہود کو کہا گیا تھا اور تم ان کا انجام

أمرهم ولا تجهلون .اتقوا اتقوا، واتركوا التكبّر

خوب مے دانید بترسید بترسید و تکبر را
بخوبی جانتے ہو کہ کیا ہوا۔ ڈرو ڈرو اور تکبر کو

واخشعوا، وادفعوا الرُّجزَ وتَطهّروا، وارحموا

بگذارید و فروتنی بگزینید و پلیدی و ناپاکی را از خود دور بکنید و پاک بشوید و
چھوڑ دو اور عاجزی اختیار کرو اور پلیدی اور ناپاکی کو اپنے آپ سے دور کرو اور پاک ہو جاؤ

ذراريكم ولا تظلموا، واتّقوا اللّه الذى إليه

بر اولاد خود رحم آرید و ستم نکنید و از خدا بترسید کہ انجام کار
اور اپنی اولاد پر رحم کرو اور ظلم نہ کرو اور خدا سے ڈرو کیونکہ آخر

تُصرَفون. لااسمَ على السماء إلا اسم المنقطعين،

باو رجوع خواہد بود در دفتر آسمان غیر از نام منقطعان
اس کے پاس جانا ہے آسمان کے دفتر میں ان کا نام لکھا جاتا ہے جو خالص خدا کے

فجاهِدوا أن تُكْتَب أسماء كم فى السماء ، ولا

نوشتہ نمے شود پس کوشش کنید کہ نام ہائے شما بر لوح آسمان ثبت گردد
ہو گئے ہیں پس کوشش کرو کہ تمہارا نام آسمان کے لوح پر لکھا جائے

تفرحوا بقشر الإسلام أيها المسلمون.

و بر پوست اسلام ناز مکنید اے مسلمانان
اور اے مسلمانو! اسلام کے چھلکے پر ناز مت کرو۔

قد اقتربت أيّام اللّه، وإنه يذهب بالفاسقين

ایام روزہائے خدا قریب رسیدہ و نزدیک است کہ اوکاروبار فاسقاں را سرد کند کہ خدا کے دن قریب آگئے ہیں اور قریب ہے کہ وہ ان فاسقوں کی رونق بازار سرد کر دے جو تم میں سے

منكم، ويأتى بقوم يحبّهم ويحبونه . يذكرون

از شما سر بر آوردہ اند و قومے را بر روئے کار بیارد کہ او ایشاں را دوست دارد ہیں۔ اور ایسی قوم پیدا کرے کہ وہ ان سے محبت کرے اور وہ اس سے محبت کریں۔ وہ اسے یاد کریں اور وہ

اللّه ويذكرهم، ويُتمّ عليهم كل ما وعدكم من ﴿۱۳۶﴾

و ایشاں وے را دوست دارند ایشان وے را یاد کنند واو ایشاں را یاد کند۔ وہمگی وعدہ ہائے نعمت کہ ان کو یاد کرے اور نعمت کے سارے وعدے جو اس نے تم سے کئے ہیں ان کے حق میں پورا کرے

النعم، ولا تضرّونه شيئا، فما لكم لا تتقون؟

کردہ است در حق ایشاں با تمام رساند و شما ہیچ ضررے باو نتوانید رسانید پس چرا نے ترسید اور تم اسے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے پس کیوں نہیں ڈرتے۔

إن مثل نبيّنا عند اللّه كمثل موسٰى، وإن موسٰى

البتہ مثل نبی ما نزد خدا مثل موسیٰ است و شما مے دانید کہ خدا کے نزدیک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں اور تم جانتے ہو کہ موسیٰ

وعد قومًا، وأتمّه لقوم آخرين، وأهلكَ اللّه

موسیٰ با قومے وعدہ کرد دلے آں وعدہ را در حق قوم دیگر با تمام رسانید و خدا نے ایک قوم کے ساتھ وعدہ کیا لیکن اس وعدہ کو دوسری قوم کے حق میں پورا کیا اور خدا نے

آباء هم فى الفلاة لِما كانوا قومًا عاصين.

پدران ایشاں را در دشت نابود کرد زیرا کہ نافرمان بودند

ان کے باپوں کو میدان میں ہلاک کیا کیونکہ نافرمان قوم تھی۔

وكذٰلك يفعل بكم أيها المعتدون، ويرحمكم

نزدیک است کہ خدا ہمیں معاملہ باشما بکند اے از حد گذرندگاں۔ واے صالحان! بر شما رحم اور خدا یہی معاملہ تمہارے ساتھ کرے گا اے حد سے بڑھ جانے والو۔ اور اے پرہیزگارو

أيها الصالحون .فاصلِحوا ذات بينكم وأصلحوا

آورد۔ اکنوں باید کہ براستی و آشتی میل آرید و درست بکنید آں چیز را تم پر رحم کرے گا اب چاہیے کہ سچائی اور صلح اختیار کرو اور اس چیز کو درست کرو

ما أفسدتم، ولا تقعدوا مع الذين يستكبرون .

کہ تباہ کردہ اید و با گردن کشاں ہم نشینی مکنید جسے تم نے تباہ کر دیا ہے اور مغروروں کے ساتھ نہ بیٹھو

أتُعجِزون ربّ السماء ببطشكم أو تخدعونه

آیا ممکن است کہ با زور و قوت خود پروردگار آسمان راماندہ بکنید یا مے توانید کیا ممکن ہے کہ اپنے زور اور قوت کے ساتھ آسمان کے ربّ کو تھکا دو

بخديعتكم؟ كل بل إنكم عَلى أنفسكم تظلمون. ﴿۱۳۷﴾

کہ او را بفریبید۔ ہرگز ممکن نیست بلکہ ستم بر جان خود مے کنید بلکہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہو۔

ولا أقول لكم عندى علم أو قوة .سبحان اللّٰه!

من نہ مے گویم کہ در دست من علم و قوت است۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ من میں نہیں کہتا کہ میرے ہاتھ میں علم اور قوت ہے۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ میں

ما أنا إلا عبدٌ ضعيف، وأنطقنى الذى يُنطِق

بندۂ ناتوان ہستم و مرا ہماں خدا گویا ساخت ایک عاجز بندہ ہوں اور مجھے اسی خدا نے گویائی دی

رسلَه، فما لكم لا تفهمون؟ اترُكوا الفاتحة،

کہ رسولان خود را گویائی بخشید۔ پس چرا نمے فہمید اکنوں یا فاتحہ را بگذارید
جس نے رسولوں کو گویائی عطا فرمائی۔ پس کیوں نہیں سمجھتے۔ اب یا تو فاتحہ کو چھوڑو

أو اعملوا بها حياءً من اللّٰه إن كنتم قومًا تتّقون .

یا شرم از خدا کردہ عمل بآں کنید اگر قومے
یا خدا سے شرم کر کے اس پر عمل کرو۔ اگر تم خدا سے ڈرنے والی

أتقرءونها وهي لا تُجاوز حناجركم أيها المراءون؟

خدا ترس ہستید۔ چیست کہ فاتحہ را مے خوانید و آں از گلوئے شما نمے گذرد
قوم ہو۔ کیا بات ہے کہ فاتحہ کو پڑھتے ہو اور وہ تمہارے گلے سے نیچے نہیں اترتی

وإن المغضوب عليهم هم اليهود

اے ریاکاراں و ثابت شدہ کہ مغضوب علیہم
اے ریاکارو! اور ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم

الذين حذّركم اللّٰه من مضاهاتهم، الذين فَرّطوا

ہماں یہود ہستند کہ خدا شما را از مشابہ گردیدن باوشاں ترسانید آناں کہ
وہی یہود ہیں جن کی طرح ہونے سے خدا نے تم کو ڈرایا اور جنہوں نے

في أمر عيسٰى، فاسألوا أهل الذكر إن كنتم

دربارہ عیسیٰ تفریط کردند پس اگر علم ندارید از اہل ذکر
عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی۔ پس اگر علم نہیں رکھتے تو علم والوں سے

لا تعلمون .أتنتظرون من دوني مسيحًا

بپرسید۔ آیا بعد از من انتظار مسیح می کشید
پوچھو۔ کیا میرے سوا ایسے مسیح کا انتظار کرتے ہو

﴿۱۳۸﴾

الّذی یُؤذَی کمثلی، فتکفّرونه وتکذّبونه وتشتمونه

کہ مثل من آزار دادہ شود پس شما تکذیب و تکفیر وے بکنید و چوں من وے را
جو میری طرح ستایا جائے پھر تم اس کی تکذیب کرو اور اس کو کافر کہو اور میری طرح اس کو

کمثلی، وکدتم تقتلونه، وکفاکم هذا الوِزْرُ الذی

دشنام بدہید و بخواہید کہ وے بکشید و ہمیں گناہ کہ بسبب تکفیر من
گالیاں دو اور چاہو کہ اس کو مار ڈالو اور یہی گناہ جو میری تکفیر کی وجہ سے

احتملتم بتکفیری، فلا تجسّسوا مسیحًا آخر

طوق گردن شما شدہ برائے شما کافی است۔ اکنوں جستجوئے مسیح دیگر برائے
تمہارے گلے کا ہار ہو گیا ہے تمہارے لئے کافی ہے اب دوسرے کو نہ ڈھونڈو

لتُکفِروہ، أتستطیعون أن تحملوا الوِزْرَین أیها

کافر گردانیدن نکنید آیا مے توانید کہ دو بار را ببردارید
کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ دوہرا بوجھ اٹھاؤ

المعتدون؟ ولا بُدّ لکم أن تُکفّروا المسیح

و چارہ ازیں نیست کہ تکفیر مسیح صادق بکنید
اور اس سے چارہ نہیں کہ سچے مسیح کی تکفیر کرو

الصادق لیتمّ نبأ اللّٰه وقد کفّرتمونی وتمّ ما قُدّرَ

تا پیشگوئی خدا باتمام رسد و شما تکفیر من کردید و آنچہ مقدر برائے شما بود بظہور رسید
تا خدا کی پیشگوئی پوری ہو اور تم نے میری تکفیر کی اور جو کچھ تمہارے لئے مقدر تھا ظاہر ہو گیا

لکم، فلا تطلبوا تکفیرًا آخر إن کنتم تعقلون. و

اکنوں تکفیر شخصے دیگر طلب نہ کنید
اب اگر عقلمند ہو تو دوسرے شخص کی تکفیر طلب نہ کرو۔

تـفصيل الـمـقـام أن الـلّه قد أخبر عن بعض اليهود

تفصیل ایں مقام ایں طور است کہ حق تعالیٰ در سورۃ فاتحہ از بعضے یہود خبر مے دہد

اس مقام کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ خدا تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ان بعض یہودیوں کی نسبت اطلاع

فی السورة الـفـاتحة. إنهم كانوا محلّ غضب

کہ در زمان عیسیٰ بن صدیقہ

دیتا ہے جن پر عیسیٰ بن صدیقہ کے زمانہ میں

الـلّـه فی زمن عيسى ابنِ الصدّيقة، فإنّهم كفّروه ﴿۱۳۹﴾

غضب خدا بر ایشاں نازل شد زیرا اوشاں اورا کافر گفتند

خدا کا غضب ان پر نازل ہوا کیونکہ انہوں نے اس کو کافر کہا

وآذوه وأثاروا له كل نوع الفتنة، ثم أشار إلٰى

و آزار رسانیدند و ہر گونہ فتنہ برپا کردند باز حق تعالیٰ اشارت

اور ستایا اور ہر طرح کا فتنہ اٹھایا پھر خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے

أن طائفة منكم كمثلهم يكفّرون مسيحهم

مے فرماید کہ گروہے از شما مانند یہود تکفیر مسیح خواہند کرد

کہ تم میں سے ایک گروہ یہود کی طرح اپنے مسیح کی تکفیر کرے گا

ويكمّلون جميع أنحاء المشابهة، ويفعلون به

و ہر گونہ مشابہت باایشاں پیدا خواہند کرد و از دست او شاں ہمہ آں کارہا

اور ہر طرح کی مشابہت ان سے پیدا کر لیں گے اور ان کے ہاتھوں سے وہ سب کام

ما كانوا يفعلون .وأنتم تقرءون آية الْمَغْضُوبِ

سر برزنند کہ از یہود ظاہر شدند و شما آیت مغضوب علیہم

ہوں گے جو یہود نے کئے اور تم مغضوب علیہم کی آیت

عَلَيْهِمْ، ثم لا تلتفتون. أعلَّمكم اللّٰه هذه السورة

مے خوانید باز رو بآں نمے آرید آیا خدا ایں سورۃ را بے سود بشما پڑھتے ہو پھر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا خدا نے یوں ہی یہ سورۃ تم کو

عبثًا كوضع الشيءِ فی غير محلّه أو كتَبها لتذكيرِ

تعلیم داد چنانکہ کسے چیزے را در غیر محلش مے نہد یا ایں سورۃ را بجہت آں نازل سکھلائی جیسا کہ کوئی کسی چیز کو بے ٹھکانے رکھ دے۔ یا اس سورۃ کو اس لئے اتارا

جريمة ترتكبونها ما لكم لا تُمعِنون؟ وما غضِب

فرمود کہ شمارا آں گناہ یاد دہاند کہ از دست شما سر برزند چرا بغور نمے بینید و خدا براں یہود کہ تم کو وہ گناہ یاد دلائے جو تمہارے ہاتھ سے ہوگا۔کیوں غور سے نہیں دیکھتے اور خدا

اللّٰه على تلك اليهود إلّا لما كَفّروا رسوله عيسى

بسبب کفر عیسیٰ

ان یہودیوں پر عیسیٰ کو کافر کہنے کے سبب

وكذّبوه وشتموه وكادوا أن يقتلوه من الحسَد ﴿۱۴۰﴾

و تکذیب و دشنام وے خشمناک شد و نیز بسبب آں کہ مے خواستند کہ از اور اس کی تکذیب اور اس کو گالیاں دینے کے سبب غضبناک ہوا اور اس لئے بھی کہ وہ

والهوى، وقد كتب عليكم قدرُ اللّٰه أنكم تفعلون

ہوا و حسد او را بقتل رسانند و ہمچنیں تقدیر خداوندی در حق شما جاری شدہ ہوا وحسد کے مارے چاہتے تھے کہ اس کو قتل کر دیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہارے حق میں اسی طرح جاری

بمسيحكم كما فعل اليهود بمسيحهم،

کہ با مسیح خود ہماں خواہید کرد کہ یہود با مسیح خود کردند ہوئی ہے کہ تم اپنے مسیح سے وہی کرو جو یہود نے اپنے مسیح سے کیا۔

وقد فعلتم بی کمثله، فهل بقی هوًی لکم یا حزبَ

اکنوں شما با من ہماں طور معاملہ کردید آیا اے گروہ دشمناں ! چیزے آرزو

اب تم نے اسی طرح میرے ساتھ معاملہ کیا۔ اے دشمنوں کے گروہ! کیا کچھ آرزو تمہارے

العدا أن تُکفّروا وتکذّبوا وتؤذوا کمثلی نفسًا

وتمنا در دل شما باقی است کہ مے خواہید کہ بار دگر مثل من شخص دیگر را تکفیر وتفسیق بکنید و

دل میں باقی ہے جو چاہتے ہو کہ پھر دوسری دفعہ میرے جیسے دوسرے شخص کی تکفیر اور تفسیق کرو

أخری؟ وقد شهدت ألسنکم وأقلامکم

آزار بدہید حالانکہ زبان ہائے شما و قلمہائے شما و فریب ہائے شما ہمگی گواہی

اور اس کو ستاؤ حالانکہ تمہاری زبانوں اور تمہاری قلموں اور تمہارے فریبوں نے اس بات پر گواہی

ومکائدکم أنکم أتممتم علیّ ما أُشیرَ إلیه فی

مے دہند بر ایں کہ شما در حق من ہمہ آنرا باتمام رسانیدہ اید کہ در سورہ فاتحہ اشارت

دے دی کہ تم نے میرے حق میں وہ سب کچھ پورا کر لیا ہے جس کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ ہے

سورة الفاتحة، فارحموا مسیحًا آخر وأَقِیلوه من

بآں رفتہ پس اے منتظراں بر مسیح دیگر رحم آرید

پس اے انتظار کرنے والو دوسرے مسیح پر رحم کرو

هذه العزّة أیها المنتظرون .أما شبعتم

و ازیں عزت و احترام وے را معاف بدارید آیا بایں قدر کہ بجا آوردید

اور اس عزت اور احترام سے اس کو معاف رکھو کیا اتنے سے تمہارا پیٹ

بهذا القدر؟ أتریدون أن ینزل عیسی ابن مریم

ہنوز سیر نشدہ اید آیا مے خواہید کہ مسیح ابن مریم از آسمان

نہیں بھرا کیا چاہتے ہو کہ مسیح ابن مریم آسمان سے

﴿۱۴۱﴾

مّن السماء ثم تفعلوا به ما فعل اليهود به من قبل،

نازل شود و با او ہماں بکنید کہ قبل ازیں یہود با وے کردند
نازل ہو اور اس سے وہی کرو جو اس سے پہلے یہودیوں نے اس کے ساتھ کیا

ويجتمع عليه القارعتان والتكفيران والذلّتان،

و ازیں جہت بروے دو مصیبت و دو تکفیر
اور اس طرح اس پر دو مصیبتیں اور دو تکفیریں

ويذوق اللعنة مرّتين، بل ثلاث مرات☆؛

و دو ذلت جمع بشوند۔ و دو لعنت بلکہ
اور دو ذلتیں جمع ہو جائیں اور دو لعنت بلکہ

ولن يجمع اللّٰه عليه اللّعان الثلاث

سہ۳ لعنت را بچشد۔ و خدا بر سر وے ہرگز ایں سہ لعنت جمع نخواہد کرد۔
تین لعنت کا مزہ چکھے اور خدا اس پر ہرگز یہ تین لعنتیں جمع نہیں کرے گا

☆ الحاشية

قد ثبت من مفهوم قوله تعالٰى غير المغضوب عليهم ان المسيح

از مفہوم آیت غیر المغضوب علیہم ثابت شدہ است کہ برائے مسیح موعود

الموعود قد قدّر له ان يلعنه الذين يقولون انا نحن المسلمون

مقدر است کہ فرقہ از مسلمانان برو لعنت کردہ

الذين غضب اللّٰه عليهم كما غضب على اليهود و هم لا يعلمون

مورد غضب الٰہی شوند

فان فرضنا ان المسيح الموعود هو المسيح الذى أُنزل عليه الانجيل

پس اگر ما فرض کنیم کہ مسیح موعود ہماں عیسٰی است کہ برو انجیل نازل شدہ بود

فعند ذالك تجتمع عليه لعنات ثلٰث. لعنة من اليهود و لعنة من

دریں صورت سہ۳ لعنت برو جمع مے شوند۔ لعنتے از طرف یہود۔ و لعنتے

كـمـا أنتم تزعمون .وقـد لـعـنتم مسيحًا جاء كم

ہمچناں کہ گمان مے کنید وشما براں مسیح لعنت کردہ اید کہ از شما نزد شما
جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور ایک مسیح تو تمہیں میں سے تمہارے پاس آچکا

مـنكم، وأتممتم عليه ما كُتِبَ فى كتاب اللّٰه، فهو

آمد و پیشگوئی قرآن را برو باتمام رسانیدہ اید
اور تم نے اس پر وہ پیشگوئی پوری کر دی جو سورۃ فاتحہ میں تھی

الـمسيـح الـمـوعـود إن كـنتـم تتفـكّـرون .

پس ہماں مسیح موعود است اگر فکر کنید
پس وہی مسیح موعود ہے جس پر وہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

سيـقـولـون إنا لا نحضُره إلّا تذلّلا وطاعةً فكيف

ایشاں خواہند گفت کہ ما بکمال فروتنی و فرمان پذیری پیش اوحاضر شویم
کہیں گے کہ ہم پوری خاکساری اور عاجزی سے اس کے پاس حاضر ہوں گے پھر کیونکر ہو سکتا

نكفّره ونؤذيه وإنّا به مؤمنون. قُلْ هذا قدرٌ من اللّٰه

پس چگونہ ممکن است کہ او را کافر گوئیم و آزارش بدہیم در حالیکہ ما با اوایمان بیاوریم۔ بگو ایں
ہے کہ ہم اسے کافر کہیں اور ستائیں حالانکہ ہم اس پر ایمان لائیں۔ کہہ دے کہ یہ

كُتِـبَ عـلـى حـزبٍ مـنـكـم فـى الـفـاتـحة،

تقدیر خداوندی است کہ در حق گروہے از شما در سورۃ فاتحہ نوشتہ شدہ
خدا کی تقدیر ہے جو تمہارے میں سے ایک گروہ کی نسبت سورۃ فاتحہ میں لکھی گئی ہے۔

بقیۃ الحاشیۃ

النصارىٰ و لعنة من المسلمين الذين يكفرونه عند نزوله و يُكذّبون. فكانّ السرّ
ازطرف نصاریٰ ولعنتے ازطرف آں مسلماناں کہ تکذیب وتکفیراوخواہند کرد۔ پس گویا درنازل کردن عیسیٰ علیہ السلام
فـى انـزال عيسىٰ هو تكميل امر اللعن وادخال المسلمين فى الذين يلعنون. منه
ہمیں رازے است کہ تا امر لعنت راتکمل کردہ شود و مسلمانان نیز دراں گروہ داخل شوند کہ بر لعنت مے فرستند۔ منہ

وإنّ قدر اللّـه لا يبدَّل أيها الجاهلون .ألا

و اے جاہلان تقدیر خداوندی ہرگز تبدیل نمی شود
اور خدا کی تقدیر کبھی نہیں بدلتی۔

تقرء ون الفاتحة وقد كنتم تصرّون عليها

اے پیروان حدیث! آیا اکنوں فاتحہ را نمے خوانید و شما براں بسیار اصرار
اے حدیث کی پیروی کرنے والو! کیا اب فاتحہ کو نہیں پڑھتے اور تم تو اس پر بہت اصرار

أيها المحدِّثون؟ اليوم عاداكم الفاتحة وأنتم ﴿۱۴۲﴾

مے کردید۔ امروز فاتحہ با شما عداوت مے کند و شما
کیا کرتے تھے۔ آج فاتحہ تم سے دشمنی کرتی ہے اور تم

عاديتموها وصار التزامها عذاب أنفسكم كأنها

باوے میکنید و التزام آں بر جان شما عذاب شدید گردیدہ
اس سے کرتے ہو اور اس کا التزام تمہاری جان پر سخت عذاب ہو گیا ہے

جرعةٌ غير سائغ تبلَعونها ولا تستطيعون .ولا

گوئی آں یک جرعہ ناگوار است کہ آں را از کام فرو بردن مے خواہید و نمی توانید
گویا کہ وہ ایک ناگوار گھونٹ ہے جسے نگلنا چاہتے ہو لیکن نگل نہیں سکتے

تتلون بعد ذالک هذه السورة إلا وأنتم تتألّمون.

و امید است کہ بعد ازیں بغیر ایں کہ دل را صدمہ رسد ایں سورۃ را نخواہید خواند
اور امید ہے کہ اب اس کے بعد تم اس سورۃ کو بغیر درد و الم کے نہ پڑھو گے

ولا تتلون:غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

و غیر المغضوب علیہم را نخواہید خواند
اور جب غیر المغضوب علیہم کا لفظ پڑھو گے

إلّا وتغضبون على أنفسكم وتتندّمون .

مگر آنکہ بر جان ہائے خود خشمناک خواہید شد و پشیمان خواہید شد و
تو تم کو اپنے اوپر سخت غصہ آئے گا اور پچھتاؤ گے اور

وترونها عذابا شديدا في كل حين تقرءون.

ہر وقتے کہ تلاوت آں خواہید کرد جان شما ازاں عذاب شدید محسوس خواہد کرد
جس وقت اسے پڑھو گے تمہاری جان اس سے سخت عذاب محسوس کرے گی۔

فحينئذ تحترق قلوبكم بلظَى الحسرة و

و دران وقت دلہائے شما از آتش حسرت کباب گردد و
اس وقت تمہارے دل حسرت کی آگ سے کباب ہوں گے اور

ربما تودّون لو كنتم تتركون.

بسا اوقات آرزو خواہید کرد کہ کاش کسے از ما سورۂ فاتحہ را نخواندے۔
اکثر چاہو گے کہ کاش کہ ہم سورۃ فاتحہ کا پڑھنا چھوڑ دیتے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

﴿۱۴۳﴾ إنّ الذين يزعمون أن عيسٰى صعد إلى

آناں کہ پندارند کہ عیسیٰ علیہ السلام بر آسمان رفت
جن کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے

السماء ليس عندهم سلطان وإنْ هم إلّا يكذبون.

در دستِ شاں دلیلے نیست بلکہ ایشاں دروغ مے زنند
ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

أكتَبه اللّه في القرآن فيتّبعونه، أو قاله الرسول

آیا ایں سخن را خدا در قرآن نوشتہ است کہ پیروی آں مے کنند یا موافق گفتہ رسول
کیا یہ بات خدا نے قرآن میں لکھ دی ہے اس لئے اس کی پیروی کرتے ہیں یا یہ بات رسول نے کہی

فيقولونه كلّا بل هم يفتَرون .ولن تجد آية

مے گویند ہرگز چناں نیست بلکہ از پیش خود مے تراشند درایں باب آیتے
ہے۔ پس وہ بھی کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں ۔ بلکہ وہ خود یہ بات تراشتے ہیں۔ اس بارہ میں

في هذا الباب، ولا حديثا من نبيّنا المستطاب،

و حدیثے یافتہ نمے شود
کوئی آیت اور حدیث پائی نہیں جاتی

ولا يقبَله العقل السليم أيها العاقلون .

و نہ ایں امر را عقل سلیم قبول مے کند۔
اور نہ اس بات کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ اور

وقالوا إن المسيح رُفع إلى السماء الثانية

و گویند کہ مسیح بر آسمان دوم مرفوع شد و
کہتے ہیں کہ مسیح دوسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا اور

وصُلب مقامَه رجل آخر، فانظر إلى كذبٍ

در جائے او شخص دیگر را بر دار کشیدند۔ ایں دروغ را بہ بیں
اس کی جگہ ایک دوسرا شخص سولی دیا گیا۔ اس جھوٹ کو دیکھو

ينحِتون.أكانوا حاضرين عند هذه الواقعة

کہ تراشیدہ اند۔ آیا در وقت وقوع ایں واقعہ حاضر بودند؟
جو انہوں نے تراشا ہے۔ کیا وہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت حاضر تھے؟

﴿۱۴۴﴾

أَو وجدوها فی الکتاب والسنّة، فلیُخرجوها

یا آں را در کتاب و سنت دیدہ اند۔ باید کہ آں مقام
یا اس کو قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے چاہیے کہ وہ مقام

لنا إن کانوا یصدُقون .کلّا. بل إنهم یفترون

مارا ہم بنمایند اگر راست مے گویند۔ ہرگز چناں نیست بلکہ
ہم کو بھی دکھلائیں اگر سچ کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ

علی اللّٰه ورسوله ولا یتّقون .ولا یفکّرون

بر خدا و رسول وے افتراء مے کنند و خوف ندارند و
خدا اور اس کے رسول پر افتراء کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے اور

فی أنفسهم أن العقل یخالف هذه القصّة

در دل خود فکر نمے کنند۔ عقل دست رد بر سینہ ایں قصہ
اپنے دل میں نہیں سوچتے۔ عقل اس قصہ کے مخالف ہے

ولا یصدّقها المتفرّسون .فإنّ الذی صُلب

مے زند و دانشمنداں زنہار دنبال تصدیق ایں نروند۔ چہ کہ آں شخص
اور عقل مند ہرگز اس کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ وہ

فی مصلب عیسٰی إنْ کان من المؤمنین

مصلوب کہ در جائے عیسیٰ بکشتن درآمد اگر مومن بود
مصلوب شخص جو عیسیٰ کی بجائے سولی دیا گیا اگر وہ مومن تھا تو

فکیف صلَبه اللّٰه و قد قال فی التوراة إنه

چگونہ خدا بگذاشت کہ او را بر دار بکشند حالانکہ در تورات فرمودہ کہ
خدا نے کس طرح اسے چھوڑ دیا کہ وہ سولی دیا جائے حالانکہ تورات میں خدا نے فرمایا ہے کہ

مَن صُلب فهو ملعون .أَلَعَنَ عبدًا ویعلم

ہر کہ مصلوب شود ملعون است۔ آیا خدا بندہ را ملعون کرد و جو سولی دے کر مار دیا جائے وہ ملعون ہے۔ کیا خدا نے ایک ایسے بندہ کو ملعون کیا

أنه مؤمن، سبحانه وتعالٰی عمّا

میدانست کہ او مومن است پاک است ذات او ازیں چیز ہا کہ باوے نسبت مے کنند جس کی نسبت جانتا تھا کہ وہ مومن ہے اس کی ذات ان باتوں سے پاک جو وہ اس سے منسوب

یصفون ! و قد لعن اللّٰه فی التوراة ﴿۱۴۵﴾

و خدا در تورات ہر مصلوب را ملعون قرار مے دہد کرتے ہیں۔ اور خدا تورات میں ہر ایک مصلوب کو ملعون قرار دیتا ہے۔

کلَّ مَن صُلب فاسأل أهل التوراة إن کنت

اگر نمے دانید از اہل تورات بپرسید اگر تم نہیں جانتے تو تورات والوں سے پوچھو۔

من الذین لا یعلمون. وإن کان المصلوب

و اگر شخص مصلوب از دشمنان عیسٰی اور اگر وہ مصلوب شخص عیسٰی کے دشمنوں میں سے

من أعداء عیسٰی ومن الکفار فکیف سکت

و از کفار بود وقت صلیب چرا خاموش تھا اور کافر تھا تو صلیب کے وقت کیوں چپ رہا

المصلوب عند صلبه وما برّأ نفسه، وکیف بقی أمره

ماند و چرا خود را بری ثابت نہ کرد و چرا امر او اور اپنے آپ کو کیوں بری نہ ثابت کیا اور اس کی بات کیوں

كالمكنون؟ وكان المصلوبون لا يموتون إلا إلٰى

پوشیدہ بماند و چنیں بود کہ مصلوب بر صلیب تا سہ روز پوشیدہ رہی مصلوب صلیب پر تین دن تک بلکہ تین دن سے

ثلاثة أيام أو يزيدون .فكانت المهلة كافية،

بلکہ زیادہ ازاں میماند و نمے مرد پس ایں قدر مہلت برائے ایں تحقیق زیادہ تک زندہ رہ سکتا تھا۔ پس اس قدر مہلت اس تحقیق کے لئے

فاسأل الذين يصلبون عدوًّا من أعداء

کافی بود۔ اکنوں ازاں کساں کہ دشمنے را از دشمنانِ عیسیٰ صلیب مے دہند کافی تھی۔ اب ان لوگوں سے جنہوں نے عیسیٰ کے ایک دشمن کو سولی دیا پوچھو

عيسٰى كيف سكت المصلوب إلٰى هذا الأمد .

پرسید کہ آں مصلوب تا اینقدر مدت چگونہ خاموش ماند کہ وہ مصلوب اتنے دنوں کیونکر چپ رہا۔

أيقبله العاقلون؟ ألم يبق له شهداء ﴿۱۴۶﴾

آیا ایں را عاقلاں مے پذیرند۔ آیا برائے او گواہاں از کیا عقلمند اسے قبول کرتے ہیں۔ کیا اس کے لئے

مِن أُمّه وزوجه وإخوانه وجيرانه وأحبابه

مادر و زن و برادراں و ہمسایگان و دوستان اس کی ماں اور بیوی اور بھائی اور ہمسائے اور دوست

وأصحابه ومن الذين كان أودعَهم أسرارَه

و یاران وے نماندند و نیز آں کساں ہم نماندند کہ رازدار گواہ نہ بنے۔ اور کیا انہوں نے بھی گواہی نہ دی جو اس کے رازدار

وكانوا يعرفونه . هيهات هيهات لما تزعمون !

و شناسائے او بودند افسوس ! بریں گمان کہ مے کنید

اور اس کے پہچاننے والے تھے اس گمان پر جو تم کرتے ہو افسوس ہے۔

وشتّان بين الحق وبين هذه المفتريات،

و درمیان حق و ایں مفتریات فرقے بسیار است۔

حق میں اور ان افتراؤں میں بڑا فرق ہے۔

أمَا بقي عندكم مثقال ذرّة من عقل به تعقلون؟

آیا ذرّہ از عقل در سر شما باقی نیست کہ با آں مغز سخن را بفہمید

کیا ذرہ سی عقل بھی تمہارے سر میں باقی نہیں رہی جس سے بات کی تہ کو پہنچ جاؤ

بل هذه القصص خرافات لا أصل لها، ولا تقبلها

بلکہ ایں ہمہ افسانہ ہائے بیہودہ ہستند کہ ہیچ اصلے ندارد و

یہ سب بیہودہ قصے ہیں ان کی کچھ اصلیت نہیں اور

الفطرة الصحيحة، ولا توجد إليها الإشارة الجليّة

فطرت صحیحہ از قبول آنہا سرباز زند و دربارہ اینہا اشارۂ پوشیدہ

فطرت صحیحہ ان کو قبول نہیں کرتی اور ان کے بارہ میں کوئی پوشیدہ

أو الخفيّة في كتاب اللّٰه ولا في أثر رسوله،

و نہ آشکار در کتاب اللہ یافتہ مے شود و نہ در حدیث رسول

اور کھلا اشارہ قرآن شریف میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

فالذين يتّبعونها لآ يتّبعون إلا سَمُرًا ﴿۱۴۷﴾

وے موجود است۔ پس آنانکہ پیروی اینہا مے کنند فی الحقیقت پیروی دروغ بے فروغ

حدیث میں پایا نہیں جاتا۔ پس جو لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ دراصل جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں

وإنْ هم إلا يعمهون. وأما نزول عيسٰى فاعلم

مے کنند و آوارہ دشت سراسیمگی مے باشند۔ اما سخن دربارہ نزول عیسیٰ پس بداں کہ

اور پڑے بھٹکتے پھرتے ہیں لیکن عیسیٰ کے نزول کی نسبت پس جان تو کہ

أن لفظ النزول عربيّ يُستعمل فی محل الإكرام

لفظ نزول لفظ عربی است کہ در محل اکرام و بزرگ داشتن کسے

نزول کا لفظ عربی لفظ ہے جو کسی کی عزت اور تعظیم کے لئے استعمال

والإجلال، وتعلمون معنى النزيل أيها المتفقّهون .

استعمال کردہ مے شود و معنی نزیل بر دانشمنداں پوشیدہ نیست

کیا جاتا ہے اور نزیل کے معنے عالم جانتے ہیں۔

وما رأينا فی كتب الحديث خبرًا من رسول اللّٰهؐ

و ما در کتب حدیث ہیچ حدیثے

اور ہم نے حدیث کی کتابوں میں ایسی کوئی مرفوع متصل حدیث

مرفوعًا متّصلا يُفهَم منه أن عيسٰى ينزل من

مرفوع متصل ندیدہ ایم کہ ازاں ظاہر شود کہ عیسیٰ از آسمان نازل گردد

نہیں دیکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عیسیٰ آسمان سے اترے گا

السماء ، وما وجدنا لفظ السماء فی أحد من

و نہ لفظ سما در ہیچ کدام حدیث

اور نہ ہم نے سماء کا لفظ کسی حدیث

الأحاديث الصحيحة القوية، وهذا أمر بديهیٌّ

صحیحہ قویہ یافتیم چنانچہ ایں امر نزد دانایان علم حدیث

صحیح قوی میں پایا اور یہ بات حدیث کے عالم خوب جانتے ہیں

یعلمه المحدِّثون، ولا ینکره إلا الذی جهل

آشکار است۔ و انکار ایں امر نمے کند مگر شخصے کہ جاہل باشد

اور اس بات کا انکار سوائے اس کے کوئی نہیں کرتا جو

أو تجاهل، ولا ینکره إلا العمون .ومع ذالک ﴿۱۴۸﴾

یا خود را جاہل وا نماید یا آنکہ چشم او کور باشد و علاوہ براں

جاہل ہو یا اپنے آپ کو جاہل ظاہر کرے۔ یا جو اندھا ہو اور اس کے سوا

إنّه أمرٌ خالفَ القرآنَ وعارضه، فبأیّ حدیث

ایں امر خلاف قرآن و ضدّ آں واقع شدہ است۔ پس کدام حدیث است

یہ بات قرآن کے خلاف اور اس کی ضد پڑی ہوئی ہے۔ پس قرآن کے سوا کون سی حدیث ہے

بعد القرآن تؤمنون؟ وقد قال اللّٰه سبحانه

کہ بعد از قرآن بہ آں ایمان مے آرید و خدا مے فرماید کہ

جس پر ایمان لاتے ہو اور خدا فرماتا ہے کہ

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ☆ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [1]

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) نبود مگر رسولے و قبل ازو رسولاں گذشتہ اند

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

الحاشیۃ

☆ **قد جرت سُنّة اهل اللسان فی لفظ خلا. انهم اذا قالوا مثلا**

عادت اہل عرب بریں جاری شدہ است کہ چوں اوشاں مے گویند کہ

خلا زید من هٰذه الدار او من هٰذه الدنیا فیریدون من هٰذا

زید ازیں خانہ یا ازیں دنیا بگذشت پس ازیں قول ایں مراد

القول انه لا یرجع الیها ابدا. وما اختار اللّٰه هذا اللفظ الا

مے دارند کہ او گاہے سوئے او مراجعت نخواہد کرد۔ و خدا تعالیٰ ایں لفظ را از بہر ہمیں

اشارة الی هذه المحاورة کما لا یخفٰی. منه

اختیار کردہ است کہ تا مردم معلوم کنند کہ ہر کہ از دنیا رفت باز نے آید۔ منه

[1] اٰل عمران: ۱۴۵

فصرّح بأن الأنبياء الذين كانوا من قبل ماتوا

ایں آیت آشکار مے کند کہ ہمہ انبیائے پیشین فوت کردند

یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔

كلهم والمرسلون .وهذه آية تلاها أبو بكر

و ہمیں آیت را حضرت صدیق

اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق نے

الصديق رضى اللّٰه عنه - إذ كان الأصحاب يختلفون .

بر مجمع صحابہ بخواند چوں اختلاف کردند

تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا

أعني إذا اختلف بعض النّاس من الصحابة

بایں معنے کہ چوں بعض مردم

یعنی جب بعض لوگوں نے

فی موت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم، وقال ﴿۱۴۹﴾

در موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف کردند۔ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا اور حضرت

عمر إنه سيرجع كما يرجع عيسٰى، وكذالك

عمر گفت کہ آنحضرت ہمچناں باز رجوع مے کنند چنانکہ عیسیٰ رجوع بفرماید و ہمچنیں

عمر نے کہا کہ آنحضرت اسی طرح واپس آئیں گے جیسا کہ عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح

قال بعضهم الذين كانوا يخطئون . فسمع

بعض دیگر خطا کاراں مے گفتند۔ دریں اثنا

اور بعض خطا کاروں نے بھی کہا تو اس وقت

أبو بكر كلامهم وما كانوا يزعمون، فقام على

حضرت ابو بکر کلام ایشاں شنید و بر پندار ایشاں آگاہ شد پس بر منبر بالا

حضرت ابو بکر نے ان کا کلام سنا اور ان کے گمان پر آگاہ ہوئے تب منبر پر

المنبر واجتمع الصحابة حوله وتلا الآية

برآمد و اصحاب بر گرد وے گرد آمدند و ایں آیت مذکورہ را

کھڑے ہوئے اور صحابہ ان کے گرد جمع ہوئے پھر آیت مذکورہ

المذكورة وقال اسمعون .وكانوا مجتمعين

برخواند و فرمود از من بشنوید و ہمگناں

پڑھی اور فرمایا سنو! اور سب کے سب

كلهم لموت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم

بر موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع آمدہ بودند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر جمع تھے۔

فسمعوا وتأثّروا بأثر عجيب كأن الآية نزلت

چوں ایں آیت را شنیدند تاثیر شگرف در دل یافتند وپنداشتند کہ گوئی ایں آیت

جب یہ آیت سنی تو عجیب تاثیر اپنے دلوں میں پائی اور سمجھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے

فی ذالک الیوم وكانوا يبكون ويصدّقون .

ہمدراں روز نازل شد و بر شنیدنش گریہ آغاز کردند و تصدیق فرمودند و

اس کو سن کر انہوں نے رونا شروع کیا اور تصدیق کی

وما بقی أحد منهم فی ذالک الیوم إلا أنه آمن

دراں روز شخصے نماند کہ از تہ دل بایں ایمان نیاورد کہ

اس دن ایسا کوئی شخص نہ رہا جو اس پر ایمان نہ لایا ہو کہ

﴿۱۵۰﴾ بصميم القلب أن الأنبياء كلهم قد ماتوا وقد

ہمہ انبیا ازیں عالم رخت بر بستہ اند
سارے نبی فوت ہو چکے ہیں

أدركهم المنون .فما بقى لهم أسف علٰى موت

اکنوں اوشاں را بر موت رسول خویش
اب ان کو اپنے رسول کی موت پر

رسولهم ولا محلّ غبطة لحبيبهم، وتنبّهوا

رنجے و غمے و برائے محبوب خویش محل تحسّر و افسوس نماند و بر موت وے
کوئی رنج اور غم اور اپنے پیارے کے لئے کوئی حسرت اور افسوس کی جگہ نہ رہی

على موته، وفاضت عيونهم وقالوا إنا للّه

خبردار و آگاہ شدند و جوئے اشک از چشم رواں ساختند
اور اس کی موت پر خبردار اور آگاہ ہو گئے اور آنسوؤں کے دریا آنکھوں سے بہائے

وإنا إليه راجعون .وكانوا يتلون هذه

و انا للہ گفتند و ایں آیت را
اور انا للہ کہا اور اس آیت کو

الآية في السكك والأسواق والبيوت

در کوچہ و بازار و خانہ مے خواندند
گلی کوچوں میں اور گھروں میں پڑھتے تھے

ويبكون . وقال حسّان بن ثابت وهو يرثى

و مے گریستند چنانچہ حسان بن ثابت بعد از خطبہ ابوبکر
اور روتے تھے چنانچہ حسان بن ثابت نے حضرت ابوبکر کے خطبہ کے بعد

لـرسـول الـلّه صلى الله عليه وسلم بعد خطبة أبى بكر

در مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِی عَلَيْکَ النَّاظِرُ

تو مردمک چشم من بودی اکنوں از فقدان تو چشم من نابینا شد
تو میری آنکھ کی پتلی تھی اب تیرے جاتے رہنے سے میں اندھا ہو گیا

مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْکَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

بعد از مردنت ہر کہ خواہد بمیرد من بر جان تو مے لرزیدم
تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا ڈر تھا

يـريـد أن خـوفـى كـلـه كـان عـليک، فـإذا مـتَّ ﴿۱۵۱﴾

یعنی ہمہ خوف من از بابت جان تو بود چوں تو مردی
یعنی مجھے تو سارا یہی ڈر تھا کہ کہیں تو نہ مر جائے لیکن اب جبکہ تو ہی مر گیا

فـلا أبـالـى أن يـمـوت موسٰى أو عيسٰى فـانظـروا

اکنوں من ہیچ باک ندارم کہ موسیٰ بمیرد یا عیسیٰ بمیرد۔ پس نگاہے بفرمائید
تو اب مجھے کچھ پروا نہیں کہ موسیٰ مرے یا عیسیٰ مرے۔ اب غور کرو کہ

إليهـم كيف أحبّـوا نبيّهـم وكيف كـان تـصـدر

کہ اوشاں نبیٔ خود را چہ قدر دوست مے داشتند و چہ طور آداب محبت
وہ اپنے نبی کو کس قدر دوست رکھتے تھے اور کس طرح محبت کے آداب

منهـم آداب الـمـحبّة وآثـارهـا أيهـا الـمجـادلون .

و نشان آں ازوشاں آشکار مے شدند
اور نشان اُن سے ظاہر ہوتے تھے۔

وانظروا كيف اقتضتْ غيرتهم أنهم ما رضوا

و نیز نگاہے بکنید کہ غیرت ایشاں ہرگز روا نداشت کہ بعد موت رسول اللہ
اور یہ بھی غور کرو کہ ان کی غیرت نے ہرگز نہ چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بحياة نبي بعد موت رسول اللّٰه، فهُدُوا إلى

صلی اللہ علیہ وسلم بر حیات ہیچ کدام نبی راضی بشوند پس خدا او شاں را
کی موت کے بعد کسی نبی کی حیات پر راضی ہو جائیں پس خدا نے ان کو

الصراط كما يُهدَى العاشقون .واجتمعت

ہماں طور راہ حق بنمود کہ عاشقان را مے نماید و
اس طرح سے حق کی راہ دکھلائی جس طرح عاشقوں کو دکھلاتا ہے۔ اور

قلوبهم على مفهوم آية قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ

دل ہائے ایشاں بر مفہوم آیت قد خلت من قبله الرسل اتفاق کردند
ان کے دلوں نے قد خلت من قبله الرسل کی آیت کے مفہوم پر اتفاق کر لیا۔

وآمنوا به وكانوا به يستبشرون .ثم أتيتم

و بہ آں ایمان آوردند و شادمانی ہا کردند پس
اور اس پر ایمان لائے اور اس پر خوش ہوئے۔ پھر صحابہ کے بعد

بعدهم . مّا قدّرتم نبيّكم حقّ قدره وتقولون ﴿۱۵۲﴾

بعد از اصحاب نوبت بشما رسید۔ شما رعایت حق و قدر نبی ہیچ بجا نیا وردید۔ وے گوئید
تمہاری باری آئی تم نے اپنے نبی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنے کا حق تھا۔ اور کہتے ہو

ما تقولون .أتأمركم محبّتكم بنبيّكم أن يّبقٰى

آنچہ مے گوئید آیا محبت شما روا دارد کہ عیسیٰ
جو کچھ کہتے ہو۔ کیا تمہاری محبت روا رکھتی ہے کہ عیسیٰ

عیسٰی علی السماء حیًّا وقد مضٰی ألفٌ وقریب

بر آسمان زندہ باشد و نبیٔ ما از مدّت چہاردہ صد

آسمان پر زندہ ہو اور ہمارے نبی چودہ سو برس

مِن ثُلُثه علٰی موت رسول اللّٰه؟ ساء ما تحکمون.

شربت ممات چشیدہ است

سے وفات یافتہ ہوں۔

أرَضِیتم بأن یکون نبیکم مدفونًا فی التراب

آیا بایں خورسند ہستید کہ نبیٔ شما در مدینہ زیر زمین

کیا تم اس بات پر خوش ہو تمہارے نبی مدینہ میں زمین کے نیچے

فی المدینة، وأمّا عیسٰی فهو حیّ إلٰی هذا الوقت؟

مدفون و لیکن عیسیٰ تا ایں زمان زندہ باشد

مدفون ہوں لیکن عیسیٰ اس وقت تک زندہ ہو

اتقوا اللّٰه أیها المجترءون .قد کان إجماع

اے دلیران بیباک از خدا بترسید و ایں اجماع

اے بے باکو ! خدا سے ڈرو اور یہ پہلا اجماع تھا جو

الصحابة علٰی موت عیسٰی أوّلَ إجماع انعقد

اول بود کہ باتفاق جمیع صحابہ در اسلام منعقد گردید

تمام صحابہ کے اتفاق سے اسلام میں منعقد ہوا

فی الإسلام باتفاق جمیعهم، وما کان فرد

و فردے از افراد

اور کوئی فرد بھی

﴿۱۵۳﴾ خارجًا منه كما أنتم تعلمون .وهذا منّة

ازیں اجماع بیرون نماند۔ و ایں احسان
اس اجماع سے باہر نہ رہا اور یہ حضرت

من الصدّيق رضى اللّه عنه على رقاب المسلمين

صدیق است رضی اللہ عنہ بر گردن ہمہ مسلمانان
صدیق رضی اللہ عنہ کا تمام مسلمانوں کی گردن پر احسان

كلهم أنه أثبتَ بنصّ القرآن موتَ الأنبياء

کہ موت ہمہ انبیاء و موت عیسیٰ را بنص قرآن
ہے کہ انہوں نے تمام انبیاء کی موت اور عیسیٰ کی موت کو قرآن سے

كلهم وموتَ عيسٰى، فهل أنتم شاكرون؟ ثم

ثابت فرمود آیا شکر مے کنید باز
ثابت کیا۔ کیا تم مشکور☆ ہو؟ پھر

خلَف مِن بعدهم خلفٌ يتركون القرآن

برجائے ایشاں آں کساں نشستند کہ قرآن را مے گذارند و
ان کی جگہ وہ لوگ بیٹھے جو قرآن کو چھوڑتے ہیں اور

ويخالفون الرحمٰن وعلى اللّه يفترون .وقد

خلاف رحمٰن مے کنند و بر خدا دروغ مے بندند و
رحمٰن کے خلاف کرتے ہیں اور خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور

علموا أن القرآن تَوفَّى المسيح، وكرّر البيان

خوب مے دانند کہ قرآن مسیح را وفات مے دہد و مکرر ایں معنی را
خوب جانتے ہیں کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور دوبارہ اس کو صاف

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے'' شکرگزار ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

الصريح، ومنعه من الصعود إلى السماء ، وبشّر

صاف بیان مے فرماید و از صعود بر آسمان او را باز مے دارد و
طور پر بیان فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھنے سے اس کو روکتا ہے اور

المسلمين بأن خاتم الخلفاء ومسيح هذه

مسلماناں را مژدہ مے دہد کہ خاتم خلفا و مسیح ایں امت از
مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ خاتم الخلفاء اور اس امت کا مسیح

الأمّة ليس إلّا من الأمّة، فأيّ مسيح بعدى ﴿۱۵۴﴾

ہمیں امت خواہد بود پس بعد ازیں انتظار کدام حدیث☆
اسی امت میں سے ہوگا اب اس کے بعد کون سی حدیث☆ کا

ينتظرون؟وقالوا ما نرى ضرورة مسيح و كفانا

مے کشند و مے گویند ما احتیاج بمسیح نداریم و
انتظار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح کی ضرورت نہیں اور

القرآن، وقد كذّبوا كتاب اللّه وهم يعلمون .

قرآن مارا کافی است ازیں گفتگو دانستہ کتاب خدا را تکذیب مے کنند
قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ جان بوجھ کر خدا کی کتاب کی تکذیب کر رہے ہیں۔

ولو كانوا يتّبعون القرآن لما كذّبونى، لأن

و اگر اتباع قرآن کردندے تکذیب من نہ نمودندے زیرا کہ
اور اگر قرآن کا اتباع کرتے تو میری تکذیب نہ کرتے کیونکہ

القرآن يشهد لى ولكنهم كذّبوا، فثبت أنهم

قرآن گواہی من مے دہد لیکن اوشاں تکذیب مے کنند از ایں جا ثابت شد کہ
قرآن میری گواہی دیتا ہے لیکن وہ جھٹلاتے ہیں یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ

☆ سہو کتابت ہے۔ بمطابق عربی عبارت فارسی ترجمہ میں ''کدام مسیح'' اور اردو میں ''کون سے مسیح'' ہونا چاہیے۔(ناشر)

يتصلّفون وبالقرآن لا يؤمنون .وتكذِب

اوشاں لاف بیہودہ مے زنند و با قرآن ایمان ندارند و زبان اوشاں بیہودہ لاف مارتے ہیں اور قرآن پر ان کا ایمان نہیں اور ان کی زبان

ألسنهم، وليس فى قلوبهم إلا الدنيا، وإليها

حرف دروغ مے زند و در دل اوشاں بغیر حبّ دنیا نیست و بالکلیہ بہ دنیا جھوٹ بولتی ہے اور ان کے دل میں دنیا کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں اور اس کی

يتمايلون .ويرون أن المُلك قد زُلزل و

مائل ہستند۔ و مے بینند کہ ملک در زلزلہ و جنبیدن آمدہ و طرف مائل ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ملک میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔اور

حلَّ السّامُ وهدَّر الحِمامُ ثم لا يرجعون .

مرگ عام نازل شدہ و موت ہمچو کبوتر آوازہا برداشتہ باز رجوع نمی آرند عام موت پڑ رہی ہے اور موت کبوتر کی طرح آوازیں کر رہی ہے پھر رجوع نہیں کرتے

أفلم ينظروا إلى مفاسد الأرض فتكون لهم

کاش نگاہے بر فساد ہائے زمین مے کردندے تا کاش! زمین کے فسادوں کو دیکھتے تب ان کی آنکھیں

قلوب يعقلون بها، ولكنهم قوم يستكبرون . ﴿۱۵۵﴾

دل دانا و چشم بینا باوشاں دست دادے و لیکن اینہا قومے گردن کش ہستند کھلتیں اور عقل آتی لیکن یہ ایک متکبر قوم ہے۔

أيكفرون بآدم هذا الزمان وقد خُلق على

آیا انکار آدم ایں زمان مے کنند حالانکہ بر پشت زمین کیا اس زمانہ کے آدم کا کفر کرتے ہیں حالانکہ زمین کی پیٹھ پر

الأرض مِن كل نوع دابة أفلا ينظرون؟ وتراءى

ہرگونہ دابہ پیدا گردیدہ است آیا نگاہ نمے کنند

ہر ایک قسم کا دابہ پیدا ہو گیا ہے کیا نہیں دیکھتے

بعض الناس كالكلاب، وبعضهم كالذئاب،

بعضے مردم مانند سگاں گردیدہ اند و بعضے گرگ

بعض لوگ کتوں کی طرح ہو گئے ہیں اور بعض بھیڑیوں کی طرح

وبعضهم كالخنازير، وبعضهم كالحمير،

و بعضے خنزیر☆

اور بعض سؤروں کی طرح☆

وبعضهم كالأفاعي يلدغون .وما مِن حيوان

و بعضے مانند مار نیش مے زنند۔ و ہیچ کدام حیوانے نیست

اور بعض سانپوں کی طرح ڈنگ مارتے ہیں۔ اور ایسا کوئی جانور نہیں

إلا وظهر كمثله حزبٌ من النّاس وهم

کہ گروہے از مردم مانند وے نشدہ و در افعال

کہ لوگوں میں سے ایک گروہ اس جیسا نہ ہو گیا ہو اور افعال میں

كمثلها يعملون .وكذالك فتَقَتِ الأرض

و اعمال مشابہ بہ وے نشدہ اند۔ و ہمچنیں زمین شگافتہ شد

اس کے مشابہ نہ ہو اور ایسا ہی زمین بھی ایسی پھٹی جیسے

حقَّ فَتْقها، ألم يأنِ أن يخلق اللّٰه آدم بعدها

چنانکہ حق شگافتن بود آیا تا ہنوز وقت نیامد کہ بعد زیں حیوانات خدا آدم را پیدا کند

پھٹنے کا حق تھا۔ آیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان حیوانات کے بعد خدا آدم کو پیدا کرے

☆ سہو کتابت ہے۔ بمطابق عربی عبارت ''و بعضهم كالحمير'' کا ترجمہ فارسی میں ''وبعضے خراں'' جبکہ اردو میں ''اور بعض گدھوں کی طرح'' درج ہونا چاہیے۔ (ناشر)

ويـنـفـخ فيـــه روحـــه، ولا تبـديـلَ لسُـنّة الـلّـــه

و روح خود را در بدمد اے عاقلاں نیکو بدانید کہ سنت اللہ
اور اپنی روح اس میں پھونکے اے عقلمندو! خوب جان لو کہ اللہ کی سنت

أيهـــا الـعـــاقـلـــون. وإذا قيـل لهـم سـارِعـوا إلـى ﴿۱۵۶﴾

ہرگز تبدیل نمے شود و ہر گاہ بایشاں گفتہ شود کہ ہر چہ زود تر در خدمت
ہرگز نہیں بدلتی اور جس وقت ان سے کہا جائے کہ بہت جلد

خـلـيـفة الـلّـــه، واتّبـعـوا مـا كشف الـلّـه عـليـه،

خلیفۃ اللہ حاضر بشوید و پیروئ ملہمات و مکشوفات او بکنید
خلیفۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور اس کے الہاموں کی پیروی کرو

لـعـلـكـم تُـرحـمـون، رأيتَهم تـحـمـرّ أعيُـنهـم

تا بر شما رحم آوردہ شود۔ چشمہائے شاں
تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ ان کی آنکھیں

مـن الـغـيـظ، وقـالـوا مـا كـان لـنـا أن نتّبـع جـاهـلا

از جوش خشم خون آلود مے گردند و مے گویند مارا چہ شد کہ پیروی جاہلے بکنیم
غصے سے سرخ ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایک جاہل کی پیروی کریں

ونـحـن أعـلـم مـنـه، فـعـليـه أن يبـايـعـنـا، أنُـبـايـع

حالانکہ ما از وے عالم تر ہستیم بلکہ باید کہ او بیعت ما بکند آیا ما بیعت ہمچو
حالانکہ ہم اس سے زیادہ عالم ہیں بلکہ چاہیے کہ وہ ہماری بیعت کرے۔ کیا ہم ایسے شخص کی

الـذى لا يـعـلـم شيـئـا وإنّـا لـعـالـمـون .فـلـيـصـبـروا

شخصے بجا آریم کہ از علم چیزے نداند و عالم بزرگ ہستیم پس باید کہ صبر بکنند
بیعت کریں کہ اس کو علم سے کچھ حصہ نہیں اور ہم عالم ہیں۔ پس چاہیے کہ صبر کریں

حتی یرجعوا إلی ربهم ویطّلعوا علی صورهم،

تا آنکہ بسوئے پروردگار خویش باز بروند و بر صورتہائے خود آگاہ بشوند

یہاں تک کہ اپنے پروردگار کے پاس جائیں اور اپنی صورتوں سے واقف ہوں

وذَرُهم وما یکیدون .وقد وسَم اللّٰه علی

و بگذار او شاں را و بد اندیشی ہائے اوشاں را و آشکار گردیدہ است کہ خدا بر بینی ہائے اوشاں

اور ان کو اور ان کی بد اندیشیوں کو جانے دے۔ اور ظاہر ہو گیا ہے کہ خدا نے ان کی

خراطیمهم، وأظهر حقیقة علومهم، ثم لا

داغ گذاشتہ و حقیقت علم ایشاں را طشت ازبام فرمودہ بایں ہمہ شرمندہ

ناکوں پر داغ دیا ہے اور ان کے علم کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ اور باوجود اس

یتندّمون .وإذا دُعوا إلی الحق تعرف فی

و پشیمان نمے شوند و ہر گاہ ایشاں را بسوئے حق خواندہ شود

سب کے شرمندہ اور پشیمان نہیں ہوتے اور جس وقت ان کو حق کی طرف بلایا جائے

وجوههم المنکَر، ویمرّون علینا وهم یسبّون . ﴿۱۵۷﴾

چیں بر جبین مے شوند و دشنام بر زبان از پیش ما مے گزرند

تیوری چڑھاتے ہیں اور گالیاں دیتے گزر جاتے ہیں۔

أولئک الذین طبع اللّٰه علی قلوبهم، وأعمی

ایشاں کسانے ہستند کہ خدا بر دل شان مہر زدہ و

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پر خدا نے مہر لگائی اور

أبصارهم، وطمس وجوههم، فهم لا یؤانسون.

چشم شاں را کور ساختہ و رو ہائے ایشاں نگوں کردہ پس ایشاں انس نمے ورزند

ان کی آنکھ کو اندھا کیا۔ اور ان کے مونہوں کو اوندھا کر دیا پس وہ انس نہیں پکڑتے۔

وإنهم ينتظرون المسيح من السماء ، ويفرحون

و ایشاں چشم در راہ مسیحے از آسمان نشستہ اند و برآں
اور وہ آسمان سے ایک مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ اور ان باتوں پر

بكلمات مدسوسة أُدخلت في الإسلام بسبب

کلمات شاد مے شوند و ناز مے کنند کہ نصاریٰ بعد از اسلام آوردن در اسلام
خوش ہوتے اور ناز کرتے ہیں جو باتیں نصاریٰ نے اسلام لانے کے بعد

النصارى عندما كانوا يُسلِمون . وكيف ينزل الذى

داخل کردند و چگونہ ممکن است کہ
اسلام میں داخل کیں۔ اور کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح آئے

أُنزلَ عليه الإنجيل وقد قال القرآن: مِنكُمْ ☆، فهل

آں مسیح نازل شود کہ بروے انجیل فرود آمد حالانکہ قرآن منکم فرماید
جس پر انجیل اتری تھی حالانکہ قرآن منکم فرماتا ہے۔

يُهلَك إلا الكاذبون .أ نُزِّلَ عليهم قرآن آخر،

پس ہلاک نشود مگر شخصے دروغ زن۔ آیا بر ایشاں قرآن دیگر نازل کردہ شدہ
پس جھوٹا ہی ہلاک ہوتا ہے۔ کیا ان پر دوسرا قرآن اترا ہے۔

﴿۱۵۷﴾

☆ الحاشیہ

سمعت ان بعض الجهال يقولون ان المهدى من بنى فاطمة. فكيف يقول
شنیدم کہ بعض جاہلاں مے گویند کہ مہدی از بنی فاطمہ ظہور خواہد کرد۔ پس چگونہ ایں شخص
هذا الرجل انى انا المهدى المعهود وانه ليس منهم فالجواب ان اللّٰه
مہدی معہود تواند شد و ایں از بنی فاطمہ نیست پس جواب ایں است کہ
يعلم حقيقة الاحوال وحقيقة النسب والآل. و معذالك انى انا المهدى الذى
حقیقت نسب و آل خدا میداند و باوجود ایں من آں مہدی ہستم کہ
هو المسيح المنتظر الموعود. و ما جاء فيه انه من بنى الفاطمة فاتقوا اللّٰه و الساعة الحاطمة .منه
مسیح موعود است و در وے ہیچ روایتے نیامدہ کہ از بنی فاطمہ خواہد بود پس از خدا و از قیامت بترسید۔ منه

أو شابهوا اليهودَ فحرّفوا كما كانوا يحرّفون؟

یا مشابہت با یہوداں پیدا کردہ اند کہ مثل او شاں تحریف را پیشہ گرفتہ اند۔ و ثابت است

یا یہودیوں کی طرح ہو کر تحریف کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ اور ثابت ہے

وإن القرآن قد تَوفَّى المسيح، والمسيحُ أقرّ به ﴿۱۵۸﴾

کہ قرآن مسیح را وفات مے بخشد و مسیح در قرآن اعتراف

کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور مسیح قرآن میں اپنی موت کا

في القرآن، ألا يتدبّرون قوله فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي، أم

بمرگ خود نماید آیا اندیشہ نمی کنند در قول وے فلمّا توفّیتنی یا

اقرار کرتا ہے کیا اس کے قول فلمّا توفّیتنی میں غور نہیں کرتے یا

على القلوب أقفالها أم هم عمون؟ وإن القرآن

آیا بر دل ایشاں قفل زدہ اند یا کور ہستند و قرآن

ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں یا اندھے ہیں اور قرآن

أشار في أعداد سورة العصر إلى وقتٍ مضٰى

در عدد ہائے سورہ عصر بحساب قمری اشارہ بسوئے وقتے مے کند کہ

سورۃ عصر کے اعداد میں قمری حساب سے اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو

من آدم إلٰى نبينا بحساب القمر، فعُدّوا

از آدم تا نبیٔ ما سپری شدہ است پس بشمارید

آدم سے ہمارے نبی تک گذرا ہے پس اگر

إن كنتم تشكّون .وإذا تقرّرَ هذا فاعلموا أنّي

اگر شکے دارید۔ و ہر گاہ ایں متحقق شد پس بدانید کہ من

شک ہے تو گن لو۔ اور جب یہ تحقیق ہو گیا تو جان لو کہ میں

خُلقتُ فی الألف السادس فی آخر أوقاته کما خُلق

در آخر اوقات ہزار و ششم آفریدہ شدہ ام چنانکہ آدم

چھٹے ہزار کے آخر اوقات میں پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم

آدم فی الیوم السادس فی آخر ساعاته، فلیس لمسیحٍ

در روز ششم در ساعت آخری وے مخلوق شد پس بدون من برائے مسیحے دیگر

چھٹے دن میں اس کی آخری ساعت میں پیدا کیا گیا پس میرے سوا دوسرے مسیح

مِن دونی موضعُ قدم بعد زمانی إن کنتم تفکّرون ولا

جائے قدم گذاشتن بعد وقت من نیست اگر فکر بکنید و

کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں اگر فکر کرو اور

تظلمون .فأنا صاحب الزمان لا زمان بعدی، فبأی زمان ﴿۱۵۹﴾

بیداد اختیار نکنید۔ پس من صاحب زمان منتظر ہستم و بعد از من ہیچ زمانے نیست و آں

ظلم اختیار نہ کرو۔ پس میں صاحب زمان موعود ہوں اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں اور اے جھوٹو!

تُنزِلون مسیحکم المفروض أیها الکاذبون؟ و

کدام زمان خواہد بود کہ در وے اے دروغ زنان مسیح فرضی و خیالی خود را فرود خواہید آورد

وہ کون سا زمانہ ہو گا جس میں تم اپنے فرضی اور خیالی مسیح کو اتارو گے اور

قد اتّفق علی هذه العِدّة التوراةُ والإنجیل

و بر ایں وقت و زمان تورات و انجیل و قرآن ہمہ متفق ہستند

اس وقت اور زمانہ پر تورات اور انجیل اور قرآن سب متفق ہیں۔

والقرآن، فاسألوا أهل الکتاب إن کنتم ترتابون .

اگر شک دارید از اہل کتاب پرسید۔

اگر شک ہے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

وقد مضٰی آخر الألف السادس، وما بقی وقتُ

چنانچہ آخر ہزار ششم بگذشت و بعد ازاں

تحقیق ہزار ششم کا آخر گزر گیا۔ اور اس کے بعد

نزول المسیح بعده، وإن فی هذا لآیة لقوم

برائے نزول مسیح ہیچ وقتے و موقعے نماند و البتہ در ایں برائے طالبان نشانے مے باشد

مسیح کے نازل ہونے کے لئے کوئی وقت اور موقعہ نہ رہا اور البتہ اس میں طالبوں کے لئے ایک

یطلبون . وکان هذا مِن معالم الموعود فی

و ایں امر در قرآن از نشانہائے آں موعود بود

نشان ہے اور یہ بات قرآن میں اس موعود کی نشانیوں میں سے تھی

القرآن ویعلمها المتدبّرون .وإن الألف

وایں را تدبر کنندگاں مے دانند۔ و البتہ ہزار ششم

اور اس کو تدبر کرنے والے جانتے ہیں اور البتہ چھٹا ہزار

الآسادس کالیوم السادس الذی خُلق فیه ﴿۱۶۰﴾

چوں آں روز ششم است کہ درو آدم پیدا کردہ شدہ بود

اس چھٹے دن کی طرح ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا تھا

آدم، وإنّ یومًا عند ربک کألف

چنانکہ خداوند حکیم مے فرماید کہ یک یوم نزد پروردگار تو

جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک

سنةٍ ممّا تعُدّون.

چوں ہزار سال است از آنچہ شمار مے کنید۔

ہزار سال کی طرح ہے تمہارے حساب سے ۔

اَلبابُ الخَامِس

یا أهل الدهاء والاتّقاء من الناظرین ! اعلموا

اے ناظرین خدا ترس و دانشمند! آگاہ باشید

اے خدا ترس اور عقلمند ناظرین! آگاہ رہو

أن زماننا هذا هو آخر الزمانؔ وأنا من الآخِرین .

کہ ایں زمانِ ما ہماں آخر زمان است و من از آخرین ہستم

کہ یہ زمانہ وہی آخری زمانہ ہے اور میں آخرین میں سے ہوں

وإن یومنا هذا یوم الجمعة حقیقةً، وقد

وایں یوم ما فی الحقیقت یوم جمعہ مے باشد زیرا کہ دریں

اور ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں

جُمعت فیه أناسُ دیارٍ وأرضین، وجُمعتْ

مردم ہر ملک و ہر زمین جمع کردہ شدہ اند و نیز در ایں یوم

ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے گئے ہیں اور نیز اس دن میں

﴿۱۶۰﴾

☆ الحاشیة

لاؔ یقال ان ساعة القیامة مخفیةٌ فلا یجوز ان یقال لزمان انه هو اٰخر الازمنة

جائز نیست کہ کسے ایں اعتراض کند کہ ساعت قیامت مخفی است۔ پس چگونہ زمانے را از زمانہ تواں گفت کہ ایں آخر زمانہ است

فانا لا نعیّن الساعة بل نقول انها غیر معین فی هٰذه الساعات المعینة. ولا شک انّ القران

چرا کہ ما ساعت قیامت را معین نمے کنم بلکہ مے گویم کہ آں ساعت دراں ساعت ہائے معینہ نیز غیر معیّن است و ہیچ شک نیست کہ قرآن

شبّه الوف الدنیا بایام الخلقة فیستنبط من هذا کل ما قلنا کما لا یخفی علی ذوی الفطنة.منه

ہزار ہائے دنیا را بایّام پیدائش تشبیہ دادہ است پس ہمہ آنچہ گفتم ازیں تشبیہ قرآنی ہم استنباط تواں کرد۔ منه

﴿۱۶۱﴾

كل ما تحتاج إليه نفوس الناس من سعادة الدنيا

ہر چیزے از سعادت دنیا و دین جمع کردہ شدہ است کہ مردم را حاجت بآں افتد
دنیا اور دین کی سعادت میں سے ہر ایک چیز جمع کی گئی ہے جس کی طرف لوگوں کو حاجت پڑتی ہے

والدين ومن أنواع العلوم والمعارف وأسرار

و نیز ہر گونہ علوم و معارف و اسرار شرع متین
اور نیز ہر طرح کے علوم اور معارف اور شرع متین کے اسرار

الشرع المتين، وزُوّجت النفوس، فترى كلَّ

فراہم آمدہ اند و مردم را باہم تزویج و تعلق پیدا شد چنانچہ
جمع ہو گئے ہیں اور لوگوں کے تعلقات آپس میں بڑھ گئے ہیں۔ جیسا کہ دیکھتے

بابورة تأتي عند إصباحها وإمسائها بأفواج

مے بینید کہ ہر گاری آتشین صبح و شام فوج فوج
ہو کہ ہر ایک ریل گاڑی صبح اور شام مشرق اور مغرب کے گروہ در گروہ

من المشرقين والمغربين، وجُمعتْ بها

اہل مشرق و مغرب را مے آرد و بسبب آں ثمرہ ہائے
لوگ لاتی ہے اور اس کے باعث مشرق اور مغرب

ثمار المشرق والمغرب بإذن اللّٰه أرحم الراحمين،

مشرق و مغرب باذنِ خدا جمع آمدہ اند
کے میوے خدا کے حکم سے جمع ہو گئے ہیں۔

وفي آخر الأمر يجمع اللّٰه فيه شَمْلَ ديننا رحمةً

و امید ہست کہ در آخر کار خداوند رحیم پراگندگی دین ما را مبدل بجمعیت خواہد کرد
اور امید ہے کہ آخر کار رحیم خدا ہمارے دین کی پراگندگی کو دور کر دے گا

على هذه الأمّة وعلى العالمين، ويُنجّى الخَلق من

و	خلق	را	از
اور	خلقت	کو	اس

شفا حُفرة كانوا عليها . وعدٌ من اللّه وهو

کنارہ آں مغاکے رستگار خواہد ساخت کہ براں استادہ اند۔ ایں وعدہ ایست از خدا و او گڑھے کے کنارے سے ہٹا لے گا جس کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ

﴿۱۶۲﴾ أصدق الصّادقين، ويظهر الإسلام على الأديان

صادق ترین راست گویان است و اسلام بر ہمہ دینہا غالب خواہد آمد سب سچ بولنے والوں سے زیادہ سچ بولنے والا ہے۔ اور اسلام سب دینوں پر غالب آئے گا

كلها، وترى جمعًا من كل قوم يدخلون فيه

و جماعتہا از توبہ و خلوص دل از میان ہر قوم در آں داخل شوند اور ہر قوم کی جماعتیں توبہ اور خلوص دل کے ساتھ اس میں داخل ہوں گی۔

توّابين .فلا شكّ أن زمننا هذا جُمعةٌ، تشهد

پس شکے نیست کہ ایں وقت ما جمعہ ایست کہ آسمان و پس کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا وقت جمعہ ہے۔ اور آسمان

الأرض والسماء عليه، وقد جُمع فيه كل ما تفرّقَ فى

زمین براں گواہی دہند و در وے ہر چیزے جمع گردیدہ کہ در پیشینیاں اور زمین اس پر گواہی دیتے ہیں اور اس میں وہ ہر ایک چیز جمع ہو گئی ہے جو اگلوں میں

الأوّلين .وإنى خُلقتُ فى هذه الجمعة فى

پراگندہ	بود۔	و	من	در	ایں	جمعہ
پراگندہ	تھی۔	اور	میں	اس	جمعہ	میں

ساعة العَصر والعُسر للإسلام والمسلمين، كما

در ساعت عصر و در وقتیکہ اسلام و مسلمانان را عُسر و تنگی فراگرفتہ بود مخلوق شدہ ام
عصر کے وقت اور ایسے وقت میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کو تنگی اور عسر نے گھیر لیا تھا پیدا کیا گیا ہوں

خُلق آدم صفيُّ اللّٰه في آخر ساعة الجمعة .وإن

چنانکہ آدم صفی اللہ در ساعت آخری جمعہ آفریدہ شد و
جیسا کہ آدم صفی اللہ جمعہ کے آخری گھڑی میں پیدا کیا گیا اور

زمانه كان نموذجا لهذا الحين، وكان وقت

البتہ زمانِ آدم برائے ایں وقت بطور نمونہ بود و
آدم کا زمانہ اس وقت کے لئے بطور نمونہ کے تھا اور

عصره ظلًّا لهذا العصر الذى عُصِرَ الإسلام ﴿۱۶۳﴾

وقت عصر وے بطور ظل برائے ایں عصر بود کہ در وے گلوئے اسلام
اس کے عصر کا وقت اس عصر کے لئے سایہ کے طور پر تھا کہ اس میں اسلام کا گلا گھونٹا گیا

فيه وصُبّتْ مصائب على ديننا، وكادت أن

فشردہ شدہ و مصیبت ہا بر دین ما فرو ریختہ و نزدیک است کہ
اور ہمارے دین پر مصیبتیں پڑیں اور قریب ہے کہ

تغرب شمس الدين .وترون في هذه الأيام

آفتاب دین فرو رود و ظاہر است کہ دریں ایّام
دین کا آفتاب غروب ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ان دنوں

أن نور الإسلام قد عُصر من كثرة الظلام

نور اسلام از بسیاری تاریکی و فرومایگان
اسلام کا نور تاریکی کی☆ اور

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ بمطابق عربی عبارت اردو ترجمہ میں'' کی کثرت ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

والـلـئـام وصَـولِ الـمـخـالـفـيـن بالأقلام والمكذّبين .

و حملۂ دشمنان با خامہا و تکذیب کنندگان بکمی آمدہ
لئیموں کی زیادتی اور دشمنوں کے حملوں سے جو قلم کے ساتھ ہیں اور تکذیب کرنے والوں کی

وكـاد أن لا يبـقٰـى أثـر منـه لـو لـم يتـدارکـه فضلُ

و خیل نزدیک بود کہ اثرے از وے نماندے اگر فضلِ خدائے کریم
وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہتا اگر خدائے کریم کا

اللّٰـه الـكـريـم الـمُعين. فـاقتـضـتْ غيـرةُ اللّٰـه

اورا باز نہ جستے چنانچہ از ہمیں سبب است کہ غیرت خدا خواست
فضل اس کا تدارک نہ کرتا۔ چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ

أن يبـعـث فيـه مـجـدِّدًا يشـابـه آدمَ، فـخـلَـقـنـى

کہ در وے مجددے را مبعوث فرماید کہ با آدم مشابہ باشد۔پس در ایں یوم
اس میں ایک مجدد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو۔پس

فـى هٰـذا اليـوم فـى وقـت الـعـصـر أعـنـى سـاعـة

در وقت عصر اعنی در ساعت عُسر مرا
اس دن عصر کے وقت یعنی عُسر کے وقت مجھ کو

الـعـسـر وعـلّـمـنـى من لـدنـه وآكـرمَ، وأدخـلَـنـى ﴿۱۶۴﴾

بیافرید و مرا از پیش خود بیاموخت و بنواخت و در سلک
پیدا کیا اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی اور اپنے

فـى عبـاده الـمـكـرمين، وجـعـلـنـى حَكَمًـا للأقوام

بندگان بزرگ خود مرا در آورد۔ و مرا حَکَم ساخت برائے آناں کہ
بزرگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا۔ اور مجھے ان کے لئے جو اختلاف کرتے ہیں

الذين يختلفون وهو أحكم الحاكمين .ورأى

اختلاف مے کنند و او احکم الحاکمین است۔ و مردم آشکار
حَکم بنایا اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور لوگوں نے کھلم کھلا

القومُ أن اللّٰه نصرني، وفي كل أمرٍ أيّدني، وطرَدوا

دیدہ اند کہ خداوند بزرگ مرانصرت مے بخشد ودر ہر امر تائید من مے کند و مردم مرا براندند
دیکھ لیا ہے کہ خداتعالیٰ میری مدد کرتا ہے اور ہر بات میں میری تائید کرتا ہے اورلوگوں نے مجھے نکال

فآواني، وصالوا فحماني، وزاد جماعتي وقوّى

ولیکن او مرا در پیش خود جابداد و اوشاں برمن فروریختندو لے اومرا محفوظ بداشت وجماعت مرااافزونی
دیا لیکن اُس نے مجھے اپنے پاس جگہ دی اوروہ مجھ پرٹوٹ پڑے لیکن اُس نے مجھے محفوظ رکھااورمیری جماعت بڑھائی

سلسلتي، فألقاهم في التحيّر فضلُ اللّٰه عليّ،

بخشید و سلسلہ مرا قوت مرحمت فرمود۔ پس ظن بد وفضلِ خداکہ برمن بود اوشاں رادرحیرت بیفگند
اور میرے سلسلہ کو قوت دی پس بدظنی اور خدا کے فضل نے جو مجھ پر تھا اُن کو حیرت میں ڈالا

وزاده سوءُ ظَنّهم، وقالوا أيجعل اللّٰه رجلا

وگفتند آیا خدا شخصے را
اور کہا کہ کیا خدا ایسے شخص کو خلیفہ

خليفة في الأرض وهو يفسد فيها ويسفك

در زمین خلیفہ مے کند کہ دران خرابی ہاکند و خون ہا فرو ریزد
بناتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے اور خون کرے

الدماء ، فأجابهم اللّٰه بواسطتي فقال إنّي

پس خدا او شاں را از واسطہ من جواب داد کہ من
پس خدا نے ان کو میری وساطت سے جواب دیا کہ مَیں

﴿۱۶۵﴾

أعلم ما لا تعلمون .وقالوا قُتِل فلان مظلوما،

مے دانم آنچہ شما نمیدانید۔ و گفتند کہ فلاں مظلوم کشتہ شد
وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور کہا کہ فلاں مظلوم مارا گیا

وأُرِيدَ قتلُ فلان من المتنصّرين، ونسبوا

و قتلِ فلاں از نصاریٰ ارادہ کردہ شدہ است و قتل را بمن
اور فلانے عیسائی کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور قتل کو

القتلَ إليّ ليُدخِلوني في الذين يفسدون في

نسبت دادند تا مرا در آنکساں داخل کنند کہ در زمین فساد
میری طرف منسوب کیا تا کہ مجھے اُن لوگوں میں داخل کریں جو زمین میں فساد

الأرض ويقتلون الناس ظلمًا وفسادًا، واللّٰه

برپا مے کنند و از بےداد و فساد مردم را مےکشند و خدا
کرتے ہیں اور ظلم اور فساد سے لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور خدا

يعلم أني بريء منها، وإنّ كلماتهم هذه ليست

مے داند کہ من ازیں ہا بری ہستم و ایں گفتار ہائے او شاں نسبت بمن بجز
جانتا ہے کہ مَیں اُن سے بری ہوں اور اُن کی یہ باتیں جو میری نسبت ہیں بالکل جھوٹی

إلا بهتان عليّ، واللّٰه عليم بالظالمين، وهناك

بہتان و دروغ نیست و خدا ظالمان را نیکو مےداند۔ و ازینجاست کہ
اور بہتان ہے اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اِسی لئے

أوحى اللّٰه إليّ حكايةً عن قولهم ''أتجعل فيها''

خدا سوئے من از زبان ایشاں وحی کرد کہ ''آیا تو خلیفہ مے کنی
خدا نے میری طرف انہی کی زبانی وحی کی کہ ''کیا تو خلیفہ بناتا ہے

إلى قوله ''إنى أعلم ما لا تعلمون''، عبرةً للمجترئين.

درزمین'' تا قولہٗ'' من میدانم آنچہ شما نمے دانید'' وایں بجہت آں فرمود کہ جرأت کنندگان را عبرتے زمین میں'' اس آیت تک کہ انّی اعلم مالا تعلمون۔ اور یہ اس لئے فرمایا کہ جرأت کرنے والوں کو عبرت

وما جرتُ هذه الأقوال على ألسنهم إلا ليُتمّوا

حاصل آید۔ و ایں گفتارہا بر زبان ایشاں بجہت آں جاری شدہ کہ خبر خداوندی را حاصل ہو۔ اور یہ باتیں ان کی زبان پر اس لئے جاری ہوئیں تا کہ خداتعالیٰ کی اِس

﴿۱۶۶﴾ نبأ اللّٰه الذى سبق من قبل وليُثبِتوا مضاهاتى

اتمام کنند کہ پیشتر مذکور شدہ بود و بجہت آنکہ مشابہت من با آدم خبر کو پوری کریں جو پہلے مذکور ہو چکی اور اس لئے کہ میری مشابہت

بآدم فى تهمة الفساد وسفک الدماء ، فأجابهم

در تہمت فساد و خونریزی ثابت کنند پس خدا ایشاں را آدم سے فساد اور خونریزی کی تہمت میں ثابت کریں پس خدا نے ان کو

اللّٰه بوحيه وقد طُبع وأُشيعَ هذا الوحى قبلَ

بذریعہ وحی خود جواب داد و ایں وحی پیش از اپنی وحی کے ذریعہ سے جواب دیا اور یہ وحی

قتل المشرِک الذى يزعمون فيه كأنى قتلتُه

قتل آں مشرک کہ درباره آں گمان مے کنند کہ من او را کشت ام اس مشرک کے قتل سے پہلے جس کی نسبت اُن کا گمان ہے کہ مَیں نے اُسے قتل کیا ہے

وقبلَ موتِ نصرانىٍّ يزعمون فيه كأنَّ أصحابى

و پیش از موت آں نصرانی کہ نسبت باو گمان مے برند کہ دوستانِ من برائے اور اس نصرانی کی موت سے پہلے جس کی نسبت ان کا گمان ہے کہ میرے دوستوں نے

صالوا لقتله، فالحمد لِلّٰه الذی دافعَ عنی بکلمات

قتل وے بروحملہ کردند چاپ و شائع گردیدہ بود۔ پس ستایش برائے آں خدائے کہ از طرف من اس کے قتل کے لئے اس پر حملہ کیا چھپ کر شائع ہو چکی تھی۔ پس تعریف ہو اس خدا کی کہ جس نے میری طرف سے

قیلت فی آدم وھو خیر المدافعین .ھو الذی

باآں گفتارہا دفاع فرمود کہ در حق آدم گفتہ شدہ بودند۔ وخدا بہترین دفاع کنندگان است۔ ہموں ان باتوں کے ساتھ مدافعت کی جو آدم کے حق میں کہی گئی تھیں اور خدا سب دفاع کرنے والوں سے بہتر ہے

ردَّ بی شمسَ الإسلام بعدما دنت للغروب،

خدائے کہ بذریعہ من آفتابے اسلام را در وقتیکہ قریب بغروب شدہ بود باز پس گردانید وہی خدا جس نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا پھر لوٹایا

فکأنّھا طلعتْ من مغربھا وتجلّت للطالبین .

پس گویا دیگر بار از مغرب خود طلوع کرد و برائے طالبان تجلّی فرمود پس گویا پھر اپنے مغرب سے طلوع کیا اور طالبوں کے لئے تجلّی فرمائی

وإنّ مَثلی عند ربّی کمثل آدم، وما خُلقتُ إلا ﴿۱۶۷﴾

وہر آئینہ مثل من نزد پروردگار من مثل آدم ہست و من مخلوق نشدہ ام مگر اور بے شک میرے پروردگار کے نزدیک میری مثال آدم کی مثال ہے اور مَیں پیدا نہیں کیا گیا مگر

بعدما کثرتْ علی الأرض النَّعَمُ والسباع والدود

بعد ازاں کہ بر زمین چہارپایاں و درندگاں و موراں اس کے بعد کہ زمین پر چوپایوں اور درندوں اور چیونٹیوں☆

والضباع وکثر کل نوع الدواب علی ظھرھا،

و گفتاراں بسیار گردیدند و ہرگونہ وحشی ہا را بر پشت آں بسیارے اور بوڑھے بھیڑیے کثرت سے پھیل گئے اور ہر ایک قسم کے وحشیوں نے جہاں تک اُن سے

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے'' چوپائے اور درندے اور چیونٹیاں ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

وخالفَ بعضها بعضا، وما كان آدم ليملكهم

ہر چہ تمام تر حاصل آمد با یکدیگر پرخاش و پیکار آغاز نہادند۔ وہیچ آدم نبود کہ زمام اختیار آنہا ہوسکا ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی اور جھگڑے کی بنیاد ڈالی۔ اور کوئی آدم نہ تھا کہ اُن کے اختیار کی

ويكون حَكَمًا عليهم وفاتحا بينهم، فجعلني اللّٰه

را در دست آورد و برآنہا حَکم گردد و راہ فیصلہ در نزاع آنہا بکشاید۔ لاجرم خدا مرا باگ کو ہاتھ میں لائے اور ان پر حَکم بنے اور اُن کی نزاعوں میں فیصلہ کی راہ نکالے۔ لاجرم خدانے

آدمَ وأعطاني كل ما أعطى لأبي البشر، وجعلني

آدم گردانید و مراہمہ آں چیز بخشید کہ بآدم بخشیدہ بود و مرا مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو

بُروزًا لخاتم النبيين وسيد المرسلين .والسرّ

بروز خاتم النّبیین و سید المرسلین بگردانید و کشف ایں خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں

فيه أن اللّٰه كان قضى من الأزل أن يخلُق

حقیقت چنان است کہ خدا از ازل ارادہ فرمودہ بود کہ آں آدم را خواہد آفرید یہ ہے کہ خدا نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا

آدم الذى هو خاتم الخلفاء فى آخر الزمان كما ﴿۱۶۸﴾

کہ در آخر زمان خاتم خلفاء خواہد بود چنانکہ کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہوگا جیسا کہ

خلق آدمَ الذى هو خليفته الأول فى شرخ

درآغاز زمان آں آدم را بیافرید کہ خلیفۂ اول او بود زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا خلیفہ تھا

الأوان، لتستدير دائرة الفطرة، ولِيُشابهَ الخاتمةُ

و ایں ہمہ سبب آں کرد تادائرہ فطرۃ مستدیر گردد
اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ فطرت کا دائرہ گول ہو جائے۔

بالفاتحة، وليكون هذا التشابه للتوحيد

و نیز بجہت آنکہ ایں مشابہت برائے توحید
اور نیز اس لئے کہ یہ مشابہت توحید کے لئے

كسلطان مبين، ولِيدُلَّ المصنوع على صانعه

دلیلے روشن گردد۔ ونیز برائے آنکہ کہ مصنوع با دلالت صوری برصانع
ایک روشن دلیل بن جائے۔ اور نیز اس لئے کہ مصنوع صوری دلالت کے ساتھ

بالدلالة الصوريّة، فإن الهيئة المستديرة

خویش دلالت نماید۔ زیراکہ ہیئت مستدیر
اپنے بنانے والے پر دلالت کرے کیونکہ گول چیز کی ہیئت

تُضاهي الوحدةَ، بل تشتمل على معنى الوحدة،

مانند وحدت مے گردد بلکہ بر معنی وحدت مشتمل می باشد
وحدت کی طرح ہو جاتی ہے بلکہ وحدت کے معنوں میں مشتمل ہوتی ہے

ولذالک يوجد استدارةٌ فی کل ما خُلق من

ازینجا است کہ در تمام آفرینش کہ از قسم بسائط است
اِسی واسطے بسائط کی قسم کی پیدائش میں گولائی پائی جاتی ہے۔

البسائط، ولا يوجد بسيط خارجًا من الكُرُوية.

استدرات یافتہ مے شود۔ و ہیچ کدام چیزے بسیط از کرویت بیروں نیست
اور کوئی بسیط چیز کرویت سے باہر نہیں ہے۔

﴿۱۶۹﴾ ذالک لیعلم الناس أن اللّٰہ ھو الأحد الفرد

و ایں بجہت آں‌ست کہ مردم بدانند کہ خدائے یگانہ و یکتا است
اور یہ اس لئے ہے کہ لوگ جان لیں کہ خدا واحد اور یکتا ہے

الذی صبّغ کلّ ما خلقہ بصبغ الأحدیۃ،

آنکہ ہمہ آفرینش را برنگ یگانگی رنگین گردانیدہ است
جس نے ساری مخلوقات کو یگانگت کے رنگ سے رنگ دیا ہے

ولیعرفوا أنہ ھو ربّ العالمین. وحاصل الکلام

وبجہت آنکہ بشناسند کہ پروردگار جہاں و جہانیاں ہماں است۔ و حاصل کلام آں کہ
اور اس لئے تا کہ پہچان لیں کہ جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔ اور حاصل کلام یہ کہ

أن اللّٰہ وترٌ یحبّ الوتر، فاقتضتْ وَحْدتُہ أن

خدا یکتاست ویکتائی را دوست دارد لاجرم یکتائی او خواست کہ
خدا اکیلا ہے اور ایک ہونے کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے اُس کی یکتائی نے چاہا کہ

یکون الإنسان الذی ھو خاتم الخلفاء مشابھًا

آں انسان خاتم خلفاء باشد مشابہ
کہ وہ انسان جو خلیفوں کا خاتم ہو اُس

بآدم الذی ھو أوّل مَن أُعطیَ خلافۃً عُظمٰی و

بآں آدم بشود کہ اول خلفاء بود
آدم کے مشابہ ہو جو سب خلیفوں کا پہلا تھا اور

أوّلُ مَن نُفخ فیہ الروح من رَبّ الورٰی، لیکون

و اول کسے از مخلوقات بود کہ در وے روح دمیدہ شدہ بود۔ و ایں بجہت آں کرد کہ
مخلوقات میں اوّل شخص تھا جس میں خدا نے روح پھونکی گئی☆ تھی اور یہ اس لئے کیا

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے'' پھونکی تھی ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

زمـان نوع البشـر كـدائـرة يتـصـل الـنـقـطة الآخـرة

زمانہ نوع بشر مانند آں دائرہ گردد کہ نقطۂ آخری وے
تا کہ نوع بشر کازمانہ اُس دائرہ کی طرح ہو جائے جس کا آخری نقطہ

بـنـقـطتهـا الأولٰـى، ولـيـدل عـلـى التوحيد الذى دُعى ﴿۱۷۰﴾

با نقطۂ اوّلینش پیوند مےیابد و نیز بجہت آں کہ دلالت برآں توحید بکند کہ
اُس کے پہلے نقطہ سے مل جاتا ہے اور نیز اس لئے کہ اس توحید پر دلالت کرے

إليـه الإنسـان .والتـوحيـد أحـبُّ الأشيـاء إلـى ربّنـا

انسان را بسوئے آں خواندہ شدہ است و توحید پروردگار مارا محبوب ترین چیزہاست
جس کی طرف انسان کو بلایا گیا ہے۔ اور توحید ہمارے پروردگار کو سب چیزوں سے زیادہ

الأعـلـى، فـاختـار وَضْـعًـا دوريًّـا فـى خلق الإنسـان،

ازیں سبب در آفرینش انسان وضع دَوری را اختیار فرمود
پیاری ہے۔اس لئے انسان کی پیدائش میں وضع دَوری کو اختیار فرمایا۔

فـلـذالک ختَـم عـلـى آدم كـمـا كـان بـدأ مـن

و بہمیں سبب بر آدم ختم نمود چنانکہ در آغاز ابتدا از
اور اسی سبب سے آدم پر ختم کیا جیسا کہ شروع میں آدم سے

آدم فى أوّل الأوان، و إن فى ذالک لآية

آدم نمود و برائے فکر کنندگان دریں نشان بس
ابتدا کیا اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں

لـلـمتـفـكّـريـن. وإنّ آدم آخـر الـزمـان حـقيـقةً

بزرگ است۔ و آدم آخر زمان درحقیقت
بڑا بھاری نشان ہے اور آخر زمانہ کا آدم در حقیقت

هو نبيّنا صلّى اللّٰه عليه و سلم، والنسبة بيني

نبی کریم ماست صلی اللہ علیہ وسلم و نسبت من با جناب وے
ہمارے نبی کریم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نسبت اُس کی

وبينه كنسبة مَن علّم وتعلَّمَ، وإليه أشار

نسبت اُستاد و شاگرد است و بسوئے ہمیں سخن
جناب کے ساتھ اُستاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خداتعالیٰ کا

سبحانه في قوله "وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ [1] "

اشارہ مے کند قول خداوندی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ
یہ قول کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

﴿۱۷۱﴾ فَفَكِّرْ في قوله "آخَرِينَ". وأنزل اللّٰه عليَّ

پس در لفظ آخرین فکربکنید۔ و خدا بر من
اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے پس آخرین کے لفظ میں فکرکرو۔ اور خدا نے مجھ پر

فيض هذا الرسول فأتمَّه وأكملَه، وجذَب

فیض ایں رسول کریم فرود آورد و آں را کامل گردانید و
اُس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس

إليَّ لطفه وجُودَه، حتّى صار وجودي وجودَه،

لطف وجود آں نبیٔ کریم را بسوئے من بکشید تا اینکہ وجود من وجود او گردید
نبی کریم کے لطف اور جُود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کاوجود ہوگیا

فمَن دخل في جماعتي دخل في صحابة

پس آنکہ در جماعت من داخل شد فی الحقیقت در صحابہ
پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے

[1] الجمعة: ۴

سیدی خیر المرسلین. وهذا هو معنی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ

آقائے من خیرالمرسلین داخل شد۔ و ہمیں معنیٰ است مر لفظ آخرین منهم را
سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منهم کے لفظ کے

کما لا یخفٰی علی المتدبّرین .ومَن فَرّق بینی و

چنانکہ بر اندیشہ کنندگان پوشیدہ نیست۔ و آنکہ در من و در مصطفیٰ
بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں

بین المصطفٰی، فما عرفنی وما رأی .وإن

تفریق مے کند او مرا نہ دیدہ است و نہ شناختہ است۔ و ہر آئینہ
تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ اور بے شک

نبیّنا صلّی اللّٰہ علیہ و سلم کان آدمَ خاتمةِ

نبیٔ ما صلی اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدنیا ومنتهی الأیام، وخُلِق کآدم بعد

و پایان روزہائے زمانہ بودند و آنحضرت مانند آدم مخلوق شدند
اور زمانہ کے دنوں کے منتہیٰ تھے اور آنحضرت آدم کی طرح پیدا کیے گئے

﴿۱۷۲﴾ مّا خُلق علی الأرض کلّ نوع من الدواب

بعد زاں کہ بر زمین ہر گونہ حشرات
اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وکلّ صنف من السباع والأنعام، ولمّا خلَق

و وحوش و درندہا پیدا آمدند و ہر گاہ
اور چارپائے اور درندے پیدا ہوگئے اور جس وقت

اللّٰـه هـذه الـخـلـيـقة مـن أنـواع الـنَّـعَـم والسبـاع

خدا ایں مخلوق را از انواع وحوش و درندہا
خدا نے اس مخلوق کو یعنی حیوانوں اور درندوں

والـدود عـلـى الأرضيـن؛ أعـنـى كـلَّ حـزب مـن

و موریہا بر زمین بیافرید یعنی ہر گروہے را از
اور چیونٹیوں کو زمین پر پیدا کیا یعنی

الـفـاجـريـن والـكـافـريـن، والذين آثروا الدنيا على

فاجراں و کافراں۔ و دنیا پرستاں بر روئے کار آورد
فاجروں اور کافروں اور دنیا پرستوں کے ہر ایک گروہ کو پیدا کیا

الـدين، وخلَق فى السماء نجومها وأقمارها وشموسها

و در آسمان ستارہ ہا و مہتاب ہا و آفتاب ہا
اور آسمان میں ستارے اور چاندوں اور سورجوں

أعـنـى النفوس الـمستعدّة مـن الـطـاهـريـن المنوّرين،

یعنی نہ نفوسِ مستعدہ را از پاکاں و نورانیاں بظہور آورد
یعنی پاکوں کے نفوس مستعدہ کو ظہور میں لایا

خـلَـق بـعـد هـذا آدمَ الـذى اسـمـه مـحـمد وأحمُد،

بعد ازاں آں آدم را خلعت وجود پوشانید کہ اسم او محمد و احمد است صلی اللہ علیہ وسلم
تو بعد اس کے اُس آدم کو وجود کا خلعت پہنایا جس کا نام محمد اور احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم

وهـو سيـدُ وُلْـدِ آدمَ وأتـقـى وأسـعـدُ، وإمـامُ

کہ اوسردار اولاد آدم و امام آفرینش و از جملہ تقی و سعید است
اور وہ آدم کی اولاد کا سردار اور خلقت کا امام اور سب سے زیادہ تقی اور سعید ہے۔

﴿۱۷۲﴾

الخليقة. وإليه أشار اللّه في قوله إِذْ قَالَ رَبُّكَ

و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی إِذْ قَالَ رَبُّكَ

اور اس کی طرف خداتعالیٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے إِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً [1] و

لِلْمَلٰٓئِكَةِ.....الآية و قسم

لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔الآية اور خدا

بعزة اللّه و جلاله أنّ لفظ إِذْ يدلّ بدلالة

بعزة خداوندی و جلال وے کہ لفظ اذ بادلالت قطعی

کی عزت اور جلال کی قسم کہ اذ کا لفظ قطعی دلالت کے ساتھ

قطعية على هذا المقصود، ويدل عليه سياق

بریں مقصود دلالت مے کند

اس مقصود پر دلالت کرتا ہے۔

الآية وسباقها إن كنتَ لست كاليهود .فلا

واگر تو مانند یہود نیستی سیاق و سباق آیت بر تو ایں راز را بکشاید

اور اگر تو یہود کی طرح نہیں تو آیت کا سیاق و سباق تجھ پر اس راز کو کھول دے گا

شک أنه آدمُ آخر الزمان، والأُمّةُ كالذُرّية

پس شک نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم آخرالزمان است وامت بجائے ذرّیت

پس شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے آدم ہیں اورامت اس نبی محمود کی ذرّیت

لهذا النبي المحمود، وإليه أشار في قوله إِنَّآ

ایں نبی محمود است۔ و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی

کی بجا ہے۔ اور اس کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول کا اشارہ ہے

[1] البقرة: ۳۱

اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ [1] . فأمعِنْ فيه وتَفكّرْ، ولا

انا اعطينٰك الكوثر پس دریں معنیٰ نگاہ و فکر بکن و
انا اعطينٰك الكوثر پس ان معنوں میں غور اور فکر کر اور

تكن من الغافلين .وإن زمان روحانية

از غافلاں مباش و زمانہ روحانیت نبی ما
غافلوں میں سے مت ہو۔ اور ہمارے نبی کی روحانیت کا زمانہ

نبيّنا عليه السلام قد بدأ من الألف الخامس ﴿۱۷۴﴾

از الف پنجم آغاز
پانچویں ہزار سے شروع

وكمُل إلى آخر الألف السادس، وإليه أشار

و تا آخر الف ششم کامل شد و بسوئے ایں اشارہ مے کند
اور چھٹے ہزار کے آخر تک کامل ہوا اور اس کی طرف

في قوله لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ [2] وتفصيل

قول خداوندی کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ و تفصیل ایں
خدا تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ اور اس مقام کی تفصیل

المقام أن نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم قد

مقام آنکہ نبیٔ ما صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جاء علٰى قدمِ آدم، وأن روحانية آدم قد

بر قدم آدم آمد و روحانیت آدم
آدم کے قدم پر آئے اور آدم کی روحانیت نے

[1] الکوثر:۲ [2] الصف:۱۰

طلعت في اليوم الخامس لِمَا خُلق إلى هذا

در روز پنجم طلوع فرمود زیراکہ تا ایں روز
پانچویں دن مین طلوع فرمایا کیونکہ اس دن تک

اليوم كلّ ما كان من أجزاء هويّته وحقيقة

ہمہ آنچہ از اجزائے ہویت و حقیقت
سب کچھ جو اس کی ہویت کے اجزاء سے اور اس کی ماہیت

ماهيّته، فإن الأرض بجميع مخلوقاتها و

ماہیت وے بود پیدا گردید۔ چہ کہ زمین مع ہمہ مخلوقات وے و
کی حقیقت سے تھا پیدا ہو گیا کیونکہ زمین اپنی تمام مخلوق کے ساتھ اور

السماء بجميع مصنوعاتها كانت حقيقةَ

آسمان با جملہ مصنوعات وے حقیقت
آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی

هويّةِ آدم، كَأَنَّ مادّتَه قد انتقلت من ﴿۱۷۵﴾

ہویتِ آدم بود گویا مادۂ آدم بود☆
ہویت کی حقیقت تھے۔ گویا آدم کا مادہ تھا۔ گویا آدم کا مادہ

الحقيقة الجمادية إلى الحقيقة النباتية، ثم

از حقیقت جمادی بسوئے حقیقت نباتی و
جمادی حقیقت سے نباتی حقیقت کی طرف اور

من الحقيقة النباتية إلى الهويّة الحيوانيّة، ثم

از حقیقت نباتی بسوئے ہویت حیوانیت منتقل شد باز
نباتی حقیقت سے حیوانیت کی ہویت کی طرف منتقل ہوا پھر

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ بمطابق عربی عبارت فارسی ترجمہ میں ’’ گویا مادہ آدم ‘‘ بھی ہونا چاہیے۔(ناشر)

بعد ذالک انتقلت من حیث الروحانیة من

از راہ روحانیت

روحانیت کے طور پر

الکمالات الکوکبیة إلی الکمالات القمریة، ومن

از کمالات کوکبیت بسوئے کمالاتِ قمریت و از

کوکبی کمالات سے قمری کمالات کی طرف اور

الأنوار القمریة إلی الأشعّة الشمسیة، وکانت

انوارِ قمریت بسوئے شعاعہائے شمسیت انتقال فرمود و

قمری انوار سے شمسی شعاعوں کی طرف انتقال فرمایا☆

هذه الانتقالات کلها مَظاهِرَ ترقّیاتِ العالم

ایں ہمہ انتقالات مظاہر ترقیات عالم

إلی معارج الحقیقة الإنسانیة .کَأَنَّ الإنسان

بسوئے معارج حقیقت انسانیت بودند۔ و ایں راز را در لفظ دیگر بایں طور تواں فہمید

اور اس راز کو دوسرے لفظوں میں اس طرح پر سمجھنا چاہیے

کان فی وقتٍ جمادًا،وفی وقتٍ آخر نباتا، وبعد

کہ انسان در وقتِ جماد بود و وقتِ دیگر نبات و بعد ازاں

کہ انسان ایک وقت جماد تھا اور دوسرے وقت نبات اور اس کے بعد

ذالک حیوانا، وبعد ذالک کوکبًا وقمرا وشمسا ﴿۱۷۶﴾

حیوان و بعد ازاں کوکب و قمر و شمس بود

حیوان اور اس کے بعد ستارہ اور چاند اور سورج تھا

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ بمطابق عربی عبارت اردو ترجمہ میں'' اور یہ سب انتقالات مظاہر ترقیات عالم کے حقیقت انسانیہ کے معارج کی طرف تھے '' درج ہونا چاہیے۔(ناشر)

حتی جُمِع فی الیوم الخامس کلّ ما اقتضت فطرتُه

تا آنکہ روز پنجم آنچہ فطرت او

یہاں تک پانچویں دن وہ سب کچھ جو اس کی فطرت

من القوی الأرضیة والسماویة بفضل اللّٰه أحسن

از قوائے زمینی و آسمانی تقاضا مے کرد بفضل خدائے احسن الخالقین

زمینی اور آسمانی قویٰ سے تقاضا کرتی تھی احسن الخالقین خدا کے فضل سے

الخالقین .فکان الخَلق کله فردًا کاملا لآدم، أو

جمع گردیدند۔ پس ہمہ آفرینش برائے آدم یک فرد کامل بود یا

جمع ہو گیا۔ پس تمام پیدائش آدم کے لئے ایک فرد کامل تھا یا

مِرآةً لوجوده الذی أعزّه اللّٰه وأکرم .ثم أراد

آئینہ وجود او بود کہ خدا او را خلعت عزت و کرامت در بر کرد۔ باز ارادہ

اس کے وجود کا آئینہ تھا جسے خدا نے معزز اور مکرم بنایا پھر ارادہ فرمایا

اللّٰه أن یُرِیَ هذه الخفایا علی وجه الکمال فی

فرمود کہ پوشیدگی ہا را بر وجہ کمال در شخصے واحد آشکارا نماید

کہ پوشیدگیوں کو پورے طور پر ایک ہی شخص میں ظاہر کرے

شخصٍ واحدٍ هو مظهر جمیع هذه الخصال،

کہ او مظہر ایں ہمہ خصال باشد

جو ان خصلتوں کا مظہر ہو۔

فتجلّت روحانیةُ آدم بالتجلّی الجامع الکامل

لاجرم روحانیت آدم باتجلّی جامع کامل

پس آدم کی روحانیت نے جامع کامل تجلّی کے ساتھ

﴿۱۷۷﴾ فی الساعة الآخرة من الجمعة، أعنی الیوم

در ساعت آخری روز جمعہ تجلّی فرمود یعنی در روزے کہ
جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلّی فرمائی یعنی اس دن

الذی هو السادس من الستة . فکذالک طلعَتْ

ششم شش است ہم چنیں
جو چھ کا چھٹا ہے اسی طرح

روحانیةُ نبیّنا صلی اللّٰه علیه وسلم فی الألف

روحانیت نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم در ہزار
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار

الخامس بإجمال صفاتها، وما کان ذالک الزمان

پنجم با صفات اجمالی ہویدا شد و آں زمان
میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ

منتهی ترقّیاتها، بل کانت قدمًا أولی لمعارج

پایان ترقیات آں روحانیت نبود بلکہ برائے معراج کمالات وے
اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے

کمالاتها، ثم کمُلتْ وتجلّت تلک الروحانیة فی

گام نخستین بود باز آں روحانیت
پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے

آخر الألف السادس، أعنی فی هذا الحین کما

در آخر الف ششم یعنی دریں وقت از راہ کمال تجلّی فرمود چنانکہ
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلّی فرمائی جیسا کہ

خُلق آدم فی آخر الیوم السادس بإذن اللّٰه

آدم در آخر روز ششم باذن خدائے
آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن

أحسن الخالقین .واتخذتْ روحانیةُ نبیّنا

احسن الخالقین مخلوق شد و روحانیت خیر رسل
سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت

خیر الرّسل مَظهرًا مِن أُمّته لتبلغ کمالَ ظهورها ﴿۱۷۸﴾

برائے کمال ظہور
نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے

وغلبةَ نورها کما کان وعد اللّٰه فی الکتاب المبین .

و غلبہ نور خویش مظہرے اختیار کرد۔ چنانکہ خدائے تعالیٰ در کتاب مبین وعدہ فرمودہ بود
اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا

فأنا ذالک المظهر الموعود والنور المعهود،

پس من ہماں مظہر موعود نور معہود ہستم
پس مَیں وہی مظہر ہوں

فآمِنْ ولا تکنْ من الکافرین .وإن شئتَ

پس ایمان بیار و از کافراں مباش و اگر مے خواہی
پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے

فاقرء قوله تعالٰی هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی

بخواں ایں قول خداوندی را هو الذی ارسل رسوله الآیة
تو اس خدا کے قول کو پڑھ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ آخر آیت تک۔

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ [1]، وفَكِّرْ

كالمهتدين .فهذا وقت الإظهار، ووقت كمال

پس ایں وقت اظہار و وقت کمال ظہور

پس یہ اظہار کا وقت اور

ظهور الروحانية من الجَبّار، يا معشر المسلمين .

روحانیت است اے گروہ مسلماناں

روحانیت کے ظہور کے کمال کا وقت ہے اے مسلمانوں کی جماعت۔

ولأجل ذالک جاء فی الآثار أنه علیه السلام

و ازینجاست کہ در آثار آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسی لئے آثار میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُعث فی الألف السادس مع أنّ بعثه كان

در ہزار ششم مبعوث شدند حالانکہ بعثت آنجناب

چھٹے ہزار میں مبعوث ہوئے حالانکہ آنجناب کی بعثت

فی الألف الخامس بالقطع واليقين .فلا شک ﴿۱۷۹﴾

قطعاً و یقیناً در ہزار پنجم بود۔ پس شک نیست

قطعاً اور یقیناً پانچویں ہزار میں تھی پس شک نہیں

أن هذه إشارة إلى وقت التجلّى التام و

کہ ایں اشارہ است بسوئے وقتِ تجلّی تام و

کہ یہ اشارہ ہے تجلّی تام کے وقت کی طرف اور

[1] الصفّ: ۱۰

استيفاء المرام و كمال ظهور الروحانية و

استیفاء مرام و کمال ظہور روحانیت

استیفاء مرام کی طرف اور روحانیت کے ظہور کے کمال کی طرف

أيام تموُّج الفيوض المحمّدية في العالمين،

و روزہائے موج زدن فیوض محمدیت در جہان

اور جہان میں محمدی فیوض کے موج مارنے کے دنوں کی طرف۔

وهو آخر الألف السادس الذى هو الزمان المعهود

و ایں آخر ہزار ششم است کہ برائے

اور یہ چھٹے ہزار کا آخر ہے جو زمانہ کے

لنزول المسيح الموعود كما يُفهَم من كتب النبيين.

نزول مسیح موعود زمان معہود است چنانکہ از کتب انبیاء فہمیدہ مے شود

مسیح موعود کے اُترنے کے لئے مقرر ہے جیسا کہ انبیاء کی کتابوں سے سمجھا جاتا ہے۔

وإن هذا الزمان هو موطأُ قدمه عليه السلام

و ایں زمان بالیقین موضع سپردن پائے آنحضرت است

اور یہ زمانہ یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کے

من الحضرة الأحدية، كما يُفهَم من آية "وَآخَرِينَ

از حضرت احدیت چنانکہ از آیت وآخرین منہم

قدم رکھنے کی جگہ ہے جیسا کہ آیت وآخرین منہم

مِنهُمْ" وآيات أخرى من الصحف المطهّرة، ﴿۱۸۰﴾

و آیات دیگر از نوشتہائے پاک مفہوم مے شود

اور پاک تحریروں کی دوسری آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے۔

فـفـكّـرْ إن كـنـت مـن الـعـاقـلـيـن .واعـلـم أن

پس فکر کن اگر از عاقلاں ہستی۔ و بداں کہ
پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر۔ اور جان کہ

نبيّـنـاصـلـى الـلّـه عـلـيـه وسـلـم كـمـا بُعث فى الألف

نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم چنانکہ در ہزار پنجم
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں

الـخـامـس كـذالك بُـعـث فى آخر الألف الـسـادس

مبعوث شدند ہمچناں از اختیار کردن صورت بروزی
مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت

بـاتـخـاذه بـروز الـمسيـح الـموعود، وذالك ثـابت

مسیح موعود در آخر ہزار ششم مبعوث شدند و ایں
اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔اور یہ

بـنـص الـقـرآن فـلا سبيـل إلـى الـجحود، ولا ينكـره

با نص قرآن ثابت است کہ انکار را در آں گنجائش نیست
قرآن سے ثابت ہے اِس میں انکار کی گنجائش نہیں

إلا الـذى كـان مـن الـعـمـيـن .ألا تـفـكّـرون فـى

و بجز نابیناياں کسے ازیں معنے سر باز نمے زند۔آیا در آیت
اور بجز اندھوں کے کوئی اس معنے سے سر نہیں پھیرتا۔ کیا

آية ”وَآخَـرِيـنَ مِـنْهُـمْ“، وكيف يتـحـقّق مـفـهـوم

و آخـريـن مـنـهـم فکر نمے کنید و چگونہ مفہوم لفظ
آخـريـن منهـم کی آیت میں فکر نہیں کرتے۔ اور کس طرح منہم کے لفظ

﴿۱۸۱﴾

لفظ "مِنْهُمْ" مِن غیر أن یکون الرّسول موجودًا

منہم متحقق شود اگر رسول کریم در آخرین موجود
کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود

فی الآخِرین کما کان فی الأوّلین. فلا بد من

نباشد ہمچناں کہ در اوّلین موجود بود پس از
نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے پس جو کچھ

تسلیم ما ذکرناہ ولا مَفَرَّ للمنکرین .و

تسلیم آنچہ ذکر کردیم چارۂ نیست و برائے منکراں راہ گریز بند است و
ہم نے ذکر کیا اُس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا رستہ بند ہے اور

من أنکر من أنّ بعْث النبی علیه السلام

آں کہ ازیں معنیٰ انکار کرد کہ بعثت نبی علیہ السلام
جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت

یتعلّق بالألف السادس کتعلّقه بالألف

با ہزار ششم تعلق دارد ہمچناں کہ با ہزار پنجم
چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے

الخامس، فقد أنکر الحق ونصَّ الفرقانِ، وصار

تعلق داشت او یقیناً دست رد بر سرحق و نص قرآن زد و از
تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔

من الظالمین .بل الحق أن روحانیتهٗ علیه

ظالماں گردید بلکہ حق آنکہ روحانیت آنحضرت علیہ السلام
بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت

السّلام كان في آخر الألف السادس أعني في

در آخر ہزار ششم یعنی
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی

هذه الأيام أشدَّ وأقوىٰ وأكملَ من تلك

دریں ایام نسبت بآں سالہا اکمل و اقویٰ و اشد است
اِن دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

الأعوام، بل كالبدر التامّ، ولذالك لا نحتاج ﴿۱۸۲﴾

بلکہ مانند بدر کامل است۔ ازیناست کہ ما احتیاج
بلکہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اس لئے ہم

إلى الحُسام، ولا إلى حزبٍ من محاربين، و

بشمشیر و گروہ رزم آوراں نداریم و
تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور

لأجل ذالك اختار اللّٰه سبحانه لبعث المسيح

بجہت ہمیں معنی است کہ خداوند سبحانہٗ و تعالیٰ برائے بعثت مسیح موعود
اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے

الموعود عِدّةً من المئات كعِدّة ليلةِ البدر من

شمار صدہا را مانند شمار شب بدر از
صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں

هجرة سيدنا خير الكائنات لتدلّ تلك العِدّة

ہجرت رسول کریم اختیار فرمود تا آں شمار بر مرتبہ کہ
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر

علی مرتبة کمال تام من مراتب الترقّیات و

از جملہ مراتب ترقیات کمالِ تام دارد دلالت کند و

جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے اور

هی المائة الرابع بعد الألف من خاتم النبیین،

آں شمار چہار صد بعد از ہزار از ہجرت خاتم النبیین است

وہ چار سو کا شمار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بعد ہے۔

لیتم وعد إظهار الدین الذی سبق فی الکتاب

تا وعدہ اظہار دین کہ در کتاب مبین سابق شدہ بود باتمام رسد

تادین کے غلبہ کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا پورا ہو جائے

المبین، أعنی قوله" وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

اعنی قول خداوندی لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّة

یعنی خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّة

وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ[1]"، فانظرْ إلی هذه الآیة کالمُبْصرین، ﴿۱۸۳﴾

پس مانند بینایاں دریں آیت نگاہ بکن

پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر

فإنها تدل علی البدرَیْن بالیقین . بدرٌ مضت

چہ کہ ایں آیت یقیناً بر دو بدر دلالت کند اول آں بدر کہ برائے

کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اوّل وہ بدر جو

لنصر الأوّلین، وبدرٌ کانت آیة لّلآخِرین.

نصرت نخستینیاں بگذشت و دوم آں بدر کہ برائے پسینیاں نشانے بودہ است

پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے۔

[1] آل عمران:۱۲۴

فلا شک أن فی هذه الآیة إشارة لطیفة إلی

پس شکے نیست کہ ایں آیت اشارۂ لطیفہ بآں زمان آئندہ
پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اس آئندہ زمانہ

الزمان الآتی الذی یُشابه لیلةَ البدر عِدّةً.

مے کند کہ از روئے شمار مانند شب بدر باشد
کی طرف کرتی ہے جو شمار کے رو سے شب بدر کی مانند ہو۔

أعنی سنة أربع مائة بعد الألف وهی لیلة

وآں سنۂ چہار صد بعد از ہزار است و ہمیں بطور استعارہ
اور وہ چار سو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر

البدر استعارةً عند ربّ العالمین، و إنْ

نزد پروردگار گیہاں شب بدر است۔ وباایں ہمہ اعتراف
خداتعالیٰ کے نزدیک شبِ بدر ہے اور ان سب کے باوجود

کان للآیة معنی آخر یتعلق بالزمان الماضی

مے کنیم کہ ایں آیت معنیٔ دیگر ہم دارد کہ با زمان گزشتہ متعلق مے باشد
ہم کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اس آیت کے اور معنی بھی ہیں جو گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں

مع هذا المعنی کما لا یخفٰی علی العالِمین.

چنانچہ بر عالماں پوشیدہ نیست
جیسا کہ عالموں کو معلوم ہے۔

فإنّ للآیة وجهین، والنصر نصران، والبدر ﴿۱۸۴﴾

زیرا کہ ایں آیت را دو رُخ است و نصرت دوگانہ و بدر
کیونکہ اس آیت کے دو رُخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر

بدران، بدرٌ تتعلق بالماضی، وبدرٌ تتعلق

دو تا بدر است۔ یک بدر با زمان گزشتہ تعلق دارد و بدر دیگر با زمان
دو بدر ہیں ایک بدر گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر

بالاستقبال من الزمان عند ذلّة تصيب المسلمين

آئندہ در ہنگامے کہ مسلمانان را ذلت برسد
آئندہ زمانہ سے اس وقت جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے

كما ترون في هذا الأوان، وكان الإسلام بدأ

چنانکہ در ایں زمان مے بینید۔ و اسلام چوں ہلال آغاز شد
جیساکہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا

كالهلال وكان قُدّر أنه سيكون بدرًا في

و مقدر بود کہ انجام کار در آخر زمان بدر
اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر

آخر الزمان والمآل بإذن اللّٰه ذى الجلال،

خواہد شد باذن خدائے ذوالجلال
ہو جائے خداتعالیٰ کے حکم سے۔

فَاقتضت حكمةُ اللّٰه أن يكون الإسلام بدرًا

پس حکمت خداوندی خواست کہ اسلام دران صد
پس خداتعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی شکل

في مائة تشابهُ البدر عِدّةً. فإليه أشار في

شکل بدری اختیار کند کہ از روئے شمار با بدر مشابہ باشد۔ پس بہمیں معنی اشارہ مے کند
اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے

قولہ ''لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ''، ففكّرْ فكرة

قول خداوندی لقد نصرکم اللہ ببدر ۔ پس نگاہ باریک دریں امر بفرما
خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللہ ببدر ۔ پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر

كاملة ولا تكن من الغافلين. وإن لفظ ''لَقَدْ ﴿۱۸۵﴾

واز غافلاں مباش۔ و ہر آئینہ لفظ
اور غافلوں سے نہ ہو اور بے شک

نَصَرَكُمْ'' قد أتى هنا على وجهٍ آخر أعنى بمعنى

لقد نصرکم اینجا از روئے وجہ دیگر و معنی بمعنی ینصرکم آمدہ
لقد نصرکم کا لفظ یہاں دوسری وجہ کے رو سے ینصرکم کے معنوں میں آیا ہے۔

ينصركم كما لا يخفى على العارفين. فحاصل الكلام

چنانکہ برعارفاں ظاہر است۔ الغرض
جیسا کہ عارفوں پر ظاہر ہے۔ الغرض

أن اللّٰه كان قدقدّر للإسلام العزّتين بعدالذلّتين على رغم

خدا تعالیٰ برائے اسلام بعد از دو ذلت دو عزت اندازہ کردہ بود بر خلاف یہود
خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو ذلت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف

اليهود الذين كان قدّر لهم الذلّتين بعدالعزّتين نكالامن

کہ برائے اوشاں بطور سزا و پاداش بعد از دو عزت دو ذلت اندازہ کردہ بود
کہ ان کے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی تھیں

عنده كما تقرءون فى سورة بنى إسرائيل قصة الفاسقين منهم

چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل قصۂ فاسقان و ظالمان را
جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورۃ میں اُن کے فاسقوں اور ظالموں کا قصہ

والظالمين .فلمّا أصاب المسلمين الذلّةُ الأولى

ازیشاں مے خوانید۔ پس ہر گاہ مسلمانان را ذلت اول
پڑھتے ہو۔ پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلت

فی مكّة وعدهم اللّه بقوله" أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ

درمکہ رسید۔ خدا باوشاں ازایں قول وعدہ فرمودہ بود اذن للذین یقاتلون الآیة
مکہ میں پہنچی خدا نے اُن سے اپنے اس قول میں وعدہ فرمایا تھا اذن للذین یقاتلون

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ[1]" و ﴿۱۸۶﴾

آخر آیت تک

أشار فی قوله"عَلَى نَصْرِهِمْ" أنّ العذاب يصيب الكفّار

و از قول علٰی نصرهم اشارہ کرد کہ از دست مومناں عذاب
اور علٰی نصرهم کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے

بأيدى المؤمنين، فأنجز اللّه هذا

بر سر کفار فرود خواہد آورد۔ پس ایں وعدۂ خداوندی
کفار پر عذاب اترے گا۔ پس خداتعالیٰ کا یہ وعدہ

الوعد يوم بدرٍ وقتل الكافرين بسيوف

روز بدر بظہور رسید و کافران عرضہ شمشیر آبدار مسلماناں
بدر کے دن ظاہر ہوا اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے

المسلمين .ثم أخبر عن الذلّة الثّانيّة

گردیدند۔ باز از ذلت دوم خبرداد
قتل کیے گئے۔ پھر دوسری ذلت سے خبر دی

[1] الحج: ۴۰

بقوله ''حَتّٰٓی اِذَافُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ[1] (یعنی

بقول حَتّٰٓی اِذَافُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ (یعنی

اپنے اس قول سے حَتّٰٓی اِذَافُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ (یعنی

یکون لهم الغلبة والفتح لا یدان بهم لأحد)

او شاں را آں چناں غلبہ و فتح دست بدہد کہ ہیچکس باایشاں تاب مقابلہ نیا ورد)

ان کو ایسا غلبہ اور فتح ملے گی کہ کوئی اُن کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکے گا)

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ[2] '' . . .وَتَرَكْنَا

وبقول وهم من كل حدب ينسلون...وتركنا بعضهم يومئذ

اوراس قول سے وهم من كل حدب ينسلون...وتركنا بعضهم يومئذ

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ[3] ☆''والمراد

یموج فی بعض و مراد از شتافتن

یموج فی بعض اور

من ''كُلِّ حَدَبٍ'' ظفرهم وفوزهم بكل مراد

از بالائے ہر بلندی آنست کہ در ہر مراد و مقصود کامیابی و شادکامی

ہر ایک بلندی سے دوڑنے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مراد اور مقصود میں کامیابی

☆ الحاشیة

قد اشار اللّٰه فی ایات بعد هذه الأیة من غیر فصلٍ الیٰ انّ یاجوج وماجوج هم النصاریٰ.الا تریٰ قوله اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ[4]. وكذالک قوله قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا[5]. وكذالک قوله قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ[6]. ولاشکّ ان النصاریٰ قوم اتخذوا المسیح معبودًا من دون اللّٰه وتمایلوا علی الدنیا وسبقوا غیرهم فی ایجاد صنایعها و قالو ان المسیح هو کلمة اللّٰه والمخلوق کله من هذه الکلمة فهذه الأیات ردّ علیهم.منه

[1]، [2] الانبیاء:۹۷ [3] الکهف: ۱۰۰ [4] الکهف:۱۰۳ [5] الکهف:۱۰۴،۱۰۵ [6] الکهف:۱۱۰

﴿۱۸۷﴾ وعروجُهم إلىٰ كل مقام وكونُهم فوق كل رياسة

او شاں را میسر آید و ہر مملکت و ریاست در حوزہ تصرف ایشاں
اور شادکامی ان کو میسر آئے گی اور ہر ایک سلطنت اور ریاست ان کے تصرف

قاهرين .والمراد من قوله" بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ

در آید و مراد از یموج بعضهم فی بعض آنکہ
میں آجائے گی اور یموج بعضهم فی بعض سے یہ مراد ہے

فِيْ بَعْضٍ [1]" أن نار الخصومات تستوقد فى ذالك

دراں زمان در جملہ فرقہا
کہ اس زمانہ میں تمام فرقوں میں

الزمان فى كل فرقة من فرق أهل الأديان،

آتش پیکار و جنگ بیفزود
جنگ کی آگ بھڑک اُٹھے گی

و ينفقون الذهب والفضّة كالجبال لتكذيب

و کوہ کوہ زر و سیم برائے نابود کردن
اور پہاڑوں برابر سونا چاندی اسلام کے نابود کرنے کے لئے

الإسلام والإبطال وارتداد المسلمين، ويُؤلّفون

اسلام و باز گردانیدن مسلماناں از دائرہ اسلام خرچ بکنند۔ وکتابہا
اور مسلمانوں کو اسلام کے دائرہ سے نکالنے کے لئے خرچ کریں گے اور اسلام کی توہین سے

كتبًا مملوءة من التوهين.وقد أشار اللّٰه فى

پُر از توہین اسلام تالیف بنمایند۔ و در بسیار از مقامات خداتعالیٰ
بھری ہوئی کتابیں تالیف کی جائیں گی اور بہت سے مقاموں میں خدا تعالیٰ نے

[1] الكهف: ۱۰۰

كثير من المقام أن تلك الأيّام أيّام الغُربةِ

اشارہ فرمودہ کہ آں روزہائے غربت اسلام باشد
اشارہ فرمایا ہے کہ وہ دن اسلام کی غربت کے دن ہوں گے

للإسلام، وهناك يكون المسلمون كالمحصورين،

و مسلماناں در آں زمان مانند محصوراں زندگانی بسر برند
اور مسلمان اس زمانہ میں قیدیوں کی طرح زندگی بسر کریں گے

وتهبّ عليهم عواصفُ التفرقة فيكونون ﴿۱۸۸﴾

و بادہائے تفرقہ و پراگندگی بر سر ایشاں بوزد پس او شاں
اور تفرقہ اور پراگندگی کی ہوائیں اُن کے سر پر چلیں گی۔ پس وہ

كعِضِين. فأمّا قوله" بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ

ازہم بپاشندو پراگندہ گردند و مراد از یموج بعضهم فی بعض آنکہ
بکھر جائیں گےاور پراگندہ ہوجائیں گےاور یموج بعضهم فی بعض سے مراد یہ ہے

فِيْ بَعْضٍ [۱]" فيريد منه أن فِرقة تأكل فِرقة

یک فرقہ دیگر را فرو خورد
کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کھا جائے گا

أخرٰى، وتعلُو يأجوج ومأجوج وتسمعون

و یاجوج و ماجوج سربلندی یابند و در ہمہ
اور یاجوج ماجوج سربلندی پائیں گے اور تمام

أخبار خروجهم فى الأرضين .وفى تلك الأيام

روئے زمین خبرہائے خروج اوشاں گوش زد بشوند و دراں ایّام
سطح زمین پر اُن کے نکلنے کی خبریں سننے میں آئیں گی اور اُن دنوں میں

[۱] الكهف: ۱۰۰

لا يكون الإسلام إلا كعَجوزةٍ، ولا يبقى له من قوة

اسلام مانند پیرہ زنے باشد و در وے ہیچ گونہ
اسلام بوڑھی عورت کی طرح ہوگا اور اُس میں کسی طرح کی

و لا من عزّة، و تصيبه ذلّة على ذلّة،

قوت و عزت نماند و ذلت بعد ذلت او را برسد
قوت و عزت نہیں رہے گی اور ذلت پر ذلت اُس کو پہنچے گی

وكاد أن يُقبَر من غير التجهيز والتكفين،

و نزدیک باشد کہ بغیر تجہیز و تکفین در زیر خاک سپردہ شود
اور قریب ہوگا کہ بغیر تجہیز و تکفین کے زمین میں گاڑ دیا جائے گا۔

وتُصَبّ عليه مصائب ما سمعتْ أذنٌ

و آنچناں مصیبتہا برآں فرود آیند کہ ہیچ گوشے در زمان پیشیں مثل آں
اور ایسی مصیبتیں اس کے سر پر پڑیں گی کہ پہلے زمانہ میں کسی کان نے

مثلها من قبل، ويخرج من الدين أفواج

نشنیدہ باشد و فوج فوج جاہلاں از دائرہ دین بیرون روند
اس جیسا نہ سنا ہوگا اور جاہلوں کے گروہ در گروہ دین کے دائرہ سے باہر

من الجاهلين، لآعنين ومحقِّرين ومكذِّبين، ﴿۱۸۹﴾

و از دین فوج فوج جاہلاں لعنت کناں و تحقیر و تکذیب کناں بیروں روند
نکل جائیں گے اور دین میں سے گروہ در گروہ جاہل لوگ لعنت کرتے ہوئے اور تکذیب کرتے ہوئے

وتُقلَب الأمور كلها، وتنزل المصائب على

و ہمہ امور زیر و زبر کردہ شود و بر شریعت و اہل وے
نکل جائیں گے اور تمام امور زیر و زبر کیے جائیں گے اور شریعت اور شریعت والوں پر

الشـريعة وأهلهـا، ويُـرَدّ قـمـرهـا كعُـرجون قديم

رنجہا نازل شوند و ماہتاب وے در چشم بینندگاں مانند شاخ کہنہ
رنج اور مصیبتیں اُتریں اور اُس کا چاند دیکھنے والوں کی نظر میں پرانی ٹہنی کی

فـي أعيـن الـنـاظـريـن، وهذه ذلّة مـا أصـابـت الملّة

بنظر آید۔ و ایں ذلتے است کہ پیش ازیں ملت را
طرح نظر آئے اور یہ وہ ذلت ہے کہ اس سے پہلے ملت کو

مـن قبـل ولـن تـصيـب إلـى يـوم الـديـن .فـعـنـد

نرسیدہ و تا بروز جزا نخواہد رسید۔ چوں کار
نہیں پہنچی اور قیامت تک نہیں پہنچے گی۔ جب اس حد تک

ذالک تـنـزل الـنـصرةُ مـن الـسـمـاء ومـعـالِـمُ العزّة

بہ اینجا رسد در آں وقت از آسمان نصرت و از جانب حق تعالیٰ
معاملہ پہنچ جاوے گا تب آسمان سے نصرت اور خداتعالیٰ کی طرف سے

مـن حضرة الكبرياء ، مِن غير سيف وسنان ومحاربين ☆.

بغیر تیغ و سنان و پیکار ورزاں نشانہائے عزت نازل شوند
بغیر تلوار اور بغیر نیزے اور لڑنے والوں کے عزت کے نشان اُتریں گے۔

﴿۱۸۹﴾

☆ الحاشية

انّ عیسٰی بن مریم ماقاتل وماامربالقتال. فکذالک المسیح الموعود فانّه علٰی نموذجه من اللّٰه ذی الجلال. والسرّفیه ان اللّٰه ارادَانْ یُّرْسِلَ خاتم خلفاءِ بنی اسرائیل وخاتم خلفاء الاسلام. من غیر السنان والحسام. لیُزِیْلَ شبهات نَشَأَتْ من قبلُ فی طبائع العوام. ولیعلم الناسُ انّ اشاعةالدین بامرٍمن اللّٰه لابضرب الاعناق وقَتْلِ الاقوام. ثم لما کان الیهود فی وقت عیسٰی والمسلمون فی وقت المسیح الموعود. قدخرج اکثرهم من التقوٰی وعصواالحکام الربّ الودودِ. فکان بعیدًا من الحکمة الالٰهیّة. ان یقتل الکافرین لهذه الفاسقین. فتدبّر حق التدبّر ولا تکن من الغافلین. منه

﴿۱۹۰﴾ وإليه إشارة فى قوله تعالىٰ "وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

وبہمیں اشارت است درقول وے تعالیٰ و نفخ فی الصور الآیة

اور اِسی کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے و نفخ فی الصور آخر آیت تک

جَمْعًا"[1]، وهو مراد من بعث المسيح

اے گروہ عاقلاں ایں مراد از بعثت مسیح موعود

اے عقلمندوں کے گروہ یہ مسیح موعود کی بعثت سے

الموعود يامعشر العاقلين ☆.و فى لفظ النزول

است۔ و در لفظ نزول کہ

مراد ہے اور نزول کے لفظ میں جو

﴿۱۹۰﴾ ☆ الحاشية

وكذالك اشير الى المسيح الموعود فى الكتاب الكريم.اعنى فى سورةالتحريم.وهو

وہمچنیں در کتاب کریم درسورہ تحریم اشارت بمسیح موعود است آنجا کہ فرمودہ ومریم بنت عمران آں کہ فرج

قوله تعالىٰ، وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا

خود رااز ہمہ ناپاکی ہا محفوظ داشت پس در وے از رُوح خود رسیدیم۔ وشک نیست کہ مراد از رُوح اینجا

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا[2].ولاشک ان المرادمن الروح ههناعيسىٰ ابن مريم.فحاصل الاٰية

عیسیٰ ابن مریم است۔پس حاصل آیت اینکہ عادتِ خداوندی چناں است کہ آنکس را کہ ازیں

ان اللّٰه وعدانّه يجعل اخشى الناس من هٰذه الامة مسيح ابن مريم و ينفخ فيه روحه بطريق البروز

امت بیشتر خشیت وخوف خدا در دل دارد مسیح ابن مریم مے گرداند وبروز روح وے رادروے می دمد۔پس

فهذه وعد من اللّٰه فى صورة المثل لاتقى الناس من المسلمين فانظر كيف سمّى اللّٰه بعض

ایں وعدہ است از خدا درصورت مثلیت برائے متقی وپرہیزگار پس نگاہ بکن کہ چہ طور حق تعالیٰ بعض افراد ایں

افرادهٰذه الامة عيسى بن مريم ولا تكن من الجاهلين.منه

امت رابنام عیسیٰ ابن مریم یاد می کند۔واز جاہلاں مباش۔منه

[1] الكهف: ۱۰۰ [2] التحريم:۱۳

الـذی جـاء فـی الأحـادیث إیـمـاءٌ إلـی أن الأمـر

در احادیث آمده اشاره بآں است کہ امر
حدیثوں میں آیا ہے یہ اشارہ ہے کہ

و الـنـصـر ینـزل کـلـه مـن السماء فی أیام المسیح

و نصرت در ایام مسیح
مسیح کے زمانہ میں امر اور نصرت

مـن غیـر تـوسُّـل أیـدی الإنسـان ومِـن غیـر جهـاد

بغیر وسیلہ دست انسان و بغیر جہاد مجاہداں
انسان کے ہاتھ کے وسیلہ کے بغیر اور مجاہدین کے جہاد کے بغیر

الـمـجـاهـدیـن، ویـنـزل الأمـر من الفوق مِن غیـر

از آسمان نازل شود۔ و بغیر تدبیر مدبّراں ہمہ چیز از بالا بزیر آید
آسمان سے نازل ہوگی اور مدبروں کی تدبیر کے بغیر تمام چیزیں اوپر سے

تـدبیـر الـمـدبّرین .کـأن الـمسیـح ینـزل کـالمطر

گویا مسیح مانند باراں
نیچے آئیں گی۔ گویا مسیح بارش کی طرح

مـن السـمـاء واضعـا یـدیـه عـلـی أجنحة الملآئکة ﴿۱۹۱﴾

دست بر بازوئے فرشتگان گذاشتہ
فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اُترے گا

لَا عـلـٰی أجـنـحة حِیَـلِ الـدنیـا والتدابیـر الإنسـانیة،

نہ بربازوئے حیلہ‌ہائے دنیا و تدابیر انسانی نہادہ از آسمان نازل شود
انسانی تدبیروں اور دنیاوی حیلوں کے بازوؤں پر اس کا ہاتھ نہ ہوگا

وتَبْـلُـغُ دعـوتُـــه وحـجّتـــه إلـى أقـطـار الأرض

و دعوت و حجت وے باطراف زمین
اور اس کی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف

بـــأســـرع أوقـــاتٍ كبـرق يبـدو مـن جهة فـإذا

ہرچہ زود تر برسد مانند برق کہ از یک طرف نمایاں مے شود و ناگہاں
بہت جلد پھیل جائے گی اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم سے

هـي مشـرقة فـي جهـات .فـكـذالك يـكـون فـي

در ہمہ اطراف درخشاں مے گردد ہمیں حال
سب طرف چمک جاتی ہے۔ یہی حال

هٰـذا الـزمـــان، فـلـيسـمـعُ مـن يـكـن لـه أُذُنـان، و

دریں زمان واقع شود پس بشنود آنکہ وے را دو گوش دادہ اند
اس زمانہ میں واقع ہوگا۔پس سن لے جس کو دو کان دیے گئے ہیں۔

يُـنـفَـخُ فـي الـصُّـور لإشـاعة الـنـور ويـنـادى الطبـائـعُ

و برائے اشاعت نور در صور دمیدہ شود و طبیعتہائے
اور نور کی اشاعت کے لئے صور پھونکا جائے گا اور سلیم طبیعتیں

الســليـمة لـلاهتـداء ، فـيـجتـمـع فِـرق الشـرق

سلیمہ برائے ہدایت یافتن ندا زنند در آں وقت فرقہائے شرق
ہدایت پانے کے لئے پکاریں گی۔اس وقت مشرق اور

والـغـرب والشـمـال والـجـنـوب بـأمـرٍ من حضـرة

و غرب و شمال و جنوب بامر ایزدی جمع شود
مغرب اور شمال اور جنوب کے فرقے خدا کے حکم سے جمع ہو جائیں گے

﴿۱۹۲﴾

الكبرياء ، فهناك تستيقظ القلوب وتنبت

پس در آں وقت دلہا بیدار شوند و دانہا بایں آب
پس اُس وقت دل جاگ جائیں گے اور دانے اس پانی سے

الحبوب بهذاالماء،لا بنارالحرب وسفک الدماء،ويُجذَب

بروئید نہ بآتش جنگ و ریختن خونہا
اُگیں گے نہ کہ جنگ کی آگ اور خونوں کے بہنے سے اور

الناس بجذبة سماوية مطهّرة من شوائب الأرض

و مردم با کشش آسمانی کہ از آمیزش زمین پاک باشد کشیدہ شوند
لوگ آسمانی کشش سے جو زمین کی آمیزش سے پاک ہوگی کھینچے جائیں گے

لما هو نموذج ليوم القضاء من مالک يوم الدين.

کہ آں از مالک یوم الدین نمونہ روز قضا باشد۔
یہ خداتعالیٰ کی طرف سے قضا کے دن کا نمونہ ہوگا۔

وقد وعد اللّٰه عند الفتنة العظمى فی آخر الزمان،

و خدا وعدہ فرمودہ کہ وقتیکہ در آخر فتنۂ بزرگ و بلائے سترگ
اور خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ جب کہ آخر زمانہ میں بڑا بھاری فتنہ اور

والبليّة الكبرى قبل يوم الديّان، أنه ينصر دينه

ہویدا شود پیش از روز جزا دراں ایام
بلا قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی۔ اُن دنوں میں

من عنده فی تلک الأيام، وهناک يكون

از طرف خود دین خود را نصرت و تائید خواہد بخشید و دراں زمان
اپنی طرف سے اپنے دین کی مدد اور تائید فرمائے گا اور اُس زمانہ میں

الإسلام كالبدر التام، وإليه أشار اللّٰه سبحانه

اسلام مانند بدر کامل خواہد گردید و بہمیں اشارت است

اسلام بدرِ کامل کی طرح ہو جائے گا اور اِسی کی طرف اشارہ ہے

في قوله" وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا[1]". وَ ﴿۱۹۳﴾

درقول و نفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا

اس قول میں و نفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا

قد أخبر في آية هي قبل هذه الآية من تفرقة

و قبل ازیں آیت از تفرقہ بزرگے

اور اس آیت سے ایک بڑے تفرقہ کی خبر دی

عظيمة بقوله" تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ

خبر دادہ آنجا کہ فرمودہ وترکنا بعضهم الخ

جہاں کہ فرمایا ہے وترکنا بعضهم الخ

بَعْضٍ"[2]، ثم بشَّر بقوله"وَنُفِخَ فِي الصُّورِ" بجمع

باز بشارت دادہ بقول و نفخ فی الصور الخ

پھر نفخ فی الصور الخ کے قول سے بشارت دی۔

بعد التفرقة، فلا يكون هذا الجمع إلّا في مائة

کہ بعد ازاں پراگندگی جمعیت دست خواہد داد۔ پس ایں جمعیت حاصل نشود مگر در صد

کہ اس پراگندگی کے بعد جمعیت حاصل ہوگی۔پس یہ جمعیت حاصل نہ ہوگی مگر بدر کی صدی

البدر ليدلّ الصورةُ على معناها كما كانت

بدر یعنی چہاردہم تا صورت بر معنی خود دلالت کند ہمچناں کہ

میں تا کہ صورت اپنے معنے پر دلالت کرے جیسا کہ

[1] و [2] الکھف: ۱۰۰

النصرة الأولى ببدر. فهاتان بشارتان للمؤمنين،

نصرت اول در بدر بوقوع آمد۔ پس ایں دو مژدہ ہا برائے مومناں ہستند
پہلی نصرت بدر میں وقوع میں آئی۔پس یہ دو خوشخبریاں مومنوں کے لئے ہیں۔

و تبرُقان كدُرّةٍ في الكتاب المبين. و قد

و مثل دُرّ در کتاب روشن مے درخشند و ظاہر است
اور موتی کی طرح کتابِ مبین میں چمکتی ہیں اور ظاہر ہے

مضى وقتُ فتح مبين في زمن نبيّنا المصطفٰى،

کہ وقت فتح مبین در زمانہ نبی کریم ما بگذشت
کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا

و بقي فتحٌ آخر وهو أعظم وأكبر وأظهر

و فتح دیگر باقی ماند کہ از غلبۂ اول بزرگ تر و ظاہر تر
اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے

من غلبة أولٰى، وقُدّر أن وقته وقت المسيح ﴿۱۹۴﴾

است و مقدر بود کہ وقت وے وقت مسیح موعود
اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا

الموعود من اللّٰه الرء وف الودود وأرحم الراحمين،

باشد
وقت ہو۔

وإليه أشار في قوله تعالٰى "سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى

و بہ ہمیں اشارہ است در قول خداوندی سبحان الذی اسریٰ الخ
اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کیاس قول میں اشارہ ہے سبحان الذی اسریٰ الخ

بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ [1] ''فَفَكِّرْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا

پس دریں آیت فکر بکن و مانند غافلاں

پس اس آیت میں فکر کر اور غافلوں کی طرح

تَمُرَّ كَالْغَافِلِيْنَ. وَإِنَّ فِي لَفْظِ ''الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ''

از پیش وے مگذر و در لفظ مسجد حرام

اس کے آگے سے مت گزر اور مسجد حرام کے لفظ میں

وَلَفْظِ ''الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى'' الَّذِيْ جُعِلَ مِنْ وَصْفِهٖ

و مسجد اقصیٰ کہ بارکنا حولہ در وصف وے

اور مسجد اقصیٰ کے لفظ میں جس کے وصف میں

جُمْلَةُ ''بَارَكْنَا حَوْلَهٗ'' إِشَارَةٌ لَطِيْفَةٌ لِلْمُتَفَكِّرِيْنَ،

مذکور شدہ اشارت لطیف است برائے آنکہ فکر مے کنند

بارکنا حولہ مذکور ہوا ہے۔ لطیف اشارہ ہے ان کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

وَهُوَ أَنَّ لَفْظَ ''الْحَرَامِ'' يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْكَافِرِيْنَ

و آں اینکہ لفظ حرام وا مے نماید کہ بر کافراں

اور وہ یہ ہے کہ لفظ حرام ظاہر کرتا ہے کہ کافروں پر یہ بات

قَدْ حُرِّمَ عَلَيْهِمْ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿۱۹۵﴾

حرام کردہ شدہ بود کہ در زمانہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام

حرام کی گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

[1] بنی اسرائیل: ۲

أن يضرّوا الدين بالمكائد أو يأتوه كالصائد،

دین را با فریب و حیلتہا ضررے برسانند یا مانند صیاداں بر سر وے

دین کو فریب اور حیلوں سے ضرر پہنچائیں یا شکاریوں کی طرح اس پر

وعصَم اللّٰه نبيّه ودينه وبيته من صوُل

بریزند و خدا نبیٔ خود را و دین و خانہ خود را از حملۂ حملہ آوراں

برس پڑیں اور خدا نے اپنے نبی کو اور اپنے دین اور اپنے گھر کو حملہ آوروں کے حملہ سے

الصائلين وجور الجائرين .وما استأصل اللّٰه

و بیداد بیدادگراں نگاہ بداشت و دراں زماں

اور بے دادگروں کے بیداد سے بچائے رکھا اور اس زمانہ میں

في ذالک الزمن أعداء الدين حق الاستيصال،

دشمنانِ دین را چنانکہ باید و شاید از بیخ و بُن بر نکندید

دین کے دشمنوں کو جیسا کہ چاہیے تھا جڑ سے نہیں اکھاڑا

ولكن حفِظ الدين من صَولهم وحَرّم عليهم

و لیکن دین را از حملۂ ایشاں محفوظ داشت و بر ایشاں

لیکن دین کو ان کے حملہ سے محفوظ رکھا اور حرام کر دیا کہ وہ

أن يغلبوا عند القتال .فبُدِءَ أمرُ تأييد الدين

غلبہ در جنگ حرام گردانید پس امر تائید دین

لڑائی میں غالب رہیں۔پس دین کی تائید کا امر

من المسجد الحرام أعني مِن ذَبِّ اللئام، ثم

از مسجد حرام یعنی از دفع و طرد لئام آغاز گردید باز

مسجد حرام سے یعنی لئیموں کے دفع کرنے سے شروع ہوا پھر

يتمّ هذا الأمر على المسجد الأقصى الذى

ایں امر بر مسجد اقصیٰ باتمام رسد آں مسجدے کہ
یہ امر مسجد اقصیٰ پر تمام ہوگا یہ وہ مسجد ہے

يبلغ فيه نور الدين إلى أقصى المقام كالبدر التام،

در وے نوردین تا بمقام اقصےٰ مانند ماہ چہار دہم برسد
جس میں دین کا نور اقصیٰ کے مقام تک پورے چاند کی طرح پہنچے گا۔

ويلزَمه كلُّ بركة يُتوقَّع ويُتصوَّر عند كمالٍ ﴿۱۹۶﴾

و ہر برکتے کہ در وقت کمال کہ بالائے آں کمالے نباشد متوقع
اور ہر ایک برکت جو ایسے کمال کے وقت میں جس کے اوپر کوئی کمال نہ ہو تصور میں

ليس فوقه كمال، وهذا وعدٌ من اللّه العلّام .

و متصور مے گردد وے را لازم باشد و ایں وعدہ ایست از خدائے علیم
آوے اس کے لازم حال ہوتی ہے اور یہ خدائے علیم کا وعدہ ہے۔

فكان المسجد الحرام يُبشّر بدفع الشر

پس مسجد حرام مژدۂ دفع شر
پس مسجد حرام شر کے دور ہونے

والحفظ من المكروهات، وأما المسجد الأقصى

و محفوظ ماندن از مکروہات مے دہد ولے مسجد اقصےٰ
اور مکروہات سے محفوظ رہنے کا مژدہ دیتی ہے لیکن مسجد اقصیٰ کا

فيشير مفهومه إلى تحصيل الخيرات وأنواع

پس مفہوم وے اشارہ مے کند بایں کہ برکات گوناگوں و خیرات بوقلموں
مفہوم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رنگ برنگ کے برکات اور خیرات

البركات والوصول إلى أعلى الترقّيات، فبُدِءَ أمرُ

و ترقیات عالیہ حاصل بشوند۔ پس امر دین ما

اور ترقیات عالیہ حاصل ہوں پس ہمارے دین کا امر

ديننا مِن دفع الضير، ويتم على استكمال الخير،

از دفع ضرر آغاز شد و بر کمال خیر تمام شود

دفع ضرر سے شروع ہوا اور خیر کی تکمیل پر تمام ہوگا

وإنّ فيه آيات للمتدبّرين .ثم إن آية الإسراء

و دریں بیان برائے غور کنندگان نشانہا ہستند۔باز آیت اسرٰی

اور اس بیان میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔پھر اسریٰ کی آیت

تدلّ على نُكتة وجَب ذكرُها للأصدقاء ليزدادوا

یک نکتۂ عجیبے دارد کہ ذکر آں برائے دوستاں ضروری است تا علم

ایک عجیب نکتہ رکھتی ہے کہ اس کا ذکر دوستوں کے لئے ضروری ہے تا علم

عِلمًا ويقينًا، وإن خير الأموال العلم واليقين،

و یقین شاں زیادت پذیرد و پرظاہر است کہ بہترین مال اور دولت علم و یقین است

اور یقین زیادہ ہو اور خوب ظاہر ہے کہ سب سے مال☆ و دولت علم اور یقین ہے

﴿۱۹۷﴾ وهو أن الإسراء من حيث الزمان كان واجبًا

و آں اینکہ اسراء از حیثیت زمان و مکان

اور وہ یہ کہ اسراء زمان اور مکان کی حیثیت سے

كوجوب الإسراء من حيث المكان، ليتمّ سيرُ

ہردو طور یکساں واجب و لازم بود بجہت اینکہ

دونوں طرح واجب اور لازم تھا۔ اس جہت سے کہ

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ بمطابق عربی عبارت اردو ترجمہ میں ''بہتر مال ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

نبيِّنا زمانا ومكانا، وليكمُلَ أمرُ معراج

سیر نبیٔ ما از روئے زمان و مکان تمام شود و امر معراج
ہمارے نبی کا سیر زمان اور مکان کے رو سے تمام ہو اور معراج کاامر

خاتم النبيين .ولا شكّ أن أقصى الزمان

کامل گردد۔ و شک نیست کہ برائے معراج
کامل ہو اور اس میں شک نہیں کہ نبیٔ کریم کے

للمعراج الزماني هو زمان المسيح الموعود،

زمانِ نبی کریم زمانہ انتہائی ہماں زمان مسیح موعود است
زمانی معراج کے لئے انتہائی زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

وهو زمان كمال البركات ويقبله كل مؤمن

و آں زمان کمال برکات است و ایں را ہر مومن
اور وہ برکات کے کمال کا زمانہ ہے اور اس کوہر ایک مومن

من غير الجحود، ولا شك أن مسجد المسيح

بغیر انکار قبول مے تواند کرد و شک نیست کہ مسجد مسیح موعود
بغیر انکار کے قبول کر سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود کی مسجد

الموعود هو أقصى المساجد من حيث الزمان

نسبت بمسجد حرام بحیثیت زمان اقصیٰ مساجد
مسجد حرام کی نسبت سے زمانہ کی حیثیت سے اقصیٰ مساجد ہے

من المسجد الحرام، وقد مُلِأَ مِن كلّ جنب

مے باشد و بالیقین ہر پہلوئے ایں مسجد
اور یقیناً اس مسجد کا ہر ایک پہلو

﴿۱۹۸﴾

بـــركةً ونـــورًا كـــالبدر التـــام، ليكـــمُل بّـــه دائـــرة

از برکت و نور مانند ماہ چہاردہم پُر شدہ است تا بوسیلہ آں دائرہ
برکت اور نور سے پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے تا کہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ

الـــديـــن، فـــإن الإســـلام بُـــدِءَ كـــالهـــلال مـــن

دین کامل گردد چہ کہ اسلام مانند ہلال
کامل ہو جائے کیونکہ اسلام ہلال کی مانند

الـمسـجـد الـحـرام، ثـم صـار قـمـرًا تـامًّا عند بلوغـه

از مسجد حرام نمایاں شد باز چوں تا بمسجد اقصیٰ رسید بدر کامل
مسجد حرام سے ظاہر ہوا پھر جب مسجد اقصیٰ تک پہنچا بدر کامل

إلـى الـمسـجـد الأقـصـٰى، ولـذالک ظهـر الـمسيـح

گردید ازینجاست کہ مسیح موعود
ہوگیا اسی لئے مسیح موعود

فـي عِـدّة البـدر إشـارةً إلـى هـذا الـمقـام. ثـم هـنـا

در شمار بدر ظاہر شد۔ باز
بدر کے شمار میں ظاہر ہوا پھر

دليـل آخـر عـلـى وجـوب الإسـراء الـزمـانـى مـن

دلیل دیگر بروجوب اسراء زمانی آنست کہ
دوسری دلیل اسراء زمانی کے وجوب پر یہ ہے کہ

الأمـر الـربّـانـى وهـو أن اللّـه تـعـالـى قـد أشـار

حق تعالیٰ در قول
حق تعالیٰ

فی قوله" وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ [1]" إلی أنَّ

و آخریں منہم الخ اشارہ مے فرماید کہ
آخریں منہم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ

جماعة المسیح الموعود عند اللّٰه من الصحابة

جماعت مسیح موعود نزد خدا از جملہ صحابہ است
مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔

مِن غیر فرق فی التسمیة، ولا یتحقّق هٰذه

بے آنکہ ہیچ فرقے دریں نام گذاشتن باشد و ایں مرتبہ جماعت مسیح را
اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں اور یہ مرتبہ

المرتبة لهم من غیر أن یکون النبی صلی اللّٰه

ہرگز حاصل نے شود تا وقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مسیح کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم بینهم بقوته القدسیة والإفاضة ﴿۱۹۹﴾

درمیان ایشاں با قوت قدسی و افاضہ
ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے

الروحانیة کما کان فی الصحابة، أعنی بواسطة

روحانی خویش موجود نباشد۔ہمچناں کہ در صحابہ موجود بود یعنی بواسطہ
روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں جیسا کہ صحابہ کے اندر موجود تھے یعنی

المسیح الموعود الذی هو مظهرٌ له أو کالحُلّة.

مسیح موعود کہ او مظہر نبی کریم یا مانند حلّہ برائے آنجناب است
مسیح موعود کے واسطہ سے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر یا آنجناب کے لئے حلّہ کی مانند ہے۔

[1] الجمعة: ۴

فقد ثبت من هذا النصّ الصريح من الصحف

پس ازیں نص صریح روشن شد
پس اس نص صریح سے ظاہر ہوا

المطهّرة أن معراج نبيّنا كما كان مكانيًّا

کہ معراج نبی ما مکانی و زمانی ہر دو طور بود
کہ ہمارے نبی کا معراج مکانی اور زمانی دونوں طرح سے تھا

كذالك كان زمانيًّا، ولا يُنكره إلّا الّذى فقد

و بر ایں نکتہ جز کور چشمے
اور اس نکتہ کا سوائے اندھے کے

بصره وصار من العمين .ولا شک ولا ريب

کودن انکار نمے کند۔ و شک نیست
اور کوئی انکار نہیں کرتا اور شک نہیں

أن المعراج الزمانى كان واجبًا تحقيقًا لمفهوم

کہ مفہوم ایں آیت واجباً معراج زمانی را مے خواست
کہ اس آیت کا مفہوم واجباً معراج زمانی کو چاہتا تھا۔

هذه الآية، ولو لم يكن لبطل مفهومها كما

و اگر آں متحقق نشدے مفہوم ایں آیت باطل گردیدے
اور اگر وہ متحقق نہ ہوتا تو اس آیت کا مفہوم باطل ہو جاتا

لا يخفى على أهل الفكر والدّراية، فثبت من

چنانچہ ایں نکتہ را اہل فکر و غور مے فہمند پس ازینجا ثابت شد
چنانچہ اس نکتہ کو اہل فکر اور غور سمجھتے ہیں۔ پس یہاں سے ثابت ہوا

﴿۲۰۰﴾

هـذا أن الـمسيـح الّـمـوعـود مظهـرٌ لـلـحقيقة

کہ	مسیح	موعود	مظہر	حقیقت محمدی
کہ	مسیح	موعود	محمدی	حقیقت کا مظہر

الـمحـمّـدية، ونـازل فـی الـحُـلل الجلالية، فلذالک

است	و	در	حلہ ہائے	جلالی	نازل	شدہ است
ہے	اور	جلالی	حلّوں	میں	نازل	ہوا ہے۔

عُـدَّ ظهـوره عـنـد الـلّـه ظهـورَ نبيّـه الـمصـطفٰی،

ازینجااست	کہ	نزد	خدا	ظہور	او	ظہور نبی مصطفیٰ محسوب شدہ است
اسی لئے	خدا	کے	نزدیک	اس	کا	ظہور نبیٔ مصطفیٰ کا ظہور مانا گیا ہے

وعُـدَّ زمـانـه مـنتهـی الـمعـراج الـزمـانـی للـرسول

و	زمان	وے	منتہائے	معراج	زمانی رسول کریم
اور	اس	کا	زمانہ	رسول کریم	کے زمانی معراج کا منتہا

الـمـجتبٰـی، ومـنتهـی تَـجلّـی روحـانيةِ سيّـدِنـا

و	پایان	تجلّی	روحانی	خیرالوریٰ	بشمار آمدہ است
اور	خیرالوریٰ	کی	روحانی	تجلّی	کا آخری سرا شمار کیا گیا ہے

خيـرالـوری، وكـان هـذا وعـدًا مـؤكّـدًا مـن

وایں	وعدہ	پختہ	از	پروردگار جہان بود
اور	جہان	کے	پروردگار	کا یہ پختہ وعدہ تھا

رب العالمين .ولـمـا كـان الـمسيح الموعود لوجود

و	چوں	مسیح	موعود
اور	چونکہ	مسیح	موعود

نبيّنا كالمرآة ومُتمِّمَ أمره بإشاعة البركات

آئینہ وجود نبی کریم و از اشاعت برکات
نبی کریم کے وجود کا آئینہ اور برکات کی اشاعت

وإظهار الإسلام على الأديان كلها بالآيات، شكَر

و اظہار اسلام برہمہ دین ہا تمام کنندہ امر آنجناب بود
اور تمام دینوں پر اسلام کے غلبہ سے آنجناب کے امر کا تمام کرنے والا تھا

النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم سعيه كشكر

لہٰذا نبی کریم سعی وے را پسند فرمود چنانکہ
لہٰذا نبی کریم نے اس کی کوشش کو پسند کیا جیسا کہ

الآباء للأبناء، وأوصى ليُقرَأَ سلامُه عليه

پدران سعی پسران را شکر می کنند و وصیت فرمود کہ سلام آنجناب بروے خواندہ شود
باپ بیٹوں کی کوشش کا شکر ادا کرتے ہیں اور وصیت فرمائی کہ آنجناب کا سلام اس کو پہنچایا جائے

إشارةً إلى السلامة والعلاء .ولو كان المراد ﴿۲۰۱﴾

و ایں سلام اشارت است بایںکہ سلامت و بلندی شامل حال مسیح خواہد بود و اگر
اوراس سلام سے یہ اشارہ ہے کہ سلامتی اور بلندی مسیح کے شامل حال ہوگی۔ اور اگر

من المسيح عيسى ابنَ مريم الذى أُنزلَ

از مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم صاحب انجیل
مسیح موعود سے انجیل والا عیسیٰ ابن مریم

عليه الإنجيل لفسُد وصيّةُ تبليغ السلام

مراد باشد وصیت رسانیدن سلام فاسد گردد
مراد ہو تو سلام پہنچانے کی وصیت فاسد ہو جاتی ہے۔

وما كان إليها السبيل، فإن عيسٰى عليه السلام

و نیز ہیچ راہے بآں نبود چہ کہ ہرگاہ بموجب گفتہ شما

اور اس تک کوئی رستہ نہیں رہتا کیونکہ جب

اذا نزل بقولكم من السّماء فلا شک أنه

عیسیٰ از آسمان فرود آمد شک نیست کہ

تمہارے کہنے کے بموجب عیسیٰ آسمان سے نازل ہوا تو اس میں شک نہیں کہ

كان يَعرفه رسولنا كالأحبّاء ، بل كان يسلِّم

رسول کریم و او بایکدگر مانند دوستان شناسا بودہ باشند و در وقت ملاقات

رسول کریم اور وہ دونوں آپس میں دوستوں کی طرح جان پہچان رکھتے ہوں گے اور ملاقات

بعضُهما على البعض عند اللقاء ، فيكون

بر یکدیگر سلام می خواندہ باشند۔ پس

کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوں گے۔

عند ذالک إيداعُ أمانةِ السلام لغوًا

دریں صورت سلام را بطور امانت گذاشتن فعل ہرزہ

پس اس صورت میں سلام کو امانت کی طرح رکھنا ایک

وعَبثًا كالاستهزاء لِما هو وقَع فی السماء

و بیہودہ خواہد بود زیرا کہ سلام بارہا در آسمان واقع شدہ

بیہودہ فعل ہوگا کیونکہ سلام بارہا آسمان میں واقع ہوا

﴿۲۰۲﴾ مرارا وكان معلومًا قبل الإعلام و الإدراء .

و پیش از خبردار نمودن و آگاہانیدن معلوم بودہ

اور خبردار کرنے سے پہلے معلوم تھا۔

ثم من المعلوم أنه عليه السلام قد لقيَ

علاوہ براں ظاہر است کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عيسٰى ليلةَ المعراج وسلّم عليه، فلا شک

شب معراج حضرت عیسیٰ را دیدند و بر وے سلام گفتند۔ پس شکے نیست
معراج کی رات حضرت عیسیٰ کو دیکھا اور اس پر سلام کہا۔ پس کوئی شک نہیں

أنه ما أوصٰى إلّا لرجل كان لم يَرَه واشتاق

کہ آنجناب وصیت سلام برائے شخصے فرمودہ اند کہ وے را نہ دیدہ و مشتاق او
کہ آنجناب نے سلام کی وصیت کو ایسے شخص کے لئے فرمایا ہے کہ اس کو نہیں دیکھا ہے اور اس کے

إليه .وما معنى وصيّةِ السَّلام لرجل رآه

بودہ اند۔ و چیست معنی وصیت سلام برائے شخصے کہ
مشتاق رہے۔ اور اس شخص کے لئے سلام کی وصیت کے کیا معنی ہیں جس کو

رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم غيرَ مرّة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او را بارہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا

قبل الوفاة و بعد الوفاة. وَسَلَّمَ عليه ليلة

پیش از وفات و بعد از وفات دیدند و در شب معراج
وفات سے پہلے اور وفات کے بعد دیکھا۔ اور معراج کی رات

المعراج وما فارقَه بعد الموت فی وقت

بر وے سلام گفتند و بعد از مرگ در ہیچ وقتے ازو جدا نہ شدند
اس پر سلام کہا۔ اور مرنے کے بعد کسی وقت اس سے جدا نہ ہوئے

مـــن الأوقـــات. أكـــان هـذا الأمـر غيـرَ مـمكـن إلّا

آیا ایں امر بغیر واسطہ فردے

کیا یہ امر بغیر کسی

بـــواســـطة بـــعـــض أفـــراد الأمّة ؟ فـفـكّـرْ إن كـنـتَ

از افراد امت ممکن نبود پس اندیشہ بکن

امت کے آدمی کے واسطہ سے ممکن نہ تھا۔ پس سوچ

مـــا مَسَّک طـــائفٌ مـن الـجِـنَّة .أمـــا تـــرى أن الـنبـيّ

اگر دیوانہ نیستی آیا غور نمی کنی کہ چوں

اگر دیوانہ نہیں۔ کیا تو غور نہیں کرتا کہ جب

صـــلـــى الـلّـــه عـلـيـــه وسـلـم لـــمـــا مـــات تيسّـرَ لـــه

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازیں جہان برفتند آنجناب را

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہاں سے چلے گئے تو آنجناب کو

لـــقـــاءُ عيسٰـــى فـــى كـــلّ حيـــن مـــن الأحيـــان،

موقعہ ملاقات حضرت عیسیٰ در ہر وقت دست بداد

حضرت عیسیٰ کی ملاقات کا موقعہ ہر وقت ملتا تھا۔

و قـــد رأى عيسٰـــى ليـــلة الإسـراء ، فـكـانـت أبـواب

و پیش ازیں در شب اسراء باہم تلاقی بہم رسیدہ بود و ازیں سبب

اس سے پہلے اسراء کی رات میں آپس میں ملاقات ہوئی تھی اور اس سبب سے

الســّـــلام مـــفـتـــوحةً مـــن غيـــر تـــوسُّـــطِ أبـنـــاء

در سلام بغیر واسطہ ابنائے ایں زمان مفتوح شدہ بود

سلام کا دروازہ بغیر اس زمانہ کے لوگوں کے واسطہ کے مفتوح ہو گیا تھا

هـذا الـزمـان، فـلا تـجـعـلُ سَلَامَ رسول اللّٰـه

پس	سلام	رسول	اللہ	را
پس	رسول	اللہ	کے	سلام	کو

لـغـوًا، وأمـعِـنْ حـقّ الإمـعـان .ربّ بَـلّـغْـه

لغو و بیہودہ مشناس ودر معنے وے بامعان نظر اندیشہ بکن۔اے پروردگار من بیہوہ اور لغو مت سمجھ اور اس کے معنوں میں پوری طرح غور سے سوچ۔ اے ہمارے پروردگار

سـلامًـا مِّـنَّـا، وإنّ هٰـذا خـاتـمة البيـان.

از	ما	بر	وے	سلام	برساں۔
ہمارا	سلام	اس	پر	بھیج۔

تـمّـت

﴿۲۰۳﴾

القَصيده لِكُلِّ قريحةٍ سعيدة

أرى سيلَ آفاتٍ قضاها المقدِّرُ وفى الخَلْق سَياٰتٌ تُذاع وتُنشَرُ

وفى كلّ طرف نارُ شرٍّ تَأَجّجَتْ وفى كلّ قلب قد تَراءَى التحجُّرُ

وقد زُلزلتُ مِن هذه الريح دَوحةٌ تُظِلُّ بظلٍّ ذى شفاءٍ وتُثْمِرُ

أرى كلَّ محجوبٍ لدنياه باكِيًا فمَن ذا الذى يبكى لدينٍ يُحقَّرُ

وللدين أطلالٌ أراها كلاهِفٍ ودمعى بذكرِ قُصوره يَتحَدَّرُ

تراءتْ غواياتٌ كريحٍ مُجيحةٍ وأرخَى سديلَ الغىِّ ليلٌ مُكدِّرُ

أرٰى ظلماتٍ ليتنى مِتُّ قبلها وذقتُ كؤُوْسَ الموت أو كنتُ أُنصَرُ

تهبّ رياحٌ عاصفات كأنّها سِباعٌ بأرض الهند تعوى وتَزْأَرُ

أرى الفاسقين المفسدين وزُمَرَهم وقلَّ صلاحُ الناس والغىُّ يكثُرُ

أرى عينَ دين اللّٰه منهم تكدَّرتْ بها العِينُ والآرامُ تمشى وتَعبُرُ

أرى الدين كالمرضٰى على الأرض راغمًا وكلّ جهولٍ فى الهوى يَتبَخْتَرُ

وما هَمُّهم إلّا لِحَظِّ نفوسهم وما جُهْدُهم إلّا لعيشٍ يُوفَّرُ

نسُوا نَهْجَ دين اللّٰه خُبْثًا وغَفْلَةً وقد سَرَّهم بَغْىٌ وفسق ومَيسِرُ

فَلَمَّا طَغَى الفسق المبيدُ بسيله تمنَّيتُ لو كان الوباء المتبِّرُ

فإنّ هلاک الناس عند أولی النُّهٰی أحَبُّ و أَولٰی مِن ضلالٍ یُدمِّرُ
صبرُنا علی ظلم الخلائق کلِّهم ولکنْ علی سیل الشقا لا نصبرُ
وقد ذاب قلبی مِن مصائب دیننا وأعلَمُ ما لا تعلمون وأُبصِرُ
وبَثّی وحُزنی قد تجاوزَ حدَّه ولولا مِن الرحمٰن فضلٌ أُتبَّرُ
وعندی دموع قد طلعنَ المآقیا وعندی صُراخٌ لا یراه المُکَفِّرُ
ولی دعواتٌ یَصْعَدَنَّ إلٰی السَّما ولی کلماتٌ فی الصَّلایة تَقْعَرُ
وأُعطیتُ تأثیرًا من اللّٰه خَالقی فتأوی إلی قولی جَنانٌ مُطهَّر
وإنّ جَنانی جاذبٌ بصفائهِ وإن بیانی فی الصُّخور یُؤَثِّرُ
حفَرتُ جبالَ النفس مِن قوّة العُلٰی فصار فؤادی مثلَ نهرٍ تُفَجَّرُ
وأُعطیتُ رعبًا عند صَمْتی من السّما وقولی سِنان أو حُسام مُشهَّرُ
فهذا هو الأمر الذی سَرَّ مالکی وأرسلَنی صدقًا وحقًّا فأُنذِرُ
إذا کذَّبَتْنِی زُمْرُ أعداءِ مِلّتی فقلتُ اخْسَأُوا إنّ الخفایا ستَظهَرُ
فریقٌ من الأحرار لا یُنکِرونَنی وحزب من الأشرار آذَوا وأنکرُوا
وقد زاحموا فی کلّ أمرٍ أردتُه فأیَّدنی ربّی ففَرُّوا وأدبرُوا
وکیف عصَوا واللّٰهِ لم یُدْرَ سِرُّها وکان سنا صدقی من الشّمس أظهَرُ
لزِمتُ اصطبارًا عند جَورِ لئامِهم وکان الأقارب کالعقارب تأبُرُ ﴿۲۰۴﴾

وهذا على الإسلام إحدى المصائبِ يُكذَّب مثلى بِالهوٰى ويُكفَّرُ

فأقسمتُ باللّٰه الذى جلَّ شأنُهُ عَلٰى أنه يُخزِى العِدا وأُعزَّرُ

ولِلُغَيِّ آثارٌ وللرشد مثلُها فقُوموا لتفتيش العلامات وانظُروا

تظنّون أنى قد تقوَّلتُ عامِدًا بمكرٍ وبعضُ الظنّ إثمٌ ومُنكَرُ

وكيف وإنّ اللّٰه أبدَى بَرَاءَ تِىْ وجاء بآيات تلُوح وتَظهَرُ

ويأتيک وعدُ اللّٰه مِن حيث لا ترٰى فتعرِفه عينٌ تُحَدُّ وتُبصِرُ

وليس لعَضْبِ الحقّ فى الدَّهر كاسرًا ومَن قام للتكسير بخلًا فيُكسَرُ

ومَن ذا يعادينى وربّى يحبّنى ومَن ذا يُرادِينى إذِ اللّٰهُ ينصُرُ

ويعلَم ربّى سِرَّ قلبى وسِرَّهم وكلُّ خفىّ عنده مُتَحَضِّرُ

ولو كنتُ مردودَ المليک لضَرَّنى عداوةُ قوم كذّبونى وحقَّروا

ولكننى صافَيتُ ربّى فجاء نى من اللّٰه آياتٌ كما أنت تنظُرُ

وما كان جَوْرُ الخَلْق مستحدَثًا لنا فإنّ أذاهم سنّةٌ لا تُغَيَّرُ

إذَا قِيْل إنّک مرسَلٌ خِلتُ أنّنى دُعيتُ إلى أمرٍ عَلى الخَلْق يَعسِر

أمُكفِرِ مَهْلًا بعضَ هٰذا التحكُّمِ وخَفْ قَهْرَ رَبٍّ قال لَا تَقْفُ فَاحْذَرُ

و إذ قلتُ إنّى مسلم قلتَ كافرٌ فأين التُّقٰى يَا أيها المُتهوِّر

وإنْ كنتَ لا تخشٰى فقُلْ لست مؤمنا ويأتى زمانٌ تُسأَلُنَّ وتُخبَرُ

وإنی ترکتُ النفسَ والخَلْقَ والهوٰی فلا السبُّ یؤذینی ولا المدح یُبطِرُ

وَکَمْ مِن عَدوٍّ بعدما أکملَ الأذٰی أتانی فلم أَصْعَرْ وما کنتُ أصعَرُ

أری الظلمَ یبقٰی فی الخراطیم وَسْمُهُ وأمّا علامات الأذٰی فتُغیَّرُ

وَوَاللّٰہِ إنّی قد تبعتُ مُحَمَّدًا وفی کل آنٍ مِن سناہ أُنوَّر

عجبتُ لِأَعْمٰی لا یداوی عیونَهُ ومنّا بجَوْرِ الجهل یلوی ویَسخَرُ

أَتَنسی نجاساتٍ رضِیتَ بأکلها وتَهمِزُ بهتانًا بَرِیًّا وتذکُرُ

إذا قَلَّ عِلم المَرء قَلَّ اتقاؤه فیسعٰی إلٰی طرق الشّقا ویُزَوِّرُ

وما أنا ممن یمنَع السیفُ قصدَه فکیف یخوّفنی بشتمٍ مکفِّرُ

لنا کلَّ یوم نصرةٌ بعد نصرةٍ فمُتُّ أیها النّاری بنارٍ تُسعّر

وُعِدْنا مِنَ الرَّحْمٰن عِزًّا وسُؤْدَدًا فقُمْ وَامْحُ هذا النقش إنْ کنتَ تقدِرُ

ألا إنما الأیام رَجَعتُ إلی الهدٰی هنیئًا لکم بعثی فبَشُّوا وأَبْشِروا

دَعُوا غیرَ أمرِ اللّٰہ واسعَوا لأمرِہِ هو اللّٰہ مولانا أَطِیعوہ واحضُروا

ألا لیس غیرُ اللّٰہ فی الدهر باقیًا

وکلُّ جلیس مَا خَلا اللّٰہَ یهجرُ

تمّت

حاشية متعلقة بالخطبة الإلهامية

ما الفرق بين آدم والمسيح الموعود

إن اللّٰه خلق آدم لينقل الناس من العدم إلى الوجود، ومن الوحدة إلى الكثرة ، و جعَلهم شعوبا و قبائل و فِرقا وطوائف ليُرى ألوانَ القدرة، وليبلو أيُّهم أحسنُ عملا ومن السابقين. وجعل آدم مظهرًا لاسمه الذى هو مبدءٌ للعالم. أعنى الأوّل كما جاء قوله "هُوَ الأَوَّلُ" فى الكتاب المبين. ولأجل أن الأوّلية تقتضى ما بعدها اقتضتْ نفسُ آدم رجالا كثيرا ونساءً، فنزَل الأمر وأضنَأَت النساءُ وكثُر الناس ومُلئت الأرض من المخلوقين. ثم طال عليهم الأمد وكثرت فِرقهم وآراء هم، وتخالفتْ أمانيهم وأهواء هم، وكان أكثرهم فاسقين. فطفقوا يصول بعضهم على بعض، وزادوا فسقًا وطغوى، وأرادوا أن يأكل قويّهم ضعيفهم كدودة تأكل دودة أخرى وكانوا غافلين. حتى إذا اجتمعت فيهم كل ضلالة كانت من لوازم زمن المسيح الموعود، وصُبّتْ على الإسلام كل مصيبة، وصار كالحىّ الموءُود، وبلغت الأيّامُ منتهاها وصارت كالليالى فى الظلمات، واقتضى الزمان حربًا هى آخر المحاربات ☆. فهناك أرسل اللّٰه مسيحه لهذه الحرب، ليجلو غياهبَ الكفر

☆ الحاشية

كان اللّٰه قد قدّر من الازل ان تقع الحرب الشديد مرتين بين الشيطان والانسان. مرة فى اوّل الزمن و مرة فى اٰخرالزمان. فلمّا جاء وعد اولٰهما اغوى الشيطان الذى هوثعبان قديم حواء. واخرج اٰدم من الجنة ونال ابليس مرادا شاء. وكان من الغالبين. ولما جاء وعدالاٰخرة اراد اللّٰه ان يرد لاٰدم الكرة على ابليس و فوجه ويقتل هٰذاالدجال بحربة منه فخلق المسيح الموعود الذى هو اٰدم بمعنى ليدمر هٰذا الثعبان و يُتبرّ ما علا تتبيرا. فكان مجئ المسيح واجبا

ويـدمّـر الظالمين بالحُجّة لا بالطعن والضرب، ويقطع دابر الكافرين، وليرجع الـنـاس إلى الاتّحاد والمحويّة بعد ما كانوا متخالفين .فثبت من هذا المقام أن الـمسيـح الـمـوعـود قـد قابلَ آدم فى هذه الصفات كضدٍّ تقابلَ ضدًّا آخر فى الـخواص والتأثيرات، وإن فى ذالک لآية للمتقين.ثم اعلم أن هذا التضاد بين آدم والـمسيـح الموعود ليس مخفيا ومن النظريات، بل هو أظهرُ الأشياء ومن أجلى البديهيات .فإن آدم أتـى ليـخرج النفوسَ إلى هذه الحياة الدنيا وليوقد بينهم نارَ الاختلاف والمعاداة، وأتى مسيحُ الأممِ ليرُدّهم إلى دار الفناء، ويرفع مِـن بينهم الاختلاف والتشاجر والشحناء ، وأصل التفرقة والشتات، ويجرّهم إلـى الاتحاد والمحويّة ونفيِ الغير والمصافاة .وإن المسيح ..مَظهرٌ لاسم الله الـذى هـو خـاتـم سـلسـلة الـمخلوقات، أعنى"الآخِر"الذى أُشِير إليه فى قوله تعالى"هُوَ الآخِرُ"لِما هو علامة لمنتهى الكائنات، فلأجل ذالک اقتضتْ نفس الـمسيـح خَتْـمَ سـلسـلة الـكثرة بالممات، أو بِرَدِّ المذاهب إلى دين فيه موتُ الـنـفوس من الأهواء والإراداتِ والاسلاک على الشريعة الفطرية التى تجرى تـحـت الـمـصـالـح الإلهيّة وتـخـليـصُ الناس من ميل النفس بهواها إلى العفو والانتقام والمحبّة والمعاداة .فإن الشريعة الفطرية التى تستخدم قوى الإنسان كـلهـا لا تـرضـى بـأن تـكـون خادمةً لقوّة واحدة، ولا تقيِّد أخلاق الإنسان فى دائرة الـعـفـو فـقط، ولا فى دائرة الانتقام فقط، بل تحسبه سجيّةً غير مرضية، وتـؤتى كلَّ قوة حـقَّهـا عـنـد مـصلحة داعية وضرورة مقتضية، و تغيّر حكمَ الـعـفـو والانتـقام والمصافاة والمعاداة بحسب تغيّرات المصالح الوقتية .و

بقیۃ الحاشیۃ

ليـكـون الـفـتـح لأدم فى اٰخر الامر وكان وعدا مفعولا.وقداشار اللّٰه سبحانه الى هذاالفتح الـعـظـيـم وقتـل الـدجال القديم الذى هو الشيطان فى قوله قال اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ[1] . يعنى لا يقع امر استيصالک التام.وتتبيرما علوت من انواع الشرک والكفروالفسق الّا فى اٰخرالزمن و وقت المسيح الامام.فافهم ان كنت من العاقلين. منه

[1] الاعراف :۱۶

هذا هو الموت من النفس والهوى والجذبات النفسانية ودخولٌ فى الفانين.
فحاصل الكلام إن المسيح الموعود ينقل الناسَ من الوجود إلى العدم، ويذكّرهم أيّامَ البيت المنهدم، وينقلهم إلى مثوى الميّتين. إمّا بالإماتة الجسمانية بأنواع الأسباب من الحوادث السماوية والأرضية، وإما بإماتة النفس الأمّارة والموتِ الذى يَرِدُ على أهل النشأة الثانية بإخراج بقايا الغيرية وغياهب النفسانية وتكميل مراتب المحويّة، وإن فيه لهدًى للمتفكّرين.
ثم اعلم أن المسيح الموعود فى كتاب اللّٰه ليس هو عيسى ابن مريم صاحب الإنجيل وخادم الشريعة الموسوية، كما ظنَّ بعض الجهلاء من الفَيج الأعوج والفئة الخاطئة، بل هو خاتمُ الخلفاء من هذه الأُمّة، كما كان عيسٰى خاتمَ خلفاء السلسلة الكليميّة، وكان لها كاٰخر اللبنة وخاتمِ المرسلين. وإنّ هذا لهو الحق، فويل للذين يقرءون القرآن ثم يمرّون منكرين. وإن الفرقان قد حكم بين المتنازعين فى هذه المسألة، فإنه صرّح فى سورة النور بقوله "مِنْكُمْ" بأن خاتم الأئمّة من هذه الملّة، وكذالك صرح هذا الأمر فى سورة التحريم والبقرة والفاتحة، فأين تفرّون من النصوص القطعية البيّنة؟ وهل بعد القرآن حاجة إلى دليل لذوى الفطنة؟ فبأى حديث تؤمنون بعد هذه الصحف المطهَّرة؟ وقد وعد اللّٰه المؤمنين فى سورة التحريم فى قوله" فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا"[1] أن يخلق ابنَ مريم منهم، وهو يرِث هذا الاسم ويكون عيسى مِن غير فرقٍ فى الماهية، فقد تقررَ فى هذه الآية وعدًا من اللّٰه أن فردًا من هذه الأمّة يسمَّى ابنَ مريم ويُنفَخ فيه روحه بعد التقاة التامة. فأنا ذالك المسيح الذى لُمْتُمونى فيه، ولا مبدِّلَ لكلمات اللّٰه ذى الجبروت والعزّة. أتجعلون رِزقكم مِن وعد اللّٰه أن تكونوا يهودا كيهود أمّة موسٰى فى الخبث والتمرّد العظيم، ولا تريدون أن يكون المسيح منكم كمسيح سلسلة الكليم؟ وَيْحَكُمْ! إنكم رضيتم بمماثلة الشر والضير، ولا ترضون أن تكون لكم مماثلة فى الخير. فواللّٰه لا يفعل عدوّ بعدوّ ما تفعلون بأنفسكم، وقد نبذتم كلام اللّٰه وراء ﴿ب﴾

[1] التحريم:۱۳

ظهورکم، وذکّرنا فتناسیتم، وأرینا فتعامیتم، ودعونا فأبیتم، وتبِعتم أمّارتکم فی کل ما مارَیتم یا حزبَ العِدا .أ تُترَکون سُدًی؟ أو یُغفَر لکم کلُّ ما اجترحتم من الهوی؟ ما لکم لا تفکّرون فی القرآن ولا ترون ما قال ربّکم بأحسن البیان؟ ألم یکفِ لکم آیة سورة التحریم، أو أعرضتم عن کلام اللّٰه الکریم؟ انظروا کیف ضرب اللّٰه مثلَ مریم لهذه الأمّة فی هذه السورة، ووعَد فی هذه الحُلّة أن ابن مریم منکم عند التقاة الکاملة .وکان من الواجب لتحقیق هذا المَثل المذکور فی هذه الآیة بأن یکون فرد من هذه الأمّة عیسی ابنَ مریم لیتحقّق المثل فی الخارج من غیر الشک والشبهة، وإلّا فیکون هذا المثل عبثا وکذبا لیس مِصداقه فرد من أفراد هذه الملّة، وذالک مما لا یلیق بشأن حضرة التقدّس والعزّة .هذا هو الحق الذی قال اللّٰه ذو الجلال، فماذا بعد الحق إلا الضلال؟ وأما عیسی الذی هو صاحب الإنجیل فقد مات وشهد علیه ربّنا فی کتابه الجلیل، وما کان له أن یعود إلی الدنیا ویکون خاتم الأنبیاء ، وقد خُتِمت النبوة علی نبیّنا صلی اللّٰه علیه وسلم، فلا نبی بعده إلا الذی نُوِّرَ بنوره و جُعل وارثَه من حضرة الکبریاء . اعلموا أن الختمیة أُعطیتُ من الأزل لمحمّدصلی اللّٰه علیه وسلم، ثم أُعطیتُ لمن علَّمه روحُه وجعَله ظلَّه، فتبارکَ من علّم وتعلّم ☆ .فإن الختمیة الحقیقیة کانت مقدَّرة فی الألف السادس الذی هو یوم سادس من أیّام الرحمٰن، لیشابه أبا البشر

☆ الحاشیة

هٰذه اشارة الٰی وحی من اللّٰه کُتب فی البراهین الاحمدیة وقدمضٰی علیه ازید من عشرین سنة من المدة فان اللّٰه کان اوحٰی الیّ وقال: کل برکة من محمّدٍ صلی اللّٰه علیه وسلم فتبارک من علّم وتعلّم. یعنی ان النبی صلی اللّٰه علّمک من تاثیرروحانیته وافاض اناء قلبک بفیض رحمته لیدخلک فی صحابته ولیشرکک فی برکته ولیتم نَبْأُ اللّٰه وآخرین منهم بفضله ومنّته.ولمّاکان هٰذاالنبأ الاصل المحکم والبرهان الاعظم علٰی دعوٰی فی القرآن اشاراللّٰه سبحانه الیه فی البراهین لیکون ذکره هٰذاحجةً علی الاعداء من جهة طول الزمان.منه

من كان هو خاتمَ نوعِ الإنسان .واقتضت مصالح أخرٰى أن يُبعث رسولنا فى اليوم الخامس .أعنى فى الألف الخامس بعد آدم، لِما كان اليوم الخامس يومَ اجتماع العالَم الكبير، وهو ظِلٌّ لآدم الذى أعزّه اللّٰه وأكرمَ، فإن آدم جمع فى نفسه كلَّ ما تفرّقَ فيه ووصل كلما تجذَّمَ، فلا شك أن العالَم الكبير قد نزل بمنزلة خِلقةٍ أولٰى لآدم فى صُوَرٍ متنوّعة، فقد خُلِق آدم بهذا المعنى فى اليوم الخامس من غير شك وشبهة، ثم أراد اللّٰه أن يُنشِأَ نبيَّنا الذى هو آدم خلقًا آخر فى الألف السادس بعد خِلقته الأولٰى، كما أنشأ مِن قبل صفيَّه آدمَ فى آخر اليوم السادس من أيام بدوالفطرة ليتمّ المشابهة فى الأولى والأخرى، وهو يوم الجمعة الحقيقية، وكان جمعةُ آدم ظلًّا له عند أولى النُّهٰى، فاتّخذَ على طريق البروز مظهرًا له مِن أمّته، وهو له كالعين فى اسمه وماهيّته، وخلَقه اللّٰه فى اليوم السادس بحساب أيام بدونشأة الدنيا لتكميل مماثلته.أعنى فى آخر الألف السادس ليشابه آدم فى يوم خلقته، وهو الجمعة حقيقةً، لأن اللّٰه قدّر أنه يجمع الفِرق المتفرّقة فى هذا اليوم جمعًا برحمةٍ كاملةٍ، ويُنفَخ فى الصور.يعنى يتجلّى اللّٰه لجمعهم فإذا هم مجتمعون على ملّة واحدة إلّا الذين شقُوا بمشيئة وحبَسهم سجنُ شِقوة، وإليه أشار سبحانه فى قوله "وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ"[1] فى سورة الجمعة، إيماءً إلى يوم الجمعة الحقيقية. وأراد من هذا القول أنّ المسيح الموعود الذى يأتى من بعد خاتم الأنبياء ﴿ت﴾ هو محمد صلى الله عليه وسلم من حيث المضاهاة التامة، ورفقاءه كالصحابة، وأنه هو عيسى الموعود لهذه الأمّة، وعدًا من اللّٰه ذى العزّة فى سورة التحريم و النور والفاتحة. قولَ الحق الذى فيه يمترون.ما كان لنبى أن يأتى بعد خاتم الأنبياء إلا الذى جُعل وارثَه مِن أُمّته، وأُعطىَ مِن اسمه وهويّته، ويعلمه العالمون.فذالك مسيحكم الذى تنظرون إليه ولا تعرفونه، وإلى السماء أعينَكم ترفعون.أتظنّون أن يردّ اللّٰه عيسى ابن مريم إلى الدنيا بعد موته وبعد خاتم النبيين؟ هيهات هيهات لما تظنون.و

[1] الجمعة:۴

قد وعد اللّٰه أنه يُمسِک النفسَ التی قضی علیها الموت، واللّٰه لا یخلف وعده ولکنکم قوم تجهلون .أتزعمون أنه یُرسِل عیسی إلی الدنیا، ویوحی إلیه إلی أربعین سنة، ویجعله خاتم الأنبیاء وینسی قوله" وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"[1] سبحانه وتعالی عمّا تصِفون ! إنْ تتّبعون إلا ألفاظا لا تعلمون حقیقتها، ولو رددتموها إلی حَکَمٍ من اللّٰه الذی أُرسلَ إلیکم لکان خیرا لکم إن کنتم تعلمون .یا حسرة علیکم ! إنکم جعلتم عِلم الدین سَمُرًا، وتجادلون علیه بُخْلًا وحَسَدًا، وطبع اللّٰه علٰی قلوبکم فلا تبصرون .ألا ترون إلی السلسلتین المتقابلتین، أو غلبتُکم شِقوتکم فلا توانسون؟ وتقولون لیس ذکر المسیح الموعود فی القرآن، وقد مُلِأَ القرآن من ذکره ولکن لا یراه العمون .ألا إن لعنة اللّٰه علی الکاذبین الذین یکذّبون کتاب اللّٰه ویحرّفونه ولا یخافون .وإذا قیل لهم تعالوا نبیّن لکم حُجج اللّٰه قالوا إنّا نحن المهتدون .وما فی أیدیهم إلا قصص باطلة ولا یتّقون .ویسخرون من الذین آمنوا وهم یعلمون .وما کان مجیئی فی آخر السلسلة المحمدیة إلّا لإکمال المماثلة ولتوفیة وزن المقابلة، ولیرُدَّ الکرّة لآدم بعد الکرّة الشیطانیة☆، فما لهم لا یتفکّرون ! أکان عسیرا علی اللّٰه أن یخلق کعیسی ابن مریم عیسٰی آخرَ، سبحانه، إذا قضی أمرًا فإنما یقول له کن فیکون .هو اللّٰه الذی بعث مثیلَ موسٰی فی أوّل السلسلة المحمّدیة، فظهر منه أنه کان یرید أن یخلق مثلَ عیسٰی فی آخرها لیتشابه السلسلتان بالمشابهة التامة، فما لکم لا تؤمنون؟أیها الناس!آمِنوا أو لا تؤمنوا إن اللّٰه لن یترک هذه السلسلة حتی یُتمّها ولن یترک حیّةَ آدم حتی یقتلها، فرُدُّوا ما أراد اللّٰه إن کنتم تقدرون.أترُدّون

الحاشیة ☆ ان اللّٰه خلق اٰدم وجعله سیداوحاکما وامیراعلی کل ذی روح من الانس والجان. کمایفهم من اٰیة اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ[2] ثم ازلّه الشیطان واَخرجه من الجنان. وردالحکومة الی هذاالثعبان. ومس اٰدم ذلة وخزی فی هٰذه الحرب والهوان. وان الحرب سجال. وللاتقیاء مال عندالرحمٰن. فخلق اللّٰه المسیح الموعودلیجعل الهزیمة علی الشیطان فی اٰخرالزمان. وکان وعدًا مکتوبا فی القرآن. منه

[1] الاحزاب:۴۱ [2] البقرة:۳۵

نعمة اللّٰه بعد نزولها أيها المحرومون؟ وقد تم وعد اللّٰه صدقا وحقا، فلا تشتروا الضلالة أيها الخاسرون .أتبخلون بما أنعم اللّٰه على عبد من عباده؟ أتُعجِزون اللّٰه بألسنكم وحِيلِكم ومكائدكم؟ فاجمعوا كلّ مكركم، وادعوا الذين سبقوكم مكرًا و زورًا، واقعدوا فى كل طريق ولا تُمهِلونِ .وستنظرون أن اللّٰه يخزيكم ويردّ عليكم كيدكم ولا تضرّونه شيئا ولا تُنصَرون .أحسبتم أن إنسانا فعَل فعلًا مِن تلقاء نفسه؟ كلا.بل هو اللّٰه الذى يُصلِح الأرض بعد فسادها، أليست الأرض مُنجَّسة من فساد، فما لكم لا تنظرون؟ إنكم تركتم الصراط، فترككم اللّٰه وذهب بنور قلوبكم، وكذالك يُجزَى المجرمون .أعجبتم أن جاء كم إمام من أنفسكم فى آخر الأزمنة ليتساوى السلسلتان ككَفَّتَى الميزانِ، ما لكم كيف تعجبون؟ كذالك ليتمّ وعدُ اللّٰه فى التحريم والنور والفاتحة والبقرة، ما لكم لا تفكّرون؟ وقد نزلت الآيات وحصحص الحق وظهرت البيّنات ثم أنتم تُعرِضون. وما طلبتم من حُجّة إلّا أُعطيَ لكم فوج منها ثم لا تنتهون .ألا ترون إلى أرضكم كيف ينقُصها اللّٰه من أطرافها، والرقاب تحت قدمى هذه تتذلل، والناس مِن كل فَجٍّ يجتمعون؟ ولو كان هذا الأمر من عند غير اللّٰه لما لبِثتُ فيكم إلى ثلا ثين سنة بعد دعوتى كما أنتم تشاهدون .و لَأُهلكتُ كما يُهلَك المفترون .أجئتُ شيئًا فرِيًّا وكنتم من قبل تنتظرون؟ وقد ابتهلتم كل الابتهال، ليُهلِكنى ربّى كأهل الضلال، فأُعطيتُ لى بركةٌ على بركة، ولُعِنَتْ كلماتُكم، وضُربتْ على وجوهكم دعواتُكم، فأصبحتم مُحقَّرين مُهانين بما كنتم تُهينون .ما كان اللّٰه ليُهلِكنى قبل أن يتمّ أمرى، ولى سرٌّ بربّى لا يعلمه الملائكة، فكيف تعرفوننى أيها الجاهلون الحاسدون؟ وليس لى مقامى عنده بظاهر الأعمال ولا بأقوال، ولا بعلم واستدلال، بل بسرٍّ فى قلبى هو أثقل عنده من جبال .وإن سرّى يُحيِى الأموات، ويُنبِت المَوات، ويُرِى الآيات، فهل من طالبٍ من ذوى الحصات، وهل من قوم يطلبون؟ وإنى جُعِلتُ من ربّى آيةً للإسلام، وحُجّةً من اللّٰه العلّام، فسوف يعلم المنكرون.أَسمِعُ بهم وأَبْصِرُ يومَ يأتونه، وقد أنفدوا الأعمار فى ﴿ث﴾

هـذه عميًا، ويُذكَّرون فلا يبالون .وإنى جئتُ لأنقُل الناس من الوجود إلى العدم بحكمِ ربّ العزّةِ☆، وأُرِىَ الساعةَ قبل الساعة، وترون أن الأمراض تُشاع والـنـفـوس تُـضـاع، وسيذوق الناس موتًا هو موت من أهواء الغَيريّة وجئتُ لأنـقـل الناس من الكثرة إلـى الوحدة، وإلـى الا تّـفـاق من المخالفة، وإلى الاجتـمـاع مـن التفرقة، ولذالک خُلِقَ أسبابُها، وفُتِح أبوابُها .ألا ترون إلى الـطُـرق كيف كُشـفـتْ؟ وإلـى الوابورة كيف أُجريتْ؟ وإلى العِشار كيف عُـطّلتْ؟ وإلـى الأخبـار كيف يُسِّـرَ إيـصـالُهـا، والـخيـالات تبادلتْ؟ وإلى النفوس كيف زُوّجتْ؟ وترون أن الناس يُنقَلون من هذه الدنيا إلى دار الفناء بـمحاربات أوقدتْ نارها بين الملوک وبأنواع الوباء ثم بإشاعة لُبِّ تعليم الـقـرآن، وحقيقةِ كتاب اللّٰه الرحمٰن، الذى أُرسلتُ له فـى هذا الزمان، فإن هـذا التعليم يـدعو إلى الموت . أعنى إلـى موتٍ يَرِدُ عـلـى النفس بترک الـغَيـريّة والهـوٰى، ويدعو إلى محويّةٍ فى الشريعة الفطريّة وحالةٍ كحالةِ مَن مـات وفـنـٰى، ويجرّ إلى تعطُّلٍ تامّ من حركات الاختيـار، وموافقةٍ بالفتاوى التـى تـحـصُـل لـلقلب فى كل حين من اللّٰه مُنـزِّلِ الأقدار.وفى هذه الحالة يـكـون الإنسـان مستهلكةَ الذات غيرَ تابعٍ لأمر النفس والجذبات، حتى لا يُـنسَـب إليـه سَـكون ولا حركة ولا ترک ولا بـطـش ويتـعـالٰى شأنـه عن التـغيـرات، ولا يـوجـد فيه من القصد والإرادة أثر، ولا من المدح والمذمّة خبـر، ويـصير كالأموات.فهذا نوع من الموت، فإنه لا يملک أهلُ هذا الموت حـركةً ولا سُـكونًا، ولا ألَمًا ولا لذّة،لا راحةً ولا تعبًا، ولا محبّة ولا عداوة، ولا عـفـوًا ولا انتقامًا، ولا بُخلًا ولا سخاوة، ولا جُبنًا ولا شجاعة، ولا غضبًا ولا

﴿ث﴾ ☆ الحاشية: قد قلنا غيره مرّة ان النقل من الوجود الى العدم. ليس بالسيف و السنان. بل بامرٍ من اللّٰه الديّان.فان اللّٰه كتب فى كتبه ان علامة ظهور المسيح الموعود ان تسمعوا اخبار المحاربات فى الأفاق والاقطار.واخبار شيوع الوباء فى الديار.ثم من علامة المسيح انه يجذب الناس الى كمال نقطة التقاة.وان هو الا نوع من الممات.منه

تحننًا، بل هو ميّتٌ فى أيدى الحىّ القيّوم، ما بقى فيه حركةٌ ولا هوى، ولا يُنسَب إليه شىء من هذه العوارض كما لا يُنسَب إلى الموتٰى .ولا شك أن هذه الحالة موت وإنها منتهى مراتب العبودية، والخروج من العيشة النفسانية، وإليها تنتهى سير الأولياء الذاهبين إلى الحضرة الأحدية .هذا تعليم القرآن، وكلُّ تعليم دون ذالك فى الجذب إلى الرحمٰن، وليس بعده مرتبة من مراتب السلوك والعرفان عند ذوى العقل والفكر والإمعان .وإن التوراة أمال الناسَ إلى الانتقام، وعنده لا مفرَّ للظالم ولا خلاصَ، وإن عيسٰى شرّع لأمّته أنّ أحدهم إذا لُطِم فى خدّه وضَع الخدّ الآخر لمن لطمه ولا يطلب القصاصَ .فلا شك أن هذين الحزبين لا يشاورون الشريعة الفِطريّة، ولا يتّبعون إلّا الأوامر القانونية .وأما الرجل المحمّدى فقد أُمر له أن يتّبع الشريعة الفطرية كما يتبع الشريعة القانونية، ولا يقطَع أمرًا إلا بعد شهادة الشريعة الفطرية، ولذالك سُمِّىَ الإسلام دينَ الفطرة للزوم الفطرة لهذه الملّة، وإليه أشار نبيّناصلى اللّٰه عليه وسلم استَفْتِ قلبَك ولو أفتاك المُفتون ."فانظرُ كيف رغَّب فى الشريعة الفطرية ولم يقنع على ما قال العالمون .فالمسلم الكامل من يتّبع الشريعتين، وينظر بالعينين، فيُهدٰى إلى الصراط ولا يخدعه الخادعون . ولذالك ذكر اللّٰه فى محامد الإسلام أنه شريعة فطرية، حيث قال"فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا"[1].وهذا من أعظم فضائل هذه الملّة ومناقبِ تلك الشريعة .فإنه يوجد فى هذا التعليم مدار الأمر على القوة القُدسية القاضية الموجودة فى النشأة الإنسانية المُوصِلة إلى كمال تام فى مراتب المحويّة، فلا يبقى معها مَنْفَذ للتصرّفات النفسانية، لِما فيه عملٌ على الشهادة الفطرية .وأمّا التوراة والإنجيل فيتركان الإنسان إلى حدّ هو أبعدُ من الشهادة الفطرية القدسية، وأقربُ إلى دخل إفراط القوة الغضبيّة، أو تفريط القوة الواهمة، حتى يمكِن أن يُسمَّى المنتقم فى بعض المواضع ذئبًا مؤذيًا عند

[1] الرّوم :۳۱

العقلاء ، أو يُسمَّى الذى عفا فى غير محلّه وأغضٰى مثلًا عند رؤية فسقِ أهله دَيُّوثًا وقيحًا عند أهل الغيرة والحياء. ولذالك ترى فى بعض المواضع رجلًا سَرَّه تعليمُ العفو يترُك حقيقةَ العفو والرحمة، ويجاوز حدود الغيرة الإنسانية. فإن العفو فى كل محلّ ليس بمحمود عند العاقلين، وكذالك ﴿ج﴾ الانتقام فى كل مقام ليس بخير عند المتدبّرين . فلا شك أنه مَن أوجب العفو على نفسه فى كل مقام بمتابعة الإنجيل فقد وضَع الإحسان فى غير محلّه فى بعض الحالات، ومَن أوجب الانتقام على نفسه فى كل مقام بمتابعة التوراة فقد وضع القصاص فى غير محلّه وانحطّ من مدارج الحسنات . وأمّا القرآن فقد رغّب فى مثل هذه المواضع إلى شهادة الشريعة الفطرية التى تنبع من عين القوة القدسية، وتنزل من روح الأمين فى جَذْرِ القلوب الصافية، وقال : جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ[1] فانظرْ إلى هذه الدقيقة الروحانية، فإنه أمَر بالعفو عن الجريمة بشرط أن يتحقق فيه إصلاحٌ لنفسٍ، وإلّا فجزاء السيئة بالسيئة . ولما كان القرآن خاتم الكتبِ وأكملَها وأحسن الصحف وأجملَها، وَضَع أساس التعليم على منتهى معراج الكمال، وجعَل الشريعة الفطرية زوجًا للشريعة القانونية فى كل الأحوال، ليعصم الناس من الضلال، وأراد أن يجعل الإنسان كالميت لا يتحرّك إلى اليمين ولا إلى الشمال، ولا يقدر على عفو ولا على انتقام إلا بحُكم المصلحة من اللّٰه ذى الجلال . فهذا هو الموت الذى أُرسِلَ له المسيح الموعود ليُكمِله بإذن الربّ الفعّال، ولأجل ذالك قلتُ إن المسيح الموعود ينقل الناسَ من الوجود إلى العدم، فهذا نوع من النقل وقد سبق قليل من هذا المقال . وشتّان بين هذا التعليم الجليل وتعليم التوراة والإنجيل، فاسأل الذين قبِلوا وساوس الدجّال. إن هذا التعليم يهدى لِلّتى هى أقوَمُ، ليس فيه إفراط ولا تفريط، ولا ترك مصلحة وحكمة، ولا ترك مقتضى الوقت والحال، بل هو يجرى تحت مجارى الأوامر الشريعة الفطرية وفتاوى القوة القدسية

[1] الشورٰى: ۴۱

ولا يميل عن الاعتدال .وقد قُدّر من الأزل أن المسيح الموعود يُشيع هذا التعليم المحمود حق الإشاعة، ليُميت السعداءَ قبل موت الساعة، فهناك يموت الصالحون من كمال الإطاعة، وهذا الموت يُعطٰى للقلوب السليمة الصافية، ويشربون كأس المحويّة، ويغيبون فى بحر الوحدة بعد نَضْوِ لباس الغَيريّة .وأمّا الذين شقُوا فيرد عليهم فى آخر الأمر رجس من السماء بأنواع الوباء ، أو بالمحاربات وسفك الدماء ، فيسرى بينهم الإقعاصُ والقَعْص كقُعاص الغنم تقديرًا من حضرة الكبرياء ، ويكثُر المحاربات على الأرض فتختتم حرب وتبدو أخرى، وتسمعون من كل طرف أخبار الموتٰى .وذالك كله لخاصيةِ وجود المسيح، فإن اللّٰه نزّله كالمُجِيح، وهذا من أكبر علاماته وخواص ذاته، فإنه قابلَ آدم فى هذه الصفات، مع بعض أمور المضاهات، أما المضاهاة فتوجد فى نوع الخِلقة، فإن آدم خُلق منه حوّاءُ كالتَوءَم مِن يد القدرة، وكذالك خُلق المسيح الموعود تَوْءَمًا وتولّدتْ معه صبيةٌ مسمّاة بالجَنّة، وماتت إلى ستة أشهر من يوم الولادة وذهبت إلى الجنّة، وما ماتت حوّاء لتكون سببًا للكثرة ، فإن آدم قد ظهر لينقل الناس من العدم إلى الوجود، فكان حقُّ تَوْءَمِه أن يبقى لينصره على تكميل المقصود، وأمّا المسيح الموعود فقد ظهر لينقل الناس من الحيٰوة إلى المَنيّة، فكان حقُّ توءِمِه أن ينقل من هذه الدار ليكون إرهاصًا للإرادة المَنُويّة. ثم إنّ آدم خُلق فى يوم الجمعة، وكذالك وُلد المسيح الموعود فى هذا اليوم فى الساعة المباركة.ثم إن آدم خُلِق فى اليوم السادس، وكذالك المسيح الموعود خُلق فى الألف السادس.وأما الآفات التى قُدّر ظهورها فى وقت المسيح.فمِن أعظمها خروج يأجوج ومأجوج، وخروج الدجّال الوقيح، وهم فتنة للمسلمين عند عصيانهم وفرارهم من اللّٰه الودود، وبلاء عظيم سُلّط عليهم كما سُلّط على اليهود واعلم أن يأجوج ومأجوج قومان يستعملون النار وأجيجه فى المحاربات وغيرها من المصنوعات، ولذالك سُمّوا بهذين الاسمين، فإن الأجيج صفة النار وكذالك

یکون حربهم بالموادّ الناریات، ویفوقون کلَّ من فی الأرض بهذا الطریق من القتال، ومِن کل حدَبٍ ینسِلون، ولا یمنعهم بحر ولا جبل من الجبال، ویخرّ الملوک أمامهم خائفین، ولا تبقی لأحدٍ یدُ المقاومة، ویُداسَون تحتهم إلی الساعة الموعودة .ومَن دخل فی هاتین الحجارتین ولو کان له مملکة عظمٰی، فطُحن کما یُطحَن الحَبُّ فی الرَحی، وتُزلزَل بهما الأرض زلزالها، وتُحرَّک جبالها، ویُشاع ضلالها، ولا یُسمَع دعاءٌ ولا یصل إلی العرش بکاءٌ، ویصیب المسلمین مصیبة تأکل أموالهم وإقبالهم وأعراضهم، وتهتک أسرار ملوک الإسلام، ویظهَر علی الناس أنهم کانوا مَورِدَ غضبِ اللّٰه من العصیان والإجرام .ویُنزَع منهم رعبهم وإقبالهم وشوکتهم وجلالهم بما کانوا لا یتّقون .ویبارون الأعداء من طریق وینهزمون من سبعة طُرق بما کانوا لا یحسنون. یراءون الناس ولا یتّبعون رسول اللّٰه وسُنّته ولا یتدیّنون .وإنْ هم إلا کالصور لیس الروح فیهم، فلا ینظر إلیهم اللّٰه بالرحمة ولا هم یُنصَرون .وکان اللّٰه یرید أن یتوب علیهم إن کانوا یتضرّعون، فما تابوا وما تضرّعوا فنزَل علی المجرمین وبالهم إلا الذین یخشعون .ویرون أیام المصائب ولیالیها کما رأی الملعونون .فعند ذالک یقوم المسیح أمام ربه الجلیل، ویدعوه فی اللّیل الطویل، بالصراخ والعویل، ویذوب ذوبان الثلج علی النار، ویبتهل لمصیبة نزلتْ علی الدیار، ویذکُر اللّٰهَ بدموع جاریة وعبرات متحدّرة، فیُسمَعُ دعاؤه لمقامٍ له عند ربه، وتنزل ملائکة الإیواء ، فیفعل اللّٰه ما یفعل، وینجّی الناس من الوباء .فهناک یُعرَف المسیح فی الأرض کما عُرِفَ فی السماء ، ویوضع له القبول فی قلوب العامة والأمراء ، حتی یتبرّک الملوک بثیابه .وهذا کله من اللّٰه ومن جنابه وفی أعین الناس عجیب .ففکِّرْ فی القرآن والأحادیث إن کنت تریب .وما قلتُ من عندی بل هو عقیدة الجمهور من الصلحاء المسلمین، ومکتوبٌ فی کتاب ربّ العالمین.

☆

وَالحَالَةُ المَوْجُوْدَةُ تدعو المسيح الموعُودَ

وَالمَهْدى المَعْهُودَ

إن الأرض مُلِئت ظلمًا وجَورًا، وأحاط الفساد نجدًا وغَورا، والحقائق زالت عن أماكنها، والدقائق تحوّلت عن مراكزها .ونضت الملّة لباس زينتها، وأغمدت الشريعة سيف شوكتها، وأُضيعَ أسرار بطنها ورموز هويّتها، وأُريقَ دماء أبنائها وحفدتها، حتى إن السماء بكت على ثُكلها وغربتها، وما بقى جارحة من جوارحها إلّا سقمتُ، وما مُضنِئة من مضنئاتها إلا عقمتُ، فالآن هى عجوز فقدت قواها، وشيخة غيّرت صورتها وسناها، وفى لسانها لُكُنة أظهرتها، وفى أسنانها قلوحة علتُها. أهذه الملة هى الملّة التى أتىٰ بها خاتم النبيين وأكملَها ربّ العالمين؟ كلا . بل هى فسدت كل الفساد من أيدى المبتدعين الذين جعلوا القرآن عِضِين، وضلّوا وأضلّوا وما كانوا متفقهين .إنهم قوم لا يملكون غير القشرة، ولا يدُرون ما لُبّ الحقيقة، ثم يزعمون أنهم من العالِمين، بل من مشايخ الدين .ولا تجرى علىٰ ألسنهم إلا قصص نحتتُ آباء هم، وما بقى عندهم إلا أمانيهم وأهواء هم، واحتفلت جوامعهم من قوم لا يعلمون سرّ العبودية، ويجادلون بألفاظ سمعوها من الفئة الخاطئة، وما وطئتُ قدمهم سكك الروحانية .يصلّون ولا يدرون حقيقة الصلوٰة، ويقرءون القرآن ولا يفهمون كلام ربّ الكائنات، وظهر الحق فلا يعرفونه، وبعث اللّٰه مسيحه فلا يقبلونه، ويحقّرونه ولا يوقّرونه، ولا يأتونه مؤمنين.وجحدوا بالحق لما جاء هم وكانوا من قبل منتظرين.وإذا قيل لهم بادِروا الخير أيها الناس،ولا تتّبعوا خطوات الخنّاس، قالوا إنكم من الضالين. وكذّبونى وما فتّشوا حق التفتيش، ولا يمرّون علىّ إلّا مستكبرين. ﴿خ﴾

و نسوا كُلّ ما ذكّرهم القرآن، ولا يعلمون ما أنزل الرحمٰن، ويُنفِدون الأعمار غافلين .ولو عرفوا القرآن لعرفوني، ولكنهم نبذوا كتاب اللّٰه وراء ظهورهم وكانوا مجترئين .ويقولون لستَ مرسلا، وكفى باللّٰه وآياته شهيدًا لو كانوا طالبين .ووقفوا ألسنهم على السب والتوهين، واستظهروا على مخالفة القرآن بأخبار ضعيفة ما مسَّها نفحةُ اليقين .وإن اللّٰه قد جلّى الحق فلا يسمعون، وكشَف السرّ فلا يلتفتون .قرءوا الفرقان وما اطّلعوا على أسرار دفائنه، وصُفِّدوا في ألفاظ القرآن وما أُعطوا أغلاق خزائنه .فكيف كان من الممكن أن يرجعوا سالمين من هذا الطريق؟ فلأجل ذالك زاغوا من محجّة التحقيق، وما ذاقوا جرعة من هذا الرحيق، وما كانوا مستبصرين.ثم لَمّا جعلني اللّٰه مسيحًا موعودًا وبعثني صدقا وحقا عند وقت الضرورة، طفقوا يكذّبونني ويكفّرونني ويذكرونني بأقبح الصورة، وما كانوا منتهين .وقد وافت شمسُ الزمان غروبَها، وحيّة الحيات قصدتْ دُروبها، وما بقِي من الدنيا إلّا قليل من حين .أيريدون أن يطول أجلُ الشيطان؟ وإن زماننا هذا هو آخر الزمان، وقد أهلكَ كثيرا مّن الناس إلى هذا الأوان .وإن آدم هوٰى مِن قبل في مَصاف، وهزمه الشيطان فما رأَى الغلبة إلى ستة آلاف، ومُزّقتْ ذُرّيّته وفُرِّقت في أطراف، فإلى كم يكون الشيطان من المنظَرين؟ ألم يُغْوِ الناس أجمعين.إلا قليلًا من عباد اللّٰه الصالحين؟ فقد أتمّ أمره وكَمَّل فعله وحان أن يُعان آدم من ربّ العالمين.ولا شك ولا شبهة أنّ إنظار الشيطان كان إلى آخر الزمان، كما يُفهَم من القرآن، أعنى لفظ ''الإنظار''الذى جاء في الفرقان، فإن اللّٰه خاطبه وقال ''اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ''[1]، يعني يوم البعث الذى يُبعث الناس فيه بعد موت الضلالة بإذن الحيّ القيّوم.ولا شك أن هذا اليوم يوم يشابه يومَ خلقةِ آدم بما أراد اللّٰه فيه أن يخلق مثيل آدم، ثم يبث في الأرض ذرّيّة الروحانية ويجعلهم فوق كل من قطع من اللّٰه وتجذّمَ واشتدّت الحاجة إلى آدم الثانى

[1] ص: ۸۱،۸۲

فی آخر الزمان، لیتدارک ما فات فی أوّل الأوان، ولیتمّ وعید اللّٰه فی الشیطان، فإن اللّٰه جعله من المنظَرین إلی آخر الدنیا وأشار فیه إلی إهلاکه، وإخراجه من أملاکه، وما معنی الإنظار مِن غیر وعید القتل بعد أیام الإمهال وعیثِه فی الدیار؟ وکان الإهلاک جزاء ہ بما أهلک الناس بالفتن الکبار .وکان الألف السابع لقتله أجلًا مسمّی، فإنه أدخل الناس فی جهنّم من سبعة أبوابها ووفّی حق العَمی، فالسابع لهذه السبعة أنسب وأوفی .وکتب اللّٰه أنه یُقْتل فی آخر حصّة الدنیا، ویُحیٰی هناک أبناء آدم رحمةً من حضرة الکبریاء ، ویجعل علیه هزیمة عظمی کما جعل علی آدم فی الابتداء .فهناک تُجزَی النفس بالنفس والعِرض بالعرض، وتُشرِق الأرض بنور ربّها، و تهوی عدوُّ صفی اللّٰه، وکذالک جزاء عداوة الأصفیاء .وکان هذا الفتح حقًّا واجبا لآدم بما أذلّه الشیطان، فی حلیة الثعبان، وألقاه فی مغارة الهوان وهدّم بعدما أعزّه اللّٰه وأکرمَ .وما قصد إبلیس إلا قتله وإهلاکه واستیصاله، وأراد أن یعدمه وذرّیته وآله، فکُتب علیه حُکم القتل من دیوان قضاء الحضرة بعد أیام المهلة، وإلیه أشار سبحانه فی قوله"إِلَی یَوْمِ یُبْعَثُونَ"کما یعلمه المتدبّرون .وما عُنِیَ بهذا القول بعث الأموات، بل أُرِیدَ فیه بعث الضالّین بعد الضلالات . ویؤیده قوله تعالٰی فی القرآن" لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ"[1]، کما لا یخفی علی أهل العقل والعرفان .فإن إظهار الدین علی أدیان أخری، لا یتحقق إلّا بالبیّنة الکبری، والحجج القاطعة العظمٰی، وکثرة أهل الصلاح والتقوٰی.ولا شک أن الدین الذی یعطی الدلائل الموصلة إلی الیقین، ویزکّی النفوس حق التزکیة وینجّیهم من أیدی الشیطان اللعین هو الدین الظاهر الغالب علی الأدیان، وهو الذی یبعث الأموات من قبور الشک والعصیان، ویحییهم عِلمًا وعملًا بفضل اللّٰه المنّان وکان اللّٰه قد قدّر أن دینه لا یظهر بظهور تام علی الأدیان کلها

[1] الصّف :۱۰

﴿د﴾ ولا يـرزق أكثـر الـقـلوب دلائل الحق، ولا يعطى تقوى الباطن لأكثرها إلا فى زمـان المسيح الموعود والمهدى المعهود .وأمّا الأزمنة التى هى قبله فلا تعمّ فيهـا التـقـوى ولا الـدراية، بـل يـكثـر الـفسـق والغواية.فالحاصل أن الهداية الـوسيـعة العامّة، والحجج القاطعة التامّة، تختص بزمان المسيح الموعود من الحضرة، وعند ذالک الزمان تنكشف الحقائق المستترة، وتُكشَف عن ساق الـحـقيـقة، وتهـلک الـمـلـل البـاطلة والمذاهب الكاذبة، ويملک الإسلام الشـرق والـغـرب، ويدخل الحقُّ كل دارٍ إلّا قليل من المجرمين، ويتمّ الأمر، ويـضـع الـلّـه الـحرب، وتقع الأَمَنةُ على الأرض، وتنُزل السكينة والصلح فى جـذور الـقـلـوب، وتتـرک السباع سبعيّتَها والأفاعى سُمّيّتَها، وتتبيّن الرشد وتهـلک الـغىّ، ولا يبقى من الكفر والشرک إلا رسم قليل، ولا يلتزم الفسقَ والـفاحشة إلا قلبٌ عليل، ويُهدى الضالون، ويُبعث المقبورون.فهذا هو معنى قـولـه"إِلَـى يَـوْمٍ يُبْـعَثُـونَ".فـإن هذا البعث بعث ما رآه الأوّلون ولا المرسلون الـسـابقون ولا النبيون أجمعون.وإن ديـن الـلّـه وإن كان غالبا من بدو أمره على كـل ديـن من حيث الـقوة والاستـعـداد، ولـكـن لـم يتّـفق له من قبل أن يبارى الأديـانَ كـلّهـا بـالـحجة والإسناد، ويهزمها كلَّ الهزم ويُثبِت أنها مملوء ة من الـفسـاد، ويـخـرج كـالأبـطال بأسلحة الاستدلال، حتى يعمّ فى جميع الديار والبلاد.وكـان ذالک تـقـديـرا مـن الـلّـه الودود، بما سبق منه أن الغلبة التامة والـصـلاح الأكبـر الأعـم يختص بزمان المسيح الموعود.ولذالک استمهل الشيـطـانُ إلـى هـذا الـزمـان الـمسـعود، فمهّله اللّٰه ليتمّ كل ما أراد للعالمين. فـأغوى الشيطان مَن تبِعه أجمعين، فتقطّعوا بينهم أمرَهم، وكان كل حزب بما لديهم فرحين .وما بقِى على الصراط إلا عباد اللّٰه الصالحين.والسرّ فيه أن الـزمـان قُسّـم عـلـى ستّة أقسام، مِن اللّٰه الذى خلَق العالم فى ستة أيام فهو زمـان الابتـداء ، وزمـان التـزايـد والـنّماء ، وزمان الكمال والانتهـاء، وزمان الانـحـطاط وقلّةِ التعلّق باللّٰه وقلّةِ الارتباط، وزمان الموت بأنواع الضلالات

وزمان البعث بعد الممات .فإنّ مَثل الناس عند اللّٰه مِن وقت آدم إلى آخر الزمان كزرعٍ أخرجَ شَطْأَه فآزرَه فاستغلظ فاستوى علٰى سوقه، ثم اصفرّ فطفق تتساقط بإذن اللّٰه، ثم حُصِد فبقيت الأرض خاوية، ثم أحياها الله بعد موتها فإذا هى راوية، وأنبتَ فيها نباتًا مترعرعًا مخضرًّا، وعيونَ الزُرّاع أقرَّ، كذالک ضرب اللّٰه مثلا للعالمين .فثبت من هذا المقام أن زمان الموت الروحانى كان مقدَّرا من ربّ العالمين .وكان قُدّر أن الناس يضلّون كلهم فى الألف السادس إلّا قليل من الصالحين، فلأجل ذالک قال الشيطان لَأُغوينّهم أجمعين، ولو لم يكن هذا التقدير لما اجترأ على هذا القول ذالک اللعين .ولمّا كان يعلم أن اللّٰه قفّى هذه الأزمنةَ بزمان البعث والهداية والفهم والدراية، قال"إلٰى يَوْمِ يُبعَثون".فالحاصل أن آخر الأزمنة زمان البعث كما يعلمه العالمون .فكأنّ اللّٰه قسّم الألوف الستّة على الأزمنة الستّة، وأودعَ بعضَ حصص السابع للقيامة.ولمّا جاء الألف السادس الذى هو زمان البعث من اللّٰه الكريم، تمّ أمرُ الإضلال وصار الناس فِرَقًا كثيرة من الشيطان اللئيم، وزاد الطغيان وتموّجَ الفِرق كتموّج الأمواج الثقال، وشمَخ الضلالة كالجبال، ومات الناس بموت الجهل والفسق والفواحش وعدم المبالاة، وعمّ الموتُ فى جميع الأقوام والديار والجهات .فهناک رأى اللّٰه أن وقت البعث قد أتى، ووقت الموت بلغ إلى المنتهٰى، فأرسل رسوله كما جرت سُنّته فى قرون أولٰى، ليحيي الموتٰى، وكان وعدًا مفعولًا من ربّ الوَرى .فذالک هو المسيح خاتم الخلفاء، ووارث الأنبياء، والإمام المنتظر من حضرة الكبرياء، وآدم الذى بدَأ اللّٰه منه مرةً ثانية سلسلةَ الإحياء.وإن اللّٰه سمّاه "أحمد" بما يُحمَد به الربّ الجليل فى الأرض كما يُحمَد فى السّماء .وسمّاه "عيسى ابن مريم" بما خلق روحانيته من لدنه، وما كان على الأرض شيخ له كالآباء.

وأُعطى له لقب عيسى الذى هو المسيح بما ختَم عليه خلافة نبيِّ الأمم خيرِ
الأصفياء ، كما خُتم على عيسٰى خلافة سلسلة موسٰى من حضرة الكبرياء ، وبما ﴿ذ﴾
قُدّر أن اسمه يمسَح الأرض ويُذكَر فى كل قوم بالعزّة والعلاء ، ويبدو كالبرق
من جهة ثم يبرق فى جهات أخرى وينير كل فضاء السّماء ، وبما كتب من
الأزل أنه يمسح السماء بكشف الحقائق فلا تبقٰى فى زمنه نكتة فى حيّز
الاختفاء. فهذه ثلاثة أوجه لتسمية المسيح الذى هو خاتم الخلفاء ، ففكّرْ فيه إن
كنت من أهل الدهاء .وإنه مستفيض من نبيّه الذى ملَك هذه الصفات الثلاث
بالاستيفاء ، فاتركْ ذكر عيسٰى وآمنْ بظِلِّ خيرِ الرسل وخاتم الأنبياء وكان
من أهم الأمور عند اللّٰه أن يجعل آخر الأزمنة زمانَ البعث. أعنى زمان تجديد
سلسلة الإحياء ، وإنه الحقّ فلا تجادل كالجهلاء. وكذالك كان من أعظم
مقاصد اللّٰه أن يُهلك الشيطان كل الإهلاك، ويردّ الكَرّةَ لآدم ويملأ الأرض
قِسْطًا وعدلا ومن أنواع البركات والآلاء ، ويكشف الحقائق كلها ويُشيع الأمر
والمأمور فى جميع الأنحاء ، ويُظهر فى الأرض جلاله وجماله ولا يغادر فى هذا
الباب شيئا من الأشياء. فأقام عبدًا من عنده لهٰذا الغرض ولتجديد الشريعة
الغرّاء ، وجعله من حيث الآباء من أبناء فارس ومن حيث الأمهات من بنى
فاطمة، ليجمع فيه الجلال والجمال، ويجعل فيه نصيبا من أحسن سجايا
الرجال، ونصيبا من أجمل شمائل النساء ، فإن فى بنى فارس شجعانا يردّون
الإيمان من السّماء ، ولذالك سمّانى اللّٰه آدمَ والمسيحَ الذى أرى خَلْقَ مريمَ،
وأحمدَ الذى فى الفضل تقدّمَ، ليُظهر أنه جمَع فى نفسى كل شأن النبيين على
سبيل الموهبة والعطاء ، فهذا هو الحق الذى فيه يختلفون .لا يعود إلى الدنيا
آدم، ولا نبينا الأكرم، ولا عيسى المتوفى المتّهم . سبحان اللّٰه وتعالٰى عما
يفترون!أليس هذا الزمان آخر الأزمنة ما لكم لا تفكّرون؟ أما اقتربت الساعة
بظهور نبيّنا وجاء ت أشراطها فأين تفرّون؟ ما لكم تَدُعُّون الأخبار مِن مقرِّ
أوقاتها وتؤخّرونها وأنتم تعلمون؟ أنسيتم حديث " :بُعثتُ أنا والساعة

كهاتين"، فما لكم لِمَ تكفُرون؟ فامسَحوا السبّابة وما لحِقها، وتَذكّروا وعد اللّٰه، وما يتذكّر إلا الذين يُنيبون. وما جئتُ إلا فى الألف السادس الذى هو يومُ خلق آدم، وإن فيها لهدى لقوم يتفكّرون .ألا تقرءون سورة العصر وقد بيّن فى أعدادها عمر الدنيا من آدم إلى نبيّنا لقوم يتفقّهون . وهذا هو العمر الذى يعلمه أهل الكتاب، فاسألوهم إن كنتم لا تعلمون. ولا فرق بين عِدّة سورة العصر وعِدّتهم إلّا الفرق بين أيام الشمس وأيام القمر، فعُدّوها إن كنتم تشكّون .وإذا تقرّرَ هذا فاعلموا أنى وُلدتُ فى آخر الألف السادس بهذا الحساب، وإنه يومُ خلق آدم، وإن يوما عند ربنا كألف سنة مما تعدّون. وإن كنتم فى ريب مما كتبنا من أنه من أيام سلسلة آدم ما بقِى إلٰى يومنا هذا إلّا ألفُ سنة أو معه قليل من سنين، فتعالوا نُثبته لكم من كتاب اللّٰه ومن الحديث ومن كتب النبيّين السابقين .فإن أعداد سورة العصر بحساب الجُمل، كما كُشِفَ علىّ من اللّٰه الوهّاب وكما هو متواتر عند أهل الكتاب، يهدى إلى أن الزمان إلى عهد خاتم الأنبياء كان مُنقضيًا إلى خمسة آلاف من آدمَ أوّلِ النبيّين .وما كان باقيا من الخامس إلا قليل من مئين☆ .وكمِثله يُفهَم مِن حديث مِنبر ذى سبع درجات بمعنى بيّنّاه فى موضعه للناظرين. ولمّا ثبت أن هذا القدر من عمر الدنيا كان مُنقضيا إلى عهد رسول اللّٰه خيرِ الورٰى، ثبت معه أن القدر الباقى ما كان إلا أقلّ مقدارا نسبةً إلى ما مضى. فإن القرآن الكريم صرّح مرارا بأن الساعة قريبة لا ريب

☆ الحاشية: ان الاقوال التى تخالف هٰذه العدة وذكرهاالمتقدمون. فهى كلمات تكذب بعضها بعضًا وماتفقواعلٰى كلمة واحدة بل انهم فى كل وادٍيهيمون. فليس بحرى ان يتمسک بهابعدماتفق على هٰذه العدة القراٰن و النبيون الاوّلون. منه

فیها وقال " اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ "[1] وقال " اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ "[2] وقال "فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا "[3] وكذالک توجد فيه فی هذا الباب آيات أخرٰی، فعُلِمَ منها بالقطع واليقين يا أولی النهی، أن الحصّة الباقية من الدنيا أقلّ من زمان انقضی، حتی إن أشراط الساعة ظهرتْ ويوم الوعد دنٰی، وقرُب الآتی وبَعُدَ ما مضی، فارجع البصر هل ترٰی من كذب فيه، والسّلام علی من اتّبع الهُدٰی. وقد علمتَ أن المدّة المنقضية من وقت آدم إلٰی عهد نبيّنا المصطفٰی، كانت قريبة من خمسة آلاف، وقد شهد عليه القرآن واتفق عليه أهل الكتاب من غير خلاف، فما المقدار الذی هو أقلّ من هذا المقدار؟ أليس هو آخر وقت العصر، أجِبْنا بالإنصاف؟ ولو تعسّفتَ كلّ التعسّف ثم مع ذالک لا بُدّ لک أن تُقرّ بأنه أقلّ من النصف بغير الاختلاف .فقد اعترفتَ بدعوانا بقولک هذا مع هذا الاعتساف .فلزم لک أن تُقرّ أن مِن مُدّة عهدِ آدم ما كانت باقية إلی عهد رسول اللّٰه إلا ألفين وعِدّةً من مئين، وهذا هو دعوانا فالحمد للّٰه ربّ العالمين .فإنا نقول إنا بُعثنا علی رأس ألفٍ آخِر من ألوف سلسلة أبی البشرؐ☆ وخاتمة الألف السادس بإذن اللّٰه أرحم الراحمين .وهٰذا هو زمان المسيح الذی هو آدمُ آخِرِ الزمان، وهذه هی حُجّتی التی أقررتَ بها يا أبا العدوان. فانظرْ أنک صُفّدتَ حق التصفيد وكذالک يصفَّد كلّ مَن أعرض عن أهل العرفان وَاللّٰه ما نبّأنا بالساعة، ونبّأنا بالألف الذی تقع الساعة فيها، وعرّف بعضَ الحالات وأعرضَ عن بعض

﴿ر﴾

☆ الحاشية: انا انتقلنا فی بعض عبارات كتابنا هٰذا من تصريح لفظ خاتمة الدنيا الی لفظ انقلاب عظيم او انقطاع سلسلة اٰدم او عبارةٍ اخرٰی. فان امر الساعة خفیّ لايعلم تفصيله الا اللّٰه فالكناية اقرب الی التقوٰی. ونؤمن بانقلاب عظيم بعد هٰذه المدّة ونفوّض التفاصيل الٰی ربّنا الاعلٰی. منه

[1] الانبياء: ۲ [2] القمر: ۲ [3] محمّد: ۱۹

فلا نعلم وقت الساعة ولا مَلَكٌ فی السماء ، وما نعلم حقيقة الساعة، ونعلم أنها انقلاب عظيم ويوم الجزاء ، ونفوّض تفاصيلها إلى عليم يعلم حقيقة الابتداء والانتهاء. ثم نعيد الكلام ونقول إن اللّٰه شبّه زمان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بوقت العصر، وإن شئت فاقرأْ فی القرآن سورة العصر، وكذالك جاء ذكرُ العصر فی الأحاديث الصحيحة والأخبار الموثّقة المتواترة، حتّى إنه توجد فی البخارى والموطّأ وغيرها من الكتب المعتبرة .والسرّ فی هذا التشبيه أن اللّٰه بَعث موسٰى بعد إهلاك القرون الأولٰى، وجعَله آدمَ للأمّة الجديدة وأوحٰى إليه ما أوحٰى، وانقطع سلسلةُ دينه إلٰى ثلاث مائة بعد الألف ونيفٍ وكذالك أراد اللّٰه وقضٰى .ثم بعث عيسٰى ليذكِّر بنى إسرائيل ما نسوه من التوراة ويرغّبهم فی أخلاق عظمٰى، وانقطعت سلسلة دينه إلى مدّة هی قريب من نصف مدّة سلسلة موسٰى .ثم بعَث نبيَّه محمّدًا خيرَ الورٰى ورسوله المصطفٰى، عليه صلوات اللّٰه وسلامه وبركاته الكبرٰى، وجعَل سلسلة الأخيار الذين اتّبعوه إلى مدّة هی نصفُ النصف الذى أُعطىَ لعيسٰى، أعنى القرون الثلاثة التى انقرضت إلى ثلاث مائة من سيّدنا المجتبٰى .فكان عهدُ أُمّة موسٰى يضاهی نهارًا كاملًا تمامًا، ويضاهی عددُ مِئاتِه عددَ ساعاتِه، وعهدُ أُمّة عيسٰى يضاهی نصفَ النهار فی حدّ ذاته، وأمّا عهد أخيارِ أُمّة خيرِ الرسل الذين كانوا إلى القرون الثلاثة فهو يضاهی نصفَ نصف النهار أعنى وقت العصر الذى هو ثلاث ساعة من الأيام المتوسطة .ثم بعد ذالك ليلة ليلاء بقدرٍ من اللّٰه وحكمةٍ، وهی مملوّة من الظلم والجور إلى ألف سنة .ثم بعد ذالك تطلُع شمس المسيح الموعود من فضل الرحمٰن، فهذا معنى العصر الذى جاء فی القرآن .هذا ما ظهر علينا من حقيقة وقت العصر، ولكن مع ذالك قُرُب القيامة حقٌّ صحيح ثابت من الفرقان .وللقرآن وجوه

عند أهل العرفان، فهذا وجه وذٰلک وجه و کلاهما صادقان عند الإمعان، ولا ینکره إلا جاهل ضریر أو متعصّب أسیر فی حُجب العدوان، لأن المعنی الذی قدّمناه فی البیان یحصُل به التفصّی من بعض الأشکال التی تختلج فی جَنان بعضِ عطاشی العرفان، مِن تتابُعِ وساوس الشیطان .ثم إن هذا المعنی ینجی حدیث البخاری والموطّأ من طعنِ الطعّان، ومن اعتراض معترض یتقلّد أسلحة لِلطَّعَنان.وتقریر الاعتراض أنه کیف یمکن أن یشبه زمان الإسلام بوقت العصر وقد ساوی زمانُ هذا الدین زمانَ موسٰی، وزاد علٰی زمان دین عیسٰی، بل جاوزَ ضعفه إلٰی هذا العصر، فما معنی العصر نسبةً إلی الزمان المذکور؟ بل لیس هذا البیان إلا کذبا فاحشا ومِن أشنع أنواع الزور، بل ذیلُ الاعتراض أطولُ من هذا المحذور. فإن نبأ نزول عیسٰی وخروج الدجّال ویأجوج ومأجوج الذی ینتظره کثیر من العامّة قد ثبَت کذبه بهذا الإیراد بالبداهة وبالضرورة، فإن وقت العصر قد مضی بل انقضی ضِعفاه من غیر الشک و الشبهة نظرًا إلی زمان الملّة الموسویة، فما بقی لظهور هذه الأنباء وقت، واضطر المنتظرون إلی أن یقولوا إنها باطلة فی الحقیقة .و ما بقی سبیل لتصدیقها إلّا أن یقال إن هذه الأخبار قد وقعت، وقد نزل عیسی النازل، وخرج الدجّال الخارج، وظهر یأجوج ومأجوج، وتحقّقَ النسل والعروج، وتمّت الأخبار التی قُدّرتْ،والرسل أُقّتتْ. فلمّا قلنا إن زمان أمّة موسٰی کان بین هذه الأمم الثلاث أطولَ الأزمنة، وکان زمانُ أمّة عیسٰی نصفَه، وکان نصفَ هذا النصف زمانُ أخیار هذه الأُمّة نظرًا إلی تحدید القرون الثلاثة، بطُل هذا الاعتراض، وانکشفَ الأمر علی الذی یطلب الحق بسلامة الطویّة وصحة النیّة، و ثبت بالقطع والیقین أن زمان الأمّة المرحومة

☆ المحمدية قليل فى الحقيقة من زمان الأمّة الموسوية والعيسوية . وهذه منّةٌ منّا على المخالفين من الفِرق الإسلامية، ولم يبق لعاقل ارتياب فى هذا البيان، بل هو موجب لثلج الصدر والاطمئنان، وبطُل معه اعتراض يرِد على حديث عمر الأنبياء ، فإن عمرَ عيسٰى من جهةِ بقاءِ دينه نصفُ عمر موسٰى كما ظهر مِن غير الخفاء ، وعمرَ سيدِنا خير الرسل بالنظر إلى القرون الثلاثة نصفُ عمر عيسى ابن مريم بالبداهة .ثم بعد ذٰلک أيامُ موت الإسلام إلى ألف سنة .ثم بعد موت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بهذا المعنى زمانُ المسيح الموعود، الذى يشابه أبا بكر فى قتل الشيطان المردود، فإن المسيح الموعود قد استُخلفَ بعد موت النبىّ الكريم مِن حيث دينه، مِن غير فاصلة بل قبل تد فينه، وأَشركه ربُّه فى نبأ خلا فةِ أبى بكر .أعنى النبأ الذى ذُكر فى صحف مطهَّرة، ووُفّق كما وُفّق أبو بكر، وأُعطىَ له العزمُ كمِثله لمنع

☆ الحاشية: قدصرح رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بان المراد من الامم الذين خلوا من قبلهم اليهود و النصارٰى.فلا سبيل لمن مارٰى.اماسمعت قول رسول اللّٰه" فمن" ففكر و امعن.ثم نقول علٰى سبيل التنزل ان وقت بعث نبينا المصطفٰى. ما كان الا كالعصر نسبة اِلٰى امم اخرٰى.فان نسبة الالف الخامس الٰى عمر الدنيا. اعنى سبعة الافٍ. تضاهى نسبة توجد لوقت العصر بما مضٰى بغير خلافٍ. و ذالک اذا اُخذ مقدار النهار سبع ساعات. نظرًا الٰى اقل مقدار طلوع الشمس و غروبها فى بعض معمورات. و انت تعلم ان النهار يوجد بهذا القدر فى بعض بلاد القصوٰى. كما لا يخفىٰ علٰى اولى النهٰى. و انا اخذنا النهار فى صورة اولٰى بلحاظ ازيد ساعاتها و فى الاخرٰى بلحاظ اقلها و لنا الخيرة كما ترٰى.منه

سیل ضلالة مهلكة .وإليه أشار سبحانه تعالٰى فى قوله"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ"[1] يعنى مِن ألف سنة، وكثُرت الاستعارات كمثله فى كتب سابقة .ثم بعد ذالك الألف زمانُ البعث بعد الموت وزمان المسيح الموعود، فقد تمّ اليوم ألفُ الضلالة والموت، وجاء وقت بعد الإسلام الموءود .وتمّتْ حجّة اللّٰه عليكم أيها المنكرون، فلا تكونوا من الظانّين باللّٰه ظنّ السوء ، و عُدّوا أيّام اللّٰه أيها العادّون .وإنّ وعد اللّٰه حق، فلا تغرّنكم الحياة الدنيا، ولا يغرّنكم الشيطان الملعون.وإن هذه الأيّام أيّامُ ملحمة عظمٰى أيها المجاهدون الخاطئون، وأيّامُ نزول المسيح وخروج الشيطان بغضب ما رآه السابقون .فإن الشيطان رأى الزمان قد انقضى، وإن وقت المُهلة مضٰى، ويوم البعث أتٰى، وما كانت المهلة إلّا إلٰى يومٍ يُبعَثون .هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون .و إن الذين يجادلون فيه بعدما أتتهم شهادة من الفرقان إنْ فى صدورهم إلا كبرٌ، وما بقى لهم حق ليكفروا بسلطان نزل من الرحمٰن، وتمّت عليهم حجّة اللّٰه الديّان .لا يريدون الحق ولا الهدىٰ، وينفدون الأعمار فرحين مستبشرين بهذه الدنيا .ألم يأتهم ما أتى الأمم الأولٰى؟ ألم يروا آيات كبرٰى؟ أما جاء رأس المائة وفسادُ الأمّة، والفتنُ العظمٰى من أعداء الملّة، والكسوفُ والخسوف فى رمضان ومعالم أخرٰى؟ فإن كنتم صالحين فأين التقوٰى؟

أيها الناس!قد علمتم مما ذكرنا من قبل أن أعداد سورة العصر بحساب الجُمّلِ تدلّ على أن الزمان الماضى من وقت آدم إلى نزول هذه السورة كان سبع مائة سنة بعد أربع آلاف .هذا ما كشَف علىّ ربى فعلمتُ بعد انكشاف، وشهد عليه تاريخ اتفق عليه جمهور أهل الكتاب من غير خلاف، وقد زاد على تلك المدّة إلى يومنا هٰذا ثلاث مائة بعد الألف، وإذا جَمعناهُمَا فهو ستة آلاف كما هو مذهب المحقِّقين من السلف.

[1] القدر:۴

ومن هٰهنا ثبت أن تولُّدى فى آخر الألف السادس يضاهى خلقةَ آدم فى اليوم السادس .ولا شك أن المبعوث فى آخر ألفِ الموت سُمّى بآدم عند الرحمٰن، فكان من أسرار حكمةِ اللّٰه أنه خلقنى فى آخر الألف السادس ليشابه خَلْقى خَلْقَ آدم بهذا العنوان .وكان هذا وعدًا مقدَّرًا من اللّٰه ذى الحِكم والفنون، وإليه أشار فى قوله" اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"[1]. وإن زمان خَلقى ألفٌ سادس لا ريب فيه، فاسأل الذين يعلمون .ونطق به التوراةُ التى يؤمن بها المسلمون، ولم يثبت بنصوص صريحة ما يخالف هذه العِدّةَ ويعلمه العالمون .فما كان لهم أن يكفروا بعِدّة التوراة وما قال النبيّون .وكيف وما خالفه القرآن بل صدّقه سورة العصر فأين يفرّون؟ بل إليه يشير قوله تعالى" يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"[2]☆ ﴿س﴾ واقرؤوا معها آية " اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ"[3].هذه آية كتبناها من سورة السجدة، ومن السُنّة أنها تُقرَأ فى صلٰوة الفجر من الجمعة، وإن اللّٰه تبارك وتعالٰى يقول فى هذه السورة إنه دبّر أمر الشريعة بإنزال الفرقان الحميد، وأكملَ للنّاس دينهم بالكلام المجيد، ثم يأتى بعد ذالك

☆ الحاشية

قدصرح اللّٰه تعالٰى فى هذه الاٰية.و بيّن حق التبيين ان ايام الضلالة بعدايام دعوة القراٰن هى الف سنة.وبعدهايبعث مسيح الرحمٰن فانقطعت الخصومة بهذاالتعيين المبين لاسيمااذاالحق به ماجاء ذكرالف سنة فى كتب النبيين السابقين.ففكرثم فكرحتّى يأتيک اليقين.الا ترى الذين فتنوا المؤمنين والمؤمنات.الحقوا بجماعتهم كثيرًا من الحشرات. وقلبوا العالم بالبدعات.وارادوا ان يستأصلوااالحق بالخزعبيلات. وانفقواجبال الطلاء كاجراء نهر الماء.لهدم الشريعة الغراء.ايوجدمثلهم فى الاولين من الاعداء.اوصُبّت على الاسلام مصيبة من قبل كمثل هذاالبلاء. لن تجد من اٰدم الٰى اٰخر الوقت فتنًا كفتن هولاء.منه

[1] الحج:۴۸ [2] السجدة:۶ [3] صٓ:۸۰

زمان تمتدّ ضلالته إلى ألف سنة، ويُرفَع كتاب اللّٰه إليه ويعرُج إلى اللّٰه أمره بِشِقَّيه، يعنى يُضاع فيه حقُّ اللّٰه وحق العباد، وتهبّ صراصر الفساد على قِسمَيه، ويفشو الكذب والفِرية، يعنى الفتن الدجّالية، ويظهر الفسق والكفر والشرك، وترى المجرمين معرضين عن ربهم وظهيرين عليه. ثم يأتى بعد ذالك ألف آخر يُغاث فيه الناس من ربّ العالمين، ويُرسَل آدمُ آخرِ الزمان ليجدّد الدين، وإليه أشار فى آيةٍ هى بعد هذه الآية أعنى قوله "وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ"[1]. وإنّ هذا الإنسان هو المسيح الموعود وقُدّر بعثه بعد انقضاء ألف سنة من القرون التى هى خير القرون، واتّفق عليه معشر النبيين. وقد جاء فى الصحيحين عن عمران بن حصين قال قال رسول صلى اللّه عليه وسلم خيرُ أمّتى قرنى ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ثم إن بعدهم قوم يشهدون ولا يُستشهدون، ويخونون ولا يُؤتمَنون، وينذِرون ولا يُوفون، ويظهَر فيهم السِّمَن .وفى رواية: ويحلِفون ولا يُستحلفون .فظهر من هذا الحديث الذى هو المتفق عليه أن الزمانَ المحفوظ من غلبة الكذب الذى هو من الصفات الدجّالية وزمانَ الصدق والصلاح والعفّة لا يجاوز ثلاث مائة من قرن سيدنا خير البريّة، ثم بعد ذالك يأتى زمان كَلَيلٍ سَجْى عند غيبة بدرٍ اختفٰى، وفيه يفشو الكذب ويهوى من الأهواء مَن هَوٰى، ويزيد كلَّ يوم زُورٌ وأحاديث تُفتَرى. فإذا بلغ الكذب إلى حدّ الكمال فينتهى يومًا إلى ظهور الدجّال، وهو آخِرُ أيام هذا الألف كما يقتضيه سلسلةُ الترقى فى الزُور والافتعال، وكما هو مفهوم حديث رسول اللّٰه ذى الجلال. وذالك الزمان هو الزمان الذى يعرُج أمرُ اللّٰه إليه والهدٰى، ويُرفَع القرآن إلى السماوات العُلٰى، وقد

[1] السجدة:۸

شهدت الواقعات الخارجية أن هذا الزمان الفاسد امتد إلى ألف سنة. أعنى إلى هذا الزمان، حتى صار الصِلُّ كَالْأُفْعُوَان .فَفَهِمْنَا من هذا باليقين التام والعرفان، أن قوله تعالٰى "يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ[1]"، يتعلّق بهذه المدّة التى مرّت فى الضلالة والفسق والطغيان، وكثُر فيه المشركون، إلا قليل من الذين كانوا يتّقون .وإنه ألف سنة ما زاد عليه وما نقص، فأى دليل أكبر من هذا لو كنتم تفكّرون.وإن لم تقبَلوا فبيِّنوا لنا ما معنى هذه الآية من دون هذا المعنى إن كنتم تعلمون .أتظنون أن القيامة هى ألف سنة كسنواتِ مُدّةِ الدنيا أو تصعَد الأعمال إلى اللّٰه فى يوم القيامة فى مدّةٍ كمثلها، ولا يعلَمها اللّٰه قبلَها؟ اتّقوا اللّٰه أيها المسرفون!وأى شهادة أكبر مما ظهر فى الخارج.أعنى مقدار مدّةٍ غلبت الضلالة فيها، فإنكم رأيتم بأعينكم أن مدّة زمان الضلالة وشدّتها وتزايُدها بعد قرون الخير قد امتدّتْ إلٰى ألف سنة حقا وصدقا.أتنكرون وأنتم تشاهدون؟ وبدأ الكذب كزرع، ثم صار كشجرة، حتى ظهرت هيكل الدجّال وأنتم تنظرون .وإن الضلالة وإن كانت من قبل ولكن ما حدّتْ قرونُها إلّا بعد هذه القرون الثلاثة .ألا تقرءون حديث القرون؟ وقد جمع هذا الألف كلَّ ضلالة، وأنواعَ شرك وبدعة، وأقسام فسق ومعصية، وأُضيعَ فيه حقوق اللّٰه وحقوق العباد وحقوق المخلوق، وانفتحت أبواب الارتداد، فبأى دليل بعد ذالک تؤمنون؟ وفُتحتْ يأجوج ومأجوج، وترون أنهم من كل حدَبٍ ينسلون .وما خرَجَا إلّا بعد القرون الثلاثة، وما كمُل إقبالهما إلّا عند آخر حصةِ هذا الألف، وكُمّلَ الألف مع تكميل سطوتهما، وإن فيها لآية لقوم يتدبّرون، وإنّ القرآن يهدى لهٰذا السرّ المكتوم.

[1] السّجده: ٦

ویقول إن یأجوج ومأجوج قد حُبِسا وصُفّدا إلی یوم الوقت المعلوم، ثم
﴿ش﴾ یُفتَحان فی أیام غروب شمس الصلاح وزمان الضلالات، کما أنتم ترون
فی هذه الأیام وتشاهدون. وکفی الطالبین هذا القدر من البیان، وأری أنّی
أکملتُ ما أردت وأتممت الحجّة علی أهل العدوان. وهذا آخر ما أردنا،
فالحمد للّٰه علی إتمامه لطلباء الزمان.

تـــمـــــــــــــــــت

المؤلّف

میرزا غلام احمد

۱۷/ اکتوبر سنة ۱۹۰۲ء

ٹائیٹل بار اول

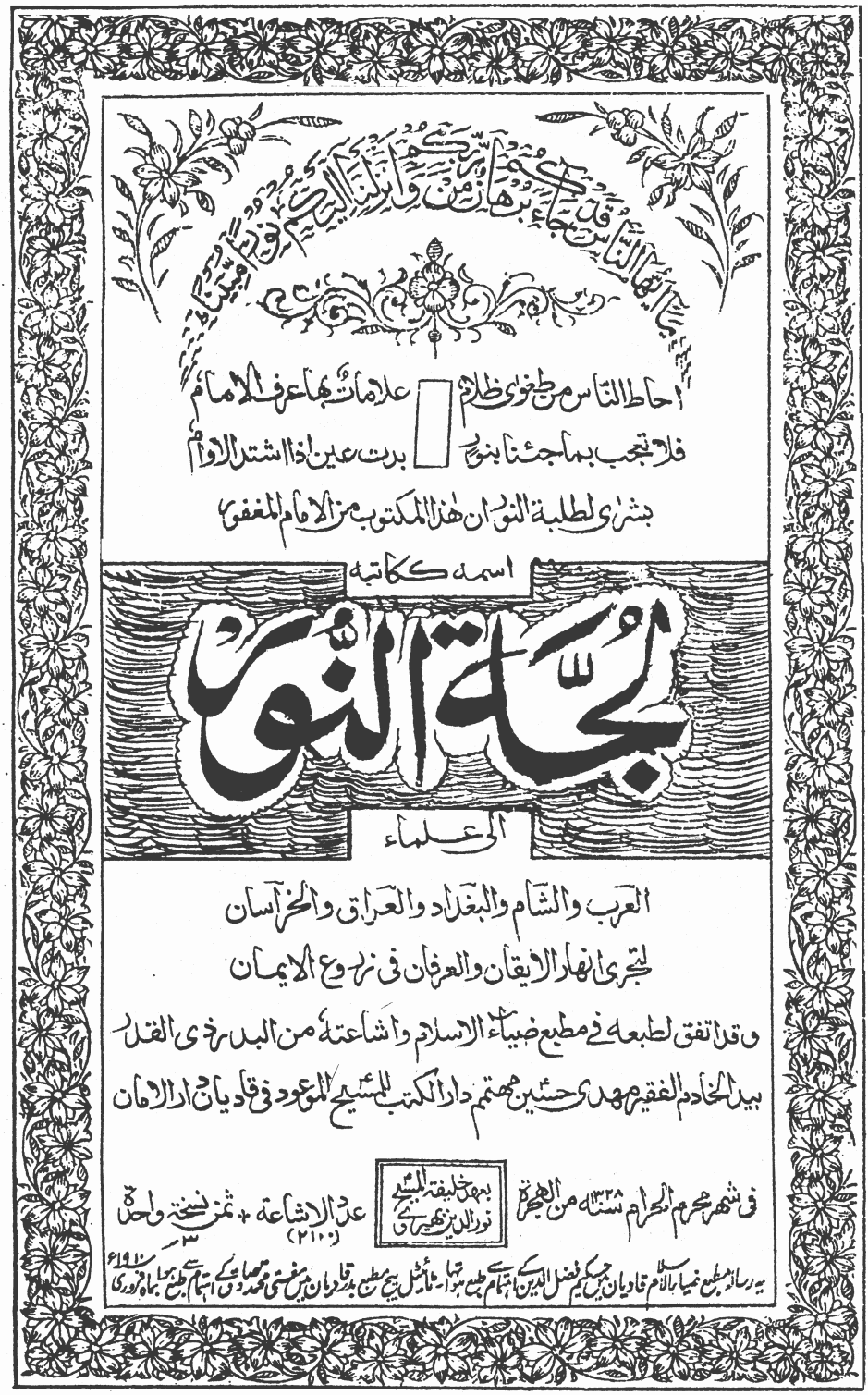

﴿۱﴾

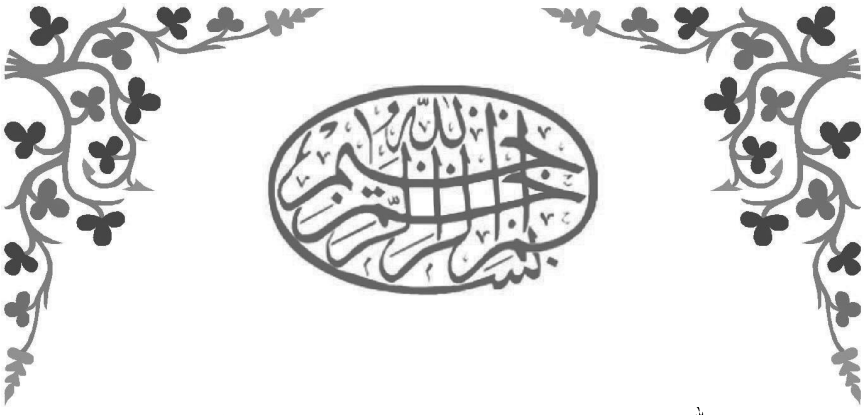

الحمد للّٰه ربّ الأرضين والسماوات العُلٰى، وسلام علٰى

ہمہ تعریف ہا مرخدائے راست کہ پیدا کنندہ زمین ہا و آسمان ہائے بلند است و سلام بر

عباده الذين اصطفٰى .أمّا بعد ..فهذا مكتوب مِن مَظهَرِ

بندگان اوکہ برگزیدہ او ہستند۔بعدازیں واضح بادکہ ایں نامہ ایست ازطرف شخصے کہ مظہر

البُروزَين ☆ووارثِ النبيَّينِ، عبدِ اللّٰه الأحد أبى المحمود أحمد

دوبروز و وارث دونبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام وسیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم است یعنی بندہ

عافاه اللّٰه وأيّد، إلى عباد اللّٰه المتّقين الصالحين العالمين

خدائے یگان ابوالمحمود احمد خدا ازو دفع ہر شر کند ومؤید او باشد وآنانکہ سوئے شاں ایں نامہ نوشتہ است

من العرب وفارس وبلاد الشام وأرض الروم وغيرها من

بندگان خدا ہستند از اتقیا وصلحاء وعلماء کہ ساکنان ملک عرب وفارس وبلادشام وزمین روم وغیرہ

بلاد توجد فيها علماء الإسلام، الذين إذا جاء هم الحق، وعُرض

بلاد اند کہ درآنجا اہل علم از مسلماناں بریں سیرت وخصلت یافتہ می شوند کہ چوں اوشاں راحق رسد

☆ الحاشية

قدجرت عادة اكثر علماء الاسلام انّهم يسمّون البروز قدمًا ويقولون مثلًا

عادت اکثر علماء جاری شدہ کہ اوشاں نام بروز قدم مے نہند مثلاً می گویند

ان هٰذاالرجل علٰى قدم موسٰى وذالک علٰى قدم ابراهيم.منه

کہ ایں مرد برقدم موسیٰ است وآں مرد برقدم ابراہیم است۔منه

علیهم المعارفُ الإلٰهیّة والبشارات السّماویة بسلطانها وقوّتها و
و معارف الٰہیہ و بشارات سماویہ بہ برہان و قوت و
لُمعانها، اختضعتْ لقبولها قلوبُهم، وحفَدوا إلیها مطیعین مؤمنین
درخش آنہا برایشاں پیش کردہ شوند دل شاں برائے قبول آں فروتنی اختیار می کنند وسوئے آں معارف
﴿۲﴾ ولا یمرّون علیها معرضین مستکبرین .وإذا بلغهم خبرٌ من
بتمامتر اطاعت وایمان مے دوند وہیچو منکراں وروتابندگان نمی گذرند۔ وچوں ایشاں راخبرے ونقلے از
رجل أثرٌ ☆ من عبد بعثه اللّٰه لتجدید الدین وتائیده، تراءتْ
کسے برسدکہ خدا او را برائے تجدید دین و تائید ملت مبعوث فرمودہ است
نضارة الفرح علی وجوههم، ویسعی النور الا جباههم، وحمدوا اللّٰه
برچہرہ ہائے شاں تازگی خوشی نمودار می گردد وبر پیشانی ہائے شاں نور می دود وحمد باری بجا می آرند
وشکروا له علی ما رحم ضعفاء الإسلام، وقاموا مستبشِرین
وشکرگزاری ہا می کنند از ینکہ او تعالیٰ برکمزورانِ اسلام رحم کرد۔ وبکمال بشاشت از جائے خود
وخرّوا ساجدین .وتری أعینهم تفیض من الدمع بما رأوا
برمی خیزند وسجدہ کنندگان برزمین می افتند وبہ بینی کہ سیل اشک از چشم شاں رواں می گردد ازیں کہ
رحمة الحق، ووجدوا أیام اللّٰه وبما کانوا أنفدوا الأعمار
رحمت خداتعالیٰ دیدند۔ وروزہائے خدا را یافتند۔ وازیں کہ درعین انتظار عمرہا بسرکردہ بودند۔
منتظرین، ویشدّون الرحال للقاء ذالک العبد المبعوث
وبرائے زیارت آں بندۂ مبعوث بعدشناختن او طیاری سفر می کنند
بعدما عرفوا الحق، ویخلصون النیّاتِ ویطهّرون الضمائر و
و نیّتہا را خالص مے کنند و اندرونہائے خود را پاک مے سازند
یجرّدون القصد والهمّة له، ویسعون إلیه وإن کان فی
و قصد و ہمت را ازاغراضِ نفسانیہ مبرّا کردہ سوئے او می دوند اگرچہ او در چین باشد

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ’’ وَ أثرٌ ‘‘ ہونا چاہیے۔(ناشر)

الصين .ولا يكونون كالذى أساء الأدب علٰى أهل اللّٰه، وإذا سمع

و ہمچو شخصے نمی باشند کہ ترک ادب بہ نسبت مردان خدا می کند و چوں ازاں

قولا منهم مُحدَثًا فى زعمه ما صبر طُرفةَ عين واستعجل و

طائفہ برگزیدگاں سخنے می شنود کہ نزد او نو پیدااست کہ پیش زیں مثلش نگفتہ شدہ تا یک چشم زدن صبر

بلّغ ظنون السوء إلى منتهاها، وصال معاديًا وسبّ وشتم

نتواند کرد وطریق شتاب کاری می ورزد و بدگمانیہارا بمرتبہ انتہا می رساند و دشمنانہ حملہ می کند و دشنام ہا می دہد

﴿۳﴾ وافترٰى، وكفّر وآذى وأغرى القومَ وحَضا، وما وجد سهمًا

وافتراہا می تراشد وکافر می گوید وایذا می دہد وقوم رااز بہرایذا برانگیزد وآتش فتنہ می افروزد وہیچ تیرے

إلا رمٰى، وما ظفر بكيد إلّا أَسُدى، وقصَد عِرْضَ رجال اللّٰه

نیابد کہ نیندازد وبر ہیچ مکرے دستش نمی رسد کہ آں را نمی بافد وقصد آبرووجان مردان خدا می کند

ونَفْسَهم وما خاف يومًا فيه يؤخذ ويُجزى، وصار أوّلَ

و از روز جزا نمی ترسد و از ہمہ منکران سبقت می برد

المنكرين .بل يتأدّبون مع اللّٰه وأهله، ويصبرون حتى يتجلّى

پس سعیدان رااین خصلت نمی باشد بلکہ اوشاں بخداومردان خدا ادب می ورزند وصبر می کنند تا بوقتے کہ

لهم وجه الحقّ، فيرحمهم اللّٰه بسيرتهم هذه، ولا يفوتهم خير

روئے حق برایشاں جلوہ گر شود۔ پس بدیں خصلت شاں خدائے عزّو جلّ برایشاں رحم می فرماید وہیچ خیرے ازیشاں

ولا يكونون من المحرومين .وتلك قوم ما يعلمهم إلّا اللّٰه و

فوت نمی شود واز محروماں ونامراداں نمی گردند۔ وایں قومے است کہ بجز خدا ہیچکس ایشاں رانمی داند و

لا أعلم أسماءهم وصُورهم، بيد أنى رأيتُ فى مبشِّرة أُرِيتُها

من نامہائے وصورتہائے ایشاں رانمی دانم مگرایں است کہ من درخوابے جماعتے را دیدہ ام کہ

جماعةً من المؤمنين المخلصين والملوك العادلين الصالحين

مومنین مخلصین و شاہان عادل و نکوکار اند

بعضهم من هذا المُلک، وبعضهم من العرب، وبعضهم من
بعض ایشاں ازہمیں ملک اند و بعض از عرب و بعض از فارس
فارس، وبعضهم من بلاد الشام، وبعضهم من أرض الروم و
و بعض از شام و بعض از زمین روم و
بعضهم من بلاد لا أعرفها، ثم قيل لي من حضرة الغيب إن
بعضے را نمے شناسم کہ از کدام بلاد اند۔ باز مرا از حضرت احدیت ندا آمد کہ
هؤلاء يصدّقونک، ويؤمنون بک ويصلّون عليک ويَدْعون ﴿۴﴾
ایناں کسانے اند کہ تصدیق توخواہند کرد و بر تو ایمان خواہند آورد و بر تو درود خواہند فرستاد و برائے تو
لک، وأُعْطِيُ لک برکات حتى يتبرّک الملوک بثيابک و
دعاہاخواہندکرد۔و ترا چنداں برکتہاخواہم دادکہ شاہان از جامہ توبرکت خواہند جست و
أدخِلهم في المخلصين .هذا رأيتُ في المنام وأُلهمت من اللّٰه
اوشاں را درمخلصاں داخل خواہم کرد۔ایں آں خوابے است کہ دیدم وآں الہامے است کہ ازعالم
العلّام .ثم بعد ذالک أُلقيَ في روعي أن أؤلّف لهم كُتبًا و
غیب یافتم۔ و پس زاں در دلِ من انداختند کہ برائے ایں مردم چند کتب تالیف کنم و
أكتب فيها كل ما فُتِحَ عليّ مِن خالقي، وأعلّمهم كلّ ما عُلّمتُ
آں ابواب علوم کہ برمن مفتوح شدہ اند درآں کتب ذکرآں کنم ومردم را ازاں حقائق صادقہ
من الحقائق الصادقة والمعارف العالية المطهرة، وأُعثِرَ عليهم
ومعارف عالیہ مطہرہ تعلیم دہم کہ مرا دادہ اند و او شاں را ازاں نشانہا
ممّا رزقني ربي من آيات ظاهرة ، و خوارق باهرة و دلائل
اطلاع دہم کہ پروردگارمن نصیب من کردہ وآں کرامات ظاہرہ وخوارق تاباں ہستند ودلائل اند
موصلة إلى علم اليقين، لعلّهم يعرفونني، ولعلهم يكونون
کہ موجب علم یقینی اند تا باشد کہ اوشاں مرا بشناسند و تا باشد کہ او شاں

أنصاری فی سُبل ربّ العالمین. فاعلموا أیها الأعزّة، رحمکم اللّٰه
در راہ ہائے خدا انصارمن گردند۔پس اے عزیزاں خدا برشما رحم کند
أن هذا الکتاب من کتبی التی ألّفتها لهذا المقصد، وإنی
بدانیدکہ ایں کتاب ازجملہ ہماں کتابہااست کہ برائے ایں مقصودتالیف کردہ ام و
أُهدِیه إلی سادات العرب والشام، وأبلّغ ما علیّ من ربی
ایں کتاب را بسوئے سادات عرب و شام بطورہدیہ می فریسم وہرچہ ازخداتعالیٰ برمن
ذی الجلال والإکرام، لینال السعداءُ مُرادهم ولیتمّ الحجّة
واجب است بجا مےآرم تا سعیداں مراد خود بیابند و تا برمنکراں و اباکنندگان
علی المعرضین .وسألتُ اللّٰه أن یجعله مبارکًا لطوائف المسلمین ﴿۵﴾
حجت کامل شود۔وازخدامی خواہم کہ برائے طوائف مسلمین ایں کتاب را مبارک گرداند
و یجعل أفئدةً من الناس تهوی إلیه، و یجعل منه حظًّا
و بعض دلہا را سوئے ایں رجوع دہد و بندگان نیکوکار را ازیں بہرہ وافر
کثیرًا لعباده الصالحین، وإنه علی کل شیء قدیر، وإنه
بخشد۔ و او را از ہر گونہ قدرت است و او
أرحم الراحمین .وأرجو من أصحاب القلوب ورجال البصیرة
بسیاربخشندہ و مہربان است۔واز صاحبانِ دل و مردانِ بصیرت امید دارم
أن لا یعجَلوا علیّ کما عجِل بعض سکّان هذه البلاد من
کہ بر من جلدی نکنند ہمچو مردمان ایں دیار کہ از بخل
البخل والعناد، فإن العجلة علی أهل اللّٰه والذین أُمِروا من
و عناد جلدی کردندچراکہ برمردان خدا بہ شتاب کاری حملہ کردن و مامورین حضرت
حضرته لیس بخیر، ولا یُعقِب إلا ضیرًا، ولا یزید إلا غضب
احدیت رابجلدی سرزنش کردن امرے خوب نیست وبجزگزندہیچ انجامش نمی باشدوبجزخشم

اللّٰـه فـی الـدنیـا وفـی یوم الدین .ولا یـری الـمستعـجـل سبلَ الصدق

پرودگارکہ در دنیاوآخرت باشدہیچ نتیجہ اش نیست۔وہرکہ شتاب کاری سیرت اوست راہِ

والسَّـداد، ولا یُـعَـزُّ فـی هـذه ولا فـی الـمـعـاد، ویـموت مُهـانًـا

صدق وصواب راہرگزنمی بیند۔ودریں جہاں ودرآن جہاں عزت نمی یابدوانجام کاربموت ذلت می میرد

وهـو مـن الـعَـمِیـن .وإن لـحـوم الأولیـاء مسـمـومة، فـمـا أکـلهـا

وگوشتہائے اولیاء خدا زہرناک ہستند پس ہیچ کس گوشت شاں

أحـد بـغِیبتهـم وسَبِّهـم إلا مـات عـلـی مـکـانـه، وبُشری لـلـمجتنبین

بغیبت و دشنام نمی خوردکہ آخر نمی میرد و خوشخبری باد آناں را کہ ازیں گوشت

الـمتّـقـیـن.وإنـی رتّبـت هـذا الـکتـاب عـلـی أبـواب، لـئلّا یشـقّ عـلـی ﴿۶﴾

پرہیزے کنند۔ومن ایں کتاب را برچندباب مرتب کردہام تا بر طالباں گراں نگزرد

طـلّاب، ومـع ذالک سـلـکُـنـا مسـلـکَ الـوسـط لیـس بـإیجـازٍ مخلّ و

و بایں ہمہ مسلک توسط اختیارکردیم نہ ایجاز خلل انداز است و

لا إطـنـابٍ مـمـلّ .رَبِّ اجـعـلُـه کتـابـا مبـارکـا شـافـیـا لـصـدور

نہ طول ملول کنندہ۔اے خدائے من ایں کتاب را کتابے مبارک بگرداں چنانکہ

الـطـالبیـن، ونـورًا مـنـوِّرًا لـقـلـوب الـمتـدبـریـن. آمیـن

سینہ ہا را شفا بخشد و نورے بگرداں کہ دلہارا منور کند۔آمین

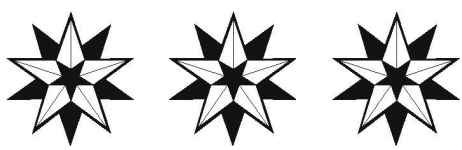

البابُ الأوّل

باب اوّل

فی ذکرِ أحوالی وذکر ما ألهمَنی ربی، وذکرِ وقتی

درذکرحالات من وذکرآنچہ الہام کردخدا تعالیٰ بمن وذکروقت من

وزمانی وما أراد اللّٰه بإرسالی، وذکرِ تفرقة الأمم و

وزمان من وآنچہ از بہرآں مرا فرستادہ اند وذکرتفرقہ امت ہاوملت ہا

الملل والنحل، وضرورةِ حَکَمٍ من اللّٰه الحکیم الوالي.

ومذہب ہاوبیان اینکہ دریں زمان ضرورت بود کہ از خدا تعالیٰ مصلح ومجددے ظاہرشود۔

یا عباد اللّٰه، رحمکم اللّٰه، اعلموا أنی عبد من عباد اللّٰه الملهَمین

اے بندگان خدا! اوسبحانہ برشمارحمت کند۔ بدانید کہ من بندہ از بندگان خداہستم کہ از وبوحی او

المأمورین .بعثنی ربی لأُقیم الشریعة وأُحیی الدین، وأُتمّ الحجّة

مشرف شدم ومامورشدم۔ واو مرامبعوث فرمودہ است تاشریعت راقائم کنم ودین را زندہ گردانم وبرمنکراں

علی المنکرین .وأنا المسمّی من اللّٰه بأحمدَ مع أسماء أخری ذکرتُها

حجت را بتمام رسانم۔ و اوتعالیٰ نام من احمد نہادہ است وبدیگر نامہاہم موسوم کردہ کہ درجائے خود

فی مواضعها، واسم أبی میرزا غلام مرتضٰی، وأبوه میرزا عطا محمدومیرزا عطا محمد

مذکور اند و نام پدرمن میرزاغلام مرتضیٰ و نام پدر پدرمن میرزا عطاء محمد است

ابن میرزا گل محمد، ومیرزا گل محمد ابن میرزا فیض محمد، ومیرزا ﴿۷﴾

و اوشاں پسر میرزا گل محمد و میرزا گل محمد پسر میرزا فیض محمد و مرزا

فیض محمد ابن میرزا محمد قائم ومیرزا محمد قائم ابن میرزا محمد أسلم و

فیض محمد پسر مرزا محمد قائم و مرزا محمد قائم پسر مرزا محمد اسلم و

میرزا محمد أسلم ابن میرزا محمد دلاور، ومیرزا محمد دلاور ابن میرزا إله دین

مرزا محمد اسلم پسر مرزا محمد دلاور و مرزا محمد دلاور پسر مرزا الہ دین

ومیرزا إلـه دین ابن میرزا جعفر بیک ومیرزا جعفر بیک ابن میرزا

و مرزا الہ دین پسر مرزا جعفر بیگ ومرزا جعفر بیگ پسر مرزا

محمد بیک ومیرزا محمد بیک ابن میرزا عبد الباقی، ومیرزا عبد الباقی

محمد بیگ و محمد بیگ پسر مرزا عبد الباقی و مرزا عبد الباقی

ابن میرزا محمد سلطان ومیرزا محمد سلطان ابن میرزا عبد الهادی بیگ .

پسر مرزا محمد سلطان و مرزا محمد سلطان پسر مرزا عبدالہادی بیگ

وبعد هذا لا أعلم أسماء آبائی المتقدمین .ولٰکنّی قرأت فی بعض

وبعدازاں مرا علمے نیست کہ درطبقہ برتر ازیں نامہائے بزرگان من بودندلیکن من دربعض کتابہائے

کتب فیها تذکرةُ آبائی أنهم کانوا من سمرقند ، و کانوا من بیت

کہ درآنہاذکر برزگانِ من بود خواندہ ام کہ ایشاں بلحاظ اصل ومنبع خودازسمرقندبودہ اند۔واز

السلطنة والإمارة، ثم صُبّت علیهم المصائب فظعنوا عن بلدة

خاندان سلطنت وامارت بودند۔بازبرایشاں مصیبت ہا نازل شدہ پس کوچ کردند از زمین خانۂ خود

دارهم وإلْفِهم وجارِهم، حتی وصلوا إلی هذه الدیار، وأناخوا بها

و از دوستان خود و ہمسایان خود تااینکہ دریں ملک رسیدند و دریں مرکبہائے

﴿۸﴾ مطایا التَسْیار، مع رفقةٍ من خَدَمِهم وإخوانهم وأحبابهم و

سیرخودرابخوابانیدندوایں سفراوشاں بودبچند ہم سفراں از خادمان خود و برادران خود و دوستداران خود

أعوانهم .ثم قصدوا أن یعتمروا مَلِکَ الهند "بابر"، ویسألوا عنه

ومددگاران خود بازقصدکردندکہ زیارت کنند بادشاہِ ہند بابر را ازو بخواہندکہ درسلسلہ

أن یُدخِلهم فی أکابر، فوجدوا ما قصدوا من فضل اللّٰه الرحیم

اکابرمصاحبین خود اوشاں را داخل کند۔پس ہرچہ خواستند بفضل خداتعالیٰ یافتند۔

وانتظموا فی أمراء هذا المَلِکِ الکریم .ثم بدء لهم أن یتخذوا
و درسلک امراء آں بادشاہ منسلک شدند۔باز در دل ایشاں آمد کہ ہمیں ملک را
وطنهم هذه الدیارَ، وأُعطوا قُرٰی کثیرة من السلطنة المُغلِیّة
وطن خودبگردانند و ازسلطنت مغلیہ دیہات
والأملاکَ والعَقارَ، ونسوا أیام الغربة والهموم والأفکار .و
واملاک بسیاریافتند۔و ایام غربت را و نیز ہمہ ہم و غم را فراموش کردند و
بینا هم فی ذالک إذ قُلِّبَتْ أمورُ السلطنة المُغلِیّة، وظهر الفساد
اوشاں دریں حالت بودند کہ سلطنت مغلیہ زیروزبر شد و در سرحدہا فساد
فی الثغور، وما قدَر الدولةُ أن تُحامی عن الرعایا تطاوُلَ المفسدین
پدیدآمد و دولت مغلیہ را طاقت نماند کہ رعایا را از تطاول وا رہاند
والخُلْسةَ، وکثُر سفکُ الدماء وبَتْکُ الرقاب، ونهبُ الأموال و
وکثرت خونریزیہا و گردن زدن و غارت مال و
هتکُ الحجاب، واستصعبَ الانتظام، وزادت الکروب والآلام .
ہتک پردہ پدید آمد و انتظام مشکل شد و بےقراری ہا زیادت گرفت
فترَک الدولةُ المغلیة هذا القدرَ من المملکة، وخُلِّصَ أعناقُ
پس ناچار دولتِ مغلیہ ایں قدر ملک را بگذاشت۔و گردن ہائے
أمراء هذه الدیار مِن رِبْقة الإطاعة، وصاروا کطوائف الملوک
امیران ایں دیار از رسن اطاعت شاں خلاص شدند و او شاں ہمچوطوائف الملوک
غیر تابعین لأحد من دول، والمختارین فی الحکومة .ففی تلک الأیام ﴿۹﴾
شدند وہیچ دولت راتابع نبودند وحکومت بااختیار مے داشتند پس دریں ایام
رجعتْ إلینا دولتُنا المفقودة إلی أیام، وکنّا نرمی عن قوس المِراح
دولت مفقودہ ما رجوع کرد وما از کمال شادی نشانہ فرحت ہا

إلى غرض الأفراح بأمن وسلام، وعِشْنا عيشة السرور والراحة
می زدیم و بامن و سلامتی و بہ زندگی سرور و خوشی بسر می بردیم
ولبثنا علٰى ذالک إلى مدّة أراد اللّٰه ذو الجلال والعزة .ثم طلع
ومابریں حالت تابوقتے قائم بماندیم کہ خدائے ذوالجلال بخواست باز
نجمُ إقبالِ مشركي الهند الذين سُمّوا بالخالصة فعصفتْ بنا
ستارۂ اقبال مشرکین ہندیعنی قوم سکھاں طلوع کرد پس در آں روزہا تندہوائے
ريحُ الحوادث في تلک الأيام، وقُلِعَ ما خيّمْنا بصراصرِ جَور
حوادث برما وزید و آں ہمہ خیمہ ہا کہ ما زدہ بودیم بیادہائے سخت
هذه الأقوام، وصار الأمن محرّمًا كصيدِ حَرَمِ البيت الحرام.
ایں قومہا از جا بر کندہ شد۔ و امن بر ما چناں حرام شد کہ شکار خانۂ کعبہ
ونبَذْنا عُلَقَنا وعلاقتنا بالاضطرار، وخلَسها الخالصةُ بقدر اللّٰه
وبمجبوری ہمہ علاقہ ہائے ملکیت وحکومت خودرا بگذاشتیم وسکھاں آں ہمہ ملکیت ہائے مارابحکم قادر
القهّار، فزَمَّ آباؤنا نُوق نفوسهم بزمام الاصطبار، وما كادوا
قہار از ما ربودند۔پس پدران ما شترمادہ نفس ہائے خود را زمام صبر در دہن کشیدندوبزرگان ما
يُعجَزون من المشركين في حروبهم ولكن القدر أعجزَهم وكان
چنیں نبودند کہ درجنگ ہاازمشرکان مغلوب شوندلیکن ارادۂ الٰہی اوشاں راعاجز کرد و دریں
في ذالک عبرة لأولي الأبصار .وكذالک صُبّت على آبائنا المصائب
دانشمنداں راسبق عبرت بایدگرفت۔وہم چنیں بر پدران ما مصیبتہا ریختند
وتواترت النوائب، حتى انتهى الأمر إلى أنهم عُطّلوا من إمارتهم
وحادثہ ہا پے درپے آمدندتا آنکہ کاربجائے رسید کہ اوشاں را از فرمان فرمائی و رعیت داری
وسياستهم، وأُخرجوا من دار رياستهم .فَلبثوا في دار غربتهم ﴿۱۰﴾
معطل کردند وازدار ریاست خود اخراج کردہ شدند۔پس درجائے بے وطنی قریباً

إلى مدّة نحو ستين أعوام ، حتى إذا ماتت الأعداء الذين وقعتُ
شصت سال عمر بسر کردند تا بوقتیکہ آں مردم بمردند کہ باوشاں جنگ ہا کردہ بودند
بهم محاربات، وجهِل الناسَ حقيقةَ الواقع، رجعوا إلى الوطن متوارين
ومردم آں واقعات رافراموش کردند انگاہ سوئے وطن خودمراجعت کردندو پوشیدہ بماندند
مستورين، بما كانت الخالصة قوما ظالمين جاهلين. يسفكون
چراکہ قوم سکھاں قومے ظالم و جاہل بود۔ و بر ادنیٰ لغزشے
الدماء على أدنى عثار، ولم يكن أمن من أيديهم لا في ليل
خون مے کردند۔ و از دست ایشاں امن نبود نہ درشب
ولا في نهار. وإذا انقضٰى عهد الدولة الخالصة، وجاء عهد
ونہ در روز وچوں عہد دولت خالصہ منقضی شدہ
الدولة الإنكليزية، نُجّينا من تلك المصيبة، ولم يبق إلا قصص
حکومت انگریزی شد ما ازیں ہمہ مصیبتہا رستگار شدیم وازاں گروہِ ظالماں صرف
من تلك الفئة الظالمة، وحُفظت بهذه الدولة العادلة أعراضُنا
داستان ہا بماندند وبایں دولت عدل پسند آبروہائے ما
ودماؤنا وأموالنا، ونسينا كلَّ ما جرى علينا في الأيام الخالية .و
وخونہائے ما ومالہائے ما محفوظ شدند وہرچہ بر ما درعہد سکھاں گذشتہ بود ہمہ فراموش کردیم
لا شك أن هذه الدولة مباركة لمسلمي هذه الديار وقد
وہیچ شک نیست کہ ایں دولت برطانیہ برائے مسلمانان مبارک است و
أعطتْ كلَّ ديانة ومِلّة حريةً تامّة من غير الإكراه و
ہر مذہب را کامل آزادی بخشیدہ است و ہیچ اکراہ و جبر نمی کند
الإجبار، فنشكر الله ونشكر هذه الدولة، فإنا نُقلنا به إلى
پس شکر خدا بجا می آریم وشکرایں دولت می کنیم کہ بذریعہ او از آتش

الجنة من النار. بيد أن القسوس قد انتبذوا الحق ظِهْرِيًّا. و
بباغ وبستاں نقل کردیم۔آرے ایں ست کہ پادریان حق را پس پشت انداختہ اند۔وہرچہ
﴿۱۱﴾ لَمّا يأتوا فيما دوّنوه إلا أمرًا فَرِيًّا .وقد جمعتُ همومهم على
نوشتہ اند بجز افترا درو ہیچ چیزے نیست۔ وہمتہائے پادریاں بر معدوم کردن
إعدام الإسلام، وقلعِ آثار سيّدنا خير الأنام .يدعون الناسَ إلى
اسلام مجتمع است و می خواہند کہ نشانہائے سیدما بہترین خلق معدوم کنند۔مردم را سوئے
اللّظٰى والدَرَك، ناصبين شَرَكَ الشِرْكِ .ويقولون إن المسيح
آتش سوزاں می خوانند و دام شرک گستردہ اند و میگویند کہ مسیح ابن مریم
ابن مريم جمَع فى نفسه سِرَّ الناسوت واللاهوت☆ وإنْ هم إلّا
جمع کردہ است درنفس خود را زِ ناسوت و لاہوت را و ایشاں رابہ مسیح چہ کار
عُبّاد الطاغوت .والذين قبلوا دينهم من أهل الإسلام، وارتدّوا
ایشاں پرستش طاغوت می کنندوآناں کہ ازاہل اسلام دین او شاں راقبول کردند و دین نبی
من ملّة سيدنا خير الآنام، فهم يوجدون فى هذه البلاد فى
صلی اللہ علیہ وسلم بگذاشتند او شاں دریں بلاد قریب ہشتادہزار
زهاء ثمانين ألفًا أو يزيدون، وهم يسبّون نبيَّنا صلى اللّٰه
یاازیں زیادہ یافتہ می شوند و او شاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دشنامہا می دہند

☆ قداصروا على انه صلب المسيح ونجّاالمؤمنين به هذاالذبيح وقالوا ان اللّٰه لما
بریں اصرار می کنند کہ مسیح مصلوب شدوایمان آورندگان خودرااین ذبح شوندہ بہ صلیب یافتن خودنجات داد
اراد ان ينجّى الناس من جهنم انزل ابنه وكلمته وتجسّد اللاهوت تالّه الناسوت
ومیگویند کہ چوں خداتعالیٰ خواست کہ مردم رااز جہنم نجات دہد پس پسر خودو کلمہ خودرانازل کردوالوہیّت مجسم گشت وبشریت
وصُلب ولُعن ودخل جهنم ابن اللّٰه ولبث فيهاالٰى ثلٰثة ايام و وزر وازرة المجرمين. منه.
جامۂ خدائی پوشید و پسر خدادر جہنم داخل شدوآنجا تا سہ روز بماند وبارِ مجرماں برخود برداشت۔منہ

علیه وسلم ویشتمون، ویکیدون ما یکیدون ویریدون أن

و از انواع اقسام فریب ہا می کنند و می خواہند کہ

یهُدّوا بُرُجَ الإسلام ویهدموه، ویتسلّقوا فیه مفسدین و

برج اسلام را منہدم کنند و برائے استیصال اندرون ایں برج بیایند ومسلماناں را

یُسلِّموه .وإن القسوس قد خرجوا عن العدّ والإحصاء.و

ازاں برج بیرون کنند۔و پادریاں از عدد و شمار خارج شدہ اند و در مقدار ہیچو

بلغوا عدیدَ الحصی، وما بقی من بلدة و لا قریة إلا نُصِبتْ

سنگریزہ ہا شدند و ہیچ شہرے و دہے باقی نماند کہ دراں خیمہ ہائے

خیامهم فیها .ما وجدوا کیدًا إلّا استعملوه، وما مکرًا إلا أظهروه

ایں مردم نباشند۔ہیچ فریبے نیافتند کہ استعمالش نکردند وہیچ مکرے ندیدند کہ ظاہر

واستحرّتْ حربهم، وکثُر طعنهم وضربهم .وآرَوا مکائد لم یُر ﴿۱۲﴾

نہ کردند۔وجنگ شاں گرم شد وضرب وطعن شاں بکمال رسید وآں مکرہانمودند کہ مثل آں

مثلها فی الأوّلین، ولم یوجد نظیرها فی العالمین .ورأی اللّٰه

دراولین و آخریں یافتہ نمی شود۔ و خداتعالیٰ دید کہ

أن المسلمین لا یستطیعون أن یبارزوا أحزابهم، ورأی فیهم

مسلماناں تاب مقابلہ ایشاں نمی توانندآورد و دید کہ مسلماناں

ضعفًا أصابهم، فرتَّب فضلًا مِن عنده فی مقابلة هذه الأفواج

کمزور ہستندپس بمقابلہ ایں فوجہائے زمینی محض بفضل خود فوجے

الأرضیة أفواجًا فی السماء ، وأنزلَ مسیحَه الموعود لیکسر صلیب☆

برآسمان طیار کرد۔ومسیح موعود خود را از آسماں برزمیں فرود آورد تاصلیب

☆الحاشیة

قد جاء فی الأحادیث أن المسیح الموعود یکسر الصلیب، ویُرٰی فی کسره

در احادیث آمدہ است کہ مسیح موعود صلیب را خواہد شکست۔و در شکستن آں

الأعداء. وإن هذا الكسر ليس بسيف ولا سِنان، كما زعَمه فريق
دشمنان را بشکند۔ وایں کسر صلیب بہ سیف و سنان نیست چنانکہ زعم بعض
من عُميان، بل الكسر كله بدليل وبرهان، وآيات من السماء
کوران است بلکہ تمام اقسام شکستن بدلیل و برہان ونشان وحجت ہائے باشد کہ
وسلطان .ولا يُستعمل سبب من أسباب الأرض ولا يؤخذ سلاح
بردلہا تسلط کنند۔ و ہیچ سببے از اسباب زمین استعمال نخواہدشد و نہ ہیچ سلاح
من أسلحة هذا العالم، وينزل الحق ليُعدِمَ الباطل بسلاح لا يراه
ازاسلحہ ایں عالم گرفتہ شود و حق نازل خواہدشدتاباطل رابآں سلاحی معدوم کند کہ
الخَلق، وكان هذا مقدّرًا من بدو الزمان، ومكتوبًا في كتب النبيين
خلق آنرا نمی بیند و از ابتدا ہمیں مقدر بود۔ و در کتب پیغمبراں مکتوب بود
ومَن خالفه فقد عصى وصايا المرسلين .ولا يأتي المسيح محاربًا
وہرکہ مخالفت کند پس او وصیتہائے رسولاں را مخالفت کردہ است۔ومسیح دریں حالت ہرگز
بالأسنّة والسهام والمرهَفات، نعمْ، يأتي بعجائب الخوارق
نیاید کہ بانیزہ ہا و تیرہا وتیغہا جنگ کنندہ باشدآرے بعجائب خوارق و نشانہا
﴿۱۳﴾ والآيات .ومن علاماته أن تسمعوا عند وقت مَجيئه
آمدن او ضروری است و از علامات او ایں است کہ شما نزد آمدن او خبرہائے جنگ ہا
أخبارَ المحاربات، ثم تسكُت الدول كلها ويميلون إلى المصالحات.
خواہیدشنید۔باز ہمہ دولت ہا خاموش خواہندشد و سوئے مصالحات باہمی رغبت خواہندکرد

بقية الحاشية:

الأعاجيب، وفهّمني ربّي أنّ كسر المسيح ليس بالمحاربات، بل يضَع الحروبَ
عجائب ہا خواہد نمود و خداوند من مرا فہمانیدہ است کہ شکستن مسیح بجنگ ہا نخواہد بود بلکہ او
كلها ويكسر ما بُني على الصليب بالآيات .منه
خاتمہ جنگ ہا خواہد کرد وقریب باشد کہ در دنیا ہیچ جنگے نماند وعقائد صلیبیہ را بہ نشان ہا شکست خواہد داد۔منہ

ولا تبقى حرب في الأرض ولا غلبة الفتن والبدعات، وتميل
وہیچ جنگے در زمین نخواہد ماند و نہ فتنہ ہا وبدعات را غلبہ بماند و نفوس انسانی
النفوس إلى التقوى بعد كثرة المعاصي وظلمة شديدة على
بعد کثرت معاصی و تاریکی شدید بر زمین
وجه الأرض وميل النفوس إلى السيّئات .وإنكم ترون اليوم كيف
ومیل سوئے بدی ہا سوئے پرہیزگاری میل خواہند نمود۔وامروزشما می بینید کہ چگونہ
تراءتْ عساكر الإلحاد، وظهرت رايات الفساد، وتجلّى على القلوب
لشکرہائے الحاد ظاہر شدہ اند وعلم ہائے فساد بظہورآمدہ اند۔و بر دلہا تخت ابلیس
سريرُ إبليس، وأشاع أهلُه المكرَ والتلبيس، ونعَرتْ كُوساتُه
متجلی شدہ است و اہل اومکر وتلبیس را شائع کردہ اند وآواز طبلہائے شیطان بلندشدہ
وصاحت من كل طرف بُوقاتُه، وجالت خيوله، وسالت
وبوق اواز ہر طرف شورافگندہ۔ واسپ ہائے او در جولان اند۔ و سیل ہائے
سيوله .وترون بحور الفتن متموّجة، وآفات الأرض في
رواں ہستند و می بینید کہ دریاہائے فتنہ درموج اند و آفتہائے زمین در
ظهورها متوالية، وكثُرتْ أحزاب الفاسقين، وقلّت جماعة
ظہورخود پے در پے ہستند۔وگروہ ہائے فاسقان بسیارشدہ اند۔وجماعت پرہیزگاران کم شدہ
المتقين.والذين قالوا إنا نحن على دين اللّٰه الإسلام، أماتَ
است و آناں کہ میگویند کہ مامسلماناں ہستیم بمیرانید
قلوبَ أكثرهم سمُّ الاجترام، فما بقي في أكُفِّهم إلا اسم
دل اکثر او شاں را زہر ارتکاب جرائم پس درکفہائے شاں بجزنام دین
الدين وصاروا كالأنعام .واستبدلوا الخبيثاتِ بالذى هو من
چیزے نماندہ وہمچو چارپایاں شدہ اند۔وبعوض چیزہائے پاک چیزہائے پلید راگرفتہ اند

الطيبات، وغشّوا طبائعهم بغواشي الظلمات، وأعرضوا عن ذكر
یعنی پاک از دست دادہ و ناپاک را در بدل او گرفتہ و طبیعتہائے خود را در پردہ ہائے تاریکی پوشانیدہ اند و ازیں کہ
اللّٰه بتوجُّههم إلى العالم السفلي والشهوات .فلمّا أعرضوا عن
توجہ شاں بعالم سفلی و شہوات شدہ است از ذکر الٰہی اعراض کردہ اند۔ پس ہرگاہ کہ از
﴿۱۴﴾ جناب الحق ركدتْ نفوسهم، وانجذبتْ قريحتهم إلى الزخارف
جناب باری اعراض کردند نفسہائے شاں از ترقی باز ماندند و محبت شاں بسوئے اشیاء مادیہ
الدنيوية والمُقتنيات المادّيّة لمناسبتهم بالخبيثات، واشتدَّ
منجذب شد چرا کہ او شاں را باچیزہائے خبیث مناسبت بود و
حرصُهم ونَهْمتُهم وشغفُهم بها وألقاهم شُحُّ نفوسهم في
حرص و آز و رغبت شاں سوئے آں خبیثات بدرجہ نہایت رسید و شدت مرض نفسہائے شاں ایشاں را
السيئات، وتمايلوا على الدنيا وزخارفها الفانيات، وكلما استكثروا
در بدیہا انداخت۔ و بر دنیا و زینتہائے فانیہ دنیا سرنگوں شدند و چندانکہ در دنیا زیادت طلب
فيها وازدادحرصهم عليهاوشُحُّهم بهارجعواخائبين غيرفائزين إلى المرادات.
کردند و حرص و طمع در آں زیادت کرد ہمچناں ایشاں را نامرادیہا و ناکامی ہا پیش آمد و انجام کار
وما كانت عاقبةُ أمرهم إلّا الضنك في المعيشة، وانتياب الأذى
شاں تنگی رزق و بر جاں ورود و رد بعد از درد بود
على المُهْجة .وما نفَعهم كذبُهم وكيدهم وصخبهم لدنياهم
و دروغ ایشاں و مکرایشاں و فریاد و بانگ ایشاں برائے دنیائے ایشاں ہیچ نفع ایشاں را
واستأصل اللّٰه الراحةَ من قلوبهم، وأزال اضطجاع الأمن من جنوبهم
نہ بخشید۔ و خدا تعالیٰ از دل او شاں آرام را برکند و خفتن امن از پہلوہائے شاں دور کرد
وتركهم في أنواع الغمّ والتشوّشات، مع التغافل من الدين
و ایشاں را در گوناگوں غم و تشویشات باوجود تغافل در امر دین و گمراہی ہا بگذاشت

والضلالات، وما بقي لهم ذوق في المناجاة، و لا تلذُّذٌ في
نہ ایشاں را در دعاہا ذوق ماند و نہ درپرستش لذتے
العبادات. فحاصل الكلام أن الناس في زماننا هذا قد انقسموا
ماندہ پس حاصل کلام این است کہ مردم در زمانہ منقسم بر دو قسم اند
إلى قسمين، ولِحق كلَّ قسم مرضٌ بقَدَرِ ربّ الكونَين. فالقسم
و ہرقسمے را بمشیت خدا تعالیٰ مرضے لاحق گردیدہ ۔پس قسم اول
الأول قوم النصارٰى، و تراهم للدنيا كالسكارٰى وفي عبادة
قوم نصاریٰ است ومی بینی کہ ایشاں ازبرائے دنیا ہمچوکسے ہستند کہ شراب خوردہ باشد و در
المخلوق كالأُساري، والقسم الثاني..... المسلمون الذين يقولون
پرستش مخلوق ہمچو قیدیان ہستند و قسم دوم آں مردمان ہستندکہ مے گویند کہ
إنّا نحن مؤمنون، وما بقي في أكثرهم حَلاوةُ الدين والإيمان. و ﴿۱۵﴾
مامسلمان ہستیم و در اکثر اوشاں شیرینی ایمان نماندہ و
لا علمُ كتاب اللّٰه القرآن .وبعدوا من أعمال البرّ وأفعال الرشد
نہ از علم قرآن شریف چیزے باقی ماندہ و ایشاں ازعملہائے نیکی وکارہائے رشدوصلاح دورافتادہ
والصلاح، وانتقلوا من سبل الفلاح إلى طرق الطلاح .وعادَ
اند۔ و از راہہائے نجات سوئے طریقہ ہائے تباہی منتقل شدہ اند۔ واخگرشاں
جمرُهم رمادًا، وصلاحهم فسادًا . وركنوا إلى الدنيا الدنيّة
خاکستر شدہ۔ و نیکی شاں بفساد مبدل گشتہ و سوئے دنیائے ناچیز میل کردہ اند
وركدوا بعد جريهم في أماكن الخير لإرضاء حضرة العزّة.
وبعدازاں کہ درمکانہائے خیراز بہر رضامندی باری تعالیٰ رواں بودند۔ازاں ہمہ نیکی ہا بازماندند
وتركوا سِيَرًا إبراهيمية، واتبعوا سبلا جحيميةً . وصاروا لإبليس
وسیرتہائے ابراہیمی را بگذاشتند و سیرتہائے جہنمی اختیارکردند و مر شیطان را

كالمقرَّنين في الأصفاد، والمقوَّدين في الأقياد .خرّبوا بأيديهم
اسیران شدند کہ در بند ہائے مضبوط بہ تمام تر تشدد بستہ و در قید ہا کشیدہ شدہ اند۔ مسجد ہائے خدا تعالیٰ را
مساجدَ اللّٰه لترک الصلاة، و لم يبق في أعينهم جاهُ الأذان و
از جہت ترک صلوٰۃ بدستہائے خود خراب کردہ اند و عزت بانگ نماز و عزت خوانندگان سوئے
عزّةُ الدُعاةِ لِما سمعوا صوتَ المؤذّنين ثم ما حفدوا إلى المساجد
نماز در چشم شاں ہیچ نماندہ چرا کہ بانگ را شنیدند باز برائے نماز نہ شتافتند
للعبادات .يكذبون ولا يخافون، ويخانون ولا يتقون، ويقرُبون
دروغ می گویند و نمی ترسند و خیانتہا می کنند و تقویٰ نمی ورزند۔ و
حرماتِ اللّٰه ولا يجتنبون، ويفسُقون ولا يمتنعون .مُلئت
محرمات خدا را ارتکاب می ورزند و پرہیز نمی کنند و بدکاری ہا می کنند و باز نمی آیند۔ شکمہائے شاں
بطونهم من الحرام، وألسنُهم لُوّثتْ بأكاذيب الكلام، وتزني
از حرام پُر ہستند۔ و زبان ہائے شاں بدروغ آلودہ ۔و چشمہائے ایشاں
أعينهم ولا يخشون قهر اللّٰه العلّام .وقد صاروا أعوانًا لأهل
زنا می کنند و ایشاں از خدائے داننده نمی ترسند۔ و بباعث بدکاریہائے خود اہل کفر را
الكفر بسوء أعمالهم، وأرضَوا الشيطان بضلالهم .رُفعت
مددگار گردیدہ اند۔ و بگمراہی خود شیطان را راضی کردہ در ایشاں
من بينهم الأمانة، وضاعت الديانة .وما بقي من معصية ﴿۱۶﴾
نہ امانت ماندہ نہ دیانت۔و ہیچ گناہے باقی نہ ماندہ کہ
إلا ارتكبوها، وما من جريمة إلا ركبوها .وتركوا القرآن وما
ارتکاب آں نہ کردند۔و ہیچ جرمے نبودہ کہ بعمل نیاوردند و قرآن و وصایائے او را ترک
دعا إليه، وتبعوا الشيطان وما أغرى عليه .وصاروا كاليهود
کردند و شیطان و ترغیبات او را پیرو شدند و ہمچو یہوداں

قردة خاسئين، بعد ما كانوا أُسودًا عادين .فلأجل ذلک ذاقوا
بوزنہ ہائے راندہ واز حق دور گشتہ شدند بعد زاں کہ ہمچو شیراں بودند۔ پس از ہمیں سبب ذلت را بعد از
الذلّة بعد العزّة، وضُربت عليهم المسكنة بعد أيام الدولة.
عزت چشیدند و ناداریہا بر ایشاں زدند بعد زانکہ صاحب دولت بودند
وذالک جزاءُ قلوب مقفّلة، وأثامُ صدور مغلقة من ربّ
وایں پاداش آں دلہاست کہ بر ایشاں قفل زدہ اند وسزائے آں سینہ ہاست کہ در ہائے شاں بستہ
العالمين.يا حسرةً على هؤلاء المسلمين.إنهم تركوا الدين لدنياهم
اند۔ اے حسرت بریں مسلماناں کہ ایشاں دین را از بہر دنیا ترک کردہ اند
وآثروا هذه الدار على عقباهم، وأحبّوا الفساد، وعادَوا الصدق
و ایں خانہ را بر عقبیٰ اختیار کردند۔ و فساد را دوست داشتند و راستی و درستی را
والسَّداد، ونسوا نموذج قوم افتتحوا بالشهادة بكمال الانقياد
دشمن گرفتند۔ و نمونہ کسانے را فراموش کردند کہ بکمال اطاعت شربت شہادت چشیدند
وذبحوا نفوسهم بالمحبّة والوداد، الذين سقَوا بستانَ الملة
وجان ہائے خود را از محبت و وداد ذبح کردند۔ آناں کہ باغ ملت را بخونہائے خود آب دادند
بدماء هم، وهدموا بنيان وجودهم لإرضاء بَنّائهم .والذين
و بنیاد وجود خود را برائے خوشنودی بانی خود مسمار کردند۔ و آناں کہ
تَلطّخوا بأدناس الدنيا ورجزها وقذرها، أولئک قوم كثروا في
بآلائشہائے دنیا و ریمہائے آں وپلیدی ہائے آں آلودہ شدہ اند۔ ایں مردم دریں زمانہ بکثرت اند
هذا الزمان، وإنّهم فقدوا تقواهم وأغضبوا مولاهم بأنواع
واینا ں تقویٰ را گم کردہ از گنہ ہائے گوناں گوں مولائے خود را بغضب
العصيان .وترى كثيرًا منهم شغَفهم حبُّ الأموال والأملاک
آوردند۔ و بسیار کس از ایشاں بینی کہ محبت مال و املاک و زنان در دل شاں

﴿۱۷﴾ والنسوان، وأقسى قلوبَهم لوعةُ الفضّة والعِقْيان، ودسّوا نفوسهم
فرو رفتہ است و دل ایشاں را عشق سیم و زر سخت کردہ۔ونفسہائے خود را
بهمومها بعد ما جلّتْ مطلعَها نورُ الإسلام والإيمان .وإذا رأوا
بغم دنیا در خاک پنہاں کردند بعدزاں کہ نوراسلام وایمان مطلع آنہارا روشن کردہ بود۔
بعض أمور دنياهم غيرَ المنتظمِ أخَذهم الضجَرُ بالكَظْم، ولا
و اگربعض امور دنیائے خود راغیرمنتظم بیابند چنداں بے قراری ایشاں راگیرد کہ برآمدن نفس
يبالون دينَهم ولو يُهَدّ أركانه وتُهدَّم جدرانه .ويكرهون أن
مشکل گردد و پروائے دین ہیچ ندارند اگرچہ کرانہ ہائے آں شکستہ شوندودیوارہائے آں منہدم گردندوکراہت
يُظهِروا على أبدانهم شِعار الإسلام، ويحبّون أن يلبسوا لباس
می کنند کہ بر بدن ہائے خود لباس اسلام ظاہرکنندودوست می دارند کہ لباس اہل کفر
أهل الكفر وعَبَدة الأصنام .تركوا فريضة الصّلٰوة وصيام رمضان
و بُت پرستاں بپوشند۔فریضۂ نماز و روزہ ہائے رمضان ترک کردہ اند
ولا يحضرون المساجد وإنْ سمعوا الأذان، بل يكره أكثرُ ذى مَخِيْلة
وبمسجدہا نمی روند اگرچہ بانگ نماز بشنوند بلکہ اکثر متکبراں کراہت میکنند کہ
أن يبرُزوا للتعييد، وما ترٰى فيهم مِن سُننِ العيد إلّا
برائے نمازعید بیرون آیند۔وازسنت ہائے عیداسلام ہیچ چیزے درایشاں نہ بینی بجز
لبس الجديد .وترى أكثرَهم اعتضدوا قِرْبةَ الملحدين.
نو جامہ پوشیدن واکثرے را از ایشاں بہ بینی کہ مشک ملحداں بہ بازوآویختہ اند
واستقادوا لِسِيَرِ الكافرين .وحسبوا أن الوُصلة إلى الدولة
وسیرت کافراں را رہبرخود ساختند و خیال کردند کہ وسیلہ سوئے دولت
طُرق الاحتيال والاختيال والإباحة، وأفتاهم فكرهم بأن الفوز
طریقہ ہائے حیلہ گری وطرز نازونخوت وبے قیدی است وفتویٰ داد دلہائے اوشاں کہ کامیابی

فی المکائد، فیستَقْرُونها ویرصُدون مواضعها کالصائد. و
درمکرہاست پس تلاش مکرہامی کنند وہمچو شکاریاں منتظر موقعہ آں می باشند۔ومنجملہ شاں
منهم قوم یستَوْکِفون الأکُفَّ بآلوعظ والنصیحة کالعلماء. و ﴿۱۸﴾
قومے ہست کہ چکیدن مے خواہند دستہا را بذریعہ وعظ و نصیحت ہمچو علماء و
یطلبون الصید بتقمُّص لباس الفقهاء، ویأمرون الناس
در لباس فقہاء شکار مے جویند۔ و مردم را بہ نیکی
بالبرّ وطریق الصلحاء، وینسَون أنفسهم ویحسبون هذا
مے فرمایند و خود آں کار نمے کنند و می پندارند کہ ہمیں طریق
الطریق من الدهاء .لا ینقّدون أمور الدین بعین المعقول.
زیرکی است۔ سرہ نمی کنند امور دین را بچشم عقل
ولا یُمعِنون النظر فی مبانی الأصول، ولا یسلکون مسلک التحقیقات
ونظررابدقت و امعان درمبانی اصول دین خرچ نمی کنند۔بر راہ تحقیقات نمی روند
وما تجدهم إلا کالعجماوات، بل هم کالجمادات .ویُظهِرون الحلم
و نمی یابی ایشاں را مگر ہمچوچارپایاں بلکہ ہمچو شجر و حجر و حلم و رفق را
و الرفق کأنهم هُذّبوا بأخلاق النبوّة و الولایة، و إذا رأوا
ظاہر می کنند گویا ایشاں باخلاق نبوت و ولایت آراستہ اند۔ و چوں می بینند
أن استعطافهم لا یُکدی رجعوا إلی الإغلاظ والشکایة.یُؤثِّمون
کہ از نرمی ہیچ نفعے وحظ نفس حاصل نشد بدگفتن و شکایت کردن رجوع می کنند۔بگناہ
الأبرار، ویکفِّرون الأخیار، ویفسِّقون الصلحاء الکبار، ویجهِّلون
نسبت می کنند نیکاں را وبکفر منسوب می کنند اہل صلاح ورشد را و نسبت بجہالت می کنند
قومًا یکمِّلون الأنظار، مع أنهم کغمرٍ جاهل .ما یعلمون ما
آناں راکہ درعلوم نظرشاں کامل است باوجودیکہ ایشاں خودناداناں اند و نمی دانند کہ اسلام

الإسلام، ثم يضَعون مِن الذين أوتوا العلم، ويحسبون أنهم
چیست باز از درجہ مے افگنند اہل علم را و گمان مےکنند کہ او شاں
هم العلماء العظام .يَرُودون في مسارح لمحاتهم.مَن
خود علمائے عظام اند۔طلب مےکنند در چراگاہِ انظار خود کسے را کہ پُر کند
﴿۱۹﴾ يَملأ وِفاضَهم بعد سماع كلماتهم، ويُضمِرون عند مسائح
توشہ دانہائے ایشاں را بعد شنیدن کلمات ایشاں و در دل مے دارند در جا ہائے رفتن
غدواتهم مَن يزيد عددَ دُريهماتهم .يخوّفون الناسَ بزواجرِ
اوائل صبح خود کہ شخصے پیدا شود کہ عدد درہم ہائے قلیل ایشاں زیادہ کند۔مردم را بزجرہائے وعظ خود
وعظهم، ولا يخافون اللّٰه بلفاظة لفظهم .يسُرّون أخلاطَ
مےترسانند۔و از خدا نمی ترسند کہ از دہان شاں چہ مے بر آید مردم مجتمع را
الزُمَر بإنشاد أشعار، و يبُوحون إليهم عند خاتمة الوعظ
بخواندن شعرہا خوش مےکنند و ظاہر مےکنند بر ایشاں وقت ختم وعظ
بحاجات وأوطار، ليفرّجوا غُمّتهم بدرهم ودينار .ويدلِفون
حاجات خود را تا اندوہ ایشاں را بدرہم و دینار دور کنند۔ و سوئے امراء
إلى الأمراء، ويُظهِرون عليهم أنهم من أكابر العلماء، وأسبغ
مےروند و بر ایشاں ظاہر مےکنند کہ ایشاں از اکابر علماء ہستند و خدا
اللّٰه عليهم من علم الحديث والقرآن، والناسُ يستَكِفّون
ایشاں را علم قرآن و حدیث بطور کامل دادہ است۔ و مردم بر وقت
بهم الافتنان بمكائدِ عَبَدة الصلبان، ثم يشيرون إلٰى أنهم
فتنہ اندازی پادریان از ایشاں مدد کافی مے یابند۔ باز سوئے ایں اشارہ مے کنند کہ
من حُماة الملّة ومن الذين بذلوا مالهم وهمّتهم في سبل الدين
او شاں ازحامیاں ملت ہستند وبرائے دیں مال وہمت خود صرف کردہ

لرضا الحضرة، وما بقِي لهم شغل إلّا الوعظ ليؤدّوا فريضتهم
و ایشاں را ہیچ شغلے جز ایں نماندہ کہ مردم را
وليهدوا الناس وليُرُوُوا غُلّتهم، وليس من سيرتهم ليُخلِقوا
ہدایت کنند و تشنگی ایشاں را بنشانند و عادت ایشاں نیست کہ نزد ہرکس آبروے خود
لكل أحدٍ ديباجتَهم، ويرفعوا إليه حاجتهم .فالحاصل أنهم
کہنہ کنند و حاجت خود پیش او برند۔ پس حاصل کلام ایں است کہ
يقولون كذا وكذا مكرًا وحيلةً، وقد يتفق أن رئيسًا يرسُم
اوشاں ایں چنیں سخنہا از راہ مکر وحیلہ جوئی میگویند گاہے اتفاق مے افتد کہ رئیسے برائے ایشاں
لهم وظيفةً، أو يعطي لهم صلةً، لما وجَد هم كالسائلين الباكين. ﴿۲۰﴾
وظیفہ مقرر میکند چرا کہ ایشاں را ہمچو سائل گریہ کنندگان مے یابند
فلا شك أن هذه العلماء قد انتهوا في غلوائهم، وسدروا
وہیچ شک نیست کہ ایں علماء در تجاوزہائے خود از حد تجاوز کردہ اند۔ و در پندار خود
في خيلائهم، وأصرّوا على جهلاتهم، ولوّنوا الناس بألوان
بیباک شدہ اند و اصرار کردند بر امور باطلہ خود و مردم را برنگ ہائے امور باطلہ خود
خزعبيلاتهم، وقد جاوز الحدَّ غيُّهم، وأهلك الناسَ بغيُهم.
رنگین کردند و گمراہی ایشاں ازحد درگذشت و ظلم ایشاں مردم را ہلاک کرد
إذا وعدوا أخلفوا، وإذا غضبوا أغلظوا، وإذا حدّثوا كذبوا .و
چوں وعدہ می کنند وعدہ خلافی می کنند وچوں خشمگین می شوند سخت می گویند و چوں سخن می گویند دروغ می گویند
نشَر نموذجَ السوء زَهُوُهم، وأضرَّ الحقّ لَهُوُهم .وأقسى قلوبَ
ونخوت ایشاں نمونہ بد را فاش کردہ است وبازیچہ ایشاں حق را ضرر رسانیدہ است ودلہائے مردم را
الناس سوءُ أعمالهم وقبحُ سيرتهم، بعدما عثروا على سريرتهم
بداعمالی وبدخلقی اوشاں سخت کردہ است پس زانکہ بر رازِ اندرونی شاں اطلاع یافتند

يجترؤن على السيئات بعزم صميم، كأنهم ليسوا بمَرْأى رقيبٍ
بر بدی ہا بعزم خالص جرأت می کنند گویا ایشاں درنظرگاہ خدائے نگہبان و داننده
عليم .زلّتْ أقدامُهم، وأوبقَ الناسَ أقلامُهم، وتغيّرَ حالُهم.
نیستند بلغزیدند پائ ہائے ایشاں وہلاک کرد مردم را قلمہائے ایشاں وحال شاں متغیر گشت
وكدِر زلالُهم .ما يأخذهم ندمٌ مع كثرة الذنوب.ويرصُدون
وآب صافی شاں مکدر شد۔باوجود کثرت گناہاں پشیماں نہ می شوند وباوجود نکردن تخمر یزی امید
المزرعة مع عدمِ زرع الحبوب، لا ينتهجون مَهجّة الاهتداء
کشت می دارند طریق ہدایت را راہ خود نمی گیرند
ولا يعطفون على أحدٍ إلّا بطريق الرياء .قد كان فيما مرّ من
وبرمردم شفقت نمی کنند مگر بطور ریاکاری درزمان پیشین
الزمان أهواء كأهوائهم، ولٰكن ما خلا قوم من قبل في شباة ﴿۲۱﴾
ہوا و ہوس مثل ہوا و ہوس ایشاں ہم بودہ است مگر قومے پیش زیں نگذشتہ کہ درتیزی ظلم
اعتدائهم .يوقظهم اللّٰه فيتناعسون، ويجذبهم الحق فيتقاعسون.
برابر ایشاں باشد خدا او شاں را بیدار می کند پس بتکلف درخواب می روند وحق ایشاں رامے کشد
جمعوا التعصّب بأنواع غرارة، ولا يسمعون الحق كأنهم في
پس متاخر وپسترمی روند۔تعصبہا بانواع غفلت ہا جمع کردہ اند۔وحق رانہ می شنوند گویا ایشاں درغارے
مغارة، ولا يوجد فيهم شيء من بصيرة ولا بصارة .قد
ہستند ہیچ بصیرتے و بصارتے در ایشاں یافتہ نمی شد
هجم الشيطان عليهم مُواريًا عنهم عِيانَه، فانساب في عروقهم
شیطان برایشاں داخل شدہ بطریقے کہ ایشاں شیطان را ندیدہ اند۔پس داخل شد در رگہائے
وشرائِينهم وأغرى عليهم أعوانَه .لا يستطيعون أن يسمعوا
ایشاں وشریان ہائے ایشاں ومددگاران خود را بر ایشاں حرکت داد ہرگز طاقت ندارند کہ کلمہ حق را

كلمة الحقّ، فيثِبون وَثْبَ البَقِّ، ويزفِرون زفرةَ القيظ، ويُخاف
بشنوند پس ہمچو پشہا می جہند و دم می کشند ہمچو دم کشیدن گرمائے سخت۔ واندیشہ پیدا
أن يتميّزوا من الغيظ .ويُحَمْلِقون إلى من قال قولا يخالف
می گردد کہ اعضائے شاں از باہم جدا شوند وحملہ می کنند بر کسے کہ برخلاف رائے شاں سخنے گفت
آراء هم، ولو كان يواخي آباء هم .ترى هِمَمَهم عالية للدنيا
واگرچہ او از دوستان پدران ایشاں باشد۔ در امور دنیا ہمت ایشاں عالی خواہی یافت
الدنيّة، وترى احتدادَ بصرهم في الأفكار السفليّة، وأما
و در افکار سفلیہ چشم ایشاں تیز خواہی دید مگر
في أمر حماية الدين فقد خبتْ نارهم، وتَوارى أُوارُهم .
در امرِ حمایت دین پس آتش شاں فرونشستہ است وشدت گرمی شاں پوشیدہ شدہ است۔
يوافون الأمراء بالمداهنة، ويقعدون قُبالتَهم على لحم مشْوى ﴿۲۲﴾
ملاقات امیراں بمداہنہ می کنند و در مقابل آں مردم بر گوشت بریاں
وخبز سميذ للمؤاكلة، ولو كان من أهل البدعات والمعصية .
و نان سپید برائے خوردن می نشیند اگرچہ اوشاں از اہل بدعات ومعصیت باشند
ولا يخرج من أفواههم كلمةٌ تخالف آراء هذه الفئة.
و از دہن شاں چناں کلمہ نمی برآید کہ مخالف رائے ایں گروہ باشد
ويخالطونهم كالماء والراح بكمال الفرحة، ويمدّون أيديهم
و ہمچو آب و شراب بادشاں بکمال خوشی مے آمیزند و برائے مصافحہ بحالت
فرحين للمصافحة .فالحاصل أنهم يُرضُون أهل الدولة والحكومة
خوشی دستہائے خود دراز می کنند۔ حاصل اینکہ اہل دولت و حکومت ہا را
بلطائف الاحتيال، ويسجدون لكل مَن ملَك أمرًا ويتركون
بلطائف حیلہ ہا راضی مے کنند وکسے راکہ در دست او چیزے باشد سجدہ می کنند و

طريق الجدال .وأما الغرباء الضعفاء فيُداسون تحت أقدامهم.و

طریق جدال بگذارند لیکن غریبان وکمزوران زیر پاہائے ایشاں مالیدہ می شوند و

يُكفَّرون بأقلامهم .ولا يرون كُفرَ مَن يُجلَب منه ما يُقتنٰى.أو

بقلمہائے ایشاں کافر گردانیدہ می شوند وکفرآنکس نمی بینند کہ ازو امید حصول چیزے باشد یا

يُستَدفَعُ به الأذىٰ، فلا يسألون من ذا؟ ويقولون يا سيدى

ازو امید دفع آزارے باشد۔ پس آنجا نمی پرسند کہ ایں کیست۔ ومیگویند کہ اے جناب

أنت فُقتَ غيرك بمحامد لا تُحصَى .ويستَقرُون للقائه

تو از غیر خود بمحامد غیر متناہی فائق ہستی و برائے ملاقات او راہہا

الطُرُقَ، ويستفتحون الغُلَقَ، ولا يبرحون مكانه حتى يروا

می جویند۔ودرہائے بستہ راکشادن می خواہند۔واز مکان او جدا نمی شوند تابوقتے کہ او را

عِيانه، وإذا لقوا سلّموا راكعين، وكلّموا خاشعين .أولئك هم

نہ بینند وچوں دیدند خم شدہ او را سلام می کنند۔وکلام می کنند بکمال عجز وفروتنی۔ہمیں

﴿۲۳﴾ علماء السوء ، وأولئك هم الملعونون على لسان خاتم النبيين .

علماء بدہستند وہمیں کسانے اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر ایشاں لعنت کردہ است

يريدون عَرض الدنيا و لا يريدون الآخرة، وآثروا الحياة الدنيا

می خواہند مال و متاع دنیا را و نمی خواہند آخرت را و زندگی دنیا را اختیار کردند

واستيأسوا من يوم الدين.

و ازروز جزا نومید گردیدند۔

فالحاصل أنهم قوم يختارون كل طريقة يُرشَح بها إناء.

پس حاصل کلام این است کہ او شاں ہر طریق را اختیار می کنند کہ بداں آوندے چکانیدہ شود

ويحضرون كل أرض يخرج منها ماء ، ويصيدون الخَلق ببكاء و

و ہر زمینے را می کنند تا از وآبے بیروں آید وشکار می کنند کہ خلق را بگریہ و زاری

نحيبٍ في نادٍ رحيب، ويزيد صفرُ راحتِهم رُنّةَ نِياحتهم .و
در مجلسے وسیع و زیادہ می کند تہی دستی ایشاں آوازگریہ ایشاں را۔ و
ما كان مجلبة الدمع، إلا الشحّ الذى أذابهم كالشمع .و
سبب گریستن بجز حرص دنیا ہیچ نباشد کہ ایشاں را گداختہ است۔ و
كذلك ينفدون أعمارهم في فكر هذه العيشة، وأنساهم
ہم چنیں عمرہائے خود را در فکر ایں معیشت بسر مے کنند و شیطان
الشيطان فكر الآخرة .أينما وجدوا قَنَصًا نصبوا شَرَكَ الوعظ
فکرآخرت از دل شاں فراموش کردہ۔ہرجاکہ شکارے یافتندوام وعظ و نصیحت
والنصيحة، ويمشون على مساق واحد أضمروه في النية
بگستردند۔و بر یک روش مے روند کہ در دل پنہاں مے دارند و نیست
وليس هو إلا جمع الأموال وإشباع العيال بالمكر والخديعة .
آں روشن چیزے نیست بجز جمع کردن مال وسیر گردانیدن عیال بذریعہ مکر و فریب
ويستَقْرُون الباكين والمُرحِّبين في مجالسهم ليُنزلوهم منزل
و تلاش مے کنند کہ گریہ کنندگاں و مرحبا گویندگاں در مجالس شاں موجود باشند تاازیشاں
القَبَس والذُبالة، وإنْ أعطاهم بَغِيٌّ مالًا، وعرضتْ عليهم ﴿۲۴﴾
کار آتش و فتیلہ برآید یعنی مجلس گرم شود۔ و اگر زن فاحشہ چیزے مال داد کہ حرام بود
حرامًا لا حلالًا، فيتسلّمون ولا يتكلّمون لحرصهم على تلك
نہ حلال بگیرند و ہیچ کلام نمی کنند بوجہ حرصے کہ برآں مُردار مے دارند
الجيفة .وترى أبناء هم يقتصّون مَدرَجَهم ويقرؤُوْنَ مُدرَجَهم .تشابهت
و بہ بنی پسران ایشاں را کہ مے جویند راہ او شاں را و میخوانند رقعہ او شاں را
قلوبهم بآبائهم الضالين، إلّا قليل من عباد اللّٰه
با پدران گمراہ خود مشابہت میدارند۔ مگر اندکے از بندگان نیکو کار

الصالحين .ما دانتُهم تقوى القلوب، واستعادَ اللّٰه علومهم
نزدیک نیامد او شاں را پرہیزگاری دلہا و باز پس گرفت خداتعالیٰ علمہائے ایشاں را
فما بقي في صدورهم إلا ظلمات الذنوب. ومنهم قوم لا
پس نہ باقی ماند در سینہ ہائے ایشاں مگر تاریکی گناہ ہا و ازیشاں قومے ہست کہ
يدُرون الفقر ولا يستطلعون طِلْعَ مقامِ الولاية، ومع ذالک
فقر را نمی دانند و نہ از مقام ولایت آگہی دارند و باوجود ایں
خالَجَ قلبَهم أنهم أهل اللّٰه وعلى الهداية .وترىٰ أكثرهم
دردل شاں پیداشدہ است کہ او شاں اہل اللہ وہدایت یافتہ ہستند واکثرایشاں راخواہی دید
يخبطون في أساليب الفقر والطريقة، وما أمرُهم إلا التخليط
کہ در راہ ہائے فقر و طریقت کج مج می روند و کار شاں فساد انداختن و
وخلط البدعات بالشريعة .وليس في أيديهم إلا الانتساب بسلاسل
آمیزش بدعات درشریعت باشد و نیست در دست شاں الا نسبت قادری ونقشبندی وغیرہ
الأسلاف، وما هو إلا كسلاسل بعين الإنصاف .قد خطَف الشيطان
و ایں نسبت محض چوں زنجیرہا است اگر بچشم انصاف بنگری۔ و شیطان
نورَ صدورهم وأودعها الكبر والعُجب والرياء، وزيّن أعمالَهم ﴿۲۵﴾
نوردل ایشاں ربودہ و در سینہ ہائے شاں تکبر و پندار و ریا بنہادہ و درچشم ہائے شاں
في أعينهم فآثروا الرعونة والخيلاء .يهُشّون لرجوع الناس
عملہائے ایشاں را زینت داد پس رعونت وخود پسندی را اختیار کردند۔بدیں خوش می شودکہ مردم سوئے ایشاں
إليهم، ويبتهجون بمدح الجالسين لديهم، ويحبّون أن يُحمَدوا
رجوع می دارند۔وبستایش آناں مسرت ظاہرت می کنند کہ نزد ایشاں می نشینند و دوست میدارند کہ تعریف شاں
بما لم يفعلوا، وأن لا يسمّى ذنبهم ذنبًا وإنْ أجرموا .
بصفاتے کردہ شود کہ در ایشاں یافتہ نمی شوند و اینکہ گناہ شاں بگناہ موسوم نشود اگرچہ ارتکاب جرمے کنند

فهذا هو الذی دعاهم إلی التعامی، ومنَعهم من قبول الحق
پس ایں ہماں سبب است کہ سوئے دانستہ کورشدن ایشاں را بخواند و ازقبول حق منع کرد
وأضلّهم فی المَواملی. یُوغِلون فی مقاصد الدنیا الدنیّة.
و در صحراہا گمراہ کرد۔ در مقاصد دنیا بسیار تیزی می روند
و یسقطون عند مهمّات الدین کالمَیّتِ .ما ینهَضون لأوامِرَ
و در وقت مہمات دین ہمچو مردار می افتند در اوامر الٰہی
أُمروا بها بنشاط الخواطر، ویقومون لنفسهم الأمّارة کالکمیش
بنشاط خاطرہا نہ می برخیزند۔ و برائے نفس امارہ خود بصد چالاکی بر می خیزند
الشاطر .یتلقّفون ما وافقَ هوی النفوس، ولو من أیدی
زود فرا مے گیرند ہرچہ موافق ہوائے نفوس ایشاں است اگرچہ از دست
القسوس، ولا یقبَلون ما کان یخالف حُکمَ أهوائهم، ولو
پادریاں باشد و قبول نہ می کنند آنچہ مخالف خواہش ہائے ایشاں باشد اگرچہ
کان من آبائهم .لا یعلمون شیئا من الحقیقة والمعرفة.
از پدراں ایشاں باشد۔ از حقیقت و معرفت چیزے نمی دانند
وجمعوا فی أقوالهم وأعمالهم أنواع البدعة.وأمّا
و در اقوال و اعمال خود گوناگوں بدعات جمع کردہ اند مگر
عامة الناس من المسلمین، فقد تبع أکثرُهم الشیاطینَ . ﴿۲۶﴾
عامہ مردم از مسلماناں۔ پس اکثر شاں تابع شیطاناں شدہ اند
وتری أحداثَهم وشیوخهم منهمکین فی السیئات.و
و خواہی دید جواناں ایشاں را و پیراں ایشاں را غرق در بدیہا و
تری بَلْبالَهم لدنیاهم وللبنین والبنات. یمیلون عن
خواہی دید شدت اندوہ شاں برائے دنیائے ایشاں وبرائے پسران و دختران۔وقت خصومت

الحق عند الخصام والمِراء. ويحضرون المحاكماتِ لغصبِ حقوق
از حق اعراض می‌کنند و در جائے حکومتہا حاضر می شوند تاحقوق شرکاء
الشركاء .يريدون أن يدُعّوا الإخوانَ ويستخلصوا لنفوسهم
غصب کنند۔ارادہ میکنند کہ برادران را دفع کنند وخالص برائے خودکنند حقوق وراثت را
حقوقَ الإرث، ولا يذكرون يوم الجزاء لا على وجه الجدّ
و یاد نمی کنند یوم جزا را نہ بر وجہ تحقیق
ولا العبثِ .ويعراهم اكتياب واضطراب لفوتِ شيء
نہ بطور بازی و پیش می‌آید ایشاں‌را اندوہ و اضطراب برائے فوت شدن
من هذه الدار، ولا يتهيّج أسفهم على فوت الدين كله
مقاصد دنیا و دین اگرچہ بتمامہ فوت شود ہیچ اندوہ ایشاں‌رانمی گیرد
كالكفّار. يموتون للدنيا ولا يخبو ضَجَرُهم ولا ينصُل كَمَدُهم
برائے دنیا می میرند و فرو نہ می نشیند بے آرامی شاں و زائل نمی شود
ولا يَجِمُون ليومٍ يغضب فيه مولاهم وصَمَدُهم .ضلّ
اندوہ پنہانی شاں و برائے آں روز اندوہ گین نمی شوند کہ در اں‌خداوند شاں برایشاں‌غضبناک شود
سعيهم في الحياة الدنيا، وما بقي لهم به من حسٍّ و
کوششہائے شاں در زندگی دنیا ضائع شد و ایشاں‌را بداں‌شعورے نماندہ و دلہائے شاں
ماتت قلوبهم، فلا يُفيقون من هذه الغَشْية و أوردوا
بمردند۔پس ازیں غشی بہوش نمی آیند و جان ہائے خود را
أنفسَهم موردَ سَخطِ اللّٰه ثم لا يتركون مَسرَى الفَجَرة . ﴿۲۷﴾
مورد غضب الٰہی کردہ اند باز راہ بدکاراں نمے گذارند۔
لا يَسُرُون إلا المسرى الذى يخالف طرق الورع، ولو نُدِّدَ
نمی روند مگر آں راہے کہ مخالف راہ پرہیزگاری است۔اگرچہ ظاہر کردہ شود

بأنه من مناهي الشرع .يحسبون بَوْلَ إبليس مُزْنةً.و
که این از منهیات شرع است پیشاب ابلیس را باران خیال می کنند و
رَوْث النَعَم نعمةً .بلغ الزمان إلى الانقطاع، وما انقطعت
سرگینهائے چارپایاں را نعمت می شمارند۔زمانہ تابحد انقطاع رسید و آں کجی ایشاں
مادّةُ زيغهم الذى دخلتُهم من الرضاع. أَصْبَتُهم الذمائم
منقطع نشدکہ ازایام شیرخوارگی در ایشاں داخل شد۔ بدیہائے دل ایشاں ازاں وقت
مُذْ مِيطتْ عنهم التمائم، واستسنَوا زينةَ الدنيا وقيمتَها.
بردہ است کہ ازایشاں تعویذہا دورکردہ شدندوبزرگ پنداشتند زینت دنیا وبہائے آنرا
وحسبوا جِهامَها صَيِّبًا واستَغْزَروا دِيمتَها، واستأنسوا بجَمالها.
وابرِبے باراں او را ابربسیاربارندہ شمردند وبسیارشمردند باران او را و اُنس گرفتند بجمال آں
و ولِعوا ببِغالها وجِمالها، وخدَعهم حلاوةُ عشرتِها. و
و حریص شدند بخچر ہائے آں وشترہائے آں و فریب داداوشاں راشیرینی صحبت آں و
تجمُّلُ قشرتها ، و طراوةُ بُسْرتها ، و تألُّقُ بَشرتها ، و ما
خوبی ظاہر جلد آں و تازگی آب باران تازہ او و درخشیدن ظاہر صورت او و درشناختن
أمعنوا النظر فى توسُّمها، وما سرّحوا الطرف فى مِيسمها
آں نظرعمیق را بکار نبردند۔و در روئے چشم رانگذاشتند کہ تابخوبی ملاحظہ کند
وهنَّأوا نفوسهم بالزُور، وابتدروا استلامَ يد المَكّار الغَرور .
و مبارکباد گفتند نفسہا را بدروغ و زودی کردند برسیدن دست مکار فریبندہ را
جهلوا جدرانَها المتهافتة برؤية شِيدِها، وخُلِبوا بعماراتها
دیوارہائے آں راکہ ازاندرون پارہ پارہ بودند باعث گچ آں نشناختند و بعمارتہائے آں فریفتہ
وما تَذكّروا قصص حصيدها .وإن إيمانهم أحالَ صفاتِه ﴿۲۸﴾
شدند و قصہ ہائے ویران شدہ آں نخواندند۔ وایمان ایشاں صفات اولین خود رامتغیرکردہ

الأولى، وغاب روحُه وما بقى إلا الهَيُولٰى .وبدعات علمائهم
و روح او غائب شد و صرف ہیولا ماندہ۔ و بدعت ہائے عالمانِ ایشاں
غيّرتْ صورة الإسلام، وأَرَتْه كأرنبٍ مع كونه كالضِرْغام.
متغیر کردند صورت اسلام را و او را ہمچو خرگوش بنمودند حالانکہ او ہمچو شیر بود
فترى اليوم بَرْقَه خُلّبًا، والدهرَ به قُلّبًا، وكلٌّ من
پس مے بینی امروز برق او را بے باراں و زمانہ را بأو حیلہ گر۔وہریک از
الأقران يريد أن يبلَعه، ويقصد كلُّ عدوّ أن يقلَعه .
اقران ارادہ مے کند کہ فرو خورد آں را و ہر دشمن قصدے کند کہ آں را از بیخ برکند
العلوم الطبعية تُضرِّى به الخطوبَ، وكذالك الهيئةُ أحمى
علوم طبعیہ بر آغالند بروکارہائے سخت را۔ و ہم چنیں علم ہیئت گرم کرد
الحروب .وفى طرفٍ أقمَرَ ليلُ البراهمة، وصالوا علينا
جنگہارا و در طرفے روشن شد شب ہندواں۔ و بباعث افراط
بإفراط القوة الواهمة، ومِن جانبٍ نهَض الفلاسفة. و
قوت واہمہ برما حملہ ہا کردند۔ و از جانبے فلاسفہ برخواستند۔ و
طغوا ولا تطغى كمثله الرياح العاصفة .وإنّ هذا الإسلام
ازحد درگزشتند ومثل آں طوفان باد تند نمی باشد۔ و اسلام کہ شکل او
الذى بُدّلتْ حِلْيتُه وقُبّحتْ هيئتُه، تراه بينهم كرجل
تبدیل کردہ شدہ وہیئت او زشت و انمودہ اند دریں مذاہب او را مثل آں شخصے خواہد دید
يداه مقطوعتان، ورجلاه تتخاذلان .يمنعه القَزَلُ من
کہ دو دست او بریدہ باشند۔وہر دو پائے او در وقت رفتن سست وجنباں اند۔عارضۂ لنگ اورا
الفرار، وليس لهٗ يدٌ ليحارب فى المِضْمار .فما الحيلة عند
ازگریختن بازمی دارد و دستے نیست کہ بآں جنگ کند۔ پس کدام حیلہ است بوقت

هجوم هذه الخطوب ولزوم تلک الحروب، مِن غير أن يرحم
فراگرفتن ایں حادثہ ہا ولازم شدن ایں جنگ ہابجز اینکہ خداتعالیٰ ازآسمان
اللّٰه من السماء، ويُرِىَ وجهَ الإسلام مع يده البيضاء .ومع ذالک ﴿۲۹﴾
رحم فرماید وچہرۂ اسلام مع دست سفید او بنماید و باایں ہمہ
ترون أن النُوَبَ الخارجية انتابت، ومَعَارِى الإسلامِ قُبِّحَتْ
مے بینید کہ حادثہ ہائے بیرونی پے یکدیگر آمدہ اند و چشمۂ اسلام بزمین فرو رفت
وغارَ منبعُه ومياهُه غاضتْ، وأقوَتْ مجامعُ الدين وانقطعتْ
و آب ہائے آں کم شدند۔ رفت و خالی شد مجلسہائے دین و منقطع شد
وأقضّتْ مضاجعُ أهل الحق والراحةُ هربتْ .واستحالت الحال
و درشت شد خوابگاہ اہل حق و آسائش بگریخت۔ و بر گشت حال
وتواترت الأهوال، وانعقرتْ أَجارِدُ العقول، وخلتْ
و متواتر شد خوفہا۔ و اسپہائے عقلہا زخمی شدند۔و خالی شد
مرابطُها من العلماء الفحول .ونبا المَرابعُ بفقدان الصالحين.
طویلہ ہائے آنہا یعنی علماء نماندند۔ و ناساز وار شد منزل ہا بوجہ فقدان صالحین
وكثُرت الأنعام وأودَى مَن كان من الناطقين .واحتذى
و چارپایاں بسیار شدند وہلاک شد کسے کہ از ناطقاں بود و اسلام
الإسلامُ الوَجى، ودهَم المسلمين الشَجىٰ .وتواترتْ أيام
از سودگی نعل در پا کرد۔ و فرو گرفت مسلماناں را غم وغصہ و روزہائے نومیدی
الخيبة والشقا والحرمان، واستوطن العقولُ وِهادًا، وما
و بدبختی و محرومی متواتر شدند۔و وطن گرفتند عقل ہا زمین پست را و نہ
بقِى فى الرؤوس إلا التكبّر كالشيطان .وإن الإسلام مُذْ أنزلَه اللّٰه
باقی ماند در سرہا مگر تکبر چوں شیطان۔ و بہ تحقیق اسلام از وقتے کہ ظہور او

علی الأرض لم یرَ هذا الهوانَ، وما صار کمثل هذا الیوم الدِینَ
برزمین شدہ ندیدہ است ایں ذلت را۔ و نشد ہمچو ایں روز دین اہانت کردہ شد
المُهانَ .ولیس فی وسع المسلمین دواءُ هذه العلّة التی جرتْ
و در طاقت مسلماناں نہ دوائے ایں بیماری است کہ چوں قصہ
علی الألسن کالقصّة، ولا مساغُ هذه الغُصّةِ .فمَثلهم
بر زبانہا جاری است و نہ ایں کہ ایں غصہ را فرو برند و صبر کنند۔ پس مثلِ او شاں
کمثل غریب فقَد مطیّتَه فی الأعماء ، ولَیس عنده شیء ﴿۳۰﴾
مثلِ آں مسافر است کہ مرکب خود را در بیابانے گم کرد کہ خالی از عمارت و مردم است و نزد او
من الغذاء والماء ، وکان فی ذالک فإذا فاجأَه حزب
ہیچ چیزے خوردنی و آشامیدنی نیست۔ و درہمیں بود کہ ناگاہ گروہے از دشمناں
من الأعداء ، ومعهم سیوف وأسنّة و صالوا بشدة البطش
بدو رخ کردند۔ و بہ او شاں تیغہا و نیزہ ہا بودند و بشدت سختی ہمچو باد تند
کالهوجاء ، وکان له حبیب من أهل الحکومة والفوج والدولة.
حملہ کردند۔ و او را دوستے بود از اہل حکومت و فوج و دولت
فبلَغه خبرُه وما أصابه من المصیبة، فالحقّ والحقَّ أقول
پس او را خبر آں مسافر رسید کہ چنیں مصیبت بر او افتاد۔ پس من راست راست می گویم
إنه یبدُر إلیه لنصرتِه، ویبلُغ مقامَه مع جنده وأعوان دولته
کہ او بزودی تمامتر سوئے او خواہد رفت و آنجا کہ او باشد مع لشکر و اعوان دولت خود
وینجی حبیبه ویجزٰی کلَّ أحدٍ جزاءَ جریمته .فذالک
خواہد رسید۔ پس ازاں مصیبت دوست خود را نجات خواہد داد و ہرگنہ گارے و مجرمے را سزائے
مَثل اللّٰه ومَثل دینه، ویعرفه العارفون .وإن کنتَ لا تعرف
او خواہد رسانید۔ ایں است مثل خدا و دین او و ایں را عارفاں می شناسند۔ و اگر تو نہ می شناسی

ففكّرْ في آية "إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ".[1] وإن في ذالک لآية لقوم يتدبّرون.
پس در آیت اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن فکر کن۔ و دریں تدبرکنندگاں را نشانے است
فأَدْرِكْ فائِتَک، واغتنِمْ ساعتَک، وأشفِقْ عليک وعلى
پس دریاب فوت شدہ خود را و غنیمت داں ساعت خود را و بر خود و برخویشان خود
عِترتک .ولا تنسَ أيام إقبال المسلمين، ولا تيأَسْ مِن
بترس و روزہائے اقبال اسلام را فراموش مکن۔ و از وعدۂ جناب الٰہی
وعد اللّٰه رَبّ الناس، رَبّ أجسامهم ورَبِّ نفوسهم عند كونهم
نومید مباش او پروردگار آدمیاں است وچنانکہ اجسام اوشاں رامے پروردوہم چنیں او پرورندہ نفسہائے
كالعمين .ألا ترى أن الآثار قد ظهرتْ، والآفات عمّت ﴿۳۱﴾
ایشاں است چوں کورشوند نہ می بینی کہ علامات ظاہر شدہ اند و آفات عام شدہ اند
والقلوب فسدت، وصغائر الذنوب وكبائرها كثرت.و
و دلہاخراب گردیدہ و گناہاں صغیرہ و کبیرہ بحد رسیدہ۔و
كان قبل ذالک لا يقرُبون الفسق والفجور علانيةً، والآن
پیش ازیں ہیچ کس ارتکاب فسق و فجور بطورعلانیہ نہ مے کرد۔ و اکنوں
يزني أحدٌ ويراه آخر ولا يعُدّونه سيّئة، وترى مجالس
یکے زنامے کند و دیگرے مے بیند و او را بدی نہ می شمرند۔و مجلس ہا می بینید
تُنعقد بجواري زانيةٍ، ومزاميرَ ومُدامةٍ، ولا يعترض عليها
کہ انعقاد آں بدخترہائے زانیہ و مزامیر و شراب می باشد و ہیچ کس از آناں
أحد مِن حلقةٍ، بل يسرّون برؤية تلک البغايا، ويقبّلونهن
اعتراض نمی کند بلکہ بدیدن زن ہائے زانیہ خوش مے شوند وبوسہ می دہند ایشانرا
ويشربون الخمر بهن في وسط الأسواق من غير حياء وخشية.
و در وسط بازارہا بداں زناں بغیر شرم و خوف شراب می نوشند

[1] الحجر: ۱۰

إن فی ذالک لآیة لقوم یتفکّرون. و إن عمارة الإسلام قد
دریں برائے آں مردم نشان است کہ فکر می کنند۔و بہ تحقیق عمارت اسلام
انهدمتْ، و أموره تشتّتتْ، و ریاح العداوة عصفت.
منہدم باشد و امور او پراگندہ گردید۔و بادہائے تند دشمنی تیز شدند
فکیف ینکرون ضرورةَ حَکَمٍ ینصر الدین، ویقوّی ما ضعف
پس شما چگونہ ازیں انکار می کنید کہ آمدن حکم ضروری است تا دین را مدد دہد و ہرچہ ضعیف شد
ویُقیم البراهین. وأنتم ترون أن کثیرًا من الآفات
آں را قوت دہد و براہین را قائم کند و مے بینید کہ بسیارے ازآفتہا براسلام
نزلت علی الإسلام، وظلمات أحاطت قلوب الأنام، وکیف
نازل شدہ است و تاریکی عظیم بر دلہا احاطہ کردہ۔وچگونہ
یُفتی قلبکم أن اللّٰہ رأی هذه الآفاتِ کلها، وآنسَ ﴿۳۲﴾
دل شما فتویٰ دہد کہ خداتعالیٰ ایں آفت ہادید و ایں ہمہ
الضلالاتِ والجهلات بأسرها، ثم لم یرحم عباده المستضعَفین.
گمراہی ہا و جہالت ہا رامشاہدہ کرد باز بندگان کمزور خود را بنظررحمت ندید
ولم یدرک حزبه الهالکین. وإن کنتم لا تعلمون سُنن اللّٰہ
و ہلاک شوندگان را نہ دریافت۔و اگر شما سنتہائے خدا را نہ مے دانید
أو تریبون، فانظروا إلی سُننکم التی علیها تُداومون .و
یاشک کنید۔پس سنت ہائے خود را بہ بینید یعنی آں عادت کہ برآں مداومت بدارید۔و
إنکم تسقُون زروعکم علی أوقاتها، ولا یرضی أحد منکم أن
شما زراعت ہائے خود را بروقت آں ہاآب می دہید۔ و ہیچ کس ازشما راضی نمے گردد کہ
لا یستعمل آلاتِ الحرث عند حاجاتها، وإذا بُشّر مثلا أحدُکم
وقت ضرورت آلاتِ کاشتکاری استعمال نکند۔و چوں یکے را از شما خبردادہ شود کہ

بجدارٍ مِن بيته يريد أن ينقضَّ ظلَّ وجهُه مصفرًّا، ويقوم
دیوار خانہ او افتادن می خواہد روئے او از غم زرد می گردد و بر مے خیزد
ولا يرى بردًا ولا حرًّا، ويطلب المِعْمار ويرُمُّ الجدار، شفقةً على
و سردی و گرمی را نمی بیند و معمار را می خواند و دیوار را درست می کناند تا او را
نفسه وعلى الأهل والبنين .فكيف يظنّ ظنَّ السوء باللّٰه
یا زوجہ او را یا پسران او را آفتے فرو نگیرد۔پس چگونہ برخدائے کریم و رحیم بدگمانی
الكريم الرحيم، ويقول إنه لا يبالي ضعفَ دينه القويم.مع
می کند۔و می گوید کہ او را ہیچ پروائے دین قویم اسلام نیست باوجودیکہ
رؤية هذا الخلل العظيم. ألا ساء ما تحكمون، وتظلمون
ایں خللِ عظیم را مے بیند۔پس بلاشبہ ایں راہ بد است کہ بداں حکم می کنید و
ولا تقسطون .ولو يؤاخذ اللّٰه هذه الأمّةَ بظلمهم
ظلم می کنید و انصاف نمی کنید۔و اگر خداتعالیٰ ایں امت را برگناہانِ شاں مؤاخذہ کردے
لفعَل بهم ما فعَل قبلهم بعلماء اليهود، ولكن يؤخّرهم إلى ﴿۳۳﴾
البتہ بایشاں ہماں کار کردے کہ قبل ایشاں بعلماء یہود کردہ بود۔مگر او ایشاں را تا
الأجل الموعود، أجل مسمّى، لعلهم ينتهون ويتوبون إلى اللّٰه
وقت موعود مہلت می دہد تا مگر ایشاں از کارہائے زشت خود بازآیند و سوئے
الودود، ولعلهم يتفكّرون .ألا يرون أنهم لمولاهم
خداتعالیٰ کہ محبّ نیکوکاران است رجوع کنند وتا شاید فکر کنند۔آیا نمی بینید کہ ایشاں برائے خدائے خود
ما عملوا، وليوم الدين ما استبضعوا، ولينظرُ كلُّ امرء
چہ کارہا کردہ اند و برائے روز جزا چہ بضاعتے گرفتہ اند و باید کہ ہرانسانے دریں نظر کند
أيمشي قويمَ الشطاطِ أو مُكِبًّا كالأنعام. وليتدبّرْ أنه
کہ او راست قدمی رود یا ہمچو چارپایاں سرنگوں۔ و تدبر کند کہ

سُرَّ بعين الزلال أو بملامح السراب والجِهام؟ انظروا كيف
چشمۂ شیریں خوش شدہ یا بروشنی ہائے نمائش آب و ابرِ بے باراں بہ بینید کہ چگونہ
تكابدون الصعوبة لدنياكم ، فأنّى كَربُكم كَهٰذا الكُرب لمولاكم
سختیہا برائے دنیائے خود مے کشید۔ وبرائے خدا آں بیقراری کجاست کہ ہمچواں بیقراری ہا باشد
ويشهد كلُّ امرء إنْ شاء أنه رجلٌ سعى فى سُبُل نفسه
و ہر شخص گواہی می دہد کہ او چنیں مردے است کہ در راہ ہائے نفس خود دویدہ۔
وما وَنٰى، ليحصل ما قصَد من الهوى، وما امطّ عنه قطُّ
و درماندہ نشدہ تا مگر خواست او حاصل شود و گاہے دور نہ شد ازو سختی و
وَعْثاؤه وعَناؤه للدنيا وللّٰهِ ما عنا .وبادرَ فى هيئة
مشقت او و رنج او کہ برائے دنیا بود و برائے خدا تعالیٰ گاہے فروتنی نہ کرد و بصورت فروتنی
الخاشع إلى الحكام، وما بادرَ خائفًا كمثله إلى الصّلٰوةِ والصّيام.
سوئے حاکمان ہمیشہ می رفت و سوئے نماز و روزہ بمشابہ آں خوف گاہے جلدی نکرد
وقصَد مجالسَ البَطَر والمِراح والفسق والرياء ولو كابدَ
و مجالس خودستائی و شادمانی و فسق و ریاء را قصد کردند اگرچہ برائے
لتلك الأسفار الصعوبةَ، وما حضَر فى سِكّتِه صلٰوة عَروبةٍ.
ایں سفرہا مشقت برداشت و درکوچہ خود برائے نماز جمعہ حاضر نشدہ
﴿۳۴﴾ وإنْ كان هذا الرجل من العلماء ، فيشهد عليه نفسه
و اگر ایں شخص از علماء باشد۔ پس نفس او برو گواہی می دہد
أنه أنفد عمره فى الرياء ، وما ارتقى قطُّ فى منبر الوعظ
کہ او عمر خود در ریا بسر کردہ است و گاہے بر منبر وعظ بالا نہ برآمد
و النصيحة و الدعوة، و ما مثُل بالذِروة، وما بكى و ما صاح
و نہ بر بالا تر جائے از منبر بایستاد۔ و در وقتے نعرہ ہا نہ زد

عند اكتظاظ الجامع بحفله، وما أرى هناك رَعْدَ
کہ مسجد بجماعت خود تنگ و پُر شدہ بود و نہ آنجا آواز ابر بے باراں
جِهامه وجَفْلِه، وما برَز خطيبًا في أُهْبة الأئمة، وما
خود بنمود و برائے خطبہ خواندن بطور اماماں طیار شدہ ظاہر نشد
سلّم على عصبة الحاضرين عند تأهُّب الخُطبة، إلّا و
و بر جماعت حاضرین بر وقت طیاری خطبہ سلام نگفت مگر
كان قلبه مملوءً ا بأنواع الهوىٰ، وكان يستكِفّ أكُفَّ الندىٰ
دل او بگوناگوں خواہش ہا پُر بود۔ و بود چکیدن مے خواست کفہائے مجلس را
بالندىٰ. وما قال: الحمد للّٰه المعطي في بدو خطبته، إلّا
بہ بخشش و گاہے در ابتدائے خطبہ ایں نگفت کہ حمد خدائے راکہ عطا کنندہ است مگر
ترغيبًا في العطاء وتشويقًا لعُصبته .وما قال: اللّٰهُ الّذي
اینکہ در دل میداشت کہ مردم مرا چیزے دہند و گاہے درخطبہ ایں نگفت کہ خدا
يقضي الحاجات ويحسِم أنواعَ اللاواء ، إلّا ليحث الحاضرين
ہماں خدا است کہ حاجت براری ہا می کند وسختی ہا را می برد و ایں ہمہ از بہرایں باشد کہ تامردم را
على الإعطاء والإرواء .وما قال إن اللّٰه يحبّ أهل السماح
از بہرداد و دہش ترغیب دہد و می گوید کہ خدا اہل جود و بخشش و کرم را
والجُود والكرم، ويُهلِك البخيلين كما أهلكَ عادًا وإرَمَ.
دوست می دارد۔ و بخیلاں را ہلاک می کند چنانچہ عاد را و ارم راکہ قوم ہود علیہ السلام
إلّا ليرغّب المصلّين في الطَول والإحسان، ليملأوا ﴿۳۵﴾
بود ہلاک کرد۔ و ایں ہمہ از بہرایں باشد کہ نمازیاں را رغبت عطا و احسان کند تا کیسہ او را
كِيسه بالفضّة والعِقْيان. وإن كان هذا الرجل من الصوفية
بہ زر و سیم پُرکنند۔ و اگر ایں شخص ازاں گروہ صوفیہ باشد

الذين يبايعهم الناسُ ليُثبِّتهم اللّٰه على التوبة، ويكتُب في
کہ ازمردم بدیں غرض بیعت می گیرند کہ تادلہائے او شاں بر توبہ ثابت شوند و تا خداتعالیٰ
قلوبهم الإيمان ويغرس فيها أشجار المحبّة، ويزيّن التقوى
در دلہائے ایشاں ایمان را بنویسد و درآنہادرختہائے محبت بنشاند وتقویٰ را در چشمہائے شاں
في أعينهم ويشرح صدورهم لأعمال الخير والبرّ والصلاح
زینت دار نماید و سینہ ہائے ایشاں را برائے اعمال خیر و صلاح و عفت منشرح
والعفّة، فلا شك أن قلب هذا المرء وزَرْعَه الإيماني
کند۔پس ہیچ شک نیست کہ دل ایں شخص و تخم ایمانی او ملامت کند
يشهد عليه ويلومه، ويلعَنه بما يخالف ظاهرُه باطنَه
او را و برو لعنت کند زیرانکہ ظاہر او مخالف باطن اوست
ويقول له يا هذا ما هذا الشَرَك الذي نصبتَه والشِرك
و بگوید اے فلاں ایں چہ دامے است کہ بگستردۂ و ایں چہ شرکے
الذي ارتكبتَه. ألا تعلم أنك رُجَيلٌ ما حظِيتَ مثقال
است کہ ارتکاب آں کردہ۔ آیانمی دانی کہ تومردکے ہستی کہ یکذرہ ازعلم فقرا
ذرّة من علم الفقراء و لا من حلم الصلحاء و ما أُعطي
وحلم صالحین ترا بہرہ نیست۔ و نہ ترا
لك سرّ من أسرار الدين، وما مسّ قلبَك نورٌ من أنوار الشرع
رازے از رازہائے دین بخشیدہ اند۔ و نہ دل ترا نورے ازنورہائے شرع متین
المتين، وما شُرح صدرُك ومآ أثمر سِدْرُك، وما ﴿۳۶﴾
مس کرد۔و نہ سینۂ تو منشرح کردند و نہ درخت کنار تومثمرگردید و
علّمك اللّٰه علمًا من علوم المعرفة، وما آتاك رحمة
خدا از علوم معرفت ہیچ علمے ترا نہ بخشیدہ است۔ و ہیچ رحمتے خاص

من عنده وما كنتَ مُجَلِّي الحَلْبةِ، وما تحقّقت فيك آثارُ كامل
ازنزد خداترا دادہ نشدہ و توازاسپان دوندہ ایں راہ اول اسپ نیستی ودرتو نشانہائے کامل ومکمل
ومكمّل، وما استُجيبَ بك دعاءُ مؤمّل، ولست من الذين
ثابت نشدہ و بذریعہ تودعائے امید دارندہ قبول نشدہ۔و تو از آناں نیستی
أُيّدوا من جناب الحق في وقتٍ لا رِدْءَ معهم ولا مُساعِدَ.
کہ در وقتے تائید حق یافتند کہ باوشاں ہیچ یاری کنندہ نبود و نہ موافقت کنندہ
ولا من الذين فهّموا الناسَ أسرارَ الدين وأصوله والقواعدَ.
و نہ از آناں کہ مردم را از رازہائے دین و اصول و قواعد آں خبر دادند۔
الذين كانوا للإسلام ممهّدين، وللملّة موطّدين، ولأدلّة
آناں کہ اسلام را پہناکنندہ بودند وملت را استوارکنندہ وبرائے دلائل
الرسل مؤكّدين، ولقلوب الطالبين مسدّدين، والذين حفظوا
پیغمبراں تاکید کنندگان وبرائے دلہائے طالبان تقویت دہندگاں۔ آناں کہ قوم را
الأقوام من الوساوس الشيطانية، والذين وصلوا الأرحام بالمنن
ازوساوس شیطان نگہداشتند و آناں کہ باحسانہائے روحانی خویشی ہا را
الروحانية .ثم تسأله نفسه أيُّ فضيلة توجد فيك لتُعَدَّ
پیوند دادند بازنفس او ازو سوال می کند کہ کدام فضیلت در تویافتہ می شود تاترا
من الأئمّة، ولِيتبعَك الناس لاستفاضةِ أنوار تلك الفضيلة.
از اماماں شمردہ شود۔و تا مردم برائے حصول انوار ایں فضیلت پیروی توکنند
أُعطيتَ معارفَ لا توجد في غيرك من العلماء والفقراء.
آیاتوآں معارف دادہ شدہ کہ درغیر تو از علماء و فقراء یافتہ نہ می شود
أو تُفاض عليك أسرارُ الغيب أكثرَ من غيرك من حضرة الكبرياء.
یا بر تو فیضان اسرار غیب زیادہ تر از دیگراں مے شود۔

أو فيک قوّة قدسيّة فتُردَع الأهواءُ باتّباعک، و مَن ورِثک
یادرتوقوت قدسی است کہ حرصہائے نفس ازپیروی توبازداشتہ می شوند و ہرکہ
ببيعته يجد متاعًا من متاعک، ثم بعد هذا الإرث
بہ بیعت کردن وارث توشد او از متاع تو متاعے یابد۔بازپس ازیں وراثت یافتن برائے
يُعدّ للرحلة إعدادَ السعداء ، ويرحمه اللّٰه من عنده فيصير
کوچیدن ہمچو نیکاں آمادگی میکند۔و خدا برورحم کردہ از صلحاء او را
من الصلحاء ، فيَدَّرِعُ حُلَلَ الورع، ويداوی علّةَ العِثار
مے گرداند۔پس پیرایہ ہائے پرہیزگاری می پوشد۔و بیماری لغزش و بیہوشی را
والصَّرَع، ويسوّی كلَّ أَوَدِ العمل والاعتقاد والأخلاق. و
علاج می کند۔و ہر کجی عمل و اعتقاد و اخلاق را راست مے گرداند۔و
ينجو من سلاسل النفس وأغلالها وينزل له أمرُ الإعتاق.
ازسلاسل نفس وغل ہائے آں نجات مے یابد و برائے اوحکم آزاد کردن فرود می آید۔
وإن كنتَ ما أُعطيتَ كمثل هذه الصفة ونوع الكمال. فبيّنْ
و اگر ایں صفت و ایں کمال ترا نہ دادہ اند پس بیان کن
أيّ كمال أُخفِيَ فيک إن كنتَ صادقًا في المقال. أأُعطيتَ
کہ کدام کمال در تو پوشیدہ است۔ اگر تو در قول خود صادقی۔ آیاعصاہمچو
عصًا كعصا موسٰى، أو آيةَ الدم لمن عصٰى، أو يدَه البيضاء
عصائے موسیٰ ترا دادہ اند یا نشان خون برائے نافرماناں یا دست سفید او برائے
لمن يرىٰ؟ أو أُعطيتَ إعجازًا كإعجاز القرآن، أو وُهِبَ
آں کہ بہ بیند۔ یا ترا معجزہ ہمچو معجزہ قرآن دادہ شد۔ یا بلاغت بیان ترا
لک بلاغةٌ كبلاغة رسول آخر الزمان. فإنّ الوليّ يأتي على قدم الرسول
بخشیدہ شد ہمچو بلاغت بیان پیغمبر آخرالزمان۔زیرانکہ نبی برقدم رسول خودمے آید

﴿۳۸﴾ ویُعطٰی لہ من الخوارق ما أُعطِیَ لرسولہ المتبوع المقبول. و

و اُو را ازاں خوارق دادہ مے شود کہ رسول متبوع را عنایت شدہ۔و

قد اتّفق أھل القلوب علی أن الولایۃ ظِلٌّ للنبوۃ، فما کان

اہل دلہا بریں متفق اند کہ ولایت ظلّ نبوت است۔ پس ہرچہ

فی الأصل من أنواع کمال یُعطَی للظِلِّ علامۃً للظِلّیّۃ .و

اصل را از انواع کمال باشد ظل را نیزے دہند تا آں نشانِ ظلیہ باشد۔و

کان من کمالات رسولنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم معجزۃُ حسن البیان

ازکمالات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یکے ایں بود کہ او را معجزہ حسن بیان دادہ بودند

کما ھو تجلّٰی فی مرآۃ القرآن، فمِن شرائط الولایۃ الکاملۃ

چنانچہ ایں امر از آئینہ قرآن ظاہر است۔پس از شرائط ولایت کاملہ ایں است

إعجازُ الکلام، لیتحقق الظلّیّۃُ بالتشبّہ التامّ .و

کہ ولی را اعجاز در کلام باشد۔ تا بوجہ تحقیق ظلیت تشبہ تام حاصل گردد۔و

لا یختلج فی قلبک أن ھذا الأمر یقدَح فی معجزۃ کتاب

در دل تو ایں وسوسہ نہ گذرد کہ بدیں نوع کرامت کہ بلاغت بیان است درمعجزہ قرآن

اللّٰہ المجید، فإن الظلّ لیس بشیء بل یتراءَی بلباسہ الأصلُ.

قدحے واقع می شود۔ چراکہ ظل بذات خود چیزے نیست وظل درماہیت خود ہماں اصل است

ویتجلّٰی ھویّۃُ الأصل فی مرآۃ الظلّ کما لا یخفٰی علی الرشید.

کہ بصورت ظل ظاہر شدہ مثل صورتہا کہ درآئینہ منعکس می شوند۔

ولو فُرِض القدحُ لبطُلت المعجزات کلھا بالکرامات، فإنھا

واگر فرض کنیم کہ ازیں قسم کرامت قدحے دراعجاز قرآن کریم لازم مے آید۔پس ازیں خیال

قد شابھھا فی صورِ ظھورھا علی وجہ الخرق و کونھا فوق العادات.

ہمہ معجزات بکرامات اولیاباطل مے گردند زیرانکہ آں ہمہ کرامات دربودن آنہا خارق عادت مشابہ بہ معجزات افتادہ اند

﴿۳۹﴾ فلا شک أن هذا الوهم باطل بالبداهة ومن قبيل الأغلوطات.
پس ہیچ شک نیست کہ ایں وہم بہ بداہت باطل است و از قبیل مغالطہا است۔
ولا يزعم كمثل هذا إلا الغبيّ الذى ذهب عقله بسيل
وہیچ کس چنیں زعمے نہ کند مگر آنکہ سیل تعصّبات عقل او بردہ باشد
التعصّبات. و ليس عندنا جوابُ قريحة جامدة، وفطنة
و نزدما جواب طبیعت بستہ و زیرکی فرو نشستہ نیست
خامدة، و لا حاجةَ إلى ردّ هذه الخرافات. و لو كان
و حاجت ردّ ایں خرافات نیست۔ و اگر ایں
لهذا الاعتراض مورد من موارد الصواب، فكان من الواجب
اعتراض را موردے متحقق از موارد صواب بودے۔ پس بر رسول
أن يمنع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم صحابتَه مِن تكلُّمِهم
صلے اللہ علیہ وسلم واجب شدے کہ صحابہ خود را گفتگوئے شان
ببلاغة البيان وفصاحة التبيان سدًّا للباب، ولٰكن الرسول
ببلاغت بیان و فصاحت تقریر برائے سدباب منع فرمودے۔ مگررسول خدا
صلى اللّٰه عليه وسلم ما منعهم وما أشار إلى أن ينتهوا من
صلی اللہ علیہ وسلم ایشاں را منع نکرد و نہ بدیں اشارت فرمود و ایں ظاہر نہ کرد
هذه العادة، و ما ندّد بأنه من مناهى الشرع لما فيه رائحة
کہ ایں عادت از منہیات شرع است چراکہ دریں بوئے از شرکت
من الشِرکة، بل حث عليه فى مواضع فما استقالوا منه
یافتہ می شود۔ بلکہ درچندمقام بریں رغبت داد پس صحابہ ازیں خدمت در گذاشتن
ليتأدّبوا مع كلام حضرة العزّة، بل تصدَّوا للنظم والنثر
نخواستند وایں معذرت پیش نہ کردند کہ طریق بلاغت وفصاحت دوراز ادب کلام ربّ مجید است بلکہ

وكثُر شغلُهم في هذه المهجّة، ولهم أشعار وقصائد و
برائے نظم و نثر پیش آمدند و دریں راہ شغل ایشاں بسیار شدو مر ایشاں را شعرہا و قصیدہ ہاو
عبارات ساقوها على نهج البلاغة، ودُوّنتْ في الكتب المشهورة. ﴿۴۰﴾
عبارات اندکہ بر طرز بلاغت آں ہا را راندہ اند۔ و در کتب مشہورہ نوشتہ شدند
ومن المعلوم أنه كان طائفة من الشعراء الماهرين والفصحاء
و معلوم است کہ طائفہ ازشعراء وتقریر کنندگان درحضرت نبوت
المتكلّمين موجودين في حضرة النبوّة .ثم اعلم أن كلام الأولياء
موجود بودند۔ باز بداں کہ کلام اولیاء
ظِل لكلام الأنبياء كأشكال منعكسة ومرايا متقابلة، وهما
برائے کلام انبیاء ہمچو سایہ است مثل اشکال منعکسہ و آئینہ ہائے باہم مقابل۔وہردو
يخرجان مِن عين واحدة، و ما هو ثابت للأصل ثابتٌ للظلّ
از یک چشمہ بیروں مے آیند۔وہرچہ برائے اصل ثابت است برائے ظل نیز ثابت
مِن غير تفرقة، ولا يُعرَف كلامُ الولاية إلا بمشابهته
است وتفرقہ جائز نیست وکلام ولایت شناختہ نمی شود مگر چوں بکلام نبوت
بكلام النبوّة، في كل صفة وهيئة .وكفاك هذا إن كان لك
در ہیئت و صفت مشابہت داشتہ باشد و ترا ایں قدر کافی است اگرترا
حظٌّ من معرفةٍ.ثم نرجع إلى أول الكلام، فاعلمْ أن
بہرہ از معرفت باشد بازماسوئے کلام اول رجوع می کنیم پس بداں کہ
الزمان قد تغيّرَ بالتغيّر التامّ، و كثُرت المُعاصاة، و قلت
زمانہ تغیر تام پذیرفتہ۔وگناہاں بسیار شدند۔ و غمخواری
المواسات، و ازدُرِیَ أهلُ القلوب مع حلول الأهوال
کم کردید۔ و اہل دل تحقیر کردہ شدند باوجود فرود آمدن ترس ہا

و مساورة الأعداء و حمل الأثقال. لا يرضى العدو
و جستن دشمناں و برداشتن بارہا۔دشمن راضی نمی گردد
إلا بسَكْرةِ مَصرَعِهم، وإعدامِ أثرِ مَطلَعِهم، وجَعْلِ اللحدِ ﴿۴۱﴾
مگر بہ سختی جائے افگندن او شاں و بدورکردن نشان طلوع ایشاں۔وگردانیدن شگاف قبر
مُودَعَهم، ويريد الحاسدون أن يطمِسوا مَعلَمَهم. و
جائے سپردن ایشاں حاسداں می خواہند کہ جائے بلند ایشاں را ناپدیدکنند و
يُمِرّوا مَطعَمَهم .طالت ألسُنُ كلِّ سفيه ورَعاعٍ، وغلب
طعام ایشاں را تلخ گردانند۔زبان ہائے ہریک سفلہ ومردم ناکس دراز شد وہر کہتر
كلُّ مَسُودٍ على مُطاع .وعقوقُ الأبناء أنقضَ ظهر الآباء.
برمہتر غالب شد۔ و نافرمانی پسراں کمر شکست پدراں را
وولّد دواؤهم أنواعَ الدّاء .وتعوّدَ أكثر الناس مواصلةَ اللهو.
و دواء ایشاں گوناگوں بیماری ہا پیداکرد وعادت گرفتند اکثر مردم پیوستگی بازی کردن را
وعوّدهم عُجْبُهم مداومةَ الزهو، وعكس الآمالَ تعليمُ
وعادت گردانید ایشاں را عجب ایشاں ہمیشگی کبروناز و واژگوں نمود امیدہا را تعلیم صبیان
الصبيان، وصار حصادَ الأخلاق والإيمان، وغيَّر الهيئةُ هيئةَ
و وردکنندہ شد اخلاق وایمان را و علم ہیئت ہیئتِ نوجواناں را
الأحداث، وأحاط الطبعيّة طبيعتَهم فملكوا طرقَ
متغیر کردہ است وعلم طبعی طبیعت شاں را تبدیل کرد۔پس ہمچو وارثان مالک
الإلحاد كالميراث، ونسوا اللّٰه وقدرَه، واتّخذوا الأسباب
طریق ہائے الحاد شدند و فراموش کردن خدا را و تقدیر او را و اسباب را خدائے خود
إلهًا وحسبوها كالغَوّاث، ويسخَرون من الذين آمنوا
گرفتند و فریاد رس خود دانستند۔ و بر مومناں استہزاء می کنند

ويحسبونهم جاهلين ناقصين كالإناث، ودخلوا في بطن
و ایشاں را ہمچو زنان احمق و ناقص می دانند و در شکم فلاسفہ
الفلاسفة كدخل الأموات في الأجداث .ولم يبق لقوم
چناں داخل شدن کہ مردہا در قبرہا داخل می شوند۔ و باقی نماند ہیچ قومے را
شرحُ الصدر للإيمان لِما هبَّ ريحُ الفسق وقسى القلوب ﴿۴۲﴾
شرح صدر برائے ایمان چراکہ باد فسق وزیدہ است و دل ہا سخت شدند
بهذا الطوفان، إلا قليل من عباد الرحمن .وكل ما كان من
بباعث ایں طوفاں مگر اندک مردم از بندگانِ خداتعالیٰ و ہر قدر کہ
أخلاق فاضلة و شمائل محمودة مرضية، فقد ركدتْ في
اخلاق فاضلہ بودند۔ و سیرتہائے بہتر و پسندیدہ بودند پس ہوائے آں دریں
هذا العصر ريحُها، وخبَتْ مصابيحُها، وقَلَّ التقوى
زمانہ بایستاد و چراغہائے آں مردند و کم شد تقویٰ
والتوكّل على اللّٰه القدير، وأفرط الناس في استقراء
و توکل بر خدائے قادر و مردم در تلاش
الحيل وتجسس التدابير .لا يؤمنون باقتدار اللّٰه و
حیلہ ہا و تجسس تدبیر ہا از حد درگذشتند۔ و ایمان نمے دارند بریں کہ خدا قادر است
يوم الأثام، ولو كانوا مؤمنين لما اجترؤوا على الاجترام.
و مجرمان را سزا خواہد داد۔ و اگر اہل ایمان بودندے برگناہ کردن جرأت نکردندے
ما بقي خوف اللّٰه في قلوبهم، فلأجل ذالك طغى سيل ذنوبهم
خوف خدا در دل ایشاں باقی نماندہ است پس ازہمیں سبب سیلاب گناہانِ شاں از حد درگذشت
وعصفتْ بهم هَوجاءُ عصيانهم، وصارت عيشتُهم كلها
و تندباد نافرمانی شاں سخت وزید و تمام زندگی ایشاں برائے

لـنـفسهم وشيطـانهم .أَسْـلـمَتْهم دنيـاهـم لـلـكُـرَبِ، وألقـاهـم
نفس ایشاں و شیطان گردید۔ سپرد او شاں را دنیائے او شاں باندوہ ہا۔ و انداختن
طـلبهـا فـي نـار الـنُـوَبِ، يتـعـلـمـون لهـا كثيـرا مـن العـلـوم
ایشاں را جستن دنیا در آتش مصیبت ہا می آموزند برائے دنیائے خودبسیارے ازعلوم
الـنُـخـب، كـمثـل الهيـئة والـطبـعيّة وفـنـون الأدب، فـإنْ
برگزیدہ ہمچو علم طبعی و ہیئت و فنون ادب۔ پس اگر
﴿۴۳﴾ لَـم يُـرفَـعـوا عـنـد الامتـحـان وأُقـعِـدوا فـي الـصَبَـبَ، فـكـادوا
پاس نشدند در وقت امتحان و نشانیدہ شدند در نشیب یعنی فیل شدند۔ پس قریب است
يُهـلِـكـون أنـفسهـم وتـصـعَـد زفـرتُهم كـالسحـب، وإنْ فـازوا
کہ خودکشی کنند و نالہ و آہ شاں ہمچو ابر بلند تر گردد۔ و اگر در امتحان پاس
بـمـرامهم فيتـمَـرْمَـرون عـنـد نَـجْحِ الإرب، و يـرون قُـرّة
شوند پس از نشاط می جنبند بوقت بر آمدن حاجت و می بینید خنکی
عـيـنـهـم فـي الـمـال وسـكـيـنتهـم فـي الـنَّشَـب، هـذه هـمـمُهم
چشم شاں در مال و آرام شاں در متاع۔ایں نمونہ ہمت ہائے ایشان است
فـي مـنـتـجـع الهوى ومـرمـى الـطلـب. يـقـرؤون الـكتـب بشِـقّ
درجستن خواہشہائے نفس و اندازہ طلب از بہرآں۔ می خوانند کتاب را بمشقت
الأنـفـس والـوَجـى والـتعـب، ويبيتـون مُـدّكِـريـن مـفـكّـريـن
نفس ہا و بسودن و ماندہ شدن و شب می گذرانند در یاد گرفتن سبق و در فکر
فيـمـا ادّرسـوا ويسبـق بـعـضهـم بـعـضًـا فـي الـخَبَـب، ويُـنـضُـون
معانی آں و در دویدن بعض بر بعض سبقت می کنند۔و لاغر می کنند
فيـه ركـابَ طـلبِهـم حتّـى يُـخـاف عـليهـم دواعـيَ الـعَـطَـب.
دریں کارشتران طلب خود را تا آنکہ خوف آں اسباب وامراض پیدا می شود کہ ازاں ہلاک شوند

ویـریـد کـلّ أحـد مـنهـم أن یـکـون حَـظِیًّـا ومـالِکَ الـفضّةِ و
و ارادہ می کند ہریک ازایشاں کہ صاحب قدر و دولت اقبال ومرتبت ومالک زروسیم باشد
الـذهـب، فیسـعـی لـه بـجهـد الـنـفـس فـی لیلـه ونهـاره و
پس مے دود برائے آں در شب و روز و
یُـذیـب جسـمَـه فـی مـطـالـعة الـکتـب، وتـرٰی کثیـرًا منهـم
می گدازد جسمِ خود را در مطالعہ کتابہا۔ و بسیارے را از ایشاں خواہی دید
أَسَلَّهم شدّةُ جهدهم أو أخَذهم الصَرَعُ بهذا السبب.
کہ سخت محنت شاں او شاں را مسلول کرد یا مصروع شدند
و ذهبَ الحیاةُ فی هوی الذهب، وماتوا وغابت أشباحهم ﴿۴۴﴾
و زندگی در حرص زر برباد رفت و مردند و کالبدہائے شاں چوں
کـالـحُبَـبِ، وانسـدّت الـحیَـلُ ثم نـزل الأجـل فـخلَـس أرواحهم
حباب ہا ناپدید شدند۔وبستہ شدندحیلہ ہا بازفرود آمد موت پس ربود جان ہائے ایشاں را
بید الحَرَب، فهذه مآل الدنیا و مآل شدّة الجهد لها
بدست غارتگری۔ پس ایں انجام دنیاست و انجام کوششہا از بہر آں است و
ونموذج شعبةٍ من الشعب. یا حسرة علی الذین اغترّوا
نمونہ شاخے است از شاخہائے آں۔اے حسرت بر آناں کہ بر شیرینی
بحلاوتها ونضارتها ونسوا مرارة المنقلب، وإذا قیل لهم
و تازگی دنیا فریفتہ شدند و تلخی بازگشت را فراموش کردند۔وچوں ایشاں را گفتہ شود
اتقوا اللّٰه ولا تنسوا حظَّکم من العقبیٰ، قالوا ما العقبیٰ
کہ از خدا بترسید و بہرہ خود را از روز جزا فراموش نکنید میگویند کہ روز جزا چیست
إنْ هی إلا قصص نحتتُها أهل العجم والعرب .وأفرط
ایں ہمہ قصہ ہا ہستند کہ اہل عجم و عرب آنہا را از خود تراشیدہ اند۔ و اکثر

كثير منهم في الطباع الذميمة، وفسدتْ نفوسهم ورعنَتْ
نفس ہا در سرشت نکوہیدہ ازحد درگذشتہ اند و فاسدشدند نفسہائے شاں و خالی شد
رؤوسُهم ومالوا إلى الخسّة و الدناءة والبخل و الشحّ و
از مادۂ عقل سرہائے شاں۔و سوئے کمینگی و فرومایگی و بخل و حرص و
الكبر والفسوق والمعصية، ورذائل أخرى من الرياء
کبر و بدکاری و نافرمانی و رزائل دیگر مثلِ ریا و
والشحناء والغيبة والنميمة .ولا ترى نفسًا ولّى وجهَها
بغض و گلہ و غمازی میل کردند و نخواہی دید نفسے راکہ سوئے
شَطْرَ الحضرة، إلا قليل من الأتقياء الّذين هم كالنادر ﴿۴۵﴾
حضرت عزت رو کردہ باشدمگر اندکے ازاں پرہیز گاراں کہ ایشاں بمقابلہ ایں مردم کثیر
المعدوم في هذه الطوائف الكثيرة المستكثرة .وترى ألوفًا من
ہمچو نادر و معدوم اند۔ و خواہی دید ہزار در ہزار
الأحداث و الشبّان، الذين تعلّموا العلوم الجديدة و
نو عمراں و جوانان را آناں کہ علوم جدیدہ و فنون
فنون أهل الصلبان، ما انقاد قلوبُهم لربّ العالمين
رواج دادہ عیسائیاں را آموختہ اند۔دلہائے ایشاں فرماں بردار خداوند عالمیاں نماندہ اند
وظلموا أنفسهم بإنكار خالق السّماء والأرضين.وما
و بہ انکار ذات پیدا کنندہ زمین و آسمان برنفسہائے خود ظلم کردند۔و
تقيّدوا بقيود الشرع وشِعار الإسلام، وخلعوا خِلْعةَ
بقیدہائے شرع و شعار اسلام مقید نماندند۔ و خلعت فاخرہ ملت اسلام
الملّة وصاروا كالأنعام .وما بقي اعتقادهم في اللّٰه
را از برکشیدند و چوں چارپایاں شدند و اعتقاد او شاں در خدا تعالیٰ

كما هو في الملة الإسلامية، بل خرجوا من حُكم اللّٰه
ہمچو عقائد اسلام نماند بلکہ از حکم باری تعالیٰ بیرون شدند
ودخلوا تحت حكم الفلاسفة، وسلّموا نواصيَهم إلى
و تحت حکم فلاسفہ در آمدند۔ وپیشانیہائے خود را در
أيدى الملاحدة الغربيّين، و أعرضوا عن الحكمة اليمانية
دستہائے ملحدان مغربی سپردند۔ و از حکمتِ یمانی یعنی حقائق قرآنی و
و عرفان العربيّين. فجَرَّهم الملاحدة حيثما شاؤوا ، و بعدوا
معرفت مومنان اہل عرب اعراض کردند۔پس ملحدان او شاں راکشیدند بہرجاخواستند و از
مِن رُحم اللّٰه وبغضب من اللّٰه باؤوا .و أشاطَهم
رحم خداتعالیٰ دور افتادند و زیر غضب خداتعالیٰ آمدند وبکشتن پیش آوردند
شياطينُهم، ومزّقهم سراحينُهم، وأضلّتُهم طواغيتُهم
ایشاں راشیطانہائے ایشاں۔وپارہ پارہ کردایشاں راگرگہائے ایشاں وگمراہ کردایشاں راطاغوتہائے ایشاں
وشنّتْ عليهم الغارة و نزعتْ منهم يواقيتهم، و قاموا ﴿۴۶﴾
و ازہرطرف برائے غارت بر ایشاں افتادند۔و یاقوتہائے ایمانِ ایشاں ربودند۔و سوئے
إلى شَنٍّ إيمانهم فأَهراقوا ماء ها، وما تركوا فيها إلّا أهواء ها.
مشک ایمان ایشاں برخواستند ۔پس ہمہ آب آں ریختندوہیچ چیز دراں بجز ہوائے نفس امارہ آں نگذاشتند
فبعث اللّٰه فيهم مصلحًا منهم ليردّ إليهم أموالهم
پس خداتعالیٰ درایشاں ہم از ایشاں مصلح مبعوث فرمودتامال ہائے ایمان ایشاں سوئے ایشاں ردکند
ويفيض المال ويؤمِنهم من أهوالهم، فإن المخالفين
وآں مال ایمانی رابکثرت درایشاں پیداکندوازخوفہا درامن آرد۔ چراکہ مخالفان قومے ہستند
قوم لم يكونوا منفكّين مِن غير حجّة بالغة، وضربة
کہ بغیر حجت بالغہ و ضرب شکنندہ سر از شرخود باز آیندہ نہ بودند

دامغة، بما بلغوا في نشأتهم الظلمانية إلى هويّة إبليسية، واحتاجوا
چرا کہ او شاں درپرورش ظلمانی خود تا بماہیت ابلیسیہ رسیدہ بودند و محتاج شدند
إلى عصا ثامِغةٍ .وإنهم تبعوا الفلاسفة في جميع ما رقَمه
سوئے عصائے شکنند ہچرا کہ ایشاں درجمیع آں امور پیروی فلاسفہ کردند کہ سرانگشت فلاسفہ آں را
بنانُهم، ونطق به لسانهم، ودخلوا بطونَهم، واستيقنوا ظنونَهم.
نوشت و زبان آناں بآں گویا شدو درشکم ہائے ایشاں داخل شدند۔وگمانہائے ایشاں رایقین
واستحسنوا شؤونهم، واستبدلوا الزَّقُّومَ بالتي هي لُهُنةُ الجنّة و
پنداشتند و کارہائے ایشاں را نیکوشمردند۔و زقوم رابعوض آں طعام گرفتند کہ قبل از طعام بہشت
أخذوا الخَزَفَ و أضاعوا وِشاحَ دُررِهم اليتيمة الفريدة.
بطورنمونہ دادہ شد و سفال راگرفتند و حمیل در ہائے یگانہ ضائع کردند
وقالوا :ما انحلّتْ عُقَدُنا وما انكشفَ غطاؤنا إلا بكتب
و گفتند کہ عقدہائے ما حل نشدند و پردہائے ما منکشف نشدہ مگر بکتابہائے
الفلسفة، وإنْ هي إلا حيل كاذبة، وكلمات مخلوطة بالمكر ﴿۴۷﴾
فلسفہ و ایں ہمہ حیلہ ہائے دروغ و کلمات آمیختہ بہ مکر
والفِرْية، بل ما حصلتْ لُبانةُ نفوسهم الأمّارة إلا في طرق
و افترا ہستند بلکہ حقیقت این است کہ حاجت نفس امارۂ شاں بجز ایں امر
الإباحة والخروج من الرِبْقة المِلّيّة .ولا يعلمون أن
حاصل نمی شد کہ از ربقہ ملت و مذہب بیروں آیند۔ و نمی دانند کہ
شرائع الأنبياء قد هدَتْ إلى حضرةٍ غفَل عنها عقولُ الحكماء.
شریعتہائے انبیاء سوئے آں درگاہ ہدایت کردہ اند کہ ازاں عقول حکما غافل اند
وأوضحتْ أسرارًا لم يزل الفلاسفة في ظلماتٍ منها لا يعلمون
و واضح کردند آں رازہا را کہ ہمیشہ بودند فلاسفہ در تاریکیہا ازاں نمی دانستند

طرق الاهتداء .والسرّ فيه أن الأنبياء يُلَقَّون العلومَ من اللّٰه
راہ ہدایت را و دریں راز حقیقت این است کہ انبیاء علیہم السلام ازخدائے علیم وحکیم
العليم الحكيم، واللّٰهُ لا يغفل عن النهج القويم، بل يجمع في
علم می یابند و خداتعالیٰ از راہ ہدایت غافل نمی شود و جمع می کنند در
بيانه علومًا صحيحة ودلائل مبصرة تُوصِل إلى الصراط المستقيم
بیان خود علوم صحیحہ و دلائل روشن را کہ تا صراط مستقیم مے رساند
لِما لا يجوز عليه الذهول .وهو نور كامل تَنزَّهَ شأنُه عن
چراکہ برو غفلت جائز نیست و او نور کامل است و شان او از
ظلمة الرأى السقيم .وأما العبد فلا بدّ له أن يغفل عن شيء
ظلمت رائے بیمار پاک است۔مگر بندہ پس برائے او ضرور است کہ اگر چیزے را نگہدارد
دون شيء ، ويذهَل عن أمر عند أخذِ أمر آخر، وليس في يده
از چیزے دیگرغفلت کند و اگرامرے رابگیرد امر دیگر ازو فراموش ماند۔چرا کہ در دست او
قانون عاصم من الذهول والخطأ .وأما صناعة المنطق ﴿۴۸﴾
قانونے نیست کہ از نسیان و خطا محفوظ تواند داشت۔ مگر صناعت منطق
فمتاعٌ سَقَطٌ، وليستْ بعاصمة قطُّ من هذه الهَوجاء.و
پس ایں متاع ہیچ و ردی است و ہرگز ازیں باد تند محفوظ نتواند داشت۔ و
قد ضلّت الحكماءُ الفلاسفةُ مع اتخاذهم هذه الصناعة
حکما باوجودیکہ صناعت منطق را امام خود گرفتند باز گمراہ شدند۔
إمامًا، وكثرت في آرائهم الاختلافات والتناقضات والشبهات، فما
و در رائے ہائے ایشاں بکثرت اختلافات و تناقضات پدید آمد
استطاعوا أن يقطعوا بها خصامًا، فلذالك تجد الفلاسفةَ
پس نتوانستند کہ بمنطق قطع آں پیکار کنند۔و از ہمیں سبب فلاسفہ را می بینی

يُخالف بعضُهم بعضًا في الآراء ، وكلُّ أحدٍ منهم يدّعي كمال
کہ در رائے ہائے خود بیکدگر اختلاف می دارند و ہریک ازایشاں دعویٰ کمال فرزانگی
الدهاء ، وهذا هو الأمر الذي يتميّز به النبي ومَن
میکند و ایں ہماں امر است کہ بدو متمیّز می شود پیغمبر وہرکہ
تبِعه عن الفلسفي، فإيّاك أن تغفل عنها وتبعد من
تابع او باشد از فلسفی پس خود را ازیں نگہ دار کہ ازیں امر غافل شوی و از
حضرة العليم العلىّ و قد عثرتَ علىٰ أن هذا الزمان
حضرت علیم و علی دورگردی۔ و تو بریں مطلع شدہ کہ ایں زمانہ
زمانُ الفتن والإلحاد والبدعات، ومُلئت الأرض ظلمًا و
زمانہ فتنہ ہا و کجروی و بدعت ہاست۔ و زمین از جور و ظلم پُرشدہ
جورًا وقَلَّ عدد الصالحين والصالحات، ومِن أعظم المصائب
است و مردان و زنان نیک کم شدہ اند۔ و ازبزرگ تر مصیبت ہا
على الإسلام أن الذرّية الجديدة الذين ورِثوا شيوخهم المسلمين
براسلام ایں است کہ ذرّیت جدیدہ کہ بداں پیرانِ خود را وارث شدہ اند
﴿۴۹﴾ يجهّلون أهلَ الإسلام بأجمعهم ويقولون إن الفلاسفة من الصادقين.
نسبت بہ جہل میکنند تمام مسلماناں را و میگویند کہ فلسفیاں بر راستی ہستند۔
وقالوا إنهم فازوا بدرجة التحقيق، وشربوا مستوفِين
وگفتند کہ فلاسفہ بہ درجۂ تحقیق رسیدہ اند۔ و ازیں
من هذا الرحيق، وأمّا الأنبياء فأصابوا بعضًا وأخطأوا بعضًا
شراب خالص سیراب شدہ اند۔و نعوذ باللہ کلام انبیاء علیہم السلام بہ صحیح و غلط
وكلامهم مخلوط بسديدوغيرسديد. وكانوافي الأمور الحِكمية كغبيّ و
مخلوط شدہ و در امور حکمیہ ہمچو غبی و

بليد .فانظروا إلى أيّ حدّ بلَغ أمرُ توهين الإسلام.و
بلید بودہ اند پس بہ بینید کہ تا کدام حد امر توہین اسلام رسیدہ است و
إنّ هذا لهو البلاء المبين ومن الدواهي العظام .ويقتضي
ایں بلا ظاہر و از مشکلات بزرگ است۔و ایں مقام
هذا الموطن أن ينزل نورٌ من السماء ، كما خرجتْ ظلمات مخوّفة
مے خواہد کہ نورے از آسمان نازل شود۔ہمچنانکہ تاریکی ہائے ترساننده
من أرضِ قلوب العميان والجهلاء ، ليُوفى اللّٰه الموطنَ حقَّه و
اززمین دلہائے کوراں وجاہلاں بیرون آمدہ تاکہ خداتعالیٰ ایں حالت موجودہ راحق او
يُدرک الذين كانوا على شفا التباب، وهذا من سُنن اللّٰه كما لا
بکمال وتمام دہد وتدارک کسانے فرماید کہ برکنار ہلاکت افتادہ اند۔وایں ازسنتہائے خداتعالیٰ
يخفٰى علٰى أولى الألباب.ولا شک أن هذه السموم قد بلغتْ إلى
است چنانچہ بردانشمنداں پوشیدہ نیست۔و ہیچ شک نیست کہ ایں زہرہا بحدے رسیدہ اند
حدّ أحسّتْ بها قلوب النسوان والصبيان، فضلًا عن عقول ﴿۵۰﴾
کہ دلہائے زنان و کودکان نیز آنہا را محسوس کردہ اند۔ قطع نظر از
أهل البصيرة و العرفان، و ما كان أمرُها هيّنًا بل لا يوجد
اہل عقل و معرفت و کار ایں زہرہا آسان نیست بلکہ نظیر آں
نظيرها من بدو الخِلقة إلى هذا الأوان، وأهلكتْ
در ہیچ زمانہ یافتہ نشدہ۔ و ہلاک کرد زیادہ تر از آنچہ
أكثرَ مما أهلكتْ سمومُ سابق الزمان .وما بقى خوف اللّٰه فى زاوية
ہلاک کرد زہر ہائے زمانۂ سابق۔ و درکرانہ از کرانہ ہائے دل ہا خوف خداتعالیٰ
من زوايا القلوب، ووسِعها حبُّ الدنيا وشغفها كالمحبوب .فَخُلِقَ فى
باقی نماند۔ و درگرفت تمام تمام صحن دلہا محبت دنیا و اندرون را شگاف کردہ داخل شدہ۔پس

السماء بحذاءِ ما حدثت فی خواطر الناس، لیکون الأمر للّٰہ الواحد القھّار
درآسمان آں امر پیداکردہ شد کہ در دلہائے مردم پیداشدہ بود تاکہ ہمہ امرخدا را شود
و یقطَعَ ما نسجہ أیدی الخنّاس. فإن الغَیرۃ الإلٰھیۃ لا
وہرچہ خناس بافتہ است آنرا قطع کردہ شود چراکہ غیرت الٰہی
تُعطِی الضلالاتِ عمرًا طویلا، وتنزل منہ حربۃُ الصدق ویقتل
گمراہی را عمرطویل نہ می بخشد۔و نازل مے شود ازو حربہ صدق پس قتل میکند
ما دجل الحقَّ حجۃً ودلیلًا .ولا تحسبن اللّٰہ مُخلِفَ وعدِہ رسلَہ
آنرا کہ پوشیدحق رالیکن نہ قتل جسم بلکہ ازروئے اتمام حجت۔وگمان مکن کہ خداتعالیٰ تخلف وعدہ خود
أو مُنسِیَ سُنَنِہ وسبلِہ، فإنہ جواد کریم، یرحم عبادہ عند المصائب
کندیاسنتہاوراہائے خودرافراموش کند۔چراکہ صاحب جودوکرم است بروقت مصیبت بر بندگان خودرحم
ویُنزِل رُحمہ عند انتیاب النوائب، وکذالک جرتْ عادتہ ﴿۵۱﴾
می فرماید وچوں مصیبت ہاپے درپے بیایندرحم اونازل میشود وہم چنیں ازابتدائے پیدائش ہمیں
من بدو الخلقۃ، وقد توعّدَ علٰی إنکار ھذہ العادۃ.فتَحسَّسوا
عادت اوجاری ماندہ است۔و بر انکار ایں عادت وعید فرمودہ است۔پس خبر بپرسید
مِن مجدّدٍ أین ھو عند ھذہ الفتن وھذا الزمان؟ وقد
از آگاہاں کہ بوجود ایں فتنہ ہا و ایں زمانہ مجدد دین کجاست۔و
انقضتْ علٰی رأس المائۃ مِن سنین وثُقّبت الملّۃُ بأسنّۃِ
بر سر صدی سال ہاگذشتندملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از نیزہ ہائے
أھل العدوان . ولا یترک اللّٰہ مدینۃ دینہ کعمارۃ خُرّبتْ.
ظالمان سوراخ کردہ شدہ۔و خداتعالیٰ شہردین خود را ہمچو عمارتے نمی گذارد کہ خراب شود
وجدران ھدّمتْ، بل یبنی سُورَھا ویُنجِی محصورَھا.
ونہ ہمچو دیوار ہائے کہ منہدم شوند بلکہ فصیل گرداگرد آنرا بنامی کند وآنانکہ درمحاصرہ اندآناں رانجات

ويـدُعُّ صَـولَ الأعـداء ، ويُـطـفئ مـا ظهـر مـن نـار الـمِـراء ، حتّـى
می بخشد۔و دور می کند حملہ دشمناں را۔و فرو می نشاند آنچہ ظاہر شد از آتش خصومت تا
لا يبـقـى لـمسـلـم مـن أيدى العِدا فـزعٌ، ولا فـى هـدمِ بيت الـديـن
باقی نماند برائے مسلمانے از دست دشمناں ترسے و خوفے و نہ کافرے را در منہدم کردن
لـكـافـر طـمعٌ .وهـكـذا تـمشّـى أمـرُ الـلّٰـه عـلـى مـمرّ الـدهـور.
خانۂ دین طمعے و امیدے۔و ہمچنیں امر الٰہی از قدیم جاری ماندہ
ولـزِم ظهـورَ الـمفـاسِـدِ لـمعـانُ هـذا الـظهـور .وإن كـنـتَ لا تـعـرف
و لازم ماندہ است ظہور مفاسد را روشنیِ ایں ظہور و اگر تو ایں سنت الٰہی را
هـذه السُـنّة فـاقـرأْ فـى الـقـرآن مـا قيل لـموسـى" اِذْهَبْ اِلٰى ﴿۵۲﴾
نمی شناسی پس قرآں را بخواں و بہ بیں کہ موسیٰ را چہ گفتہ اند کہ برو سوئے فرعون
فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى "[1].فـانـظـرْ كيف اقتـضـى طـغيـانُ فـرعـون وجـودَ
کہ اوطاغی شدہ است۔پس نظر کن کہ چگونہ طغیان فرعون وجود کلیم علیہ السلام را
الـكـلـيـم، وكيف أرسـل الـلّٰـه رسـولـه عـنـد غُـلـوّ هـذا الـكـافـر اللئيم.
بخواست۔و چگونہ اللہ تعالیٰ رسول خود را بوقت غلو ایں کافر لئیم فرستاد۔
ثـم لـمـا ظهـر الـفـسـاد وكثـرت أحـزاب الـمفـسـديـن فـى زمـان
باز چوں در زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء بودند فساد غلبہ کرد و گروہ ہائے مفسداں
خـاتـم الـنـبيـيـن، وعُـبِـدت الأصـنـام، وتُـرك الـقـديـر الـعلّامُ، و
زیادہ شدند۔ و پرستش بت ہا شد و خدائے قادر و غیب دان را ترک کردند۔و
وقـع فـى دَوكةٍ وبَـوحٍ الأقـوامُ، وأبـاحَ الـفـسـقَ والـمـعـصيةَ
امر تمام قوم ہا مختلط ومشتبہ گردید۔ و مردمان دون فسق و معصیت را بر خود
الـلـئـامُ، ومـا بـقـى شغـلُهـم إلا الأكـل والشـرب كـأنّهـم الأنـعـام.
حلال کردند۔و بجز خوردن ونوشیدن ہیچ شغل شاں نماند گویا ایشاں چارپایاں ہستند۔

[1] طٰہٰ: ۲۵

بعث اللّٰه رسوله الكريم من الأُمّيّين، وأرسله إلى
انگاہ خداتعالیٰ رسول خود را از امیّان پیدا کرد۔ وسوئے جہانیاں او را فرستاد۔و فرمود کہ
العالمين وقال: قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
برخیز ومردم رابترساں کہ گناہ ایشاں غضب خدا رابرانگیخت وچندانکہ توانی بزرگی خداتعالیٰ را ظاہر کن یعنی
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [1]
جلال خدا کہ بتاں را دادہ شد بازستاں وجلال الٰہی ظاہر کن دریں اشارت است کہ بردست او بتاں مقہور
خواہند شد وجلال وعظمتِ الٰہی ظاہر خواہد شد۔ و از پلیدی ہا جدا باش۔ایں اشارت است سوئے اینکہ
ازہرقسم پلیدی دور باید ماند ونیزسوئے ایں اشارت است کہ خدا ارادہ فرمودہ است کہ ازصحبتِ مشرکاں
کہ نجس اندتراجدا کندوشرک رااززمین مکہ بردارد۔وجامہ ہائے خود را و دل خودراپاک کن (ثوب بمعنی
دل نیز آمدہ)ایں اشارت است سوئے اینکہ خداارادہ فرمودہ است کہ دلہا را ازہرقسم شرک وظلم والتفات
الیٰ ماسوی اللہ پاک کند۔ونیز ایں ہم دریں آیت ہا اشارہ می کنند کہ ایں شریعت بریں ہمہ اجزا
مشتمل است۔

فحاصل الكلام أن نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم أُرسل لهذا
پس حاصل کلام این است کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم برائے ایں غرض
الغرض المذكور من رب العباد، وما كان من نبي ولا
مذکور فرستادہ شد۔ و ہیچ نبی و رسولے نیامدہ
رسول إلا أنه أُرسل عند فرعٍ من فروع الفساد، واجتمعت ﴿۵۳﴾
کہ از بہرشاخے از شاخہائے فساد نیامدہ باشد۔و ایں ہمہ شاخہا
الفروعُ كلها في زمن نبيِّنا الحَمّاد السَجّاد .ثم جاء زماننا هذا
در زمانہ جناب پیغمبر ما مجتمع شدند۔ باز زمانۂ ما آمد
فلا تسأل عما رأينا في هذا الزمان، واللّٰهِ قد تمّتْ في
پس ہیچ مپرس کہ دریں زمانہ چہ دیدیم و بخدا کہ دریں زمانہ

[1] المدثر:۳تا۶

هـذا الـزمـان دائـرةُ الـفسـوق والـفـحشـاء والشـرک والـعـدوان، ومـا
دائرہ فسق و بدکاری و شرک و ظلم بکمال خود رسیدہ است۔
تـرَک الـنـاس صغيرةً و لا كبيرة فما أصبرَهم على النيران. يستحسنون
نیک می شمارند
السيـئـاتِ ويستَـحْـلُـون مُـرًّا ويـأكـلـون سمَّ الـعـصيـان. وكثر رعـاعُ
بدی ہا را و شیریں مے پندارند تلخ را و می خورند زہر نافرمانی را۔و بسیار شدند مردم
الـنـاس وقـلّ شـرفـاؤهـم من أهل التقى والإيـمـان، وأنبتوا نباتًـا
سفلہ و کم شدند مردم شریف از اہل پرہیز و ایمان۔ و بر بہ خبیث روئیدگی
خبيثًـا ونشـأوا فـي مـجـالـس الإلـحـاد والارتـداد والكفـران، وأعطوا
روئیدند و در مجلسہائے الحاد و ارتداد و کفران نعمت پرورش یافتند۔ و حق ہائے
حـقـوق الـلّـه غيـرَه وأخـذوا طـريـق الـطـغيـان، ومـا بقي مِن قوة
خداتعالیٰ را بغیر او دادند و طریق طغیان گرفتند۔و ہیچ قوتے نماند
ولا خُـلُـقٍ إلا أعـطـوهـا لـغيـر الـلّـه الـديّـان .مثـلًا كـانـت الـمـحبّة
و خلقے کہ غیر حق را نہ دادہ باشند۔ مثلاً محبت در انسان
جـوهـرًا شـريـفًـا وخُـلـقًـا أعـظم فى الإنسـان، وأودعَـه اللّـه تعالٰى إيّـاهـا ﴿۵۴﴾
جوہر شریف و خُلقے اعظم بود۔و خداتعالیٰ در انسان قوتہائے محبت برائے ایں
ليُـفـنـي نـفسَـه فـي تـصـوُّرِ جـمـالِ ربّـه الـمنّـان، وليكون له
ودیعت نہادہ بود تاکہ ایشاں نفس خود را در اطاعت رب خود فنا کنند۔وتاکہ از
بـالـروح والـجَـنـان، وليترقّـى فـي سبل حبـه ولا يبقى منـه أثرٌ
دل وجان مرخدا را باشد و تاکہ در راہ ہائے محبت او ترقی کند و از وجود او اثرے
ويـذوبَ وجـودُه بـنـار الـعشق والـوَلَهـان، ولٰكن الـعميـان بـذلوا
نماند و وجود او بہ آتش عشق ومحبت الٰہی بسوزد۔ ولیکن نابینایاں ایں صفت شریف

هذه الصفة الجليلة الشريفة فی غير محلّها وأضاعوا دُرّةَ الإيمان.
وبزرگ را درغیر محل آں خرچ کردند وگوہر بزرگ ایمان را ضائع کردند۔
ووضعوا محبّة اللّٰه فی مواضع أهواء النفس عند غليانها و
و محبت الٰہی را در محل ہوا ہائے نفس و جوش آں نہادند۔
الهيجان، ونسوا اللّٰهَ وحبَّه وشُغفوا بالغلمان المُرْد والنسوان.
و خدا را و محبت او را فراموش کردند و شیفتہ جمال امرداں و زنان شدند
وغابوا عن حضرة الحق و جهلوا حُسْنَها، فويل للعميان. لهم
وازجناب باری غائب شدند وحسن آں درگاہ را فراموش کردند۔پس واویلا بریں کوراں
أعين لا يبصرون بها، ولهم قلوب لا يفقهون بها، فتهوی تلک
ایشاں را چشم ہائے ہستند کہ بداں نمی بینند و دلہا کہ بداں نہ می فہمند پس ایں دلہائے شاں
القلوب غيرَ الرحمٰن .ولصِق بها طائفُها فلا يترُكها فی حين
بغیررحمان محبت می کنند۔و بدلہائے او شاں خیال ہائے ناپاک چناں چسپیدہ اند کہ
من الأحيان .يفعلون سيئاتِهم بالحريّة والاجتراء، حتّی ﴿۵۵﴾
ہیچ وقتے از ایشاں جدا نمی شوند بداں آزادی و دلیری بدی می کنند کہ تاآنکہ
لا يُفهَم منه قطُّ أنهم يؤمنون باللّٰه ويوم الجزاء، ولا يُتخَيّلُ
ازاں فہمیدہ نمی شود کہ ایشاں بخدا و روزجزا ایمان می دارند۔ و بدیدن اعمال شاں
برؤية أعمالهم أنهم يخافون مثقال ذرّة حضرة الكبرياء .فهذا
درخیال نمی گذرد کہ ایشاں بقدر ذرہ ہم از خدا می ترسند۔ پس
هو الأمر الذی اقتضی مصلحًا ينزل بينهم من السّماء، و
ہمیں امر است کہ تقاضاکرد کہ یک مصلح از آسمان بر ایشاں نازل شود۔و
كذالك جرت عادة اللّٰه فی السابقين من أهل البغی والغلواء.
ہمچنیں درپیشینیاں از اہل جرائم ہمیں عادت خدا تعالیٰ جاری ماندہ۔

وقد كتب اللّٰه قصة قوم نوح وقوم إبراهيم وقوم لوط و
وخداتعالیٰ درکتاب خوداز بہرہمیں امرقصہ قوم نوح و قوم ابراہیم و قوم لوط
قوم صالح في القرآن، وأشار إلى أنهم أُرسلوا كلهم عند الفتن
و قوم صالح نوشتہ است۔ و اشارہ کردہ است کہ ایں ہمہ انبیاء در وقت فتنہ
والفسوق وأنواع العصيان، وما عُطِّلتْ هذه السُنّة قطّ
و بدکاری ہا فرستادہ شدند۔ و ایں سنت گاہے معطل نماندہ
وما بُدّلتْ، وما كان اللّٰه نَسِيًّا كنوع الإنسان .فكفاك هذا
و نہ تبدیل یافتہ و خداہیچو انسان فراموش کنندہ نیست و ترا ایں قدربیان ما
لمعرفةِ سُننِ اللّٰه إنْ كنتَ تطلب دليلا، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
کفایت می کند اگر طالبِ دلیل ہستی چراکہ سنتہائے خدا را
تَبْدِيْلًا[1]
تبدیل نیست۔
ثم اعلموا رحمكم اللّٰه أني امرؤ قد أعطاني ربّي كلَّ ما هو
باز بدانید خدابرشما رحم کند کہ من چناں مردے ہستم کہ خدائے من مراآں ہمہ
من شرائط المصلحين، وأراني آياتِه وأدخلني في عباده
چیزہا داد کہ ازشرائط مصلحاں می باشد۔و مرا نشانہائے خود بنمود و دربندگان
الموقنين .وإنّه أنزل عليّ بركاتٍ وأنار مكاني، وما بقي ﴿۵۶﴾
اہل یقین مرا داخل کرد۔و او از ہرگونہ برکت ہا برمن نازل فرمود و مکان مرا روشن کرد۔و
لي مِن مُنيةٍ إلّا أعطاني .ويتمنّى الإنسان أن يكون من
ہیچ آرزوئے من نبود کہ مرا نداد۔ و انسان آرزو می دارد کہ از خاندان ریاست
بيت الرياسة والإمارة، ويكون له حسب ونسب، فأعطاني ربّي
و امارت باشد و او را حسب و نسب بود پس خدائے من

[1] الاحزاب:۶۳

هذا الشرف كلّه وما بقي لي طلب .وكذالك يتمنّى الإنسان
ایں شرف بتمام و کمال مرا داد و ہیچ طلب مرا نماند و ہم چنیں انسان آرزو میدارد
أن يكون له وجاهة في الدنيا والدين، وكرامة وعزة في أهل
کہ او را در دنیا و دین وجاہتے باشد۔ و نزد اہل آسمان
السّماء و الأرضين، فوهب لي ربّي عزة الدارين و شرّفني
و اہل زمین او را عزتے باشد۔پس بخشید مرا پروردگار من عزت ہردو جہاں و مرا ببزرگی
بشرف الكونين .وقد لا يرى الإنسان مَوالِيَه من ورائه.
ہردو جہاں مشرف فرمود۔و گاہے انسان نمے بیند کہ بعد از مردن
ولا يكون له ولدٌ يرثه بعد فنائه، فيأخذه غمّ وضجر و
او را فرزندے است کہ وارث اوست۔پس می گیرد او را غم و بے قراری
كآبة لعدم أبنائه، ويعيش حزينًا ويبكي في مساء ه و
دل وشکستگی بوجہ نبودن فرزنداں۔وغمناک زندگی بسرمی کند و می گرید درشام و صباح
رَواحه، فما مَسَّني هذا الحزن لطرفة عين بفضل اللّٰه
و بفضل الٰہی و رحمت او ایں غم مرا تا یک چشم زدن ہم مس نکرد
ورحمته، وأعطاني ربّي أبناءً لخدمة ملّته .وقد يهوى ﴿۵۷﴾
و پروردگار من برائے خدمت دین خود چند پسر عطا فرمود۔ و گاہے
المرء أن يُعطَى له دُرَرُ معارف وعلومٌ نُخَبٌ، وأن
دوست می دارد انسان کہ او راگوہرہائے معارف و علوم برگزیدہ دادہ شود و آنکہ
يحصُل له نُضار وعَقار ونَشَبٌ، فوهب لي ربّي هذه كلها
زر و زمین و مال او را حاصل گردد۔پس مرا خدائے من باحسان و منت خود
بكمال الإحسان والمنّة، وأنعم عليّ بنعم هذه الدار ونعم
ایں ہمہ داد۔ و برمن نعمت ہائے ایں دنیا و نعمت ہائے

الآخرة، و أتمّ علیّ و أسبغَ مِن کل نوع العطیّة، وأعطانی
آخرت انعام کردند و برمن ازہرقسم داد و دہش نعمت خود را تمام کرد۔وبے انکہ
فی الدارَین حسنتَین من غیر المسألة .وقد یودّ الإنسان
ازو بطلبم درہر دو جہان خیر و خوبی مرا بخشید۔ و گاہے انسان دوست میدارد
أن یُعطی له محبّةُ اللّٰه کالعاشقین الفانین، ویُسقی مِن
کہ او را محبت الٰہی ہمچو عشاق فناشدہ دادہ شود و از جام
کأس المحبوبین المجذوبین، وقد یحبّ أن یُفتَح علیه أبواب
محبوبان و مجذوبان نوشانیدہ شود و گاہے دوست میدارد کہ برو درہائے
الکشوف والإلهامات، وأخبار الغیب والآیات، وتُستجاب
کشف و الہام و اخبار غیب و نشانہا کشادہ شوند و دعاہائے او
دعواتُه بأسرع الأوقات، وتصدر منه عجائب الخوارق والکرامات.
جلد ترقبول شوند۔ و ازو عجائب خوارق و کرامات صادر شوند
ویکلِّمه ربُّه ویشرّفه بشرف المکالمات والمخاطبات، فالحمد للّٰه
و او را پروردگار او شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشد۔ پس حمد
علی أنه أعطانی ذالک أجمعَ، ووهب لی کلَّ نعمة کنت ﴿۵۸﴾
خدائے را کہ او ایں ہمہ نعمتہا مرابخشید۔ و ہرنعمتے کہ ذکر آں
أقرأ ذِکرها فی الکتب أو أسمع، وجعلنی من المقرَّبین.و
در کتاب ہا می خوانم یا شنوم مرا ارزانی فرمود۔وازمقربان مرا گردانید۔
وهب لی علم الأوّلین والآخرین، و حلَّ عقدةً من لسانی
و مرا علم اولین و آخرین عطافرمود۔ و از زبان من عقدہ برداشت
وأَمْلَأَ بمُلَحِ الأدب بیانی، وحلَّی کلامی بحُلل البلاغة
و بہ نمکین گفتارہائے ادب بیان مرا پُر کرد۔ و آراستہ کرد کلام را بحلّہ ہائے بلاغت

وقوّی سُلطانی .فواللّٰہِ إن کلامی أبلغُ فی قلوب الناس
و قوی کرد حجت مرا۔پس بخدا کہ کلام من در دلہا آں اثر می کند
من مائة ألف سیفٍ، فھذا ھو الذی وضعتُ الحرب بھا
کہ صدہزارشمشیر نتواندکرد۔پس ایں ہماں چیزے است کہ بدو ضرورت جنگ نماند
وفتحتُ الحصونَ مِن غیر جبر وحیفٍ، وما کان لمخالف
و قلعہ ہا را بغیر جبر و ظلم فتح کردہ ام۔ و ہیچ مخالف را مجال نیست
أن یبرُز فی مِضْماری، ومَن برَز فمات قَعْصًا بإنکاری .
کہ در میدان من بروں آید۔ و ہرکہ بروں آمد پس بلاتوقف بوجہ انکارمن بمرد۔
فالحاصل أن اللّٰہ کرّمنی بأنواع الصنیعة، ورزقنی
پس حاصل کلام ایں است کہ خداتعالیٰ مرا بقسماقسم احسانہامکرم کردہ است۔و مرا
من نِعم الدنیویّة والدینیّة، وراعَی أموری بالفضل و
از نعمتہائے دنیاودین رزق دادہ است۔ و از راہ فضل و بخشش
الکرامة، وأحسن مثوای بالتحنّن والرحمة، وبشّرنی بأن
رعایت امورمن فرمودہ است وجائے آرام مرابرحم ومہربانی نیکوکردہ است۔و مرا بشارت دادہ
عیونہ علیّ فی خَلْوتی ومُشاھَدی وفی کل حالی، وإنہ یرحمنی ﴿۵۹﴾
است کہ چشم او در وقت خلوت و جلوت و بہرحال برمن است۔ و او برمن رحمت میکند
ویمنّینی ویؤمّلنی عند أھوالی .وإنی أری کلَّ ما ھو عندہ
و بہ آرزو می آرد و امید می دہد در وقت خوفہائے من۔و می بینم کہ ہرچہ نزد اوست
کأنہ ھو عندی وفی یدی، وإنہ کھفی وملجأی وتُرسی
گویاآں نزدمن است و در دست من است۔و اوپناہ من است وجائے گریز من وسپرمن
وعَضُدی .وإنہ سَرَی فی قلبی وعروقی ودمی، و إنّی منہ
وبازوئے من۔و او سرایت کردہ است در دل من و رگہائے من و خون من۔ومن ازو

بمنزلة لا يعلَمها الخَلق من عربي وعجمي وإنه خلقني و
بداں منزلت ہستم کہ ہیچ انسانے آنرا نمی داند گو عربی باشد یا عجمی۔ و او مرا و تمام
خَلَقَ كلَّ قوّتي. فرجعتُ إليه مع هذه القوافل، وانهمرتُ
قوت ہائے مرا پیدا کرد پس من با ایں قافلہ ہا سوئے او بازگشت کردم وسوئے او چناں رواں شدم
إليه كما ينهمر الماء من قُنن الجبال إلى الأسافل .وأحاطني
کہ آب از بلندی ہائے جبال سوئے زیر می آید۔ و او بر من احاطہ کرد
فغُشِّيتُ تحت ردائه، ومتَّعني بأنوار جماله فأعرضتُ
پس من زیر چادر او پوشیدہ شدم۔ ومرا بانور ہائے جمال خود متمتع فرمود۔ پس من از دشمنان خود
عن أعدائي وأعدائه .وإنه نزَع عني ثيابَ الوَسَخ والدَّرَن.
و دشمنان او اعراض کردم و او جامہ ہائے چرک وریم از من دور کرد۔
ثم ألبسَني حُلَلَ النّور واصطفاني لِذَاتِهٖ في هٰذا الزمن، وما
باز حلّہ ہائے نور مرا پوشانید و دریں زمانہ برائے ذات خود مرا برگزید و
أبقى لي غيرَه وهذا أعظمُ المنن ومن آلائه أنه شرح صدري
برائے من دیگرے را نگذاشت وایں بزرگتر احسان اوست۔ واز احسان ہائے او یکے ایں است کہ او
وكمّل بدري، فما أصابني ضجرٌ قط لأفكار الدنيا وهجومها ﴿۶۰﴾
سینہ مرا منشرح کرد و بدر مرا بکمال رسانید۔ پس مرا برائے فکر ہائے دنیا گاہے دل تنگ نشدہ
وما أَحَسَّ أحدٌ كآبةً على وجهي وجبيني لِهُمُومِهَا وغمومها.
و ہیچ کس بر رو و جبین من از بہر دنیا شکستگی را مشاہدہ نہ کرد
وإنّه جعلني مسيحًا موعودًا ومهديًّا معهودًا، ففرَط
و او تعالیٰ مرا مسیح موعود و مہدی معہود گردانید۔ پس
العلماءُ عليّ وقالوا مزوِّر كذَّاب، وآذَوني مِن كلّ باب.
علماء ایں دیار بر من زیادتی کردند وگفتند کہ دروغ آرایندہ کذاب است واز ہر جہت مرا ایذا دادند

وكذّبوني وفسّقوني وجهّلوني وما خافوا يوم الحساب. و
وتکذیب کردند و نسبت بہ فسق و جہل کردند۔ و از روزحساب نترسیدند۔ و
سرَبوا إلى جهة وما تدبّروا الأحاديث وما في الكتاب .وجُذِبَ
بطرفے واحد رفتند و در قرآن و حدیث تدبر نکردند۔و مردم
القوم إلى هذه الصائتِين وما استَقْرَوا طرقَ الصواب.و
قوم مسلماناں سوئے ایں آواز کنندگان کشیدہ شدند و راہ ہائے صواب را نجستند و
فرَضوا لهم من أموالهم وسُيوبهم ليداوموا على رَدِّ كُتبي و
برائے او شاں از مالہائے خود معین کردند تاہمیشہ رد کتب من کردہ باشند و
ليكتبوا الجواب، فما كان جوابهم إلا السبّ والشتم والذكر
تاجواب بنویسند۔پس جواب ایشاں بجز ایں ہیچ نبود کہ دشنام ہا دادند و
بأسوأ الألقاب .ودعوتُهم ليبارزوني في الميدان بفرسانهم
بہ بد لقب ہا یاد می کردند۔ و ایشاں را خواندم تابسواران خود در میدان بیایند
وليسألوا عنّي ما اختلج في صدرهم، وما خطر في أمري
وہرشک و شبہ کہ در سینہ ایشاں است وہرچہ در دل ایشاں گذشتہ ہمہ از من
بجنانهم، فما خرجوا من بابهم، وما فصَلوا عن غابهم. ﴿۶۱﴾
بپرسند۔پس از در خود بیرون نیامدند و از خانۂ خود جدا نہ شدند
وكان من شأنهم أن يُسفِر وجوهُهم ويتلألأ جباهُهم
و می بایست کہ او شاں ازیں دعوت من خوش شدندے و روئے شاں و جبین شاں
بالمسرّة عند هذه الدعوة، و أن يبادروا إليّ و يُفحِمونى
از خوشی روشن شدے۔ و نیز می بایست کہ سوئے من جلدی کردندے و بکتاب
بالكتاب و السُنّة، و إنّ الحق يشجِّع القلوب المزْءُودة و
وسنت مرا ملزم کردندے۔وبہ تحقیق حق دلیری می گرداند دلہائے ترسندہ را و

يفتح الأبواب المسدودة، و لكنهم كانوا كاذبين فی أقوالهم.
می کشاید بابہائے بستہ شدہ را مگر ایشاں در اقوال خود کاذب بودند
ففرّوا مع عصيّهم وحبالهم .وقلتُ لهم جادِلونی بالكتاب
پس با عصاہا و رسن ہائے خود بگریختند ومن او شاں را گفتم کہ از روئے کتاب
والسنّة، وإنْ لم تقبَلوا فبالأدلّة العقلية، وإن لم تقبلوا
وسنت با من بحث کنند۔و اگر ایں طریق قبول کنند پس بدلائل عقلی بحث کنند و اگر ایں ہم قبول
فبالآيات السّماوية، فما قبِلوا طريقًا من هذه الطرق الثلا ثة
نمی کنند پس بہ نشانہائے سماوی مقابلہ کنند۔پس ایشاں ازیں ہرسہ طریق اختیار نہ کردند
وأخذ بعضهم يعتذرون إلیّ اعتذارَ الأكياس، وجاء ونی تائبين وبايَعونی
وآغاز کردند بعض اوشاں کہ عذری آوردند سوئے من ہمچو داناياں۔ و نزد من
ونجّاهم اللّٰه من الوسواس الخنّاس .والبعض
تائب شدہ آمدند۔ و خداتعالیٰ ایشاں را از شیطان نجات داد۔ و بعض
الآخرون أصرّوا على تكذيبی، وهمّوا بتمزيق جلابيبی، وقالوا
دیگر بر تکذیب من اصرار کردند۔ و قصد کردند بپارہ کردن چادرہائے من و گفتند
كذبتَ فيما ادّعيت، وكبُر ما افتريتَ، وإن كنتَ تزعم ﴿۶۲﴾
دروغ گفتی در آنچہ دعویٰ کردی و بزرگ افترا آوردی۔ اگر تو گمان می کنی
أنّک من الصادقين، فأْتِنا بآية توجب اليقين .وأصرّوا على
کہ از راستاں ہستی۔پس آں نشانہا بنما کہ یقین را پیدا کنند۔ و بر سوال اصرار
سُئُلِهم وأبرمونی، وأحرجوا صدری وآذَونی، فأراهم اللّٰه
کردند و براں زور دادند۔ و مرا دل تنگ کردند و ایذا دادند۔پس خداتعالیٰ ایشاں را
آياتٍ صريحةً من السّماء، فأبَوا وأعرضوا كما هی سيرة الأشقياء.
نشانہائے صریحہ از آسمان بنمود۔پس سرزدند واعراض کردند چنانچہ سیرت اشقیا است

وجحدوا بها واستيقنتُها أنفسُهم وما آثروا طريق الاهتداء.
و انکار کردند و یقین کردہ بود دلہائے شاں و طریق ہدایت اختیار نہ کردند
بيد أنهم نزَعوا عن إرهاقي، بعدما رأوا خوارقَ خَلّاقي، وقَلَّ
مگر ایں است کہ او شاں جدا شدند از تنگ کردنِ من۔ بعد زانکہ خوارق خدائے من دیدند۔ وکم
احتدادُ اللَّدَدِ و شدّة الخصام، بل جعل بعضُهم يخضعون
شد تیزی خصومت و سختی پیکار۔ بلکہ بعض ایشاں در کلام نرمی اختیار
بالكلام، واتخذوا الأدب شِرعةً، والتواضعَ مهجّةً .وحُبِّبَ
کردند و گرفتند ادب را طریقہ و تواضع را طریق و دوست داشتہ
إليّ مُذْ أُمرتُ من اللّٰه ذی الآيات، أن أعاشر النّاس بالصبر
سوئے من از وقتیکہ مامور شدم از خدائے صاحب نشانہا کہ بامردم بہ صبر و مدارات
و المداراة، و أن أبدی الاهتشاش، لمن جاءنی و ترَک
معاشرت کنم۔ و اینکہ ظاہر کنم خورسندی و سرور را برائے آنکہ نزدم آمد
الاختراش .واتخذتُ لی هذه الشِرعة نُجُعةً، ورَجوتُ به ﴿۶۳﴾
وعادت خراشیدن را ترک کرد۔ وگرفتم ایں طریق را برائے خود غذا۔ و امید داشتم بدیں عادت از
من العِدا تُؤدةً. فَتَعرَّى كبرُهم كتعرِّى الجبال بعد انجياب
دشمنان آہستگی۔ پس کبر ایشاں چناں ظاہر شد کہ بعد از انشقاق برف کوہ ہا ظاہر
الثلوج، وما بقي فيهم من الأدب المعروف المروج.
می شوند۔ و در ایشاں آں ادب نیز ہم نماند کہ معروف و رواجی۔
وعجبتُ من قلبی كيف يأخذنی الرُحمُ على هذه العِدَا.على
و من از دل خود تعجب می کنم چگونہ مرا بر ایشاں رحم می آید باآنکہ
أنّی لم أَلْقَ منهم إلا الأذى .وقد أرادوا سفک دمی و
تحقیق من ازیشاں بجز ایذا ہیچ ندیدم۔ و ارادہ کردند کہ خون من بریزند و

هتک عِرضی و کَلّمونی بکلمٍ کالقَنا، ولبِسوا الصفافة، وخلعوا
عزت مرا بدرند و مرا بسخن ہائے ہمچو نیزہ ہا خستہ کردند و پوشیدند بے شرمی را و کشیدند از خود
الصداقة، وأقبلوا علیّ إقبالَ سباعِ الفلا، إلا الذین تابوا و
جامۂ راستی را و ہمچو درندگان بیابان برمن حملہ کردند مگر آنانکہ توبہ کردند و
أصلحوا و کفّوا الألسن وعاهدوا أن یجتنبوا الفحش وأن
اصلاح دلہائے خود کردند و زبانہائے خود بند کردند وعہد کردند کہ از بدی پرہیز خواہند کرد و
لا یترکوا التقٰی .وما أسألهم من أجرٍ لِیُظَنَّ أنهم مِن
پرہیزگاری را از دست نخواہند داد۔واز ایشاں اجرخود طلب نمی کنم تا کسے خیال کند کہ ایشاں از
مغرمٍ مثقَلون، وما أَمثُلُ بین یدیهم لیُعطونِ، ولی
تاوانے زیربار مے شوند۔ و نہ روبرائے ایشاں می ایستم کہ مرا چیزے دہند و مرا
ربٌّ کریم یُکَفّلنی فی کل حین، وأرجو أن أرحل من الدنیا
خداوندے کریم است کہ ہروقت متکفل حالِ من است۔و امید دارم کہ ازیں جہان بگذرم
قبل أن أحتاج إلی الآخرین.ووالله إنی جئت الناس
پیش زانکہ کہ محتاج دیگرے شوم۔ وبخدا من برائے ایں آمدم کہ تا مردم را
لِأجُرَّهم من المَحْلِ إلی غرارة السُحب، و مِن الجهل ﴿۶۴﴾
از خشک سال سوئے بسیاری ابرہا بکشم۔ و از جہل ہا
إلی العلوم النُخَب، ومن التقاعس إلی الطلب، و
سوئے علم ہائے برگزیدہ۔ و از باز پس رفتن سوئے جستن۔ و
من الهزیمة المخزیة إلی الفتح والطَرَب، ومن
از شکست رسوا کنندہ سوئے فتح و شادمانی۔ و از
الشیطان إلی الله ذی العجب، وأرید أن أضَع مَرْهَمَ عیسٰی
شیطان سوئے خدائے صاحب عجب و می خواہم کہ درجائے خارشہا مرہم عیسیٰ بنہم

مَواضِعَ النُقَبِ☆. ولٰكنهم ما صالحوا ولفتوا وجوههم إلى الخصام
کہ خارشہارا ز بس مفید است۔مگر او شاں مصالحت اختیار نہ کردند وسوئے پیکار روئے خود
ونصّلوا إلىّ أسهُمَ الملام، وصاروا سِباعًا بعد أن كانوا كالأنعام.
بگردانیدند ونہادند پیکانہابرائے من تیرہائے ملامت را و ازحالت چارپایاں درندہ شدند
إلا قليل من الكرام. وإنّى جئتُهم بآيات وقمتُ فيهم مقامَ المبلِّغين
مگر اند کے ازکریماں۔ومن نزدشاں بہ نشانہا آمدہ ام ودرایشاں بجائے حکم رسانندگان ایستادم
ونصحتُ لهم نصحَ المبالغين، وكانوا من قبل يطلبون هذه الأيام
وبکوشش بسیار ایشاں را نصیحت دادم۔وپیش زیں طلب می کردند ایں روز ہا و اقبال
وإقبالها، ويستَقْرُون دولةَ السماء ليتفيّأوا ظلالَها، ثم إذا أفضى
ایں روزہا را و می جستند دولت آسمان را تابسایۂ او در آیند۔پس چوں حق
الحقُّ إلى ديارهم، ونزلت الرحمة على دارهم لانتظارهم، فحرِجتْ
تاولایت ایشاں رسید و رحمت بر ایشاں از وجہ انتظار ایشاں۔تنگ شدند
صدورهم، وانطفأت نورهم .وإنّا ألفَينا كثيرا منهم فى سجن ﴿۶۵﴾
دلہائے شاں وفرو مرد نور ایشاں۔ وما اکثرے را از ایشاں در زندان
الجهل وتركِ الاقتصاد، فلا يريدون أن يتخلّصوا من هذا
جہالت وترک طریق میانہ روی یافتیم۔پس نمی خواہند کہ ازیں زنداں خلاص شوند
السجن ويتّخذوا سبل السَّداد، بل له باب من حديد التعصّب
و طریقہ درستی اختیار کنند بلکہ آں زندان را از آہن تعصّبات
والإعراض والعناد، فلذالك أوسعونى سبًّا وأوجعونى عتبًا.
واعراض وعناد درے است۔پس ازہمیں سبب بسیار در بسیار مرا دشنام دادند۔ونکشم گرفتن مرا دردمند کردند۔

☆ انّ مرهم عيسٰى ينفع انواع الحكّة والجرب والطاعون والقروح والجروح وغيرهامن الامراض التى تحدث من فساد الدم ركبه الحواريون لجروح عيسٰى عليه السلام التى اصابته من الصليب. والمراد ههنامن الحكة حكة الشكوك والشبهات كمالايخفى على اللبيب.منه

فمثلهم كمثل الرجل الذى كان يُنفِد عمره فى كَمَدٍ، لخلُوِّه عن
پس مثال او شاں مثال آں کسے است کہ عمر خود دراندوہ مے گذراند چرا کہ اورا ہیچ فرزندے
ولدٍ، وكان يحضُر الفقراء والعرّافين، ويستقرى حيلةً بدعاء
نبود۔وبود کہ ہمیشہ در خدمت فقیراں وطبیباں می رفت وبرائے فرزنداں بہ دعا یا دواحیلہ
أو دواء للبنين، فلما منَّ اللّٰه عليه بحمل زوجته، وتحقّقَ أمر
مے جست۔ پس چوں خدا تعالیٰ بحمل زن او بروے رحم کرد و امر حصول مراد او
حصول مُنيته، رغِب فى الإسقاط قبل النتاج، ليضيع الولد
متحقق شد۔رغبت کرد در ساقط کردن بچہ قبل از زادن۔تاکہ ضائع کند بچہ را
لشهواتٍ أرادها وليكسر الجنين كالزجاج .فالحق والحق أقول
برائے شہوتہا کہ ارادہ آں کرد وجنین راہمچو آبگینہ بشکست۔پس راست راست می گویم کہ
إن هذا هو مثل الذين يؤذونني من العدوان، ويَعْتَبون
کہ ایں خیال آں مردم است کہ از راہ ستم مرا ایذا می دہند۔وبر راہ دشوار ومشکل
الطريق ولا يطأون أقوَم الطرق وأسهلَها للعرفان .وكانوا
مے روند و راست تر طریق را نہ میگیرند کہ بسہولت تمام تا برمعرفت مے رساند وبودند
يطلبون من قبل ويدْعون اللّٰه كالعطشان، ثم شاهت الوجوه
کہ می جستند پیش زیں و می خواندند خداتعالیٰ را ہمچو تشنگاں باز بروقت خروج من
عند خروجى بقدر الرحمٰن .وكم من داع أَعْوَلُوْا كماخِضٍ ﴿۶۶﴾
روہا زشت شدند بتقدیر خدائے رحیم۔وبسیاردعا کنندگان کہ ہمچو کہ زن درد زہ گرفتہ
فى البكاء عند الدعاء، وبلغت رُنَّتُهم إلى السماء .فاندلقتُ
بوقت دعا بہ بلند آوازگریہ ہا کردند۔وآواز شاں تا بآسماں رسید پس بزودی بیروں آمدم
عند هذه الدعوات، وبرَز شخصى بتلك الجذبات .وكنتُ
در وقت ایں دعا۔ و بروں آمد جسم بدیں جذبہ ہا و من

غـائبًـا مـعـدومًـا مـا ملكتُ لفظَ "أنا"، فكـانـت دعـواتُهم مـا أبرَزَنـا و
غائب ومعدوم بودم مالک نبودم لفظ انا را۔پس دعاہائے شاں بودند کہ بیروں آوردند مارا
هَـلُـمَـمَ بـنـا .ولـمـا جـئتهـم كـان مـن شـأنهـم أن يـمتـلـئـوا حبـورًا.و
و خواندند ما را۔ و چوں نزد شاں آمدم پس ازشان ایشاں بود کہ ازخوشی پرشدندے و
أن يـحـمـدوا الـلّٰـه عـلـى بعثي ليهـنّـئ بـعـضهـم بـعـضًـا سـرورًا.و
اینکہ بربعث من ستائش خدا تعالیٰ کنند ویک دگر را از خوشی مبارکباد گویند
لـكـنهـم أنـكـروا وسبّـوا، وسـعـوا فـي سبـل التـكـفـير وخبّوا، حتى تبيّن
مگر او شاں انکارکردند و مرا دشنامہا دادند و در راہ تکفیر شرافتند تاآنکہ روشن شد کہ
أنهـم مـن الأعـداء لا مـن الـطـلـباء .فـأعـرضـتُ عـنهـم كـاليـائسين.
ایشاں از دشمناں اند نہ از طالباں حق۔پس ازایشاں ناامید شدہ روگردانیدم
لـمـا رأيـتُ فـي صياغتهـم دَجْـلَ الـغـاشّـين .وسيـأتـي زمـان يتـعـلـق
چراکہ من در زرگری ایشاں طمع خیانت کنندگاں دیدم۔ وعنقریب آں زمانہ خواہد آمد کہ
عـالـمٌ بـأهـدابـي، ويتبـرّک الـمـلـوک بـمـسـاس أثـوابـي .ذالک قَـدَرُ
جہانے بدامن من خواہد آویخت وبادشاہاں بسودن جامہ ہائے من برکت خواہند جست۔ایں تقدیر
الـلّٰـه ولا رآدَّ لـقَـدَرِه .ومـا قـلـتُ هـذا الـقـول مـن الـهـوىٰ، إن هـو
الٰہی است وہیچ شخص اورا ردّ نمی تواندکرد۔وایں قول را ازہوائے نفس نگفتم ایں چیزے نیست
إلّا وحـي مـن ربّ الـسـمـاوات الـعُـلـى .و أوحـى إلـيّ ربّـي ووعدنـي أنـه ﴿۶۷﴾
مگر وحی خدائے آسمان ہا و وحی فرستاد رب من سوئے من و وعدہ فرمود کہ
سيـنـصـرنـي حتـى يبـلـغ أمـرى مشـارق الأرض ومـغـاربهـا، وتتـمـوّج
او مرا مدد خواہد داد تابحدے کہ امرمن بہ مشرق و مغرب خواہد رسید۔و دریاہائے راستی
بحور الحق حتى يُعجِب الناسَ جُبابُ غواربها.
بموج خواہند آمد تاآنکہ حبہ ہائے برتر طبقہ ہائے موج اومردم را درتعجب خواہنداخت۔

هذا ما أردنا أن نكتب شيئا من مفاسد هذا الزمان. و
ایں آں سخنانے اند کہ ارادہ کردیم کہ آنہارا دربارہ مفاسد ایں زمانہ بنویسیم۔و
نزّهُنا كتابنا هذا عن إزراء الأخيار الذين هم على دين من
ماایں کتاب را از عیب گیری آں گروہ نیکاں منزہ داشتیم کہ بر دینے از ادیان
الأديان، ونعوذ باللّٰه من هتك العلماء الصالحين، وقدح
قائم اند۔و ما پناہ بخدا بجوئیم کہ ہتک علماء صالحین کردہ باشیم یا عیب گیری
الشرفاء المهذّبين، سواء كانوا من المسلمين أو المسيحيين
شریفاں اہل تہذیب کنیم خواہ از مسلماناں باشند یا عیسائیاں یا
أو الآرية، بل لا نذكر مِن سفهاء هذه الأقوام إلا الذين
از قوم آریہ بلکہ ماازسفیہان ہرقوم ذکر ہماں فرقہ سفہا مے کنیم کہ در زیادت
اشتهروا في فضول الهَذَر والإعلان بالسيئة .والذى كان
بیہودہ و اعلان بدی مشہور اند۔ و آنکہ از عیب
هو نقيَّ العِرض عفيف اللسان، فلا نذكره إلا بالخير ونُكرمه
سفاہت و بدزبانی بری باشد۔ ما او را بجز خیریاد نمے کنیم۔
ونُعزّه ونحبّه كالإخوان، ونسوّى فيه حقوق هذه الأقوام
وایں حق ایں ہرسہ قوم مسلماناں و عیسائیاں وہندوآں
الثلاثة، ونبسط لهم جناح التحنن والرحمة، ولا نعيب
را می دہیم وبرائے او شاں بازوئے مہربانی و رحمت مے گستریم۔ و ایں بزرگاں را
هؤلاء الكرام تصريحًا ولا تعريضًا رعايةً للأدب، فإن فى المَعاريض ﴿۲۸﴾
نہ بہ تصریح و نہ بطور اشارۂ بد یاد می کنیم تا از ادب دور نیفتیم۔ زیرانکہ در طریق اشارات
لمندوحةً عن الكذب .ولا نغتاب المستورين قط، ولا نأكل أبدًا
نیز ہم رنگے از دروغ است و ما ہرگز عیب آناں نمی برآریم کہ بظاہر صورت نیک اند و ما

لحم العبيط من غير العارضة، الذين عرضوا أنفسهم لكل نوع السيئات

گوشت تندرست جانور ہرگز نمی خوریم۔ ہاں گوشت بیماراں خوراک ماست و مراد از عارضہ آں گروہے است کہ ہر قسم بدی را

وأعلنوها على رؤوس الشاهدين والشاهدات، ولا يزالون يقعون

بلا تکلف مے کنند و بطور علانیہ ارتکاب فسق مے کنند۔ و ہمیشہ قصد شاں ہمیں مے ماند کہ مردم را

في أعراض الناس، ويجعلون دينهم تُرْسًا عند إظهار هذه الأدناس.

بے آبرو کردہ باشند۔ و دین خود را بوقت ظاہر کردن ایں ریمناکی ہا بطور سپر مے کنند۔

وتجد في كل قوم كثيرا من هذه الفِرقة، فإن كنت لا تعرف

و در ہر قوم بسیار کس ازیں فرقہ خواہی یافت۔ پس اگر تو ایں را نمی شناسی

فاستعرِض الأقوام كلهم، وسَلْ مَن شئت عن هذه الحقيقة.

پس ہمہ قوم ہا را بپرس و ہر کرا خواہی از حقیقت ایشاں سوال کن

وإنهم مِن عُرُض الناس وعامّتهم، ليس لهم قدر في أعين شرفاء

و ایشاں از عامہ مردم ہستند و در چشم شرفاء قوم ہا ہیچ قدر شاں نیست۔

الأقوام، يسبّون الأكابر ويُكثِرون اللَغَطَ بوهم من الأوهام.

اکابر را دشنام ہا می دہند و بادنی وہمے بسیار شور مے افگنند۔

تراهم باكين تحت ذلّة وخصاصة، ويكون مدار مذهبهم

خواہی دید ایشاں را گریاں کنندگان زیر ذلت و درویشی۔ و مدار مذہب ایشاں

حطامَهم فيبدّلونه به ولو بقُصاصة .فالحاصل أنا ما ذمّمنا ﴿۶۹﴾

مال حقیر دنیا می باشد پس باندک چیزے تبدیل مذہب می کنند۔ پس حاصل کلام ایں است کہ ما دریں رسالہ

في هذه الرسالة، إلا الذين يجاهرون بمعاصيهم ويجترؤون

ہماں مردم را بد گفتیم کہ علانیہ ارتکاب معصیت می کنند و ہمچو زنان بازاری

كالبغايا على أنواع الخباثة، ويُظهِرون عيوبهم وعاداتِهم الشنيعة

بر ہر نوع ناپاکی دلیری مے نمایند۔ و عیب ہا و عادات قبیحہ خود را

فی وسط الأسواق، ویکشفون ما ستر اللّٰہ علیھم ویبلّغون خفایا
در وسط بازارہا ظاہر می کنند۔و مردم را آں گناہ ہا وانمایند کہ خدا برایشاں پوشیدہ است
عیوبھم إلی الآفاق .فلا غِیبۃَ لفاسقٍ مجاھِرٍ عند العاقلین.
وعیب ہائے پوشیدہ خودرا تادوردراز ملک ہاشہرت می دہند۔پس نزد عاقلاں ہر چہ درباره کسے گفتہ شود کہ خود گناہ خود
فإنھم خرّبوا بیوتھم بأیدیھم کالمجانین .وکلّ ما قصصنا
فاش میکند آں عیب نیست۔زیرا کہ او شاں خودخانہ ہائے خودرا ہمچو دیوانگاں خودراخراب کردہ اند۔وہمہ آں قصہ ہا
علی الخَلق مِن قصصِ أشرار ھذہ الزمان فی الکتاب، فلا نعنی بھا
کہ دریں کتاب بہ نسبت اشرار ایں زمانہ بیان کردیم۔ پس مرادما ازاں
إلّا نفوس ھذہ الأحزاب .وإنّا بَراءٌ مِّن تھمۃ ذمّ المستورین
ہمیں گروہ ہا ہستند۔ و ما ازیں تہمت بری ہستیم کہ مردم مستور را
القلیلین، و نُفوّضھم إلی عالِم العالمین، وإنما نذمّ الذین
کہ قلیل اند بدیاد کردہ باشیم۔و او شاں را بسوئے خدامی سپریم۔ وما مذمت آناں می کنیم
یفعلون السیئات معلنین وأیّ رجل یشکّ فی ھذاأن
کہ بطورآشکارا ارتکاب بدی ہا میکنند۔وکدام انسان دریں شک تواند کرد کہ
السیئات قد کثرت فی زمننا ھذا مع فساد العقائد، وما
بدی ہا دریں زمانہ بسیارشدہ اند و با ایں ہمہ عقائد نیز فاسد گشتہ۔و
فینا إلا من یصدّق ھذا، فسَلْ من العامۃ والعمائد.و ﴿۷۰﴾
در ما ہیچ کس چنیں نیست کہ تصدیق ایں امر نکند پس از عوام و خواص پرس۔و
کثرت الفِرق الضالّۃ، وتراء ت فی کل طرفٍ الضلالۃُ.
فرقہ ہائے ضالہ بسیارشدند۔ و درہرطرف ضلالت پدید آمد
وأکل المتعصّبون القذر کما تأکل الجَلّالۃُ .والأصل فی ذالک
و مردم متعصّبان خوردن نجاست روا داشتند چنانکہ گا و پلید خوار نجاست می خورد۔ واصل در بیان ایں ضلالت ہا

ما رُوی عن سیدنا خیر الأنام، وأفضل الأنبیاء الکرام، وهو أنه قال صلی اللّٰه

آں حدیثے است کہ از بزرگ ترین پیغمبراں جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی شدہ۔ و او ایں است

علیه وسلم حین أخبر عن أواخر الأیام :لَتَسْلُکُنَّ سُنَنَ مَن قبلکم

کہ آنجناب در حالات زمانہ آخری چنیں فرمودہ است۔ شما بر طریقہ کسانے خواہید رفت کہ پیش

حَذْوَ النعل بالنعل. وأرادعلیه السلام مِن هذا أن المسلمین

از شما گذشتہ اند۔ وایں متابعت ہمچو برابری نعل بانعل خواہد بود و ازیں حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایں ارادہ فرمودہ

یشابهونهم فی جمیع أنواع الدجل والجُعَل، وقال لتأخُذُنّ مثلَ

است کہ ہر چہ پیشینیاں از جعل ودجل وفسق وفجور کردہ اند شما نیز ہم آں ہمہ خواہید کرد۔ وفرمود کہ شما خواہید گرفت

أخذِهم إنْ شِبرًا فشبرًا وإنْ ذراعًا فذراعًا، وإنْ باعًا

در اعمال واقوال ومذہب مانند گرفتن ایشاں اگر یک بالشت بود۔ پس شما ہم بالشت واگر بقدر دراز ی دست بود پس

فباعًا، حتی لو دخلوا جُحْرَ ضَبٍّ لدخلتموه معهم .ولا یخفی

شما ہم بقدر درازی دست تجاوز خواہید کرد بحدے کہ اگر اوشاں در سوراخ سوسمار خزیدہ باشند شما ہم خواہید

علی العالمین أن بنی اسرائیل قد افترقوا علی إحدی وسبعین فرقة

خزید۔ وبر عالمان پوشیدہ نیست کہ بنی اسرائیل بر یک وہفتاد فرقہ تقسیم شدہ بودند

﴿۷۱﴾ فأوجبَ منطوقُ هذا الحدیث أن تکون کمثلها فرقُ أُمّةِ

پس منطوق ایں حدیث واجب کرد کہ فرقہ ہائے سیدنا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا خاتم النبیین عِدّةً.وهذا الافتراق لم یکن فی القرون

ہم بریں مقدار باشند۔ و ایں اختلاف فرقہا در قرون

الثلاثة من قرن النبوّة إلی قرنِ تَبَعِ التابعین، بل ظهر بعد

ثلاثہ کہ تازمانہ تبع تابعین ست نبود۔ بلکہ بعد از گذشتن

تقادٌ☆ الأعوام والسنین، ثم ازداد یومًا فیومًا حتی کمل فی هذا الزمان.

سالہا پدید آمد۔ بعض روز بروز زیادہ شد بحدے کہ دریں زمانہ بکمال رسید

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے" تقادم "ہونا چاہیے۔(ناشر)

بما زاد الغِلُّ ونُزِعَ العلم من صدور الرجال والنسوان، واتخذ
چراکہ کینہ زیادہ شد وعلم ازسینہ ہائے مرداں و زناں کشیدہ شد۔ومردم آناں
الناس أئمّتَهم جُهّالًا، الذين ما أُعطُوا علمًا ولا كأهل القلوب
را امام خود گرفتند کہ علم وعقل نہ می داشتند و نہ او شاں ہمچو اہل اللہ حال می داشتند
حالًا، فضلّوا وأشاعوا ضلالا .ونرى أنّ شوكة الدين وصِيتَ
وگمراہ شدند وگمراہی راشائع کردند۔ و می بینیم کہ شوکت دین و آوازۂ بزرگی
جَدِّ رَبِّنا قد أَرَزَتْ إلى الحجاز، كما تَأْرِزُ الحيّةُ إلى جُحرها عند
ربّ ما بازپس آمد سوئے مکہ ومدینہ ونواح آں چنانکہ مار باز سوئے سوراخ بوقت سختی ہا باز پس
الأوشاز، ما بقي عظمةُ الدين و عزّة حدوده إلا في مكّة والمدينة
می آید۔باقی نماندہ است عظمت دین و عزت حدود او مگر در مکہ و مدینہ
وترى فيهما أطلال هذه العمارة كعقيانٍ قليلٍ من الخزينة.
و دریں ہردوشہر آثار باقیہ ایں عمارت خواہی دید مانند زر قلیل یا زر خزینہ
﴿۷۲﴾ وإن كنّا نرى بعض بدعاتٍ أيضا في هذه الديار فَي قليل من العباد
واگرچہ مابعض بدعات دریں ملک ہم در بعض مردم مے بینیم در اندک مردم
ولكن قد طرأ أضعافُ ذالك على غيرها من البلاد .ثم مع ذالك
مگر در دیگر بلاد چند درچند ازاں زیادہ ایں بدعات رامے یابیم۔باز با ایں ہمہ
لا نجد ريح قوّة الإسلام وعِرضه إلّا في تلك الأرض المقدسة.
خوشبوئے قوتِ اسلام و رائحہ طیبہ آں درہمیں زمیں پاک مے یابیم۔
وأما الأرضون الأخرى فلا نراها إلّا كالأماكن المنجّسة فالحاصل
وزمین ہائے دیگر کہ ہستند می بینیم کہ ہمچو مکان ہائے نجس نمودار شدہ اند۔پس حاصل کلام ایں است
أن الذنوب كثرت في هذا الزمان مع ترك الحياء ، بل هي أُدخلتْ
کہ دریں زمانہ گناہاں بسیار شدند و ترک حیا علاوہ براں بلکہ ایں گناہاں

فی العقائد والآراء، وجاهرَ الناس بها وصار الزمن کاللیلة
درعقائد ورائے ہا داخل کردہ شدند۔ ومردم علانیہ ارتکاب آں می کنند۔ پس ایں زمانہ چناں شدہ است
اللیلاء .وعلی ذالک تری القسوس یُضِلّون الناس بأغلوطات
کہ شب تاریک کہ دراں ہیچ نورے نباشد۔ وبالائے ایں ہمہ می بینی کہ پادریاں گمراہ مے کنند مردم را بہ مغالطہ ہا
فی تحریر وبیان، ویعرِضون علی الناس أموالهم وبناتًا من
درتحریر وبیان وپیش می کنند برمردم مال ہائے ایشاں را و دختران عیسائیاں۔
أهل صلبان، ویرغّبونهم فی ملّتهم بعقار وعِقْیان، ویزیّنون
و در مذہب خود ایشاں را بزر و زمین می دہند۔ و زینت می دہند
حُرّیّتَهم فی أعینهم ویسقُونهم من ألطفِ مُدامة، فیری
درچشم اوشاں آزادی وبے قیدی خود را و لطیف تر شراب ایشاں را می نوشانند۔ پس می بینند
المرتدّون أن الصوم والصلاة و العفّة کانت علیهم کغرامة.
مرتداں کہ صوم و صلوٰۃ و پرہیزگاری بر ایشاں ہمچو تاوانے بود۔
فالملخص أن الکفر یحارب کمثل هذا والحرب سِجال. ﴿۷۳﴾
پس حاصل کلام این ست کہ ازطرف مخالفاں ایں قسم جنگ شروع است ودر جنگہا ہمیں اصول است کہ ہیچ فریق
واللّٰه غیور لدینه فکیف یصدر منه اعتزال.
فارغ نمی نشیند بلکہ ہر حملہ را بمناسب آں جواب می دہد۔ وخدا برائے دین خود غیرت می دارد۔ پس چگونہ از وکنارہ کشی صادر شود و ہیچ
وما ینقضی یوم إلا والبدعات تتجدّد، والعدوّ
روزے نمی گذرد مگر بدعات تازہ می شوند۔ و دشمن تحریف
یحرّف الکلم ویتزیّد .وافترقت الأُمة الإسلامیة ورکِب
می کند و از پیش خود زیادتی ہا می تراشد۔ و فرقہ فرقہ شد گروہ مسلماناں وہر یکے در
کلّ أحد جُدّةً من الأمر، فذهب رجال إلی قوانین القدرة
امر دین راہ دیگر اختیار کرد۔ پس بعض مردم از گروہ ہا بر مذہب نیچریہ

والفطرة من الزُمَر، وقالوا لن نقبل معجزاتِ الأنبياء والكرامات، فإنها
رفتند۔وگفتند کہ مامعجزات انبیاء وکرامات ہرگز قبول نمے کنیم چراکہ ایں ہمہ
قصص لا يصدّقها قانون الفطرة ولا نجد نموذجًا منها فى سلسلة
قصہ ہا ہستند و قانون فطرت آنرا تصدیق نمے کند وہیچ نمونہ آنہا درسلسلہ مشاہدات نہ می یابیم
المشاهدات .واختار قوم سوادًا أعظمَ ولو جمع الأشرارَ، و
و قومے دیگر گروہ عظیم را اختیار کردند گوآں گروہ ازمردم شریر پرباشد۔و
قالوا مَن سلَك الجَدَدَ أَمِنَ العِثارَ☆.ولا يعلمون
گفتند ہرکہ طریق مستوی رااختیارکردیعنی پنجہ باجماع زدواز لغزشہادرامن بماند۔ونمی دانند
أنّ الإجماع قد كان إلى زمن الصحابة، ثم حدث الفَيجُ الأعوجُ
کہ اجماع تا زمانۂ صحابہ رضی اللہ عنہم بود۔ باز فیج اعوج پیدا شد
و انحرف كثير منهم من الجادّة، و لذالك اشتدّت
و بسیار کس از صراطِ مستقیم منحرف شدند۔ و از ہمیں سبب ضرورت

☆ هذا مَثل من أمثال الجاهلية، يُضرَب حثًّا على الاتّباع، والغرض منه مدحُ الإجماع.و
ایں مثالے است ازمثالہائے زمانہ جاہلیت کہ می زنند تارغبتِ عمل آں دہند۔وغرض ازاں ستائش اجماع است۔و
قالوا مَن شذَّ وانفرد عن الجمهور، فمَثله كمثل رجل نزل بتَلْعةٍ وما نزل بنَجْدٍ من
گفتند کہ ہرکہ منفرد ماندواز جمہورعلیحدہ ماند۔پس مثال اومثال آں کسے است کہ درزمینے شامل شد کہ آنجا سیلاب ازبالائے کوہ
الحُسور، فجاء السيل وجرَف به مع جميع ما كان من البَعاع؛ فالغرض أن المرء على خطر
می آیدوزرماندگی برزمین بلندفروکش نشد۔پس سیلاب آمدواوراوہمہ متاع اورا بیکبارگی ببرد۔پس غرض ازیں مثل ایں است کہ
فى الانفراد وفى التِلاع .هذا وأنا أقول إن هذه الأمثال ليست فى كل محلّ واجبة الاتّباع، وإنهم
انسان درحالت تنہائی ودرحالت نزول درمکان نشیب وادی وسیلاب گاہ جبال درخطرہ می باشد۔ایں مثل است مگرمن میگویم کہ
ما فهموا مواردها وما نطقوا إلا كالشاع.وماآمنوابالنبيين الصادقين المنفردين وصالواعليهم كالسباع.منه
ہمچوایں مثال درہرجاواجب العمل نیستند۔ندانستند کہ موردہائے ایں مثالہاچیست وہمچونادانے سخن گفتند۔وانبیا رامنفرد
وتنہادانستہ بدوشاں ایمان نیاوردندوہمچودرندگان حملہ کردند۔منه

﴿۷۴﴾ الضرورة إلى بعث الحَكَمِ من الرحمٰن، وكان ذالك وعدٌ من اللّٰه
شدکہ خداتعالیٰ برائے رفع اختلافات حَکَم کنندہ را بفریسد۔و ایں ازطرف خداتعالیٰ وعدہ بود
المنّان .فإنّ القوم جعلوا القرآن عِضِينَ، وادّعٰى بعضهم أنهم من
چراکہ قوم مسلماناں قرآن را پارہ پارہ کردند۔و قومے دعویٰ کرد کہ ایشاں از محدثاں
المحدّثين، وشمّروا عن ذِراعَيهم لتخطية المقلِّدين، وقوم
ہستند۔و برائے خطاوار قرار دادن مقلدین آستین از ہر دو دست خود برجنبیدند و قومے
آخرون يقولون إن الإسلام قد بطُل فى هذا الزمان شَرُعُه.
دیگر پیدا شدہ اند کہ میگویند کہ شرع اسلام در ایں زمانہ باطل شدہ است۔
وتجدّدَ ضَرُعُه، وقالوا ما هو إلا كسَمَرِ البارحة، وليس كمَرُهَمِ
ودرلپستان اوہیچ شیرنماندہ۔وگفتند کہ شریعت ہمچو افسانہ شب گذشتہ است وہمچو مرہم زخمہا
القروح بل كالأشياء القارحة .وقد بثّوا تلك الآراء ، ونثّوا
نیست بلکہ خودزخم پیداکنندہ است۔واوشاں ایں رائے ہا را در مردم شہرت دادہ اند۔و ایں
هذه الأهواء.فانظر كيف تمادَى اعتياصُ المسير، وسرَتْ
ہواہائے نفس را فاش کردہ اند۔پس بہ بیں کہ چگونہ پیچیدگی راہ و دشواری آں دراز شد۔و
هذه العقيدة فى أكثر الناس من الفقير و الأمير، و صارت
ایں عقیدہ در اکثر مردم از فقیر و امیر سرایت کردہ است۔و
الشريعة كبئرٍ معطَّلةٍ ومِصرٍ حصيدٍ فى أعين الحكام.
شریعت ہمچو چاہ بیکار و شہر ویران گردید در نظر حکام۔
فلا يُحرَزُ جَنَى عُودِها كما هو حقُّها مِن دُوَل الإسلام، وما
و حاصل نمے شود میوہ شاخ او از دولتہائے اسلام چنانکہ حق اوست۔ و
نرى مَلِكًا من ملوك ملّتنا عند الأثام أن يراعى
ہیچ شاہے از شاہان اسلام بوقت سزائے گناہ نہ می بینیم کہ بر وقت

﴿۷۵﴾ حدود الشريعة عند تنفيذ الأحكام، بل يتوغّرون غضبًا
صادر کردن احکام رعایت حدود شریعت کند۔ بلکہ ازغضب افروختہ مے شوند
إذا وُعظوا لهذه السبيل، ولا يخافون قهر الرب الجليل.
چوں برائے ایں راہ وعظ کردہ شود۔و از قہر خداتعالیٰ نمے ترسند۔
يقطعون الأنوف ويفقَؤون العيون، ويحرقون بأدنى جرمٍ و
بینی ہا مے برند و چشمہا کور مے کنند۔ و بادنیٰ جرم میسوزانند
يُغرِقون، ومع ذالک لا يستَقُرُون اليقين ويتّبعون الظنون.
و غرق میکنند۔ و با ایں ہمہ یقین را نہ می جویند و پیروی ظن می کنند۔
يُذبَح كثير من الناس عند اشتعالهم، وقَلَّ مَن غُمِرَ بنوالهم.
بسیار مردم وقت غضب شاں ذبح مے شوند۔و کمتراست آنکہ از عطیۂ شاں بہرہ داشتہ
يقتلون الناس بقُصاصة، ولو كانوا من ذوى خصاصة. وإذا
باشد۔مردم را برائے اندک چیز قتل می کنند۔اگرچہ ازناداراں ومفلساں باشند۔وَ ہرگاہ
اعترتُهم شبهة في خيانةِ رجل من الرجال، فليس عندهم
اوشاں را بہ خیانت کسے شبہ پیدا می شود۔ پس نزد شاں
جزاءه مِن غير سفک الدم والاغتيال .يُسلِمون البَراءَ للكُرَب.
سزائے آں شخص بجز خون ریختن وکشتن ہیچ نیست۔مردماں بے گناہ وپاک رابہ اندوہ ہامی سپرند واز
ولا يخافون اللّٰه ويوم نزول النُوَب .لا يراعون العدل عند
خدا و از روز فرود آمدن مصیبت نہ می ترسند۔در وقت پاداش رعایت عدل
المكافأة، و لا يميلون من المَصافّ إلى المصافاة. لا يعلمون
نمی کنند۔واز جنگ سوئے صفائی محبت میل نمی کنند۔نمی دانند کہ
﴿۷۶﴾ شرائط أرباب الأمر والسياسة، وما أُعطوا حظًّا من الفراسة.
اہل حکومت وسیاست را برکدام شرائط پابند باید بود۔وہیچ بہرہ ازدانست ایشاں را نہ دادہ شد

يقولون إنّا نحن المسلمون، ويعملون على رغم وصايا الإسلام ولا
می گویند کہ مامسلمان ہستیم۔ و برعکس وصیتہائے اسلام عمل مے کنند و
يخافون. يداومون على السِيَر التى تُباينُ الورع والتقاة، و
نمی ترسند۔ براں سیرتہا مداومت می کنند کہ مخالف تقویٰ وپرہیز گاری ہستند۔ و
لا يبالون الصوم ولا يقربون الصلوٰة .لا يأخذون سبل العدل عند
حاضر مسجدہا نمی شوند و نماز را قریب نمی آیند۔ بر وقت دیدن لغزشہائے مردم
رؤية عثرات الناس، ولا يحزُمون عند تطلُّب المَثالب و
راہ عدل نہ می گیرند۔ وبرجستن عیب ہاہمہ زور خودمی افگنند ودروقت عیب جوئی طریق احتیاط نگاہ نمی ورزند
يتّكئون على السُّعاة الذين هم كالخنّاس .وكثير منهم ينفدون
و بر بدگویاں تکیہ می کنند کہ ہمچو شیطان اند۔و بسیارے ازیشاں مال ہائے
أموال الرعايا فى الشهوات، ويأخذون بالظلم ثم ينفقونها
فراہم آمدہ از رعیت را درشہوات خرچ میکنند۔وبظلم مے گیرند باز در جاہائے بدی
فى مواضع الهَنات .ولا يراعون مواقعَ البِرّ ويتمايلون على
خرچ مے نمایند۔ و محل نیکی را رعایت نہ می کنند و بر اسراف
الإسراف، وما تراهم إلا فى مواضع اللعب واللهو لا على سُرر
زورمے دہند۔ و ایشاں را نخواہی دید مگر بر در مکان ہائے لہوولعب نہ بر تخت ہائے
الإنصاف .ولا شك أن سيئات الملوك ملوكُ السيئات
انصاف۔پس ہیچ شک نیست کہ بدی بادشاہاں بادشاہ بدی ہاست
لِما يبلغ أثرها إلى العجائز والأيتام والصالحين والصالحات.
چراکہ اثرآں بدیہا تا بیوہ زنان ویتیمان ونیک مردان ونیک زناں مے رسد
وكم من رجال يخمُلون بظلمهم بعد النباهة، ويُزدَرون ﴿۷۷﴾
وبسیار مردم اند کہ بباعث ظلم ایشاں پس ازناموری وبزرگی گمنام می شوند بوجہ ردکردن ایشاں

لِـرَدِّهـم بـعـد الـوجـاهة .وتـراهـم يـضيّـقـون عـلـى الـنّـاس سبيل
بعد ازوجاہت حقیر شمردہ می شوند۔وبرمردم راہ ملاقات بدربانان تنگ مے کنند۔
لـقـائهـم بـالـبـوّابيـن، فيـجـد إلـى الـسِّـعـاية طـريـقـا كثيـرٌ مـن
پس غمازاں موقع غمازی مے یابند۔
الـسـاعيـن، ويـأتـون أبـوابهـم ويـدّعـون ثبـوتـا وتـحـقيـقًـا، ليـطـلُبـوا
و بر در او شان آں غمازاں مے آیندومے گویند کہ ما فلاں امر را بثبوت رسانیدیم تا کاروبار
لشَـمُـلِ غـريـبٍ تـفـريـقًـا .ويـخـتـلـقـون أضـاليـل ويـلـفّـقـون أبـاطيـل
وسلسلہ مظلومی را برہم زنند۔وسخنانے دور ازراستی می تراشند وامور باطلہ راباہم پیوند می دہند
فيُـجهِـزون بهـا الـضـعـفـاءَ الـمـجـروحيـن، ويـؤلـمـون الـمـتألّـميـن.و
پس بداں افتراہا مردمان ضعیف خستہ حال رامے کشند و دردمنداں را درد مے رسانند
يـعـقّـبـون الأزواجَ عـلـى أزواج، ولا يـراعـون حـقـوقهـن ويـذبـحـونهـن
و زن ہا بر زن ہا مے کنند۔ و رعایت حقوق شاں نہ می کنند و ہمچو میش ہا
كـنِـعاج .لا ينـظـرون إلـى الـبـلاد كيف خـربـتْ وتشـعّثـتْ، وإلى الرعـايـا
ذبح می نمایند۔سوئے ملک نمی بینند کہ چگونہ خراب شد وپراگندہ شد ونمی بینند سوئے رعایا
كيف تـعـكّـسـتْ وتـعـلّـثـتْ، وإلـى الأجـنـاد كيف نـصَـبـتْ ووصَـبـتْ
چساں برجائے خود خشک شدندوامرشاں مختلط گردید۔وسوئے لشکر ہا کہ چگونہ دررنج وتکلیف اند
وإلـى الـجيـاد كيف عـطـلَـتْ وعـطِـبـتْ .ولا يتـركـون درهـمـا مـمّـا
وسوئے گردنہا چگونہ معطل شدند و در رنج افتادند۔ونمی گذارند یک درہم ازاں مال
وظّـفـوا عـلـى ضِيـاع الـرعيّةِ ولـو هـلـكـتْ دوابّهم وضـاعـت ﴿۷۸﴾
کہ برآب و زمین رعیت مقرر کردہ اند و اگرچہ مویشی ایشاں مردہ باشند و زراعتہا
زروعهـم مـن الآفـات الـسّـمـاوية أو الأرضية، ويـعـاقبـون لـلـخـراج
ضائع شدہ باشند از آفاتِ سماوی یاارضی۔ و در شکنجہ می کشند برائے خراج

ولو لم يتعهّد الأرضَ العِهادُ، وأمحَلَ المُلكُ وذابت من
و اگرچہ بروقت باراں نباریدہ باشد۔و اگرچہ خشک سال عام بودہ باشد و جگرہا
الجوع الأكبادُ، ولو أعوزَت العُلوفات، وعزَّت الأقوات. و
ازگرسنگی گدازشدہ باشند۔و اگرچہ چارۂ مواشی نایاب گردیدہ باشد وقوت مردم عزیز الوجود گردیدہ
لا يبالون حتى تهلِك الرعايا أو تلفَظهم أرضٌ إلى أرض لشدائد
وہیچ پروا نمی دارند تابدیں نوبت رعیت مے میرد۔یاازز مینے سوئے زمینے افگندہ می شود برائے
امتراءِ المِيرة، و يتيهون مع صبيانهم سائلين على ضعفٍ
سختی ہائے حاصل کردن رزق۔وبردرہا مع بچگان خود سوال کنندگان مے گردند باوجود ضعف
من المريرة، و لا يملكون فتيلا و لا يجدون إليه سبيلا.
وناتوانی ازقوت نفس ومالک نمی باشند خستہ خرمارا۔و نہ بداں راہ مے یابند۔
لا يبقى لهم متاع ليستظهروا به على الأيام، ولا ضِياع
باقی نہ مے ماندایشاں رامتاعے تابداں بروزہائے گردش خود مددجویند و نہ زمین باقی ماند
لِما ينهَبه سَنَةُ جَمادٍ وجوعٌ صائلٌ كالضِرغام، وعدمُ الرِّيف
چراکہ سال بے باراں او را غارت میکند و گرسنگی ہمچوشیر حملہ میکند۔ونیز زمین بے گشت مے باشد
ومنعُ بيعِ الأرض مِن الحكّام .وتشتدّ البليّة حتى تُسقِط
علاوہ براں ازفروختن زمین ممانعت می کنند۔وبلا بدرجہ غایت سخت می گردد تا بحدے کہ زنان
النساءُ الأَجنّةَ، ويُعوِل الأبناءُ ولا يجدون المِيرة .ومع ذالک
بچگان را می افگنند۔ و فرزندان فریاد مے کنند و رزق نمے یابند۔وبایں ہمہ
يستَقْريهم الشرطيّون لخراجِ المَلِكِ و يأخذونهم أخذةً رابية.
ایشاں را سپاہیاں خراج گیر تلاش می کنند ومی گیرند ایشاں را سخت گرفتنی۔
ويعاقبون ويقولون أين تفرّون وعليكم هذه باقية. ﴿۷۹﴾
و درشکنجہ مے کشند ومیگویند کجا مے گریزید و برشما ایں قدر روپیہ باقی است۔

فيبكون ويقولون يا ليت المَنيّة كانت القاضية .و
پس ایں بیچارگان گریہ می کنند و می گویند کاش امروز موت فیصلہ ایں زندگی ما کردے۔و فریاد
لا يسمعون زفيرهم ولو ألقوا معاذيرهم .هذه عِيشة رعاياهم
ایشاں نمے شنوند۔اگرچہ از ہر گونہ عذرہا کنند۔ایں زندگی رعیت ایشاں
وهم على الأرائک يضحكون، ويشربون الخمر ويتمَرْمرون.
وایشاں برتختہا مے خندند۔ و شراب مے نوشند و از خوشی مے جنبند
وبالجوارى يلعبون، وفى الليالى يزنون، وفى النُّهُر يظلمون.
و با زنان بازی مے کنند۔ و در شب ہا بد فعل می کنند۔ و در روزہا ظلم مے کنند
وإذا جاء هم أحدٌ من الذين أصابتهم مصيبة وأخذتهم
و اگر یکے از آناں نزد ایشاں بیاید کہ مصیبت زدہ و حوادث رسیدہ اند
داهية فيشتمون ويدُعّون، وإذا عرض عليهم قصّة مصيبتهم
پس دشنام مے دہند و دفع کنند۔وچوں قصہ مصیبت خود را بہ تضرع
تضرّعًا وآدابًا، فيُعرِضون ساكتين ولا يردّون عليهم جوابًا و
و ادب عرض میکنند پس خاموش مے مانند و جواب شاں نہ مے دہند۔و
لا يعبأون بمقالهم، ولا يبالون تضرُّعَهم وما نزل لهم من
ہیچ پروائے گفتگوئے شاں نمی کنند و نہ پروائے تضرع و مصیبت شاں مے نمایند۔
أهوالهم .ولم يزل أمرُ الظلم يزداد، والنفوس تُصاد، حتى
و ہم چنیں ظلم زیادہ مے گردد۔ و جان ہا شکار مے شوند۔ تا آنکہ
يبور الرعايا وتخرب البلاد .وإنهم من ملوک المسلمين.
ہلاک میشود رعیت و خراب میشوند شہرہا۔ و ایشاں از بادشاہانِ اسلام اند۔
ولا نقصّ عليكم قصة الآخرين.فندعوک يا قدرَ السماء. ﴿۸۰﴾
وقصہ دیگراں بر تو نمے خوانیم۔پس اے تقدیر آسمان ترا می خوانیم

أين أنت من هذه الأمراء ؟ الرعايا يُصلِحون الأرض بشِقِّ الأنفس
ازیں امیراں کجا دور می مانی۔مردم رعیت زمین را بصد مشقت قابل زراعت
للزراعة والغراسة، وإذا استُخرجتْ فيكتبون الخراج عليهم
و نصب درختاں می کنند۔وچوں قابل زراعت شد پس ایں امرا برو خراج خود مقرر
ولا يؤدّون شرائط السياسة .ومن المعلوم أن الرعيّة تؤدّى
میکنند بغیر اینکہ شرائط رعیت بجا آرند۔و ایں معلوم است کہ رعیت خراج حاکمان
الخراج إلى الوُلاة، لكونهم من الحُماة، وإذا فاتتْ شرائط
ازیں وجہ مے دہد کہ ایشاں حامیان و حافظان ایشاں ہستند۔پس چوں شرائط حمایت
التعهد والتكفّل والحماية، فزال الحق كأن الرعايا خرجتْ
و ذمہ داری و نگہبانی محفوظ نماند۔پس حق زائل شد گویا مردم رعیت دریں
من تلك الولاية، بل الخراج ما بقى خراجًا الذى يوظَّف على
ولایت نماندند۔ بلکہ دریں صورت آں خراج نماند کہ بر مردم زمینداراں مقرر
الفلّاحين، وصار كالجزية التى تُضرَب على رقاب أهل الذمّة
کردہ میشود۔وہمچو آں جزیہ شد کہ برگردن ہائے اہل ذمہ مقرر کردہ مے شود۔
المغلوبين.فالحاصل أنهم يأخذون خراجهم إن أصاب المطرُ
پس حاصل ایں است کہ او شاں خراج خود از زمینداراں مے گیرند اگر بارش شود
أرضَ الفلّاحين أو لم يُصبْ، وهذا عدلُهم فانظرْ واعجَبْ.
یا نہ شود۔ و ایں عدل ایشاں است پس بہ بیں و تعجب کن
وكذالك لهم عادات أخرىٰ لا يمكن شرحُها، ولا يُوسَى جرحُها.
وہم چنیں ایشاں عادت ہائے دیگر نیز دارند کہ شرح آں ممکن نیست۔و نہ زخم آنہا قابل علاج
تمرّ لياليهم بالخمر والزَّمْر، ونُهُرُهم فى النَرْد والقَمْر.و ﴿۸۱﴾
شب ہائے او شاں در خمر و مزمار زدن می رود۔ و روزہائے شاں در نرد و قمار می گذرد و

مع ذالک یتمنّی کل منهم أن یکون مَهیبًا فی أعین الناس. و
باوجود ایں ہریکے از ایشاں آرزو می دارد کہ در چشم مردم با ہیبت باشد۔ و
مظفَّرًا عند البأس .وتجدهم عظیمة النَّهُمة فی الشهوات الدنیا
در وقتہائے جنگ مظفر ومنصور بود۔و تو ایشاں را درشہواتِ دنیا ولذت ہائے آں شدید الحرص
ولذّاتها، ومستغرقین فی ملاهیها وجهلاتها .لا یفارقون
خواہی یافت۔و در لہوو لعبِ دنیا و کارہائے جہالت آں غرق خواہی دید۔ از جام ہائے
کأس الصهباء ، ولا أدناس الندماء .لا یُطیقون أن یسمعوا
شراب جدانمی شوندواز ناپاکی صحبت ہم نشیناں و ہم کاسہ شراب دوری و احتراز نمی کنند۔طاقت
نصیحة أو یحتملوا من الوعظ کلمة فیأخذهم عزّة.و
نمی دارند کہ نصیحتے رابشنوند یا برداشت یک کلمہ وعظ کنند۔پس خیال بزرگی خود ایشاں را می گیرد و
یتوغّرون غضبًا و غیرة و یکون أکرمَ الناس علیهم مَن
سینہ شاں از غضب و غیرت پر می گردد۔و بزرگ تر نزد ایشاں کسے است کہ
زیّن لهم حالَهم وحِمدهم وأعمالهم. یجدون الإمارة والدولة
حالات بدایشاں را نزدشاں نیک نماید وتعریف ایشاں وکارہائے ایشاں کند۔فرمانروائی دولت را
فی حداثة السنّ وعنفوان الشباب، فیجُرّهم أهواؤهم و
در اوائل جوانی خود می یابند۔ پس خواہش ہائے نفسانی شاں و دوستان
ندماؤهم إلی طرق التباب .لا یکون لهم معرفة بتدبیر الناس
ہم پیالہ شاں ایشاں راسوئے راہ ہلاکت می کشند۔نمی باشد ایشاں رامعرفت وتدبیر مردم ونہ ایں عقل
وضبط أمورهم، ولا یطّلعون علی ضمائرهم ومستورهم.
کہ چساں امور رعیت منضبط می باید کرد وبرخیالات پوشیدہ شاں اطلاع نمی دارند
ولا یُعطَی لهم دهاءٌ یُحفَظ به اقتصادٌ وتوسّط واعتدال. ﴿۸۲﴾
و آں عقل ایشاں را نمی دہند کہ بداں طریق اعتدال را رعایت کردہ باشند۔

فيُسرِفون وتكون ذخائر الدنيا وخزائنها عليهم وبال. وإنْ أصابهم
پس اسراف می کنند و ذخیرہ ہائے دنیا و مالہا بر ایشاں وبال مے گردد۔ و اگر ایشاں را
غمّ فلا يكون لهم صبر واستقلال، وربما يذهبون إلى نَهابِرَ
غمے رسد پس صبر و استقلال از دست می دہند۔وبسا اوقات دیدہ و دانستہ درہلاکتہائے
بأقدامهم فيحلّ عليهم غضب اللّٰه ويأتي زوال .لا يرضَون
افتند پس غضب الٰہی بر ایشاں نازل مے شود۔و زوال مے آید۔ از دانشمندے
عن نِحْريرٍ أتقنَ أمور السلطنة، ويتّخذون الرَّعاع أخدانًا
راضی نہ مے شوند کہ امورسلطنت را بہ ضبط آوردہ است۔و ہمچو زنان مردم کمینہ را دوست
كالنّسوة، فيكون آخر أمرهم الانتحار، أو الجنون أو الفضيحة
مے گیرند۔پس آخر امرِ ایشاں خود کشی مے باشد یا جنون یا رسوائی
والتبار .لا يُعطَون فراسة صحيحة، ولا كالعقلاء قريحة.
و تباہی ایشاں را فراستِ صحیحہ نہ مے دہند و نہ طبیعتے ہمچو دانشمنداں
وتعلَمُ أن من شرائط الوالي ذي المعالي، أن يُعطى له من
و مے دانی کہ از شرائط فرمانروا این است کہ دماغ او بلند باشد۔
دماغ عالي، وعقل يبلغ إلى الأعماق والحوالي، ونور يحيط
و او عقلے دارد کہ تاعمیق در عمیق و گردا گرد برسد۔ و نورے دارد کہ
الأسافل والأعالي، وأن يعرِف ضميرَ المتكلّم، ويفرّق بين
احاطہ اسفل و اعلیٰ کند۔و اینکہ نیت پوشیدہ کلام کنندہ را بشناسدودرمتکلف و
المتكلّف والمتألّم، ويكون على بصيرة كأنه نُوجِيَ بذات
دردمنداں حقیقی فرق تواندکرد۔و او را چناں بصیرت دادہ باشند کہ گویا او را از راز دل
الصدور، أو تكهّنَ بما كان من السِّرّ المستور .ومن شرائط ﴿۸۳﴾
آگہی دادہ شد یا بکہانت دانست آنچہ راز پوشیدہ بود۔و از شرطہائے

الإمارة أن يفرّق الأمير بين الورَم و الوَثارة، وأن يفهم دقائق

فرماں روائی ایں است کہ فرق کند امیر در آماس و فربہ شدن بکثرت پیہ و باریکی ہائے

الأمور السياسية و يفُوقَ رأيُه آراءَ جميع أركان الوزارة.

امور رعیت پروری بفہمد۔و بر رائے ہمہ وزیراں رائے او غالب باشد۔

وأن يعظُم رعبُه و تُنفَّذ أحكامُه بالإشارة، وأن يقدر

و رعب او عظیم باشد و بیک اشارہ احکام او نافذ شوند۔و اینکہ قادر بود

على ضبط الأمور والأخذ فيها بالثقة، وأن يؤدّيها بالتروّى

بر ضبط امور و باعتقاد تمام کارہائے سلطنت تواند کرد و اینکہ امور سیاسیہ راچناں اداکند

والمَضاء فيها على وجه البصيرة الصادقة، وأن تكون له أنوارُ

کہ اندروں آں بخزد و درآنہا بوجہ بصیرت فرو رود و اینکہ ہمچو خضر نورہائے دانش

دراية القلب كالخِضَر عند اعتياص المسير، وعند القَحْم

دل او در راہ ہائے پیچیدہ و در وقت داخل شدن

فى السبل الخوفة من دقائق التدابير .ولٰكن كيف يدركون

درراہ ہائے خطرناک ازقسم تدبیر ہائے باریک یاورا و باشند۔مگر ایں مردم چگونہ ایں مقام را بیابند۔

هذا المقام، ولا يخافون ربَّهم العلّام، ولا يتكلّمون بوجه طليق

و ایشاں از خدائے دانندہ غیب نمی ترسند۔ و بہ روئے کشادہ گفتگو نمی کنند

ولا ينطقون إلا بعبسٍ ولسان ذليق؟ فلذالك يلتبس عليهم

کلام نمے کنند مگر چیں برجبیں و بہ زبان تیز۔پس ازبہر ہمیں رازِ مردم بر ایشاں

سرُّ الناس، ولا يطيقون أن يزِنوا الناسَ وَزْنَ القسطاس.

پوشیدہ می ماند۔ و نمی توانند کہ ہمچو وزن ترازو مردم را وزن کنند۔

فيتوغّرون غضبًا على من يستحقّ الرّحمَ ويرحمون مَن هو ﴿۸۴﴾

پس پُرمیشود سینہ شاں ازغضب برکسے کہ مورد رحم است و رحم مے کنند برکسے کہ

كالخنّاس. يُودِعون المستحقّين لهبًا، ويُعطُون البطّالين ذهبًا.
ہمچوشیطان است۔می سپارند اہل استحقاق راگرمی آتش وبے کاراں وبدروشان را زر می دہند۔
يحارب اللّٰه قلوبُهم ويسُرّ الشياطينَ ذنوبُهم .والذين يُتَخيّرون
جنگ می کنند باخداتعالیٰ دلہائے شاں وخوش می کنند شیطان ہاراگناہ ہائے شاں وآناں کہ درحالت کودکی شاں
لتأديبهم وتهذيبهم في عهد الصبا، فهم يرغّبونهم في الخمر
برائے تادیب وتہذیب ایشاں منتخب می شوند۔پس ایشاں برائے شراب ومزامیرایشاں را
والزَّمُر وعلى منادمةٍ على الرُبٰى .ويستَقُرون حِيَلًا لذالك
رغبت می دہند کہ تابربلندی کوہ و پشتہ ہا باہم شراب بنوشند۔وبرائے ایں کار در وقت
في أوقات المطر وعند هزيزِ نسيم الصبا .فيَتَوَتَّحون من
بارش و وزیدن نسیم صبا حیلہ ہا مے جویند۔ پس اندک اندک از شراب
الشراب في بعض الأوقات، ثم يزيدون ويداومون ويُنشَّأون
دربعض اوقات می نوشند۔ باز زیادہ مے شوند وبراں ہمیشگی می کنند و درہمیں عادات
في مثل هذه العادات، ويقولون هل من مزيد عند المنادَمات.
نشوونما مے یابند۔ و درمجلسہائے شراب میگویند کہ اگر زیادہ است آں ہم بیارید
ويحفدون إلى استيفاء اللّذّات .وكذالك يسوِّدون كتاب أعمالهم
و سوئے کامل کردن لذات مے شتابند۔وہمچنیں نامہ اعمال خود را سیاہ می کنند
قبل أن يخضَرَّ إزارُهم، ويَبقُل عِذارُهم .ويتعوّدونه يومًا فيومًا.
قبل اینکہ سیاہ شود پاجامہ ایشاں یعنی موئے زہاربرآیندوسبزگردد بروت ایشاں۔وہرروز عادت خمرمے کنند۔
ولا يبالون لعنًا ولا لومًا .ويزعمون أن الخمر يقوّي أبدانهم
وازلعن کسے پروا ندارند۔وگمان مے کنند کہ شراب بدن ہائے ایشاں را تقویت می بخشد
ويوقظ ثعبانهم، ويُغرِي على البغايا شيطانَهم .ويظنون ﴿۸۵﴾
ومارایشاں را بیدار می کند۔ و شیطان ایشاں را بر زنان فاسقہ می انگیزد۔ وگمان مے کنند

أن الخمر تحُطُّ عنهم ثِقل الهموم، وتضع عنهم عِباءَ الغموم.
کہ شراب از ایشاں بار غمہا دور می کند۔ و بارگراں غمہارا ازسرشاں فرو مے آرد
ویقولون إنّها تفرّح البال، وتُزيل اللغوب والاضمحلال.
ومیگویند کہ شراب دل را قوت می دہد۔ و ماندگی و نیستی را دور مے کند۔
وإذا شربوا فيَهُذُون طول النهار، ويصرّون على من لم
وچوں نوشیدند پس ہمہ روز بیہودہ گوئی مے کنند۔ و ہر کہ گاہے نہ نوشیدہ است
يُذق من الأحباب والأنصار، ويقدّمون إليهم كأسًا بأيديهم
از دوستاں ومددگاراں برو اصرار مے کنند کہ اوہم بنوشد و پیالہ ہائے شراب بدست خود
ويسقون بالإصرار، فيشربون ما أُحضرَ كراهةً أو بالانقياد.
پیش مے آرند وبہ اصرار مے نوشانند۔پس می نوشند ہرچہ حاضرکردہ باشد بکراہت یاباطاعت
ثم يتعوّدونها فتدور الكأس كلّ ليل حتى يسقطوا كالجَراد.
بازعادت میکنند او را و ہر شب دور شراب میشود تا بوقتے کہ ہمچو ملخ می افتند۔
ويجعلون النهارَ للزينة واللباس، والليلَ للكأس .وقد
و روز را برائے زینت و لباس خاص مے کنند وشب را برائے خوردن شراب و گاہے
تجتمع إليهم في بعض لياليهم بغايا السوق، ويُكرَمُن
دربعض شب زنان بازاری مے آیند۔ پس باعزت نشانیدہ می شوند
ويُعظَمُن وتُقدَّم إليهن كؤوسٌ من الغَبوق .فلا يزالون
و تواضع می کنند ایشاں را بشراب شب انگاہی۔پس ہمیشہ
يتعاطَون الأقداح، ولا يفارقون الراح، ويُظهِرون بالقهقهة
جام شراب مے نوشند۔و جدا نمے شوند شراب را۔و بقہقہہ خوشی خود ظاہرمے کنند
المُراحَ، ويتذاكرون في مدح الملاهي وأنواع اللّذّات، فقد
و باہم ذکر مےکنند در مدح اسباب لہو و انواع لذات۔پس گاہے

﴿۸۶﴾ يجري الكلام في ألطفِ نوع الخمر وقد يدور القول في مدح
کلام در لطیف ترقسم شراب جاری میشود وگاہے سخن در وصف زنان سرود گویاں باہم
المغنّيات .ويقول أحدٌ :إني آليتُ أن لا أتزوج إلا هذه
میکنند۔ویکے ازایشاں میگوید کہ من سوگندخوردہ ام کہ ہمیں زن فاحشہ را بنکاح در آرم۔
البَغِيَّ، ويقول الآخر :إنْ فُزتَ فقد وجدتَ الكوكب الدُرِّيّ
و دیگرے میگویدکہ اگر دریں کامیاب شدی پس ستارۂ درخشاں رابدست آوردی
ويتزوّجون البغايا فيسري سِيَرُهنّ في وُلْدِهنّ، ويصدر
ودرنکاح خود مے آرند زنان بازاری را۔ پس سیرت آں زناں در بچہ ہائے شاں سرایت می کند۔وطبعًا
منهم الرزائل طبعًا لا من الإرادة، و لا يوجد فيهم كأمّهاتهم
کمینگی ہا از ایشاں صادر میشوند نہ ارادتاً۔و ہمچو مادرہائے شاں در اوشاں خلق نیکویافتہ
خُلقٌ حسنٌ و لا رائحةٌ من العفّة والزهادة. نعمْ يوجد
نمے شود و نہ بوئے از عفت و زہادت۔ ہاں ہمچو زنان بازاری
كالبغايا نوعٌ من الجَلادة، مع القرائح الوقّادة ، و حُبِّ
قسمے از چالاکی در ایشاں یافتہ مے شود۔ باطبیعت ہائے تیز و خواہش
الزينة و هوى السَيدودة و السيادة، فيتكبّرون و يهلكون
زینت و سرداری۔ پس تکبر می کنند و ہلاک می شوند
وقلَّ أن يُختَم لهم بالسعادة. و يبرُز أكثرهم على عادة
و کمترے افتد کہ خاتمہ او شاں بر سعادت گردد۔ و اکثر ایشاں بہ عادت
الغمّازين والنمّامين، وكالجواري الزانيات مُعجَبين متوغّرين
غمازاں و نماماں ظاہر مےشوند۔ و ہمچو دختران زانیہ عادت خودبینی وخشم
مستشيطين، وبالكبر رقّاصين .لا يوجد في بطونهم إلّا
و اشتعال دارند۔ و از کبر مے جنبند۔ یافتہ نمی شود در دلہائے شاں مگر

﴿۸۷﴾ صديد البخل والغِلّ والعناد، ولا يرضون إلا بالتفرقة والفساد
ریم بخل و کینہ و عناد۔و راضی نہ می شوند مگر بتفرقہ و فساد
لا يصنعون بعباد اللّٰه إلّا شرًّا، ولا يُضمِرون إلّا ضرًّا يتباهَون
نمی کنند بابندگان خدا مگر شرارت و در دل نمی دارند مگر بدی را۔فخر می کنند
بفوز الدنيا الدنيّة، مع دعاوى الرهبانية .يعادون الصدق
بمرادیابی دنیائے ناکارہ۔باوجود دعویٰ ہائے قطع تعلق ازدنیا۔دشمن میدارند۔صدق را
وبنِيه، ويَلحَقون بمن يناويه .يُنبَّهون على خطئهم، ثم
واہل آنرا۔و می پیوندند بکسانے کہ دشمن می دارند صدق را۔متنبہ کردہ میشوند بہ خطائے ایشاں باز
لا يندمون على بادرة إزرائهم .ومَن تصدّى لاستبراء زَنْدِهم.
پشیمان نمی شوند برشتابی نکوہیدن خود۔وہرکہ برائے بر آوردن آتش چقماق شاں پیش آید
واستشفافِ فِرِنْدِهم، فلا يجدهم إلا سقَطًا خاليًا من
وبتامّل نگریستن خواہددرجوہرشمشیرشاں۔پس ایشاں را از خیر دنیا و آخرت خالی خواہدیافت۔
خير الدنيا والآخرة، ومِن أَوتَحِ الناس ومِن أساري الخنَّاس، ومن
و از حقیر تر مردم و از قیدیان شیطان و از
الفئة المفسدة .وكيف كان على رشد مَن خرج من رحم الزانية.
گروہ فساد کنندگان باشد۔ و چگونہ کسے رشید باشد کہ ولدالزنا است
فلا شكّ أن البغايا قد خرّبن بلداننا، وأضللن شبّاننا، و
پس ہیچ شک نیست کہ زنان فاحشہ ملک ماراخراب کردہ اند۔و جوانان ما را گمراہ کردہ۔و
بهن وبوُلْدِهن حَقَّ قولُ نبيِّنا المصطفٰى كما تعلم وترى.
بہ ایں زنان و بہ اولادِ شاں منطوق حدیث نبوی بظہورآمدہ چنانکہ می بینی ومے دانی
﴿۸۸﴾ وصدَق ما قال سيّدُنا ونبيُّنا في علامات آخر الزمان.
و راست شد آنچہ گفت سیدنا و پیغمبرما در علامات آخری زمانہ ۔

فإن نطفة البغايا قد خامرَ أكثرَ وُلْدٍ وتُمْلَأُ منه أكثرُ البلدان، وما
چراکہ نطفہ زنان بازاری باکثر بچگان مخلوط شدہ۔ و ایں زنان بازاری
نقَصنَ بل يزددن كَمًّا وكَيفًا و خُبثًا وضرًّا، وكلّ يوم
کم نشدہ اند بلکہ ازروئے کیف وکم و خبث ضرر در زیادت اند۔وہرروزحال شاں
هلمّ جرًّا .و هذا ما قدّر اللّٰه لهذا الزمان وأتاح
سوئے کثرت و شدت منجراست۔وایں آں امراست کہ خداتعالیٰ برائے ایں زمانہ مقدرکردہ است۔
وطوبٰى لمن أعرض عنهن و راح .و ويل للذين تمايلوا
وخوش قسمت کسے کہ ازیں زناں اعراض کرد و رفت۔پس واویلا براں کساں کہ برمرغوبات شہوت
على رغائب الشهوة، و مالوا إلى هذه الفئة الفاسقة، بدون
خود را افگندہ۔و سوئے ایں فرقہ فاسقہ میل کردہ و سوئے انجام کار نظر نہ کردہ
نظر إلى العاقبة .يموتون لاستيفاء اللّذّة، ويتلُون تِلْوَ البغايا
برائے حظ کامل لذت مے میرند۔ و پس زنان فاسقہ
كسكارى الحانة، وينهضون على أثرهن كجدايا الظَّبْية و
ہمچومستان شراب خانہ می روند۔وپس ایشاں برمے خیزندہمچوبچگان آہومادہ پس آہومادہ وہمچو
أَجْرِيةِ الكلبة، ويدورون بهن كما يَدُرْنَ في أهواء
بچگان سگ مادہ پس سگ مادہ و بخویکہ ایں زنان گردش میکنند درخواہش ہائے
النفس الأمّارة، وقد سمّاهن رسولنا صلى اللّٰه عليه وسلم
نفس امارہ۔وجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام ایں زناں ظبیۃ الدجال
ظَبية الدجّال، وقال قد قُدّر خروجُهن قُدّامةَ هذا المحتال.
نہادہ است ، و فرمودہ است کہ خداتعالیٰ مقدرفرمودہ است کہ ایں زنان فاسقہ ہمچوآہومادہ
لِيُنذِرنَ بظهوره كدلالةِ كثرة الفأر على الطاعون الأكّال.
خودرا آرایندہ پیش ازدجال ظہورخواہندکرد۔وہمچوکثرت موشاں کہ برطاعون دلالت مے کند

﴿۸۹﴾ والسرّ فيه أن البغايا حزبٌ نجِسٌ في الحقيقة، ويُظهِرن على

و راز دریں این است کہ زنان فاحشہ درحقیقت پلید اند۔و بر مردم پاکی

الناس طهارتهن ونظافتهن بأنواع الزينة والألبسة والتهاب

و نظافت خود را بزینت و لباس و سرخی رخسار

الخدّ والنعومة .وهذه دجلٌ منهن كالدجّال وشابَهْنَه بأتمّ

ونازکی مے نمایند۔و ایں دجل ایشاں است ہمچو دجال و ایں زنان بدجّال

المشابهة، فجُعلن كإرهاص له علامةً لهذه المماثلة .ثم إن

مشابہت تام دارند پس دجال را بطور پیش خیمہ قرار دادہ شدند بوجہ ایں مماثلت کہ

الدجّال ليست أفعالُه كالرجال، بل يستُر وجهه الكاذب

درمیان است۔بازایں ہم سِر است کہ کارہائے دجال ہمچو مرداں نیست بلکہ دجال ہمچو زنان روئے دروغ خود را

كالنساء ويُرِي نفسَه كالصادقين لصيد الجهّال، ويُخفي

مے پوشد وہمچو صادقان برائے شکارِ جاہلاں خویشتن رامی نماید و فریب ہائے خود را

مكائده كقَحْبةٍ يُخفِي شَيبَها بالادِّهان والخضاب وأنواع

ہمچوآں زن پوشیدہ می دارد کہ پیرانہ سالی خود را بمالش دہن و خضاب وغیرہ اعمال می پوشد۔

الأعمال. ففي هذه إشارة إلى أن للدجّال و البغايا لَسيرةً

و دریں مثال اشارت است کہ زنان فاحشہ و دجال را

واحدة و هذه الفرقتان تشابهان في الحيل و الأفعال. و

در حیلہ جوئی و کارسازی مشابہت مے دارند۔ و نیز

تماثلان في الافتعال وجذب القلوب بلين المقال .وترى

بہ دروغ گوئی وبہتان تراشی وکشیدن دلہا بہ نرم گفتگو مشابہت شاں باہم واقع است۔و می بینی

بعض البغايا العجائز تُظهِر وجهَها بالتدهينات والتسويلات

بعض پیرہ زنان فاحشہ را کہ می نمایند روئے خود را بہ روغن مالیدن و خود را آراستن

﴿۹۰﴾ وآلتزيينات كالشبّان، فيحسب الجاهلُ وجهَها الدميمَ كالبدر
وزینت دادن ہمچو جواناں۔پس نادانے روئے زشت او را ہمچو ماہ تاباں مے انگارد۔
في اللمعان .فكلّ ما تفعل البغيُّ بالمكيدة، وتُرِى جَلادتَه
پس آں ہمہ کارہاکہ زن فاحشہ بمکرو فریب و ہمچو آہو مادہ چالاکی
كالظبية، كذالك يفعل الدجّال ويُظهِر زينةَ التقوى و
و سبکی خود مےنماید۔ ہمچنیں دجال زینت تقویٰ و عفت ظاہر مےکند۔
العفّة في بطنه يغلي الرحيقُ، والوجهُ كأنه الصِدّيق.
و درشکم او شراب جوش مے زند۔و رو چناں مے نماید کہ گویا مردے است راستباز
و يحجُب طوائفَ الأَنام، بزينةِ تملُّقِ اللسان و إراءة
و می پوشد و نابینا میکند طوائف انام را بچرب زبانی و نمودن تواضع
التواضع في الكلام .فقد وقع هذه وهذا كالمرايا المتقابلة
در کلام۔ پس زنان فاحشہ و دجال ہمچو آئینہ ہائے باہم مقابل اند
و في هذا إشارة أخرى من الحضرة النبوية، و هي أن
و دریں اشارتے دیگر نیز است از درگاہ نبوت۔کہ چوں
سيئة إذا كثرتْ وكملتْ وطغتْ وتموّجتْ فهي تُحدِث
یک بدی بکمال مے رسد و زیادہ مے شود و ..... و موج می زند پس آں بدی
سيئةً أخرى بالخاصيّة، التي تحاكي الأُولٰى في ألوان الكيفيّة.
کہ دیگررامشابہ اوست پیدامے کند انکہ بدی اول را در رنگہائے کیفیت مشابہ می باشد
وقد جرّبنا غيرَ مرّة أن نساءَ دار إنْ كُنّ بغايا فيكون
و ما بارہا آزمودیم کہ اگر در خانۂ زنانِ آں خانہ فاسقہ باشند پس
﴿۹۱﴾ رجالُها دَيُّوثين دجّالين .وهكذا وُجد تلازُمُهما من
مردان آں خانہ دیوث و دجال مے باشند و ہمچنیں تلازم ایں ہر دو

الأولين إلى الآخرين، ففكّرْ إن كنتَ من العالمين.

ازاولین تا آخرین ہمیشہ موجود ماندہ۔ پس اگر عقلمند ہستی دریں فکر کن۔

ثم نرجع إلى ذِكر الملوك☆ والأمراء، فنقول ما بقي على

باز ما سوئے ذکر ملوک و امرا رجوع مے کنیم۔ پس میگوئیم کہ بر راز امرائے

أمراء هذا الزمان خَتْمٌ ولا حاجة إلى الإزراء، وإنهم انقسموا

ایں زمانہ ہیچ مہرے نماندہ و ہیچ حاجت عیب گیری نیست۔ و ایشاں دریں زمانہ ما

في زماننا هذا إلى أقسام، وتَنافَوا في فسق و إجرام، فتجد

بسوئے چند قسم منقسم شدہ اند و در بدکاری و ارتکاب مختلف افتادہ اند۔ پس

بعضَهم مشغوفين بنساء ومُدام، وبعضهم بألوان طعام.

بعض را توفریفتہ زنان و شراب خواہی یافت بعض را سوئے طعامہائے رنگارنگ۔

وتشاهد بعضهم مفتونين بتَرَنّات المَثاني، ومطّلعين إلى ﴿۹۲﴾

و بعض را فریفتۂ آواز تارہائے چنگ۔ و قصد کنندہ سوئے

☆ آئینہ کمالات اشاعت

هذا ما رأينا في بعض ملوك الإسلام، وأمراءِ هذه الملّة الذين

ایں آں امور اند کہ دربعض ملوک اسلام دیدہ ایم۔ و نیز در امیران ایں ملت کہ

صاروا كالأنعام. قصّروا هممَهم على اللذّات. وتركوا حِمى الخلافة

ہمچو چارپایان شدہ اند۔ ہمت خود را بر لذات بستہ اند۔ و گذاشتند مرغزارِ بادشاہی را

كالفلوات. ما بقي شغلُهم مِن دون الاصطباح. ولا ذريعة

ہمچو بیابان۔ شغل ایشاں بجز شراب خوردن ہیچ نماندہ۔ و نہ ذریعہ

راحتهم مِن غير الراح يشربون الكُمَيتَ الشَموسَ إذا حجَب

آرام شاں بجز شراب۔ مے نوشند شراب تند را چوں ابر از ظہور

الشمسَ المَواطرُ، وتراءى السحبُ وسُرّتْ بِشَيُمِها الخواطرُ ﴿۹۲﴾

باز دارد آفتاب را۔ و ظاہر شوند ابرہا و بدیدن آنہا دلہا مسرور شدند

أغاريد الغواني والأغاني، ومستهلكين على صوتِ بَرَهْرَهةٍ
آواز ہائے زنان خوبصورت و سرودہا۔ وہلاک شوندگان برآواز زن درخشندہ ازصفائی جلد
من الأداني .ومنهم الّذين يستعذبون السفر الذى هو قطعةٌ ﴿۹۳﴾
ازکمینہ و کم نژاد زنان۔وبعض ایشاں را سفر خوش مے افتد آں سفر کہ درحقیقت پارہ

وقد فسدتْ بلادهم من أنواع الفتن.ونزلتْ على الرعايا
و ملک شاں از گوناگوں فتنہا تباہ شدہ۔و بر رعیت شاں
ألوان المصائب والمحن.المسالک شاغرة والقبائل متشاجرة
گوناگوں مصیبت ہا و محنت ہانازل شدند۔راہ ہاترسناک اند و قبائل باہم اختلاف دارند
ما كان لأحد أن يسافر فى بلادهم بالانفراد.فيُنهَب أو يُقتَل
طاقت کسے نیست کہ درملک شاں تنہاسفر کنند۔پس غارت کردہ میشود یاقتل کردہ میشود
ولا يدركه أحد للإمداد.لا يرون هؤلاء إلى نظامِ حكّام الدولة
وہیچ کس مدد او نتواندکرد۔ایں مردم نمے بینند کہ چگونہ حکام دولت انگریزیہ
البرطانيةوحسنِ صفاتهم ورزانة حَصاتهم.وأساليبِ سياستهم
انتظام کردہ اند وچگونہ بطور ثقہ منشی و آہستگی کارہامی کنند و طریقہ ہائے رعیت پروری شاں
وأعاجيب فراستهم.عالجوا كل عليل وما تركوا مِن داء دخيل
وکارہائے عجیب فراست او شاں۔ ہر بیمار را علاج کردند وہیچ مرض اندرونی را نگذاشتند۔
يدركون كلَّ مستغيث ومُعْوِلٍ.ويسعون إلى كل مُعضِل.و
تدارک می کنند ہر مستغیث و گریہ کنندہ را۔و سوئے ہرکار مشکل مے دوند۔و
يُسوُّون كلّ أَوَدٍ بأيديهم.ويرحمون كلّ مظلوم بأياديهم. ﴿۹۳﴾
برابر میکنند ہرکجی را بدست خود۔ورحم مے کنند ہرمظلوم را بہ نعمت ہائے خود
يبدؤون بعائدة ثم ينتفعون بفائدة. يُنفِقون فى أمور
اول خود بعطیہ آغاز کنند باز فائدہ آں مے بردارند در امور

بقیۃ الحاشیہ

من العذاب، ليصطبحُوا بنساء المغرب وينضّروا بهن
ازعذاب است۔ تا بزنان یوروپ شراب خورند و بہ ایشاں چشم ہائے خود
نواظرَهم و يستوفوا مَرَحَ الشباب. فتارةً يُغرّبون و ﴿۹۴﴾
تازہ کنند و خوشی جوانی را بکمال رسانند۔پس گاہے سوئے یورپ مے روند و

السياسة كثيرًا من المال. ثم ترجع إليهم أموالهم في المآل.
آبادی رعیت بسیار مال خرچ می کنند۔ باز آخر کار مال ہائے شاں سوئے شاں باز مے گردند یعنی
يملِكون بغرسِ عودٍ بستانًا وباستمالةِ جَنانٍ جِنانًا.
فائدہ بردارند۔ مالک میشوند بہ نشانیدن شاخے بستان را۔وبخوش کردن دلے باغے را
انظروا كيف أهراقوا المال عند دواهي الطاعون. مع إساءة
بہ بینید کہ چگونہ بروقت حادثہ طاعون مال خرچ کردند۔باوجود بدظنی
الظن من الجهلاء و كثرة الظنون. فما كانوا أن يبالوا نفسًا
جاہلاں و کثرت ظن ہا۔ پس چناں نہ بودند کہ پروائے ہیچ
أبيّةً. حتى يكمّلوا رأيًا و رَويّةً. وكذالك أجد طريقَ
سرکش کنند تا وقتیکہ رائے و حاجت خود را بتکمیل رسانیدند۔ وہمچنیں من طریق
سلطان الروم بأقاصيه وأدانيه. وأرجو ألّا يتخلّف ظنّي
سلطان روم بررعایا اعلیٰ و ادنیٰ می یابم۔وامید دارم کہ سلطان موافق ظن من باشد
فيه. و لا شك أن أذكار خيره في العرب سائرة. ومحامده
ومخالف آں نباشد۔وشک نیست کہ ذکر خیر او درعرب مشہور ومتعارف است۔وتعریفہائے او
على الألسن دائرة. فندعو له ونظن فيه ظنّ الخير. فإن ﴿۹۴﴾
برزبان جاری است۔پس برائے او دعا می کنیم و ظن نیک داریم چراکہ
بلاده محفوظة من الضير، وهو على خير كما نسمع من الروايات
ملک او از گزند محفوظ است۔و او برخیر است مطابق آں روایات کہ رسیدہ اند

بقية الحاشية

أخری یشرّقون کالغراب، وینسون ممالکهم لفَرَطِ اللَّهَجِ بالشهوات.

گاہے سوئے ہندوستان ہمچوغراب۔و از زیادت حرص درشہوات ملک ہائے خود را فراموش

﴿۹۵﴾ وإذا دعتُهم وزَراؤهم لفصل بعض المهمّات، فیتعلّلون بعَسٰی

میکنند و چوں وزراء ایشاں ایشاں رابرائے فیصلہ بعض مہمات بخوانند۔پس ازروئے لاپروائی

﴿۹۶﴾ و لعلَّ لعدم المبالات و یعیشون کالسکاریٰ لَا طِلْعَ لَهم

بلیت و لعل دفع مے کنند۔ وہمچو مستاں زندگی مے کنند۔ازنیک و بد ملک ہیچ

بقیۃ الحاشیۃ

وما لا نفهم من أموره فنؤوّل وإنّما الأعمال بالنیّات.وعلیها

وآنچہ حقیقت بعض امور او نہ می فہمیم پس تاویل آں می کنیم۔واعمال وابستہ نیتہا ہستند۔وبراں

مدار الجزاء والمکافأة.ونری أنه تجری علی یده حسناتٌ کثیرة

مدار پاداش و سزاست۔و می بینیم کہ بر دست او بسیار نیکی ہا جاری مے شوند

وهو خادم الحرمین.ونوّر اللّٰه عیناه ببرکة هذه العینین.

اوخادم حرمین است۔و خدا ہر دو چشم او روشن کرد ببرکت ایں دو چشم۔

وللدین وحُماته وظائف مستکثرة فی حضرة دولته.فهذا هو

وبرائے دین و حامیان دین در دولت عالیہ او وظیفہ ہا بے شمار اند۔وہمیں سبب

السبب لإقباله وعظمته وعزّته.بید أنّا رأینا وشاهدنا أن

اقبال وعزت اوست۔ مگر ما دیدیم و مشاہدہ کردیم کہ

بعض أرکان دولته قوم خائنون وما بقی الارتیابُ.وکلّما جریٰ

بعض ارکان دولت او خیانت پیشہ اند وہیچ شک باقی نماند۔وہرمصیبت کہ

﴿۹۵﴾ علیه من المصائب فأقوی أسبابِها هذه الأحزابُ.فالحاصل أنا

برسلطان آمد پس ازقوی تراسباب آں ہمیں مردم خائن اند۔پس حاصل کلام این است

لا نرمی السلطان بلائمةٍ، و لا نذکره إلا بمدح و محمدة

کہ ما سلطان را نشانہ ملامت ہا نمی کنیم۔ و او را بجز حمد و ثنا یاد نہ می کنیم۔

عـمّـا شـانَ و زانَ، ولا يبـالـون أمـورَ الـحـلّ والـعـقـد ولا
خبرندارند۔و ہیچ پروائے امور حل و عقد نہ می دارند۔ و از
يـفـارقـون الـنسـوان، و لا يـخـرجون من مغارة و إنْ اغتالهم
زناں جدا نہ می شوند۔و از غار بیروں نہ مے آیند اگرچہ دشمن
عـدوٌّ عـلـى غَرارة. و ما أهلكهم إلّا البغايا، و الغَبوقُ مع
اوشاں راغافل یافتہ بکشد۔ وہلاک نہ کرد ایشاں را مگر زنان فاحشہ و شراب شب

بقیۃ الحاشیۃ

ونـدعـو أن يهَـب الـلّٰـه لـه أزيـدَ مِـن هـذا عِـلْـمَ دقـائـق الـسـلـطـنة.
و دعامے کنیم کہ ازیں ہم زیادہ خداتعالیٰ علم باریکی ہائے سلطنت او را عطافرماید
و يقطع مادّة التغافل من أركانه و ينفخ فيهم روح التقيظ
و مادہ تغافل از ارکان او برد و روح ہشیاری و چستی
و الجلادة. و يهَب له عزمًا و همّة كما يليق لهذه
در ایشاں بدید۔وسلطان المعظم را آں عزم و ہمت بہ بخشد کہ لائق ایں
المرتبة التى هى ظِلُّ الحضرة. وقد جرتْ عادة اللّٰه بأن
مرتبہ است کہ ظل حضرت خداوند است۔وعادت خداوندی چنیں رفتہ است
غضبه يحلّ على الغافلين كما يحلّ على المجرمين. ويُسقَون
کہ غضب او ہمچناں بر غافلاں فرود آید کہ بر مجرماں فرود آید۔ و از یک جام
من كأس واحدة من رب العالمين. و لا نريد أن نتكلم أكثر
ہر دو را مے نوشانند۔ و ما نمے خواہیم کہ ازیں زیادہ تر
من هذا فى هذا السلطان. وقد بلغتُنا أخبار فى بعض عمائد
درباره ایں سلطان بگوئم۔ و درباره بعض ارکان سلطان بما خبرہا رسیدہ اند
دولته فنخفيها تحت ذيل الكتمان. منه
پس آنہا را بدامن پوشیدگی پوشیدہ مے داریم۔ منه

التغذّی بقلایا الجدایا. لا یتوجّهون إلی الرعایا وفصل القضایا.
ولازمہ آں کہ کباب بزغالہ است۔سوئے رعیت و فیصل کردن مقدمات متوجہ نمی شوند
و قد کثرت البغایا لشِقْوة الناس فی هذا الزمان، ورُفِع رسمُ
و برائے بد بختی مردم زنان فاحشہ دریں زمانہ بسیار شدہ اند۔و رسم پردہ
الحجاب فصِرْنَ وبالًا للشبّان، فأَمَطْنَ من الوجوه لِثامَهنّ، و
نماند پس برائے جواناں وبال شدند پس از روہا برقع برداشتند۔و
من الأفواه لِجامَهن .وتری الناس ینادمونهن علی الشراب فی
ازدہن ہا لگام را۔ و مے بینی کہ مردم بہ ہمراہ ایشاں در بازارہا شراب
الأسواق، ویتعاطون کالعشّاق .وربما تسقط بَغِیٌّ مِن کثرة
مے خورند۔وہمچو عاشقان بایکدگر تواضع پیالہ می کنند۔وبسااوقات زن فاحشہ ازکثرت
الخمر فی وسط السوق وممرّ الزُّمَر، فیحملها مَن عَشِقَ علیها
شرابخوری در وسط بازار وگذرمردم بیہوش میشود۔پس عاشق آں زن او را ہمچو خراں
کالحُمُر، و یمشی حاملا فی السوق کالخادمین، والناس ینظرون
بردارد۔پس او را برداشتہ ہمچو نوکران در بازار می رود۔و مردم سوئے او می نگرند
إلیه ضاحکین و لآعنین، وهو لا یبالی لوم اللائمین، فیمرّ ﴿۹۷﴾
و می خندند و لعنت می فرستند۔و ایں پروائے ملامت کسے نمی کند۔و
بکلّ سِکَّة بهیئةٍ معجِبة وکیفیة مخزیة ..العَجوزُ فی البطن
بہر کوچہ بصورت عجیبہ و کیفیت رسوا کنندہ می رود۔شراب درشکم
و الشابّةُ علی المتن . و یبذل فی مُداوات بَغِیٍّ جُهْدَ أَسِیٍّ و
وزن جوان برپشت۔ و خرچ میکند در علاج زن فاحشہ کوشش طبیب و
تشغَفه حبًّا فیکون أَسْرَها، وتجذب إلیها قواه بأسرها.و
آں زن بدل اوفرومی رود واوازروئے محبت اسیراومی گردد۔وکشیدہ می شوند سوئے آں زن قوتہائے او

يستعذب تعذيبَها لالتهاب عِذارِها، ويصدّق زُورَها مخافةَ
بتمام وکمال۔ وشیریں می پندارد عذاب کردن آنرا بوجہ سرخی و افروختگی رخسار آں فاحشہ وباور می کند
ازورارها .يقرُب بها وَشْكَ الرَّدىٰ، ولا ينتهج سبلَ الهدىٰ.
دروغ آنرا ازیں خوف کہ مبادا جدائی اختیار کند۔ از قریب بہلاکت می رسد و نمی گیرد راہ ہائے ہدایت
ويتلاشى الصحّةُ، ويختلّ البنيةُ، ويترُك عقيلتَه لها، و
راوصحت درہم برہم می شود۔ ودر بنیہ اختلال پدید می آید و برائے آں فاحشہ زن گرامی اصل خود را
إن التهبت أحشاؤها بالطَّوىٰ. ومن علامات القيامة كثرة
میگذارد۔ واگرچہ رودۂ آں از گرسنگی افروختہ شود۔ و از علامات قیامت کثرت زنان بدکار
العاهرات وقلّة الصالحات، وإعلان الفسق والفجور وعدم
و کمی زنان نیکوکار است۔ و فسق و فجور را آشکار کردن و ہیچ پروا
المبالاة. فلا شك أن هذا الزمانَ زمانُ هذه السيئات، ولا
نہ داشتن۔ پس ہیچ شک نیست کہ ایں زمانہ زمانہ ایں آفتہاست۔ وہیچ کس
يتّعظ أحد بما نابَ الناسَ من الوباء والقحط وغيرهما من
پندنمی گیرد بدانچہ فرود آمد مردم را از وبا و قحط و دیگر آفات
الآفات، ولا يتذكرون ما دهَمهم من أنواع المصائب وَ ﴿۹۸﴾
و ہیچ کس یاد نمی گیرد آنچہ فرو گرفت ایشاں را از اقسام مصیبت ہا و
ألوان النوائب، وتجلّت لهم العِبَرُ فلا يعتبرون فهذا من
رنگا رنگ حادثہ ہا۔ وظاہر شدند برائے شاں نشانہائے ترساننده پس نترسیدند۔ پس ایں
العجائب. يحاربون اللّٰه ولا يجنَحون للسَّلْم، ولا يتخذون
عادت شاں از عجائبات است۔ با خدا جنگ میکنند وسوئے آشتی نمی خمند۔ وطریقہائے صلاحیت و
سبل الصلاح والتُؤدة والحلم. والسرّ في صدور هذه المعاصي
آہستگی و حلم را اختیار نمی کنند۔ و راز در صادر شدن ایں معصیت ہا

والخطيّات، أن الناس قد غفلوا عن اللّٰه جليل الصفات. و
وخطاہا ایں است کہ مردم ازخدائے بزرگ صفات خودغافل شدہ اند۔و
نسوا يوم المكافات، و كفَرت القلوب بوجود ربّ الكائنات.
روز مکافات را فراموش کردند۔ و دل شاں از وجود باری تعالیٰ منکر شدند۔
ثم اختلفت الذنوب باختلاف الدواعي والأسباب، وحدَث
باز گناہاں از وجہ اختلاف اسباب مختلف شدند۔ و پیداشد
كلّ ذنب بمناسبة المحرِّك والجذّاب .فمَن أُصلِيَ ببليّةِ
ہرگناہ بمناسبت حرکت دہندہ وکشندہ۔پس ہرکہ ببلاء گرسنگی
مجاعة، اضطرّ إلى طَرٍّ وسرقة، ومَن ثقُل حاذُه بعيالٍ و
گرفتارشد او سوئے کیسہ بری و دزدی مضطرگردید۔وہرکہ پشت اوبوجہ عیال و قرض
دَينٍ، اضطرّ إلى تخلُّفِ وعدٍ واحتيالٍ ومَينٍ، ومَن أصبا
گراں گردید او سوئے وعدہ خلافی و حیلہ گری و دروغ مضطرشد۔وہرکہ
قلبَه حسنُ جارية من الغِيد، اضطرّ إلى خائنة الأعين وتنجيس
دل او خوبصورتی دخترے اززنان نرم اندام برد او سوئے خیانت چشم ہا وپلیدکردن چشم
العَيُن بالتعويد، ونقضِ التوبة والعهد والمواعيد .فكذالك فرّط
بعادت کنانیدن وشکستن توبہ و عہدہا و وعدہ ہا مضطرشد۔پس ہم چنیں کوتاہی کرد
في جَنب اللّٰه كلُّ أحدٍ من الفاسقين والفاسقات، بتحريك ﴿۹۹﴾
در امر الٰہی ہر یکے از مرداں بدکار و زناں بدکار بہ تحریکے
من التحريكات .ثم إن للصُحبة والمُقانات تأثيراتٍ، وفي مجالس
ازتحریکات۔ باز صحبت و آمیزش را تاثیرہاست۔ و در مجلس ہائے
السوء سموم وآفات، ومن استحكمَ شرُّه من المخالطات، فلا
بدی زہرہا و آفت ہاست۔وہرکہ شر او از مخالطت مستحکم گردد پس

يُرجى بُرؤُه إلى يوم الوفاة. ومَن ضعف و هرم فى الشر
تابمردن امید بہتری او نیست۔وہرکہ کمزور و کلان سال دربدی ہا شد
فشرُّه قويٌّ، وشَيبُه عصيّ، ولا يُصلِح قلبَه أسيّ و
پس بدی او قوی است و پیرانہ سالی او سخت نافرمان است۔وہیچ طبیب وحکیم اصلاح دل او
لا فلسفيّ، ويموت على الخبث ولا ينزِع عن الغيّ، و
نتواندکرد۔و بر خبث خواہدمرد و از گمراہی باز نخواہد آمد۔و
لا يفيء مَنْشَرُه إلى الطَيّ .فإنه وافاه الشيبُ المعكِّس فما
نامۂ اعمال بد او پیچیدہ نمی شود چراکہ بدو پیری نگونسارکنندہ آمد پس
كان له نذيرًا، وولّى العيشُ النضير فما خاف تافهًا نزيرًا
او را نہ ترسانید۔و عیش تازہ رو تافت پس اندک وحقیر کہ باقی ماندہ است
بل زاد ميلانًا إلى أموال الدنيا وعَقارها، وضِياعها ونُضارها.
بلکہ رغبت او در مال دنیا و زمین آں و جائداد آں و زر آں۔
وحدائقها وثمارها، وسكنِها وسكينتها، وزَهْرِها وزينتها.
وباغ آں وبرآں وچیز ہائے آرام دہندہ آں و آرام آں۔وگلہائے آں وآرائش آں زیادہ شد۔
والموت وقف على رأسه، وقرُب وقت نُعاسه، ومع ذالك
وموت برسر او اِستاد۔ و نزدیک شد وقت خواب او یعنی وقت مُردن۔با وصف آں
يودّ أن يكون له كلُّ ما فى الأرض من الخزائن والدفائن
دوست میدارد کہ ہرچہ در زمین است ہمہ او را حاصل شودچہ ازقسم خزائن چہ ازقسم دفائن
والعلوم والفنون، والبلاد والحصون، والبحار والعيون. ﴿۱۰۰﴾
وہرقسم علم وفن وچہ ازقسم شہرہا و چہ ازقسم قلعہا وچہ ازقسم دریا ہا و چہ ازقسم چشمہ ہا
و الأفراس و الدواب، و المحامد و الألقاب، و تدابير الدنيا و
وچہ ازقسم اسپ ہا وچہ ازقسم چارپایہ ہا۔وچہ ازقسم محامد والقاب وچہ ازقسم تدبیر ہائے دنیا و

علم بواطنها، وحِكم الصنائع وأسرارها ومواطنها، وفتوح
علم باریکی ہائے تدابیر وچہ ازقسم صنعتہا و اسرار آں ومحل آں و ہرچہ ازقسم فتوح الغیب
الغيب، وعلاج الشيب، ونسخة الكيمياء، والعزائم المهلكة
وچہ از قسم علاجِ پیرانہ سالی وچہ ازقسم نسخۂ کیمیا وچہ ازقسم عزائم کہ ہلاک کنندہ
للأعداء، والأدوية المطوِّلة للحياة، وأعمال الحُبّ والتسخيرات.
دشمن باشند۔وچہ ازقسم دواہا کہ عمر را بیفزایند۔وچہ ازقسم عملہائے حب وتسخیرجن وغیرہ
ثم إنّ بعض العقائد مولِّدة للسيئات، و مؤكِّدة لخبثِ
بازبعض عقائد پیداکنندہ بدی می باشند۔و خبث عادت را مستحکم می کنند۔
العادات، كما أن مُشركي الهند جوّزوا النَّيُكَ على سبيل الحرام
چنانکہ مشرکان جماع حرام کاری را روا داشتہ اند در وقتیکہ بچہ
عند عدم الولد الذَّكَر والطمع في هذا المرام، فَيُرغِّبون نساءَهم
نر نزاید وامید بود کہ بطریق حرامکاری زن بچہ تواند شد۔پس زنان خود را رغبت
في اتخاذ الأخدان، لعلّ ولدًا يحصل به ولو بنُيوكٍ كثيرة
حرام کاری می دہند۔تاکہ بچہ حاصل شود و اگرچہ بعد از بدکاری ہائے کثیر
إلى برهة من الزمان .ويسمّون هذا العمل نَيوگًا.☆
و زمانہ دراز پیداگردد۔و ایشاں ایں عمل حرامکاری را نیوگ نام نہند
وكان بالحريِّ أن يسمّى بَوُگًا. قد أُكِّدَ في هذا الزمان
ولائق ایں است کہ ایں عمل رابوک نام نہادہ شود کہ بمعنی برجستن خر برمادہ است۔ودریں زمانہ برائے ایں عمل بد

☆ اعلم انّ لفظ النيوك قد أُخذ من النَيُك اشارةً الى كثرة الجماع.
بداں کہ لفظ نیوگ ازلفظ نیک اخذکردہ شدہ است وایں اشارہ است سوئے کثرت جماع۔
فان النيوك جمع النَيُك.والجمع يدل على الكثرة والاجتماع.منه
چرا کہ نیوگ جمع نیک است و جمع بر کثرت دلالت مے کند۔ منه

﴿۱۰۱﴾

لهذا العمل القبيح، وحثّوا عليه ورغّبوا فيه بالتصريح، وبما

ہندوآں رابسیار تاکید کردہ اندومردم رابراں انگیختند و علانیہ درآں ترغیب دادہ۔وچوں ایشاں

أدخلوا هذه الأباطيل فى الاعتقاد، اضطرّوا إلى أن يُروّجوها

ایں امور باطلہ را داخل اعتقاد خود کردہ اند۔سوئے ایں مضطرشدند کہ آں را رواج دہند

و يرقُبوا مواقعَها رِقْبةَ أهلّةِ الأعيادو كذالك شاع فى

و انتظار کنند موقع ہائے ایں عمل راہمچو ہلال عید می کنند۔وہم چنیں دربعض فرقہ ہائے

بعض المسلمين بعضُ العقائد الفاسدة، ورُوّجتْ كرواج

مسلماناں بعض عقائد فاسدہ شائع شدہ اند۔وہمچو رواج یافتن چیز ہائے گمنام

الأمتعة الكاسدة، فمنها أنهم يقولون إن المهدى يخرج على

دریں زمانہ رواج یافتہ اند۔پس ازاں ہا یکے ایں است کہ ایشاں مے گویند کہ مہدی از غارے

الناس من المغارة، ويأخذ المنكرين على الغَرارة، و المسيح ينزل

برمردم ظاہر خواہد شد و منکران خود را در حالت غفلت شاں خواند گرفت ومسیح

من السماء، ومعه ملائكة حضرة الكبرياء، ثم يُحيى الشيخان

ازآسمان بیاید۔وباوے فرشتگان خداتعالیٰ خواہند بود۔بازحضرت ابوبکروحضرت عمررضی اللہ عنہما

والاٰخرونَ☆ من الأعداء، فيقتلهما المسيحُ والمهدىُّ بأشدّ الإيذاء.

ودیگر دشمنان اہل بیت را (بزعم روافض) زندہ خواہندکرد۔پس مسیح ومہدی ایشاں رابسخت تر عذاب قتل خواہندکرد۔

ويومئذ يُعطٰى لكلّ من كان من الفِرق الإماميّة الجناحان

و در آں روز ہر یک را ازشیعان علی دو بازو ہمچو بازو ہائے صقرعطاخواہندکرد۔

كجناحَى الصقر بما أكلوا لحم صَحْبِ النبىِّ بالغِيبة، فيطيرون

بپاداش ایں نیکی کہ گوشت صحابہ رضی اللہ عنہم بغیبت می خوردند۔پس ایناں برائے استقبال

إلى السماء لاستقبال المسيح كالملا ئكة، ثم يبتّكون أعناقَ كلّ

مسیح ہمچو ملائکہ پرواز خواہند کرد۔باز ہریک را کہ اہل سنت والجماعت باشد

☆ سہوکتابت معلوم ہوتا ہے'' الآخرون ''ہوناچاہیے۔(ناشر)

مَن كان من أهل السُنّة، بما كانوا يُكرِمون صحابة خيرِ البريّة.
گردن خواہند زد ازیں جرم کہ چرا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بزرگ می دانستند۔

﴿۱۰۲﴾ وبما كانوا يعادون الشيعةَ، ولا يدخُلون في هذه الفرقة المعصومة
وہم ازیں جرم کہ چرا بشیعان عداوت می داشتند۔و دریں فرقہ پاک داخل نشدند۔

المطهّرة، ويومئذ لا يسلَم مِن أيديهم ولا يبقى حيًّا على ظهر
و دراں روز از دست او شاں نہ سلامت خواہد ماند و نہ بر زمین زندہ باقی ماند

الأرض إلا مَن فضَّل على جميع الناس عليًّا، وحسِبه وصيًّا.
مگر کسے کہ علی را ازہمہ بزرگتر دانستہ باشد و او را وصی اعتقادکردہ

ولأمراض الناس أسيًّا، وآمنَ بخلافته الحقة من غيرِ فاصلة.
وبرائے مرض ہائے مردم طبیب انگاشتہ وبرخلافت حقہ او کہ بغیر فاصلہ است ایمان آوردہ

ولعَن الصحابةَ كلّهم إلا قليلا الذين كانوا زهاءَ خمسة و
باشد و نیز ہمہ صحابہ را لعنت کردہ باشد۔ بجز قلیل کہ بقدر پنج مردم اندو

كذالك انتصب أهل الحديث لإزراء الحنفيّة والشافعيّة
ہم چنیں اہل حدیث برائے ایں کار برپا شدہ اند کہ مردمان حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی را

والمالكيّة والحنبليّة، وجهّل بعضُهم بعضًا، وقاموا للتخطية و
عیب گیری کنند۔ و بعض بعض را جاہل و خطاکار قرار دادند۔و

قال النصارىٰ إنا نحن على الحق الصريح، ولا تنجو نفسٌ إلا
نصاریٰ گفتند کہ ما بر حق واضح ہستیم۔و ہیچ جانے بجز خون مسیح

بدم المسيح، وسينزل المسيح مع الملائكة المقرّبين، فهناك
نجات نخواہد یافت۔و عنقریب مسیح بہ ہمراہ فرشتگان مقرب فرو خواہد آمد۔پس دراں وقت

يأخذ المسيح كلَّ من كفَر بألوهيته ويذبحه كالقصّابين. و
منکران خدائی خود را ہمچو قصاباں خواہد کشت۔و

یومئذ لا یخلُص أحدٌ إلّا من آمن بالکفّارة، ومن آمنَ فنجا
درآں روز ہیچ کس از دست او نتواند رست بجز کسے کہ بر کفارہ ایمان آوردہ باشد۔ وہر کہ ایمان آورد۔
ولو کان عبدًا للنفس الأمّارة. وقال الذین أشرکوا مِن براهمة ﴿۱۰۳﴾
پس نجات یافت اگر نفس امّارہ را غلام باشد۔ وہندو آن ایں دیار کہ مشرک اند مے گویند
هذه الدیار، إن الدین دیننا والباقون کلهم وقود النار. فالحاصل
کہ دین دین ماست و باقی ہمہ ہیزم دوزخ اند۔ پس حاصل کلام این است
أن الناس یمتحنون عیدانَهم لقَعُضٍ، ویموج بعضهم فی بعضٍ.
کہ مردم شاخہائے خود را امتحان می کنند تا کدام شاخ خمیدہ می شود و باہم کشتی مے کنند۔ و یک دیگر را
ویصارعون ویتجاذبون ویُرعِلون فی کل رفع وخفض، وقد
ضرب شدید نیزہ در وقتِ پستی و بلندی مے رسانند۔ و برائے
شمّروا عن ذراعَیهم لِهَشٍّ ونَفُضٍ. وترای طوفان لم یُرَ مثله
فشاندن درخت برحریف آستین ہائے خود برچیدہ اند۔ و طوفانے ظاہر شد کہ مثلش از
من آدم إلی هذا الزمان، وتری الناسَ کمصارعین فی ذالک
آدم تا ایندم یافتہ نمی شود۔ و می بینی کہ مردم ہمچو کشتی گیران دریں میدان
المیدان. وکتبوا رسائل وکتبًا لا تُعَدّ ولا تحصی، وجاءت کقطرات
حاضر اند۔ وکتاب ہا و رسالہ ہا نوشتہ اند کہ خارج از حساب اند۔ و ہمچو قطرہ ہائے
البحر وحَصاة البَرِّ والحصاوقد اجتمع جمیعهم صائلین علی
دریا وسنگریزہ ہائے بیابان اندازہ آنہا رسیدہ۔ وآں ہمہ بر اسلام حملہ کنندگاں جمع شدہ اند۔
الإسلام، وأجمَعوا علی استئصاله بالجهد التام، ورموا مِن
و بریخ کنی آں بکوشش تمامتر اتفاق کردند۔ و برائے زخمی کردن
قوس واحد لجرح دینِ خیر الأنام، فإنه ناوَأَ دینَهم فی سائر العقائد
دین نبوی ہمہ از یک کمان تیر ہا مے گذرانند۔ چرا کہ دین اسلام در ہمہ عقائد مخالف عقائد ایشان است

﴿۱۰۴﴾ والأحكام، وما بقي لديننا حمايةٌ إلا حماية الكريم العلّام، وضاقت

و برائے دین ما بجز حمایت خداوند کریم ہیچ حمایت نماندہ است۔ و زمین بر ما

علينا الأرض لتضايُق الأيام .فاقتضت غيرةُ اللّٰه أن يحكم بينهم

بوجہ تنگی ایام تنگ شدہ است۔ پس غیرت الٰہی تقاضا کرد کہ دریں فرقہا فیصلہ فرماید

ويُنزِل أمره بالحق، ويُرِي آية لالتيام القمر المنشقّ، ويضع

و امر خود براستی نازل فرماید۔ و برائے التیام ماہ شگافتہ شدہ نشانے ظاہر فرماید و از

الحرب ويؤيّد دينه بالنور، ويجمّر جيشَ آياتِه بالثغور.

جنگ ہا دست بردار و بانور مدد دین خود فرماید و لشکر نشانہائے خود را بر سرحدّ ہا جمع کند۔

فإن الأقوام جاءوا جُمارَى، وتراهم من النَهْمة كسكارى وما هم

چرا کہ ہمہ قوم ہا بالاتفاق از برائے مقابلہ می بینی کہ ایشاں از شدت حرص ہمچو مستان ہستند گواز شراب

بسكارى، وصار الدين في أيديهم كأسارى .وإن اللّٰه رأى أعداءه

مستان نیست۔ و دین در دستہائے شاں ہمچو قیدیان است۔ و خدا دید کہ دشمنان دین

أهلَ منعةٍ و شدّة، و تظاهُرٍ و جَمْرة، وجِدَةٍ و ثروة. و

خوب مضبوط و در مزاحمت قوی اند۔ و پناہ یکدیگر اند و درحملہ سخت اند۔ و صاحبان مال و دولت و

مكرٍ و حيلة، و جَلادةٍ و همّة، و إيجادٍ وصنعة، وتجربةٍ

صاحبان مکر و حیلہ و صاحبان چالاکی و ہمت و صاحبان ایجاد و صناعت کاری و تجربہ

في المِراء ومعرفة، واستقلالٍ وتُؤدة، وتيقّظٍ في الحيل

درخصومت و معرفت ۔ و صاحبان استقلال و آہستگی۔ و بیداری در حیلہ ہا و

و بصيرة، و وجَد المسلمين غافلين و وجد فيهم رِخوةً وضعفًا

بصیرت و دید مسلمانان را غافل و در ایشاں سستی و ضعف

وقلّةَ المعلومات، والانهماك في الدنيا وعدمَ المبالاة، وقصورَ

و کمی معلومات مشاہدہ کرد۔ و دید کہ مسلمانان در دنیا غرق اند و ہیچ پروائے دین ندارند۔ و

﴿۱۰۵﴾ الهِمم واختلال النيّات، ورأى الدّينَ منفردًا كالغرباء، فأَعَدَّ
ہمت ہا قاصر شدہ و نیتہا خلل پذیرفتہ۔ و دین را دید کہ ہمچو غریباں تنہا است۔ پس او در
ما يمكّنه من العلوم والآيات في السماء، كما أُعِدّت الحِيَل و
آسمان آں علوم و نشانہا طیار کرد کہ دین را تقویت بخشند ہمچو آں حیلہ ہا کہ در زمین
المكائد في الغبراء، مخلوطةً بالأهواء، وبعَث رجلا من عنده و
طیار شدہ بودند۔ کہ بہ ہوائے نفس مخلوط بودند۔ و شخصے را از نزد خود فرستاد و
اصطفاه من عرشه، ونفخ فيه من روحه، ترحّمًا على الضعفاء
درو از روح خود بدمید و رحم بر ضعیفاں کرد۔
أتعجَبون ولا تشكرون، وإلى هيئة الزمان لا تنظرون، وفي
آیا تعجب می کنید و شکر نمے کنید۔ و طرف صورت زمانہ نہ مے بینید۔ و در
قول اللّٰه ورسوله لا تفكّرون، وتضحكون ولا تخافون، وترون
قول خدا و رسول او فکر نمے کنید۔ و مے خندید و خوف نہ مے کنید۔ و
آيات اللّٰه ثم تمرّون كأنكم لا تؤانسون. أما خُسِف القمر
نشانہائے خدا تعالیٰ مے بینید باز چناں مے گذرید کہ گویا ہیچ ندیدہ اید آیا آفتاب و ماہتاب ہر
والشمس وجُمِعَا في رمضان؟ أما مضت على رأس المائة مُدّةٌ
دو در رمضان منکسف نشدہ اند و آیا در رمضان خسوف و کسوف واقع نشد۔ آیا نگذشتہ است بر صدی
قريبا من خُمُسِها وصدَق رسول اللّٰه وما مان؟ فأَرُوني مجدِّدًا
یک مدت قریب خمس آں و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دروغ نگفتہ بود۔ پس بجز من اگر مجددے آمدہ
مِن دوني إنْ كان .أتكذّبون قولَ اللّٰه ورسوله ولا تصدّقون
باشد مرا بنمائید۔ آیا گفتۂ خدا و رسول او را تکذیب می کنید و قبول نمی کنید بیان خدا
البيان، ولا تخافون المقتدر الدَيّان. أيها الأعزّة إن الزمان
و رسول را۔ و از خدا نمے ترسید کہ قادر و جزا دہندہ است۔ اے عزیزان زمانہ از ہر جہت

﴿۱۰۶﴾ قد فسد مِن كل جهة وجنب، وأحاط الناسَ كلُّ نوعٍ جرم و
و از ہر پہلو خراب شدہ است۔ و مردم را ہر گونہ گناہ ہا گرفتہ اند
ذنب .قد كثرت البدعات والرزائل، وقلّت الأخلاق الفاضلة و
بدعت ہا و کارہائے رزیلہ بسیار شدہ و اخلاق فاضلہ و صفات حمیدہ
الشمائل، وصار صدقُ الحديث كالكبريت الأحمر، والإخلاصُ فى
کم گردیدہ۔ و راست گوئی ہمچو کبریت احمر گردیدہ۔ و اخلاص در
التذكير أَشَقَّ السِيَرِ، وتعوّدَ الناس تتبُّعَ العثرات وكتمانَ المكارم
نصیحت دادن مشکل ترین سیر تہا گردیدہ۔ومردم عادت گرفتہ اند کہ لغزشہارا مے جویند وخوبی ہارا
والحسنات، وكفرانَ الصنيعة وإدحاض الموذّات، وعقوقَ الوالدين
پوشیدہ می دارند۔وکفران احسان مے کنند و دوستی را باطل مے گردانند و نافرمانی پدر و مادر
والوالدات، ومالَ الخواطرُ إلى المَصاف من المصافات، وفسخوا عهود
سیرت شاں شدہ و دلہا از دوستی سوئے جنگ میل کردہ اند۔ و عہدہائے محبت
المحبة و المؤاخاة، و اختاروا ما يباين الورع وسِيَرَ التقاة.
و برادری را شکستہ اند۔ و چیزے اختیار کردہ اند کہ مخالفِ ورع وسیرت پرہیزگاری است۔
يتمايلون على النساء مِكْلافين، ولا يحبّون اللّٰه أحسن المحبوبين.
مے افتند برزنان وشدت دوستی ایشاں در دل می دارند۔و باخدامحبت نمی کنند کہ از ہمہ محبوباں نیکوتر
كلِفوا بجَوارٍ زانيات، وأُولعوا بأغانى ومغنّيات.
است۔دختران بدکار را دل دادہ اند۔ و شیفتہ زنان خوبرو سرود گو شدہ اند
وترى المساجد خالية من ذاكرين وذاكرات.وطلبوا
ومسجد ہا را می بینی کہ ازذکر کنندگان چہ مرد و چہ زن خالی افتادہ اند۔و در روئے
فى وجوه الغلمان لذّةً وسرورًا، وتركوا ربّنا مهجورًا.يتكلّفون
کودکاں لذت وخوشی جستند۔ و پروردگارما را بگذاشتند۔ از بہر دنیا

﴿۱۰۷﴾ الْكُلَفَ للدنيا الدنيّة وأمورِ الرياء ، ويُسنِّى لهم بذلُ الأموال قَصْدَ
وکارہائے دنیاوریاکاری اقسام مشقت ہامی بردارند۔و آساں مے کند برائے او شاں خرچ کردن مال ہارا
الأهواء .وتجد كثيرا منهم ضاقت صدورهم وكثر كبرهم و
قصد آرزوہا وبسیارے را ازایشاں تنگ سینہ خواہی یافت وغرور وتکبر بسیار خواہی دید۔
غرورهم .يضربون نساءهم وحَفَدتَهم على أدنى ذنب من
زنان و نوکران را بر ادنیٰ قصور زیادہ شدن نمک
التمليح والإمراخ، وكادوا أن يشدِّخوهم على أن لم يأتوا
یانرم شدن خمیر می زنند و نزدیک مے باشد کہ سر ایشاں بشکنند بریں گناہ کہ
عند الطعام بالنُقاخ، وربما يلطمونهم على أن المَباءة ما
وقت طعام آب خنک وخوش مزہ نیا وردہ اند۔ و بسا اوقات بریں گناہ طمانچہ می زنند کہ
كُسِحَتْ، أو الزرابيَّ ما بُثِّثتْ، أو النمارقَ ما صُفِفتْ.و
جائے سکونت نروفتہ اند۔ یا بریں گناہ کہ مسندہا گستردہ نہ شدہ۔و
يكلَحون ويعبِسون ويصلُقون، ويصرخون كأنهم يموتون.
چیں برجبیں می شوند یاآنکہ بالیں ہا بترتیب نہادہ نشدہ و روترش مے کنند و آواز بلند مے
ويرفعون الأصوات ومن الغضب يرتعدون .و يَدُعّون
بردارند۔وفریادمی کنند گویامے میرندوآواز ہابلند مے کنندوازغضب مے لرزند۔و رد و دورمی کنند
المساكين وكالكلاب يُخسِئون، وإذا اضطرّوا إليهم لغرض فيخلبون
مساکین را و ہمچو سگاں دفع مے کنند۔وچوں برائے غرضے محتاج ایشاں شوند پس بزبان
ولا يُخلصون .وإنْ بَطُؤَ خادم فى مجيئه فيضربون حتى يقرُب
می فریبند و اخلاص نمی کنند۔واگر خادمے دیرکردہ آید پس می زنند تابحدے کہ نزدیک بموت
﴿۱۰۸﴾ الحَينَ، ويعاقبون بأنّى و أينَ .ويأكلون الخدّامَ إن لم
می رسد۔وشکنجہ کنند بدیں سوال کہ کجا ماندی و بکدام سو رفتہ بودی۔و می خورند نوکراں راگر

يُحضِروا الطعام على أوقاته، ويمتحنون اللحم ويُجنِّبون على إبهاتِه.
طعام بر وقت خود حاضر نکنند۔و امتحان گوشت می کنند و اگر بوگرفتہ باشد پس پہلوبشکنند
ويُبذِءُ ون خادمًا عاقلا إنْ كان لا يتعوّد الظلم والجورَ، ويبسَأون
و ناخوش مے بینند حال نوکرے را کہ ظلم و جور عادت او نباشد۔و انس میگیرند
بظالم وإن كان يشابه الثورَ. يظلمون أرامل وإن كنّ قريبًا
بظالم اگرچہ بگاؤ مشابہ باشد۔ظلم مے کنند بیوہ زنان را اگرچہ آنہا ہمسایہ
منهم ومن جيرانهم، أو قريبةً و من بنات إخوانهم .وإن كان
او شاں باشند۔یاآں زن ہا کہ برشتہ قریب باشند و از دختران برادران
لأحد منهم أخ أو أخانِ جائعَين، فلا يُلقِمهما لقمةً كالإخوان.
باشند و اگر یکے را از ایناں برادرے باشد یا دو برادر کہ گرسنہ باشند پس یک لقمۂ
وإنْ يَّرىٰ أنهما قريب من الموت ولدَغهما الجوع كالثعبان.وإنْ
اوشاں ہمچو برادران نمی دہد اگرچہ بیند کہ ایشاں از گرسنگی قریب بموت اند و مارِ گرسنگی ایشاں را گزیدہ
جاءت عاهرة فيبتدر فَتْحَ الباب، و يتلقّاها بالتَرحاب.و
است واگر زن زانیہ بیاید پس زودی میکنند کشادن در را۔ و پیش آمد او را بمرحبا گفتن۔و
ما كان لجار أن يحلّ ذَراه ويتلمّظ بقِراه، وإن قطّعه الجوع
مجال ہمسایہ نیست کہ بہ پناہ او در آید وچشد ضیافت او را اگرچہ گرسنگی باکاردہائے خود
بمُداه. يتجشّم لأجل الأكابر أُكُلًا، ويُهياء لهم كلّ ما يؤكل
او را پارہ پارہ کردہ باشد۔تکلف میکنند از بہر اکابر از روئے خوردنی و از بہرشاں ہر قسم طعام
ولا يراهم على نفسه كَلًّا بل يجمع لهم من جميع الألوان
طیار مے کنند ونمی بینند ایشاں رابرائے نفس خودگراں بلکہ برائے شاں از ہمہ قسم ہاطعام ہاطیار
ما كلَ، وإن هاضت الآكلَ. و يسوم التكليفَ في سبل الرياء. ﴿۱۰۹﴾
مے سازد اگرچہ خورندہ راازاں ہیضہ شود۔وبرخود تکلیف برداشتن روامی دارد درراہ ہائے ریا

ولا يعطى السائلَ ما حضر من العَشاء .ولا ينظر بخُلقٍ سَبُطٍ إلى
و سوال کنندہ را آنچہ ازطعام شب حاضر باشد نمی دہد۔وہرکہ گرسنگی دارد بخلق نرم سوئے او
ذی مجاعة، ويسبّ السائلَ ويضرب إن وقف إلى ساعة، و
نمی نگرد۔وسائل را دشنام مے دہد و مے زند اگر تا ساعتے توقف کردہ باشد۔و
لا يرى أن السائل جاء ه في ليل دَجى، وقصده على ما به من
نمی بیند کہ سائل نزد او درشب تاریک آمدہ است۔وقصد کرد او را باوجودیکہ پائے او
الوَجىٰ، وظنَّه مضيفًا يعطى رغيفًا، ويخاف ربًّا لطيفًا.
درد میکرد۔وگمان برد کہ او آں مہمانے است کہ نان مے دہد۔و از خداتعالیٰ می ترسد۔
فيدُعّه مِن بيته ولا يرحمه مع علمه على عدم مَوئل، و
پس دور و دفع میکند او را از خانہ خود و برو رحم نمی کند باوجود ایں علم کہ او را پناہے نیست۔
إن كان ما ذاق مُذ يومين طَعُمَ مأكل، وما يفكّر في
و اگرچنیں باشد کہ از دو روز ذائقہ طعام نچشیدہ باشد۔و دریں فکر نمی کند کہ
أن الغريب أين يذهب في ظلام مُسبِل، وما يفعل عند تألّمٍ
آں غریب در شب تاریک کجا خواہد رفت۔و در وقت درد و اضطراب
وتمَلمَل.فالحاصل أن المواساة قد قلّتْ، ومصائب الضعفاء
چہ خواہد کرد۔پس حاصل کلام ایں است کہ ہمدردی کم شدہ است۔ومصیبت ہائے کمزوراں
جلّتْ ، و نسي المودّةَ و صِلةَ الرحم كلُّ مَن كان في المشارق
بزرگ شدند۔وفراموش کرد دوستی و صلہ رحم را ہرکہ درمشرق یا در مغرب است۔
والمغارب، وصارت الأقارب كالعقارب، ولأجل ذالك يترك ﴿۱۱۰﴾
و اقارب ہمچو کژدم ہا شدہ اند و ازبہر ہمیں سبب ترک میکند
مَن ساقه السَغَبُ الأهلَ والدار، ويذهب أين يُذهبِه
کسے کہ کشد او را گرسنگی کسان خانہ و خانہ را۔و مے رود ہر کجا کہ محتاجگی

الفقر و يدور كيف أدارَ، و يفصل عن القُربى بكبد مرضوضة.
او را مے برد وگردش مے کند بروجہیکہ گردش مے دہد وجدا می شود ازاقارب بجگر پارہ پارہ
ودموعٍ مفضوضة، حتى لا يُعرَف أحَيٌّ فيُتَوقَّعَ، أم أُودِعَ
و اشک ہائے ریختہ شدہ۔تا آنکہ شناختہ نمی شود کہ آیازندہ است تاانتظارش کردہ آید یا
اللحدَ البَلْقَعَ، ويصرخ في الغربة قائلا أين أنت يا زوجي يا ولدي.
نہادہ شد درلحد خالی۔وفریاد مے کند درحالت سفر بدیں قول کہ کجا ہستی اے زن من اے پسر من۔
وإنّي أهلكني الهَجْر ولكن كيف أصِل إليكم بصفر يدي. ويقول
ومراہجرشما ہلاکت کردہ است مگر چگونہ بدست خالی سوئے شما برسم و مے گوید
يَا أَسَفٰى علٰى وطني ويضجر قلبه وهو يُخرِد، ولا يكون له أحد
اے افسوس من بروطن من وتنگدل مے شود دل او واو از شرم گفتگو نتواند کرد۔و او را کسے نبود
أن يرقُش حكايتَه على ما يسرُد، ثم يسعى بخبره إلى وطنه
کہ قصہ او مسلسل بنویسد۔ باز خبر او گرفتہ سوئے وطن او شتابد
كما يسعى الأجرَد .ولا يستبطنه أحد عن مَرْتاه ولا يُعِينه
ہمچو اسپے کہ مے دود و ہیچ کس او را از رائے او کہ پوشیدہ است دریافت نمے کند و مدد نمی دہد
﴿۱۱۱﴾ في استضمام زوجه وفتاه، ولا يُعطى له نَصابٌ من المال.
او را در جمع آوردن زن و پسر او و کسے او را بقدر ضرورت مال نمی دہد۔
ليكفل زوجَه وابنه في الحال .وقد تكون له بنت جاوزت
تا زن و پسرِخود را ہماں وقت فراہم آرد۔و گاہے او را دخترے مے باشد کہ ازحد
الإعصارَ، وهي كعانسٍ في بيته وكادت أن لا تجانس الأبكارَ.
بلوغ تجاوز کردہ باشد۔و او ہمچو کسے درخانہ او باشد کہ درخانہ مادر و پدر از حد جوانی گزشتہ باشد
فيكون هذا الرجل صيدًا لهذه الأفكار، ويموت قبل وقت
وقریب است کہ زنان بکر را مشابہ نماند۔پس ایں شخص ایں فکرہا را شکار می گردد۔وقبل از وقت جان کندن

الاحتضار، و يُمِرُّ في حلقه ماءٌ عذب ويتقضّى عليه عذاب.
می میرد۔و تلخ می شود در حلق او آب شیریں و فرود می آید برو عذاب۔
فيمشي مبهوتا كأنه مصاب .ويستدين فلا يُعطُون من
پس حواس باختہ می رود گویا او دیوانہ است و قرض مے خواہد پس ہیچکس او را از مال خود
المال قسطًا، وإنْ يكتُب لهم به قِطًّا .ويستَقْرى الحيلَ ولا
حصہ نمی دہد۔اگرچہ برائے شاں دربارہ آں قرض تمسکے نوشتہ دہد ومیجوید حیلہ ہا را و
يجد أقواتًا، كأنه ورَد أرضًا قاطًّا .ولا يرى من حزبِ الصُنْعَ و
قوت لایموت خودنہ می یابد گویا او بر زمینے فرود آمدہ کہ درآنجا سخت قحط افتادہ است و
إنْ يستنفذ في ثنائهم الوُسعَ، ولا يشاهد الطَول، ولو أطال
ازگروہے سلوک احسان نہ می بیند۔اگرچہ بہ ہمہ طاقت ثنائے آنہا کند و نمی بیند احسان را
القول، ولا يجد منهم دواء الطَوَى، وإن نشَر من وَشْيِ
واگرچہ سخن را درازکشیدہ باشد ونہ مے یابد ازیشاں دوائے گرسنگی و اگرچہ جامہ رنگین افسانہ خودرا بگسترد یا
سَمُرِه أو طَوَى .وكذالك يمتدّ ليله المُبير، ولا يجشُر الصبح المنير.
در نوردد۔ و ہمچناں شب ہلاک کنندہ او دراز می گردد۔و صبح روشن ظاہر نمے شود۔
وتبسُط عليه ليلُه جناحًا لا تغيب شوائبها، ولا تشيب ذوائبها. ﴿۱۱۲﴾
وبروے آں شبے پرخود می گستردکہ مکروہات آں پنہاں نمی شوند۔وسفید نمی شوند گیسو ہائے آں
هذا حاله وأخوه المترَف يطمُر طمورَ الغزالة، وينوم إلى طلوع الغَزالة.
ایں حال اوست وبرادراوکہ ازنعمت وناز گمراہ شدہ است ہمچوآہوے جہد وتاطلوع آفتاب می خسپد
لا تُرفَع يده للصّلات، ولا يجنَح صُلبُه للصَّلوٰة .يسعى كالبابورة
اوبرائے عطائے بخشش ہابلندنمی شود۔ونہ پشت اوبرائے نماز خم می گردد وہمچومرکب ریل درتجاوزخود
في غُلَوائه، ويستُر جهلا تِه بثوب خيلا ئه .لا يعلم كيف تستطير
می دود وامورباطلہ خود را بجامہ پندار خود می پوشد۔ نمی داند کہ چگونہ پراگندہ می شوند

صدوعُ الكبد عند غلبة الحنين إلى الوطن والولد. يُحرِز العينَ في
پارہ ہائے جگر وقت غلبہ آرزوئے وطن و پسر۔جمع مے کند زر را در
صُرّته، وبها يبرق أساريرُ مسرّته .وكذالك يُسنَّى ابتلاءً نجاحُه
کیسہ خود وباوے می درخشد خطوط وعلامات خوشی او۔وہم چنیں بطور آزمایش حاجت او آسان کردہ شد
ويُبسَط جناحُه، فيعمَّى عليه طريقُ الاهتداء ، ويجرّه شِقوته
وبازوئے او فراخ کردہ می شود پس پوشیدہ کردہ می شود بروے راہ ہدایت یافتن وکشداو را بدبختی او
إلى العَماية والعَمياء ، ويظن أن دولته مِن علمه ودهائه
سوئے بے راہی و گمراہی و گمان میکند کہ دولت او از علم و زیرکی اوست
لا من قسّامِ آلائه ونعمائه، ويمدح عقلَه ويقول إني به
نہ ازطرف قسمت کنندہ نعمتہائے ظاہر وباطن۔وعقل خود را تعریف میکند و میگوید کہ بدو
حُزتُ ما اشتهيتُ، وما حوى إخواني ما حويتُ، وإنّي ما ﴿۱۱۳﴾
ہرمراد خود یافتم۔ و برادران من آں مال جمع نکردند کہ من جمع کردم۔ و من
آمنتُ بالرسل وتعافيتُ، فلِم ما عُذّبتُ إنْ أجرمت
برپیغمبراں ایمان نیاوردہ ام و ایں کار رامکروہ داشتم۔پس چرا معذب نشدم اگر گناہ گارشدم
أو جنيت ومن الجرائم التي كثرت في المسلمين. كبرٌ
یا گناہ کردم۔ و از جملہ گناہ ہا کہ در مسلماناں بکثرت شدہ اند۔تکبر
ونخوة كالشياطين، فمَن كان يحسب نفسه من العلماء يُرِي
ونخوت است کہ ہمچو شیاطین میدارند۔پس آنکس کہ خود را از علماء مے پندارند ظاہر مے کند
مزايا علمه بأنواع الخيلاء ، ويذكر الآخرين كالمحقَّرين المزدرين.
فضیلتہائے علم خود باقسام نازوتکبر۔ و یاد میکند دیگراں را مثل تحقیر کنندگان۔
ويتوغّر غضبًا إذا قيل إنهم من العالِمين، ويشمَخ بأنفه
وازغضب افروختہ میشود چوں گفتہ آید کہ ایشاں از عالماں ہستند۔وبینی خود بلند میکند

أَنَفًا عند ذكر الغير، ويقول دَعُوا ذِكره فإنه كالحمار أو العَير. ثم
از تنگ داشتن وقت ذکر غیر ومیگوید کہ ہیچ ذکر او مکنید چرا کہ او مثل خراست یا مثل گورخر۔ باز
يحمد نفسه صَلَفًا كالمستكبرين، ليعتلق به الناس اعتلاقَ العاشقين.
خودستائی مے کند ہمچو مے کند ہمچو متکبراں از راہ لاف زنی۔ تا بیاویزند بدو مردم ہمچو آویختن
ويتقلّب في أقاليب، ويخبِط في أساليب، فيدّعي تارة أنه من
عاشقان و میگردد درکالبدہا و کج مج مے رود در راہ ہا۔ پس دعویٰ میکند بارے کہ او از
الأدباء، ولا يبلغ شأنَه أحدٌ من البلغاء، ويسأل الأقرانَ
ادیبان است۔ وہیچ کس از اہل بلاغت بشان او نہ می رسد و سوال مے کند ہم جنسانِ خود را
كالصبيان عن التراكيب النحوية والصيغة، ويقطع على الناس
از ترکیب ہائے نحویہ و از صیغہ۔ و برائے خطا گرفتن
كلامهم للتخطية، ويبدي ناجذيه على لفظ كالكلاب. و
قطع کلام مردم میکند۔ و مے نماید دندان پسین خود را از خشم براختلاف یک لفظ ہمچو سگاں
يزعم نفسه على الصحة والصواب. وكذالك يزعم هذا ﴿۱۱۴﴾
و گمان میکند کہ او بر حق و بر صواب است۔ و بارے ایں گمان میکند کہ
الرجل مرة أنه من الأطبّاء، وفاق الكلّ في تشخيص الداء
او از طبیبان است۔ وفائق شد ہمہ را درتشخص مرض
وتجويز الدواء. ويبرُز طورًا في زَيِّ الفقهاء، ويشير حينًا
و تجویز دوا۔ و گاہے ظاہر می شود در لباس فقیہاں و گاہے سوئے ایں اشارہ
إلى أنه ظفِر بنسخة الكيمياء. ثم إذا فُتن في موطن
میکند کہ او بر نسخہ کیمیا کامیاب شدہ است۔ باز چوں امتحان کردہ شود در میدان
فرسان اليَراعة، وأرباب البراعة، فثبت أنه لا يقدر على أن
سواران قلم و صاحبان زیادت درفضل وہنر۔ پس ثابت می شود کہ او بریں قادر نیست

ينقّح الإنشاء ، ويتصرّف فيه كيف شاء ، بل يظهَر أنه أعجَمُ
کہ سخن پاکیزہ تواند گفت وتصرف کند در انشا بہرطور یکہ خواہد۔ وظاہر مے شود کہ او ژولیدہ زبان
ويضاهي العَجماءَ، ولا يعلم ما الأدب ولا يدرى هذه الطريقةَ
است وہمچو چارپایان است ونہ می داند کہ ادب چہ باشد وازیں طریقہ روشن بے خبرے باشد۔
الغرّاءَ .ثم إذا عُرِض عليه المرضٰى للمداواة ، كما ادّعى في
بازچوں بیماراں برو پیش میکنند برائے علاج بمطابق آں کہ در بعض اوقات دعویٰ
بعض الأوقات، فما كان أن يفرّق بين السَكْتة والسُبات.و
کردہ بود۔پس ایں قدر تمیز او را نمی باشد کہ در سکتہ و سبات فرق تواند کرد۔و
ربما يحسب الدِقَّ لَثِقةً، وانطباقَ المَرِىءِ ذُبْحةً، ويسمّي
بسا اوقات تپ دق راتپ لثقہ گمان می کند۔و انطباق مری را ذبحہ نام می نہد وبیماری
السَبَلَ سُلاقًا، وضِيق النّفَسِ خُنّاقًا، ويستعمل في مواضع
سبل راکہ خارش وسیلان رطوبت وضعف بصر باشد سلاق نام می نہد وسلاق آں بیماری است کہ غلفت وسرخی جفن
التسخين كلَّ ما هو مُطفّي للحرارة، و مبرِّد
وسقوط مژہ درولازم است ونام ضیق النفس خناق می نہند و دور☆ محل ہائے گرم کردن بدن آں دواہا استعمال میکند کہ
للمَعِدة، و يأمر بأن يؤتى المريضُ كثيرًا من الخَسِّ و ﴿۱۱۵﴾
حرارت را فرونشاند و معدہ را سرد میکند۔وحکم میکند کہ مریض را کاہو و کافور وکشنیز بسیار
الكافور والكزبرة، ويحسب له كَشْكَ الشعير أجودَ الأغذيةْ
دادہ شود۔ و گمان میکند آب جو برائے مریض بہترین غذاہا۔
ويأمر أن يتجنّب اللحمَ و الأبازير الحارّة ، ولا يقرُب شيئًا
وحکم میکند کہ بیمار ازگوشت ومصالح ہائے گرم وہرچیزے کہ گرم باشد
من الأشياء المسخّنة، فيكون آخرُ أمر العليل، أن الأورام الباردة
پرہیز کند۔ پس آخر امر بیمار ایں مے گردد۔ کہ ورم ہائے سرد

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے'' او در'' ہونا چاہیے۔(ناشر)

تحدث فی بدنه من الرأس إلی الإحلیل، وفی بعض الطبائع تزید
از سر تا احلیل درد پیدا مے شود ۔ و در بعض طبیعتہا نفخ زیادہ
النفخُ أو یهلک المریضُ من شدة السعال، أو تسکُن حرکةُ القلب
مے گردد یا مریض بشدت سعال مے میرد۔ یا دل از حرکت خود
فیموت السقیم فی الحال .فبمثل تلک الأطبّاء یکثُر القبورُ
باز مے ماند و بیمار فی الفور مے میرد۔پس بہ ہمچو ایں طبیباں قبرہا زیادہ می شوند
ویقلّ رونقُ العمارات، ومَن أطال المکث تحت علاجهم فلا بدّ
وحسن آبادی کم می گردد۔و ہر کہ تادیر زیر علاج ایشاں بماند ایں ضرور است
من الممات .وکم من أعین فَقَؤُوها، وکم من أرجل أعرجوها
کہ بمیرد۔وبسیار چشم ہا ہستند کہ ایں طبیباں آنہا را کور کردند۔وبسیار از پاہا ہستند کہ لنگ کردند ایں طبیباں آنہارا
وکم من صبیان بُدِءُ وا فدفنوهم بخطئهم، ونجَوا مِن
بسیار کودکان اند کہ ایشاں را چیچک وحصبہ ظاہر شد پس بوجہ خطا ایں طبیباں دفن کردہ شدند
أیدیهم بفَنائهم. یَثْمَؤُهم المرضَی وإنْ یُجبِأُوُا الزرعَ.و
وبباعث مردن از دست ایشاں رہائی یافتند ۔ چرب میخورانند ایشان را بیماراں اگرچہ بحالت خامی بفروشند
یشربون لبن کلّ لَبونٍ مِن غنمهم وبقرهم حتی تُبُکَّأَ الدَرُّ ﴿۱۱۶﴾
زراعت را۔و می نوشند شیر ہر شیر دار را زگوسپند وگاو تا بحدے کہ کم شیر مے گردد بسیار شیر دار
وتُخلِی الضَرْعُ .ثم یأتیهم الموت بالحسرات، ویلعنونهم
وخالی میکند پستان را۔ باز آں مریضاں را بہ حسرت موت می آید وآں طبیباں را در وقت رخصت
عند فراق الأبناء والبنات.وقد یدّعی هؤلاء الکذّابون بأنهم
شدن از پسران ودختران لعنت ہا می فریسند۔ وگاہے دعویٰ میکنند ایں دروغ گویاں کہ اوشاں
یجعلون العاقرَ ضانِئًا، والکادِءَ ناميًا زانِئًا، ویؤتون الناسَ
زن عقیمہ را بسیار بچہ دہندہ میگردانند وگیاہے را کہ از گوالیدن باز ماندہ باشد نمومی دہند وتا بکوہ رسندہ میکنند

بناتٍ وبنين، وإنْ زَنئُوا الثمانين، ويرى الصبيُّ بدوائهم
ومی دہند مردم را دختران و پسران۔ اگر چہ تا ہشتاد سال رسیدہ باشند۔ وکودک بعلاج شاں برادران می بیند۔
إخوةً بعد ما كان عِجُزةً .وكذالك يقولون إنا نكفَأُ المرضَ
بعد زانکہ آخری بچہ پدر خود بود۔ وہم چنیں ایں طبیبان مے گویند کہ ما باز میداریم مرض را
من اعتدائه، ونجعل العليل كنخيل بعد انحنائه. ومن أراد
از زیادت۔ و مریض را بعد خم شدن پشت ہمچو درخت خرما می گردانیم و ہر کہ می خواہد
أن يمرَأَه الطعامُ ويتقوّى العظام، فليأكلْ معجونَنا الكبيرَ.و
کہ او را طعام ہضم شود واستخوان ہا قوی شوند پس می باید کہ معجون کبیر ما بخورد و
سينظر في أسبوع التأثيرَ .وإذا استعمل الناس دواءَه وما رأوا
در یک ہفتہ تاثیر خواہد دید و چوں مردم دوائی او استعمال کردند و ندیدند
إلّا النقصان، فعلموا أن الرجل قد مانَ، وأَتبَعوه اللِّعانَ.
مگر نقصان پس دانستند کہ دروغ گفتہ است۔ و درپے او می فریسند لعنتہارا
وكذالك يكذبون ولا يحسبونه سُبّةً، وبالدجل يجعلون
ہم چنیں دروغ میگویند اورامحل دشنام نمی دانند۔ وبدجل خود دروغ راہمچو بنائے می نمایند
الكذب قُبّةً.وكذالك إذا ادّعى أحد منهم أنه فقيه ومن ﴿۱۱۷﴾
کہ گرداگرد اودیوارے کشیدہ باشند۔ و ہم چنیں چوں دعویٰ کند یکے ازیناں کہ من فقیہم واز
المحدِّثين، فثبت في آخر الأمر أنه جاهل ولا يعلم الدّين.
محدثاں ہستم۔ پس آخر ثابت می شود کہ او جاہل است و دین را نہ مے شناسد۔
ولا يخفى عالم وجُهول، ولا صحيح ومسلول.وإنّي في هذه
و پوشیدہ نمی ماند دانا و جاہل و تندرست و مسلول۔ و من دریں حقیقت
صاحبُ التجربة، وانتقدتُهم فوجدتُهم كالمَيتة.إنهم
صاحب تجربہ ہستم۔ و ایشاں را آزمودم پس ہمچو مردہ یافتم۔ ایشاں

تفرّدوا فی الدَّقاریر، وأغَدُّوا کالبعیر .یأکلون حتی ینقلب علیهم
دردروغہایگانہ ہستند وہمچو شتر بر بدن غدود ہائے طاعون می دارند۔می خورند تاوقتیکہ معدہ برایشاں
المعدةُ و ینفُضوا علی الفراش، و بعُدوا عن الحق وطلبه
نگوں شود و برفرش قے کنند۔ و از حق و از جستنِ حق دور شدہ اند
فلیسوا الیوم کالشمع ولا کالفَراش .ترکوا الملّة وما قاله النبیُّ
پس امروز نہ ہمچو شمع ہستند و نہ ہمچو پروانہ ہا۔ملت اسلام وگفتہ نبی خوبصورت را
الصبیحُ، وسقطوا کأَذِبّةٍ تسقط علی جرحٍ یقیحُ.و
ترک کردند۔ و ہمچو مگس ہا بر زخم ریمناک افتادند۔ و
إذا غاب عنهم قَذَرُهم فضاقوا لها ذَرْعًا، وما ملکوا صبرا
چوں پلیدی شاں از یشاں جدامے گردد۔پس برائے آں تنگدل مے شوند۔وصبر وپرہیزگاری ہمہ
ولا ورَعًا.واللّٰه إنهم قد أطاعوا النفس وسلطانَها.و
ازدست می دہند۔ و بخدا کہ ایشاں نفس و تسلط ہائے نفس را تن در دادہ اند۔
تعوّدوا الشهواتِ وشیطانَها .یدورون علی أبواب أهل الثروة
وبہ شہوات وشیطان شہوات عادت گرفتہ اند۔ بر دروازہ ہائے دولت منداں وتونگراں وزمینداراں
والیسار، و الجِدة و العَقار. وکم منهم مالوا من صلٰوة الصبح
مے گردند۔ و بسیارے از ایشاں از نماز فجر سوئے شراب
إلی الصَبوح، ومن العِشاء إلَی الغَبوق فی الصُروح، واشتغلوا من شرح☆ ﴿۱۱۸﴾
رخ کردہ اند۔ و از نماز شب سوئے شراب در کوشک ہا۔ و از شرح

☆ حاشیہ: کان فی دیارنا رجل من الواعظین.وکان الناس یحسبونه من الصالحین
درملک ما شخصے بود از واعظین۔ و مردم اورا نیک و مؤحد می دانستند۔
الموحدین.فاتفق ان رجلادخل علیه مفاجئًا کالزائرین.فوجده یشرب
پس چناں اتفاق افتادکہ شخصے بطورناگہ بروگذرکردہمچو زیارت کنندگان۔پس دید کہ او

"الوقاية" و"الهداية" إلى العواهر والبغايا، وإلى الرحيق مع التغذى بالقلايا

وقایہ وہدایہ و رو تافتہ سوئے زنان بدکار سوئے شراب بکباب بزغالہ مشغول شدند۔

من الجدايا، ومالوا إلى السماع من المحسِنات الحُذّاق، والموصوفات

ورغبت کردند سوئے شنیدن سرود از زنان خوبرو و ماہر در فن سرود میل کردہ اند و

فى الآفاق؛ وإذا قلّ البَعاعُ، وخفّ المتاع، وفرّ الرَّعاعُ

آں زنان در دنیا قابل تعریف شمار کردہ شدہ اند۔ وچوں متاع کم شد وسرمایہ سبک شد۔ وہم صحبتاں سفلہ بگریختند

وفرَغ الجِرابُ، وغُلِّق الأبوابُ، نهضوا للوعظ والنصيحة

و کیسہ خالی شد۔ و درہا بستہ شد۔ برائے وعظ و نصیحت برخاستند

مع حِبالة مِن أشعار الصوفية، لتعود إليهم أيام الثروة و

بادامی از شعرہائے صوفیان تا ایام تونگری بر ایشاں باز آیند۔

الجِدَة .وتراهم فى مجالس الوعظ يتصرّخون و يُرغُون كبعير

وبنی ایشاں را در مجالس وعظ می گریند وفریاد می کنند ہمچو شترے کہ برجسم او

أَغَدَّ، وفى القلب يذكرون الجَدَّ، والدموعُ قرَّحتِ الخدّ.

غدہ طاعون بر آید و ایام تونگری را در دل یاد می کنند۔ و اشک ہا رخسار ریش مے کنند

بقیۃ الحاشیۃ

الخمر مع ندماء من الفاسقين. فقال يا لعين، عَملُك هذا وقولك ذالك. فأجاب

باچند فاسقاں شراب مے نوشد۔ پس گفت اے شیطان ایں کردارتست وآں گفتارتو۔ پس جواب داد

وأرى العُجابَ. قال: أَرُونى عالمًا لا يشرب الخمر. أو يتجنّب الزناو الزَّمْرَ. وكذالك كان عالمٌ

وامر عجیب بنمود۔ گفت آں مولوی مرا بنمائید کہ شراب نمے نوشد یا از زنا وسرود اجتناب می کند۔ ونجنیں یکے دیگر مولوی

آخر قريبا من قريتى. وكان ينكر برُتُبتى. فشرب الخمر فى مجلسِ كافرٍ يهوى الإسلام.

بود کہ از قریۂ من نزدیک بود واز منکران من بود۔ پس در مجلس کافرے شراب نوشید کہ رغبت اسلام می داشت۔ پس آں کافر

فلعَنه الكافر ولامَ. وقال إنْ كان هؤلاء هم أئمّة الإسلام. فكُفْرى خير لدنياى مِن أن أَلحَق بهذه اللئام. منه

اورا لعنت کرد وملامت نمود وگفت اگر ایناں پیشوایانِ اسلام اند پس کفر من از اختلاط بایشاں برائے دنیائے من بہتر است۔ منہ

فالعامة يزعمون أنهم يبكون مخافة يوم المكافات، كما هو
و مردم عام ایں خیال مے کندکہ ایشاں از خوف قیامت میگریند۔چنانکہ
مِن سِيَرِ أهل التقاة، مع أنهم لا يبكون إلّا بفراق الصهباء.
عادت پرہیزگاراں است۔باوجود اینکہ اوشاں از جدائی شراب و زنانِ خوبرو
والغِيدِ من الندماء ، وبما قَلَّ المِراح، وكانت كالرؤيا
مے گریند۔ و بدیں سبب کہ خوشی کم گردید۔ و شراب ہمچو خواب
الرائحُ، فهيّج لهم البكاءَ ما عندهم من الوحشة لفقدِ
شد۔پس ازیں گریہ آمدکہ اسباب وحشت جمع شدند۔برائے گم شدن
أسباب العيشة، وبما فقدوا رُفْقة أيام الرَخاء ، ونُدماء
اسباب معیشت۔ونیزازیں سبب می گریند کہ رفیقان ایام فراخی راگم کردند و
حلقة الصهباء .و مع ذالک يحسبون أنفسهم كالبدر.و ﴿۱۱۹﴾
ہمنشینانِ حلقہ شراب بگریختند۔ و باوجود ایں خود را چوں ماہ چہار دہم میدانند۔ و
يحبّون أن يُقعَدوا من المجلس في الصدر، ويسمّون أنفسهم
مے خواہند کہ مردم او شاں را در صدرمجلس بنشانند۔ و خود را بنام
مولويّين، أو فقهاء ومحدِّثين، ومن لم ينادِهم بهذه الأسماء
مولوی و فقیہہ و محدث مشہورمی کنند۔ و ہرکہ او شاں را بدیں نام ہا یادنکند
فيغضبون عليه سابّين، مع أنه لم يبق لهم طبع عربي
پس برخشم مے گیرند ودشنام می دہند۔باوجود اینکہ ایشاں راطبیعت مشابہ اہل عرب نماندہ
ولا ذوق أدبي .و إنّي دعوتهم مرارًا، وجرّبتهم أطوارًا.و
ونہ ذوقے ازادب ماندہ۔ومن بارہا برائے معارضہ ایشانرا خواندم وبارہا تجربہ ایشاں
عرضتُ عليهم كلامي، وأريتُهم غُرَرى وحُسْنَ نظامي.
کردہ ام۔وبر ایشاں کلام خودعرض کردم۔ و فصاحت وحسن نظام خود ایشاں رانمودم ۔

و قلت هذه آية صدقي وحجّتي وحُسامي، فأْتوا مِن مثله إن
وگفتم ایں نشان صدق من است وحجت من است وشمشیر من است۔ پس مثل آں بیارید اگر از مقام من
كنتم تنكرون بمقامي .ففرّوا فرارَ الحَيَوات من أسلحة الكُماة
انکار دارید۔ پس چناں گریختند کہ ماراں از سلاح ہائے سواراں میگریزند
وتعوّدوا كالنساء اكتحال العين، والطيبَ والمُشُط والحِيَلَ
وعادت گرفتند ہمچو زنان سرمہ کردن در چشم۔ و خوشبو را وشانہ کردن را و حیلہ را برائے
لجمع العَين .وبعضهم يرغبون في الضَّفْر والإجمار كالنسوة
جمع کردن زر۔وبعض ایشاں رغبت می کنند دربافتن موہاو جمع کردن مرغولہ آنہا ہمچو زناں
ويدهّنون خُصُلتهم و يعطفون كلّ وقت شعورَ الجَميرة.
وتدہین مے کنند مرغولہ موہارا و خم مے دہند ہروقت موہائے آں مرغولہ را۔
ويفرّون فرارَ الآبق من مجالس العلم، ومع ذالك لا تَرى ﴿۱۲۰﴾
وہمچوغلام گریز پا از مجلس ہائے علمی مے گریزند۔ و باوجود ایں نخواہی دید
فيهم أثرا من الحلم .وإذا دخل مسجدهم أحدٌ من الغرباء
در ایشاں نشانے از حلم۔ و چوں در مسجد ایشاں کسے از غریباں داخل شود
وكان يخضب أشعاره مثلاً ويسوِّدها بشيء من الأشياء.
کہ موئے خود را خضاب مے کرد و سیاہ مے کرد۔
فصالوا عليه كالكلاب، أو ككُفّارِ غَزاةِ الأحزاب.و
پس برو ہمچو سگاں حملہ می کنند۔یاہمچو آں کافراں کہ درجنگ احزاب حملہ کردہ بودند
ناشُوه كالسباع، اللّٰهم إلّا أن يُهدِ ☆ إليهم شيئًا من
و می گزند او را ہمچو درندگاں۔بار خدایا مگر اینکہ بطورہدیہ دہد او شاں را چیزے از
المتاع، أو يمدَّ الباعَ بحذاء الباع. إنّهم قوم يأكلون
متاع۔ یا بمقابلہ دست دست دراز کردہ شود۔ ایں قومے است کہ

☆ سہوکتابت معلوم ہوتا ہے'' یُھدِ ی ''ہوناچاہیے۔(ناشر)

الضعفاء باللسان، ويفرّون من الأقوياء كالجبان، وإذا اجْرَمَزَّ

کمزوراں را بزبان خود مے خورند۔ واز زور آوراں ہمچو بزدلاں مے گریزند۔ وچوں کسے خود را

أحدٌ ليَبَاعَ وأرى الكنائنَ والسهام والباعَ، فنفَروا ولا كنفور

بریں جمع کرد کہ باوشان مباحثہ کند۔ وبنمود کیش ہارا وتیر ہارا ودست را۔ پس مے رمند ونہ ہمچو

الحُمر، وغلَب من صِيلَ عليه على الزُّمَرفحاصل البيان أنهم

رمیدن خرہا۔ وغالب میشود شخصے کہ بروی حملہ کردہ شد برگروہ ہا۔ پس حاصل کلام ایں است کہ ایشاں

يُهرَعون إلى الغرباء كالطوفان، ولا يهتال صِلُّهم إلا بمشاهدة

مے دوند سوئے غریباں مثل طوفان۔ و نہ مے ترسد مار خورد ایشاں مگر بدیدن

الثعبان، ولا يُدارَون إلا برغيف أو صفيف .يعظّمون العِظامَ

اژدہا۔ و مدارات نمی کنند مگر بہ نانے یا کباب کہ برسیخ کشیدہ باشند۔ بزرگ میدارند

الرُفاتَ، ويكفُرون بالذى بُعِث وأحيا الأموات .ألا يعلمون

استخوانہائے بوسیدہ را۔ ومنکر کسے مے گردند کہ از خدا مبعوث شد ومردگان را زندہ کرد۔ آیا نمی دانند

أن الوقت وقت نصرِ الدّين ودفعِ اللئام، وقد دَنَفتْ شمس ﴿۱۲۱﴾

کہ ایں وقت وقت مدد دین ودفع لئیماں است۔ و بہ تحقیق آفتاب اسلام قریب بغروب

الإسلام. بل عادَوا الحقّ لحبِّ الأقارب واللذّات، وآثروا

شدہ است۔ دشمن داشتند حق را ازیں سبب کہ اقارب وعزیزاں را محبت کردند۔ واختیار کردند

هذه الدنيا وما انعقدت من المودّات .يبُغون عرَضَ هذه الدنيا

ایں دنیا را و آنچہ بستہ شد از دوستی ہا میخواہند۔ مال ایں

وخطارتها. ويحبّون أن ينالوا خُشارتَها .فالأسف كل الأسف

وبلندی مرتبہ آں۔ ومی خواہند کہ باقیماندہ طعام او کہ برخوان باشد ایشاں را رسد پس سخت افسوس

أنهم بقوا بعد موت الأكابر كالجِلُف، ولا خَلَفَ بعد السَلَف.

است کہ ایں مردم بعد اکابر اسلام ہمچو خم تہی ماندہ اند۔ ونیست پس ماندہ بعد از گذشتگان

يدّعون أنهم فاقوا الكل في الفقه والحديث والأدب. و
دعویٰ می کنند کہ او شاں در فقہ و حدیث و ادب ازہمہ فائق تر اند۔و
نسلوا من كل أنواع الحَدَب، وليس لهم خبر من حقائق
برہربلندیٔ کمال دویدہ اند۔حالانکہ ہیچ خبر از حقیقت ہائے دین ایشاں را
الدين، ولا نظر في حدائق الشرع المتين، وما أُعطيَ لهم قدرةٌ
نیست۔و نہ نظر برباغہائے شرع متین است۔و نہ او شاں را قوت دادہ شد
على أن يكتبوا عبارةً غرّاء، و لا قوّةٌ ليفترعوا رسالةً عذراء.
کہ عبارتے روشن بنویسند۔و نہ قوت کہ تا بکارت برند رسالہ دوشیزہ را۔
وما أجد أحدا منهم يعارضني في الإملاء، ويبارزني في تنقيح
وہیچ کس را ازیشاں نمی بینم کہ بامن در املاء۔ و درتنقیح انشاء باہم معارضہ کند۔
الإنشاء. وقد قلتُ لهم مرارًا إنني أنا المُفْلِق الوحيد من
و من بارہا ایشاں را گفتم کہ من از نویسندگان ایں زمانہ ماہر یگانہ ہستم۔
كُتّاب هذه الأوان، والمنفرد بعلمِ معارف القرآن، ولي غلبة
ویکتا در علم معارف قرآن۔ و مرا بر اولین
على الأواخر والأوائل، ولو جاءني سَحْبانُ وائل كالسائل.☆ ﴿۱۲۲﴾
وآخرین غلبہ است۔و اگرچہ سحبان وائل مثل سوال کنندہ نزد من بیاید

☆ کلّما قلتُ من كمال بلاغتي في البيان. فهو بعد كتاب الله
ہمہ آنچہ دربارہ بلاغت خود گفتم۔پس آں بعد کتاب اللہ قرآن شریف
القرآن. وإنه معجزة جليل الشأن عظيم اللمعان قويّ البرهان. و
است۔وآں معجزہ بزرگ شاں دارد و بزرگ روشنی دارد و زبردست برہان دارد
إنه فاق الكلَّ ببيان لطيف ومعنى شريف، والتزامِ البروقين
چراکہ او از روئے بیان لطیف ومعنی بزرگ برہمہ فوقیت میدارد۔وہمچو آں برق کہ

﴿۱۲۳﴾ فإذا طلبتُ منهم مبارِزًا فی هذا المیدان، فما بارَزنی أحدو

پس چوں دریں میدان از ایشاں مقابلہ کنندہ طلب کردم۔ پس ہیچ کس با من بمقابلہ بیروں نیامدو

فی جمیع مواضعه کبرقٍ وَلیفٍ. شاجرَ الناسُ فیه فما أرَوا کمثله

در ہر بار دو مرتبہ می درخشد در ہمہ مواضع خود دو گونہ خوبی حسن بیان ومعارف نویسی رالتزام کردہ۔ اختلاف کردند مردم در و

مِن شجرة. له حلاوة وعلیه طلاوة، ولا یبلُغ وَهْفَه نبتٌ ولو

پس نتوانستند کہ مثل او در رخت بنمایند۔ برائے او شیرینی است و بروے خوشنما وملاحتے است و ہیچ روئیدگی تازگی و سرسبزی

کمُل فی اهتزاز وخضرة. والذی یطلب لمعانَه مِن کلام غیره من

او را نمی رسد اگرچہ در تازگی وسرسبزی بدرجہ کمال رسیدہ باشد۔ وآنکہ روشنی او از کلام غیرے کہ از مخلوقات است

الکائنات. فلیس هو إلا کرجل یرید أن یَلفُوَ اللحمَ من العظام المقبورة

می طلبد۔ پس او مثل آں کسے است کہ او از استخوان ہا گوشت برآوردن میخواہد کہ در قبر کردہ شدند

الرُفاتِ. فالحق والحق أقول إنه لا یوجد کتاب بین الدفّتَین کمثل

و پوسیدند۔ پس راست میگویم کہ ہیچ کتاب در دو طبقہ موجود نیست کہ مانند باشد کتاب پروردگار

کتاب ربّنا ربّ الکونَین. فکما أن الکمال مِن کل جهة مخصوص بحضرة

ما را کہ پروردگار دو جہان است۔ پس چنانکہ کمال از ہر جہت بحضرت باری تعالیٰ مخصوص است۔

الکبریاء. فکذالک الحسنُ مِن جمیع الأنحاء مختص بهذه الصحف الغرّاء.

پس ہم چنیں خوبصورتی از ہمہ سوئے خاص بدیں کتاب روشن است۔

﴿۱۲۳﴾ وأمّا الذی هو دونه فهو لا یخلو من عیب ونقصان. وإن کان کلام النابغة

مگر آنچہ سوائے اوست پس آں از عیب ونقصان خالی نیست۔ اگرچہ کلام نابغہ یا سحبان

أو سَحُبان. فإنْ وجدتَ مثلا فقرةً من کلمات أحدٍ منهم کخدٍّ أبرقَ

باشد۔ پس اگر مثلاً کلام کسے ہمچو رخسار تاباں باشد پس فقرۂ دیگر را ہمچو بینی خورد

و أملسَ، فتجد فقرة أخری کأنف أصغر وأفطسَ. وإنْ وجدتَ لفظًا کعینٍ

و پہن خواہی یافت۔ و اگر لفظے را ہمچو چشم خوب سیاہ در محل سیاہی و خوب سفید در محل سفیدی

بقیۃ الحاشیۃ

﴿۱۲۴﴾ اختفوا كالنّسوان .وما كان لهم أن يُظهِروا من شَوُطهم.أو
ہمچو زنان پوشیدہ شدند۔و ایشاں را مجال نماند کہ چیزے از تگ خود بنمایند۔ یا
ينشُروا عَجُوةً أو نَجُوةً مِن نَوطهم.فحاصل الكلام أنهم صاروا في
پراگندہ کنند خرمائے جیّد یا خرمائے ردی را از ظرف خود۔پس حاصل کلام ایں است کہ ایشاں در بدی
الشر للشيطان كفَيُءٍ، وليسوا من الخير في شيء.لا يعلمون مِن دون
شیطان را ہمچو سایہ شدہ اند۔ و بہ امور خیر ہیچ مناسبت (نے دارند)۔نمی دانند بجز

بقیۃ الحاشیۃ

حَوراء.فتجد آخر كناقة عَشُواء.وإنْ وجدت مثلا قافيتَين متوازيتَين
یافتی۔پس فقرہ آخر را ہمچو ناقہ کور خواہی یافت۔واگر دو قافیہ برابر یابی ہمچو دو سرین زن۔
كعجيزتَي النساء.فتجد رديفًا كأَلْيةٍ اختلَّ تركيبها وتحرّكتْ وما بقيتْ على
پس ردیفے را ہمچو بند سرین خواہی یافت کہ از جائے خود جنبیدہ باشد و برحالت صحت
الاستواء.وإن القرآن يشابه الوجوهَ الحِسان، لا تجد ثناياه إلا مزيَّنة بالشَنَب
نہ ماندہ باشد و قرآن مشابہت دارد بروہائے خوب نخواہی یافت دندانِ پیشین او را مگر زینت یافتہ و بہ خوش آبے
ولا خدوده إلا مصْبِيةً باللَهَب.ولا بنانه إلا لامعة من التَرَف.ولا
و نہ رخسار ہائے او مگر دل کشندہ بسرخی و نہ سر انگشتان او را مگر درخشندہ از نازکی و نرمی۔ و نہ
خَصْرَه إلّا منطَّقة بالهَيَف.ولا حواجبَه إلا بالجةً بالبَلَج.ولا مَباسمَه
کمرہائے او مگر ازار پوشندہ از باریکی۔ونہ ابروان او مگر روشنی یافتہ بکشادگی ونہ آں دندان او کہ
إلا زاهرة بالفَلَج.ولا جفونَه إلا مسكِرة بالسَقَم.ولا أنفَه إلا معتبدًا
بخندہ ظاہر میشوند مگر روشن بکشادن میان آں۔ونہ پردہ ہائے چشم او مگر مست کنندہ بہ بیماری خود۔ونہ بینی او مگر بہ بندگی گیرندہ
بالشِمَم.ولا جَبُهَه إلّا آسرةً بالطُرَر.ولا عينَه إلا معبَّدةً بالحَوَر.فهذه
از بلندی و نہ پیشانی او مگر اسیر کنندہ با طرّہ ہا۔ونہ چشم او مگر غلام گیرندہ است بسیاہی وسفیدی۔پس
عشرة آراب. يوجد حُسنها في القرآن من غير ارتياب. منه
ایں دو عضو ہستند۔ یافتہ میشود حسن آنہا در قرآن بغیر شکے وشبہتے۔منہ

الجهلات، ويشابهون السباع في العادات، وقد أضاعوا مادّة المواسات
امور باطل و در عادات مشابہ درندگان ہستند و ضائع کردہ اندمادہ ہمدردی و آمیزش را۔
والمقانات. كأنهم استوطنوا الفلوات. وإذا رأوا أحدًا صدر منه قليل من
گویاایشاں وطن گرفتہ اند بیابان ہا را اگر بینندکہ ازکسے اند کے کارجہالت صادرشدہ
الجهالة. فقَلَّ أن يُسعِفوا بالإقالة، بل يشتمونه على ذالك العِثار.
است۔پس کم تر است کہ او را عفو کنند۔ بلکہ او را براں لغزش دشنام می دہند
أو يُدخِلونه في الكفّار. وكما أن الفلاحين يقاتلون على قُرًى وجِفان.
یا در کافراں داخل مے کنند۔وچنانکہ زمینداراں بر دیہات وشاخہائے انگورمقاتلہ مے کنند
يحارب هذه العلماءُ على قِرًى وجِفانٍ. يتركون الحُبّ للحَبّ. و
محاربہ می کنند ایں علماء برضیافت ہا وکاسہ ہائے شوربا میگذارند دوستی را برائے دانہ۔و
يؤثرون الرُّبّ على الرَبّ. يتنازعون على الأموات، ويأخذون أثواب
اختیارمیکنند عصارہ دوائی رابر پروردگارمقدم برمُردگاں نزاع ہامے کنند۔وازخبث نیت پارچہ میت
الميّت مِن خبث النيّات. وكل منهم يُرى اللّسانَ حريفَه كالعَضْب
مے گیرند۔ و ہریک از ایشاں زبان خود ہمچو شمشیر بنماید ہم پیشہ را
ويبدي ناجذَيه ويحرق نابَه من الغضب. ومع ذالك قد حُورِفَ
وفرانماید دندان پسین خود را و بساید از خشم دندان را۔ و باوجود ایں سخت نامبارک است
كسبُهم ولا يفارقهم قُطوب الخُطوب وحروب الكروب، ويلازمهم ﴿۱۲۵﴾
کسب ایشاں و ازیشاں جدانے شود ترشی ناکامی کارہا و کارزار اندوہ ہا۔ و درہمہ عمر ایشاں
في جميع عمرهم صِفْرُ الراحة وفراغ الساحة. وكما أن الفلاح يتوغّر
تہیدستی وخالی بودن صحن خانہ لازم حال ایشاں مے باشد۔وچناں کہ زمیندار بوقت برکندن
غضبًا على نبش بَرِيٍ من الريف، ويأخذ النابش ويكسر بعض
یک نیشکرازززراعت آں بغضب افروختہ مے گردد۔ومے گیرد برکنندہ را و می شکند بعض

الغضاريف، فكذالك إنْ لم يحسبهم أحدٌ بريئين من جريمة فعلوها
استخوانہارا۔پس ہم چنیں اگر کسے ایشاں راازگناہے کہ بظلم کردہ اند بری نداند۔
عدوانًا، ويشهد عليهم إيمانًا، ويخالفهم بيانًا، فيضربونه ويسقُطون
واز ایمان بریشاں گواہی دہد۔ و در بیان بایشاں مخالفت ورزد۔پس می زنند او را و می افتند
عليه زُرافاتٍ ووُحدانًا، وإنْ غُلبوا عند هذه المحاربات، فيندُبون
بروبہ ہیئت مجموعی یا یک یک می افتند۔واگر دروقت ایں جنگ ہامغلوب شوند۔پس شیاطین خودرا
شياطينَهم في النائبات، وقد عُلّموا أن يجزوا من الظلم غفرانًا
برائے مدد مے طلبند۔ و تعلیم دادہ شدہ اند کہ جزاء ظلم مغفرت دہند۔
ومن الإساءة إحسانًا .فإنهم قوم أُمروا بإراءة نموذج الأخلاق.فما
وبپاداش بدی احسان کنند۔چراکہ ایں قومے ہست کہ برائے نمودن نمونہ اخلاق۔پس نمودند
أرَوا إلا سِيَرَ الشرور والشقاق .فهم الذين سعوا لإيذائي وجاوزوا حدّ
مگرخصلتہائے بدی و دشمنی۔پس ایناں ہمہ مردم اند کہ برائے اذیّت دادن من دویدند وازحد
الإهطاع، فليت لي بهم أعداء من السباع .يأكلون لحم الغائب ولا
تیز دویدن تجاوز کردند۔پس کاش مرابعوض ایشاں از درندگان دشمناں بودندے۔گوشت غائب می خورند و
يبارزون للمباراة، كأنهم ظِباء يخافون حَدَّ الظُباة.يا حسرة على
برائے جنگ بیروں نمے آیند۔گویاایشاں آہوان اند مے ترسند تیزی تیغہارا۔اے حسرت بریں
هذا الزمان إن الأمراء رغبوا في الخمر والزَمْر والنساء والقَمْر
زمانہ کہ امرائے ایں زمانہ در شراب و سرود و زنان و قماربازی رغبت کردند و
والعلماءَ إلى الكذب والسَمْر، وتركوا الحكمة اليمانية ورضوا بالنواة ﴿۱۲۶﴾
عالمان ایں زمانہ کذب وافسانہ گوئی رااختیارنمودندوحکمت یمانی راترک کردندوازخرمابخستہ خرماراضی
من التمر، وما بقي فيهم مِن دون الكبر والشمر، والوثب
شدند۔ و در ایشاں بجز تکبر و خرامیدن از ناز و برجستن و جہیدن

والطَمُر. يبغون صِرْمةً من الجِمال، وعُرْمةً من الحنطة والأرز والحمّص
ہیچ ہنرے نماند۔ میخواہند کلہ شتر مقدارسی عدد۔ ویک خرمن ازگندم ویک خرمن از ارز و یک خرمن
وفراغَ البال، وما بقي لهم رغبة في إعلاء الدين ونبشِ حشائش
ازنخود۔ ودر بلند کردن دین ہیچ رغبت ایشاں رانماند و نہ برائے برکندن بیخ گیاہ ہائے گمراہی
الضلال .أُدهقتْ كؤوس رؤوسهم من الكبر إلى أصبارها وأصمارها.
جوشے در دل ماندہ۔ پرکردہ شد کاسہ ہائے سرایشاں از تکبر تا لب ہائے شاں۔
وتَقاسموا على حفظِ وِدَاد الدنيا وتخيُّرها واستيثارها. وحسبوني
وباہم قسم خوردند درباره نگہ داشتن دوستی دنیا و اختیارکردن آں۔ ومراازدشمنان خداتعالیٰ
من عدا اللّٰه كأنهم اطّلعوا على ذات صدري، أو علموا ما خامرَ سِرّي.
پنداشتند گویااوشاں برازنہان سینہ من مطلع شدند۔ یارازے رادانستند کہ بدل من آمیختہ است
ورأيتُ منهم ما عرّفني جَهْدَ البلاء، وجرّوني إلى الحكّام وعكفوا
وازیشاں چیزے دیدم کہ ازاں دانستم کہ بلا چہ چیز است۔ وسوئے حکام مراکشیدند وبرآتش
بي على الاصطلاء، فما شتوتُ وما أَصَفتُ إلّا وبقِدِّهم رسَفتُ.
قائم کردند۔ پس نہ برمن موسم سرما آمد و نہ موسم گرما مگر بدوال ایشاں بند برپا مے رفتم۔
سلّطوا علىّ كلَّ بِلُغٍ مِلُغٍ للتوهين، ليَندَغوني وينزِغوا في قومي
برمن ہریک احمق دشنام دہندہ را مسلط کردند تامرابہ سخن خستہ کنند وہمچو شیطان لعین در
كالشيطان اللعين .ثم مع ذالك لا يعتذرون مما فعلوا، ولا
قوم من تباہی افگنند۔ باز باوجود ایں عذر نمی خواہند ازانچہ کردند۔ و ظاہر
يُظهِرون الندم على ما صنعوا، بل زادوا غيًّا وتصدَّوا للمجالحة. ﴿۱۲۷﴾
نمی کنند ندامت برکارے کہ کردہ اند بلکہ درگمراہی زیادہ شدند وبرائے جنگ ودشمنی پیش آمدند
وأعرضوا عن السلم والمصالحة، وحقّروني وازدرَوني وقالوا
و از صلح وآشتی اعراض کردند۔ و تحقیر من کردند وگفتند کہ

جاهل لا يعلم العربية، بل أُمِّيٌّ لا يعرف الصيغة .ثم إذا جَلَّحْنا عليهم
جاہلے است کہ عربی را نمی داند۔ بلکہ ناخواندہ است کہ صیغہ را نمی شناسد۔ بازچوں باقدام شدید برایشاں
ففرّوا كفرار الحُمُر من الضِرغام، أو الجبان من السهام، ورأوا منى
گذر کردیم پس بگریختند ہمچو گریختن خراں از شیر۔ یا ہمچو گریختن بزدل از تیرہا۔ واز من چیزے دیدند
ما يرى صبيٌّ عند حلول الأهوال، أو عصفورٌ من عُقاب إذا انقضّت
کہ طفلے بر وقت فرود آمدن خوف ہا می بیند۔ یا کنجشک از باز چوں برو افتد از قلہ کوہ ہا
عليه من قُنَنِ الجبال .وكانوا حسبونى كشاةٍ جَلْحاءَ، فمَسَّهم منّا
و بودند کہ گمان مے داشتند نسبت من گویا ہمچو گوسپندے ہستم کہ برسرسرون نمی دارد۔ پس
ناطحٌ فقالوا بقرةٌ قرناءُ. ومن جاء نى منهم متسلّحًا، جعلتُه
چوں حس کرد ایشاں را از ما مشقت گفتند گاوے است سرون دار۔ وہر کہ از ایشاں نزد من سلاح پوشیدہ بیامد۔
مجلَّحًا، بما أغرَوا كلابهم على لحم البَراءِ، و أوتغوا الدينَ
پس اورا ہمچو آں درخت بدحال کردم کہ اوراچار پایاں چنداں خورند کہ از وچیزے نماند۔ چرا کہ اوشاں برگوشت بے گناہاں سگان خودرا بگذاشتند
بالافتراء ، فكان جزاء هم أن يُفشَغوا ويُنسَغوا، أو يُطعَنوا و
ودین را از افترا نقصان رسانیدند۔ پس جزاء اوشاں ایں بود کہ زیر نشانہ تازیانہ آوردہ ایشاں را تازیانہ ہا بزنند۔ یا بسخنان سخت
يُندَغوا .ويريدون أن يخوّفونى وكيف مخافتى، وإنْ هم
مجروح کردہ شوند۔ میخواہند کہ مرا بترسانند وچگونہ از ایشاں بترسم۔ جزایں نیست کہ ایشاں
إلّا عُوافتى .يفسّقون الناس وأنفسهم ينسون، ويكذّبون الصادقين
شکار من اند کہ بوقت شب برایشاں کامیاب شدم۔ بہ فسق نسبت می دہند مردم راوخویشتن را فراموش میکنند وتکذیب صادقاں
ولا يخافون .لا يقومون فى المضمار، ويُعِدّون لأنفسهم سبعين
می کنند و نمی ترسند۔ درمیدان نمی ایستند۔ وطیار میکنند ہفتاد سوراخ ہمچو موش
منفذًا كالفأر للفرار .وكانوا أشهدوا اللّٰهَ على كفّ اللسان وعاهدوه ﴿۱۲۸﴾
برائے گریختن۔ وبودند کہ گواہ گردانیدہ بودند خدا تعالیٰ را بربستہ داشتن زبان وعہد کردند بدو

فما أسرعَ ما نسوه .وإنّ الكبر قد سرى في عروقهم وعظامهم

پس چہ قدر جلدی درفراموش کردن عہد کردہ اند۔ وبہ تحقیق تکبر سرایت کردہ است دررگہائے ایشاں و

وملأ الشرايين، فما كان لهم أن يمتنعوا ولو حلفوا

استخوانہائے ایشاں وپُر کردہ است شرائین را۔ پس درطاقت ایشاں نماندہ کہ ازکذب بازآیند اگرچہ

مغلِّظين .وإنهم جمَّروا بُعوثَهم لحرب أهل السماء ، وأغلظوا

خلط☆ مغلظ بخورند۔ و ایشاں لشکرہائے خودرابرسرحد جمع کردند تاباہل آسمان جنگ کنند۔ومارا

لنا وتصدَّوا للاستهزاء ، وتجاهلوا بعد العلم وتعامَوا بعد

دشنام ہادادندوباستہزاء پیش آمدند۔ و دانستہ جاہل شدند بعدازعلم و کورشدند بعد ازبینائی۔

البصيرة، فكأنهم قُذفوا مِن حالقٍ أو ماتوا جائعين مع وجود

پس گویااوشاں ازجائے بلند انداختہ شدند یا در حالت گرسنگی مردند باوجود یکہ ثمرہابسیار

الثمار الكثيرة .فلأجل ذالك سمّاهم رَعاعا وسَقُطا خاتَمُ الأنبياء.

موجودبودند۔پس ازبرائے ہمیں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نام ایشاں ردّی وفرومایہ نہادہ است

بل قال لا يوجد مثلهم شرًّا تحت بناء السّماء .إنهم قوم اختاروا

بل گفتہ است کہ ازروئے ❁ مانند ایشاں زیرآسمان نخواہید یافت۔ایشاں قومے ہستند کہ گناہ

الذنوب من جميع الجهات، وما ترى فاسقًا إلّا يوجد فيهم نموذجه

ہارا ازہرپہلواختیارکردہ اند۔ و ہیچ فاسقے رانخواہی دید مگردر ایشاں نمونہ او خواہی یافت

بل يوجد فيهم صفات السباع والعجماوات .يؤثرون البُرَّ

بلکہ صفات درندگان و چارپایاں در ایشاں خواہی یافت۔ اختیارمے کنند گندم را

على البِرِّ، ويتركون حُبّ اللّٰه لحَبٍّ أو حليب كالهِرِّ .ترى فيهم

برنیکی۔وترک میکنند محبت الٰہی رابرائے یکدانہ یاشیر ہمچو گربہ۔خواہی دید در ایشاں

في مواضع الغضب آثار الجنون، ويموتون للأماني بأشتات المنون.

درجاہائے غضب نشان ہائے جنون۔ و مے میرند برائے آرزوہا بموت ہائے مختلف۔

☆ سہوکتابت معلوم ہوتاہے'' حلف ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

❁ سہوکتابت معلوم ہوتاہے۔ بمطابق عربی عبارت فارسی ترجمہ میں'' ازروئے بدی ''ہونا چاہیے۔(ناشر)

﴿۱۲۹﴾ يمضي ليلهم ونهارهم في الغيبة والسب والشتم والإثاوة، ومُلئت
مے گذرد شب وروز اوشاں درغیبت و دشنام دہی و غمازی۔ و پُرکردہ شد
صدورهم من الغِلّ والحقد والعداوة. وتجد ألسنَهم كرماحٍ
سینہ ہائے ایشاں ازکینہ وبخل و دشمنی۔ و خواہی یافت زبان ایشاں ہمچو نیزہ ہا
أُشرعتْ، أو سيوف شُهّرتْ، أو سهام قُوّمتْ، أو مُدًى حُدّدتْ
کہ مے جنبند یاشمشیرہا کہ ازنیام بیروں کردہ می شوند۔یاکاردہاکہ تیزکردہ می شوند۔
أو آفة من السّماء نزلتْ .يسجدون أمام الأمراء، ويأكلون قِحُفَ
یاآفتے کہ ازآسمان نازل شد۔سجدہ مے کنند پیش امیراں۔ و می خورند کاسۂ سر
الفقراء .وإذا ذُكر عندهم أن فلانا يؤتى العلماءَ، ويملأ كِيس مَن
فقیراں۔واگرنزدایشاں ذکرکردہ شودکہ فلاں شخص میدہدعلماءرا،وپُرمی کندکیسۂ آں راکہ نزداوبیاید۔
جاء، وأنه من أغنياء القوم وكرام الناس، فسعوا إليه بالعين
و او از توانگران قوم و بزرگان است۔پس مے دوند سوئے او۔
والرأس، وقالوا يا سيّدنا أنت خيرُ مَن بُرء وذُرء فتَصدّقْ علينا
وی گویند اے سردارماتوبہترازتمام مخلوق ہستی پس بطور صدقہ چیزے مارا بدہ
واغسِلْنا من الأدناس .وأما فقراء القوم فيشربون دماءَهم و
وازچرک وریم افلاس ما را پاک کن مگرمحتاجان قوم پس مینوشند خون ہائے ایشاں ولعنت
يلعنون آباءهم، وإذا اقتدر أحدٌ منهم فآذى الجارَ وجارَ. و
می کنند برپدران ایشاں۔واگریکے ازیشاں اقتدار یافت پس ایذاءمی دہد ہمسایہ راوظلم می کند۔و
﴿۱۳۰﴾ مّا رحم وما أجارَ، بل إذا أفرصَتْه الفرصةُ فجرّعه من الحميم. و
نہ رحم می کند و نہ درپناہ خودآورد۔بلکہ اگر فرصت داد پس نوشانید او را از آبِ گرم۔و
لو كان أحدٌ كالولي الحميم، وما امتنعَ من التخليط ولو بالخليط.
اگرچہ دوست قریبی باشد۔وازآمیزش نفاق وبغض باز نماند اگرچہ بادوست معاملہ باشد

وأخرج لِهوى النفس فى كل أمرٍ طريقًا، ولا غادر شفيقًا ولا شقيقًا.
وبرائے آرزوئے نفس درہرامرطریقے پیداکرد۔و نہ دوستے گذاشت و نہ برادرے
ومَن أحسنَ إليه بأنواع الآلاء، وسقاه كأسَ الأيادى والنعماء. فما
وہرکہ ازہرگونہ نعمتہا بر وے احسان کرد۔ونوشانید اورا پیالہ نعمتہاو احسان ہا پس پاداش او
كافأَ بالعشير، ولو كان زوجًا أو من العشير، وما أحسنَ إلى أحد
از دہ یک نہ داد۔اگرچہ ازدوست باشدیا ازقرابتیاں۔وبیک دلو آب بریچ کس
بدلو من الماء، بل استقلَّ جزيلَ الآخرين من الخيلاء والاستعلاء.
احسان نہ کرد۔بلکہ احسان دیگراں را ازراہ ناز وتکبر کمترشمرد۔
وإذا رأى جميلا من الزميل، أو وجد نَزَلا من النزيل، فما شكر له
وچوں نیکی واحسان ازرفیق دید۔یاتحفہ ازمہمان یافت۔پس شکر نہ کرد او را
كما هو سيرة الصلحاء، بل أخذ عابسًا وذهب مُعرِضًا كالسفهاء.
چنانچہ سیرت نیکاں است۔بلکہ قبول کرد بحالت چیں برجبیں بودن باز اعراض کرد وہمچو کمینہ مردم برفت۔
وإذا جاءه ضيفٌ، شتاءً كان أو صيفًا، فما أكرمَه بالخدمة وتواضُع ﴿۱۳۱﴾
وچوں مہمانے بیایدسرمابا شدیا گرما پس بخدمت و تواضع و نرمی گفتگو
الجنان ولينِ اللسان، وما استفسرَ أين بات وما أكل بل ضاق ذرعًا
اکرام آں ضیف نہ کرد۔پس ازو دریافت نکرد کہ کجا خسپید وچہ خورد بلکہ دل تنگ شد
وصار كالشيطان .وإذا صار من أغنياء فيخيّب الناسَ مِن معارف.
وشیطان گردید۔وچوں از تونگراں گردید پس مردم را ازعطاہائے خودمحروم داشت
ولو كانوا من معارف .هذه حالاتهم، وكاد أن تنعدم جهلا تهم. وإنّى
اگرچہ آں مردم ازآشنایاں باشند۔ایں حالتہائے اوشان است وقریب است کہ امور باطلۂ ایشاں معدوم شوند۔و
أنا موتُ الزُّور، وحِرزُ المذعور، وأنا حَربةُ المولى الرحمن، وحُجّة اللّٰه
من موت دروغ ہستم وبرائے کسے تعویذ ہستم کہ ترسانیدہ شدہ۔ومن حربہ خداوند بخشایندہ ہستم۔وحجت خدائے

الديّان، وأنا النهار والشمس والسبيل، وفي نفسي تحققّتِ الأقاويل، وبي

جزا دہندہ ہستم۔ ومن روز و آفتاب و راہ ہستم۔و درمن قول ہا درست شوند۔وبامن

أُبطلتِ الأباطيل، وأنا الواصف والموصوف، وأنا ساقُ اللّٰه المكشوف، وأنا

ہر چہ باطل بود باطل گشت۔ومن وصف کنندہ ہستم یعنی تعریف حق کار من است ومرا وصف کردہ شد یعنی درحق من پیشگوئی ہا آمدہ۔ومن

قَدَمُ الرسول التي تُحشَر عليها الأموات، وتُمحَى بها الضلالات. كَهَرَ الضحى

ساق خدا ہستم کہ کشادہ است۔ومن از رسول صلی اللہ علیہ وسلم قدمے ہستم۔کہ مردگان بروبعوث خواہند شد وضلالت ہا محو خواہند گردید۔وقت چاشت شد

﴿۱۳۲﴾ فَلْيَرَ مَن يَّرى .وإن اللّٰه معنا وظلّه ظليل، وكلّ رداء نرتديه جَميل. وإنا

پس ہر کہ بیننده است بہ بیند۔وخدا با ماست وسایۂ اوفراخ گسترده است۔وہر چادرے کہ بپوشم خوبست۔و

موفَّقون تُواتينا الأقلام، كأنها السهام .ومَن عارضَنا فهو ذليل، وليس

ما توفیق یافتہ ہستیم وقلم ہا با ما موافقت دارند۔گویا آں تیر ہا ہستند۔وہر کہ با ما مقابلہ کرد پس او ذلیل است واورا

له على دعواه دليل .ولن يُزدهىٰ عَرَضُنا فإنه من نور العرفان، ولا يُداس

بر دعویٰ او ہیچ دلیل نیست۔وہرگز متاع ما ذلیل شمردہ نخواہد شد کہ آں از نور معرفت است۔وآبروئے ما پامال

عِرضنا فإنه من عِرض اللّٰه وظِلُّ عزّةِ ربِّنا المستعان. رُويدَ بني قومي بعضَ

نتواند شد چرا کہ او از آبروئے خدا ست وسایہ عزت او سبحانہ است۔اے پسران قوم من اندکے از بغض خود

الشحناء ، فإنكم لا تستطيعون أن تحاربوا حضرة الكبرياء. وقد بلَجتُ

کم کنید۔چرا کہ ایں طاقت شما نیست کہ بہ حضرت کبریا جنگ کنید۔وظاہر شدند نشان ہائے

آياتي وظهرتْ علاماتي .وإن اللّٰه أرغمَ المَعاطِسَ بآي السّماء ، واقتاد

من۔وپیدا شدند نشانی ہائے من۔وخدا تعالیٰ بخاک چسپانید بینی ہا را بہ نشان ہائے آسمانی۔ومطیع کرد

الشوامِسَ بسوطِ بُروقِ اليد البيضاء. وترون خيلَنا شلن على العِدا

اسپ ہائے سرکش را بتازیانہ روشنی دست درخشندہ۔ودیدہ آمد کہ اسپان مادم برداشتہ بر دشمنان

كالبازى على العصفور، أو الصقرِ على الغراب المذعور، فركنوا إلى

چناں افتادند کہ باز بر گنجشکان افتد۔یا ہمچو صقر کہ بر کلاغ ہیبت خوردہ مے افتد۔پس ایشاں دہن خود را

﴿۱۳۳﴾ الإحجام، وكفّوا ألسنَهم من استخفافِ خير الأنام. فَسِرْ في الأرض هل ترى

بستند وسوئے آں میل کردند وزبانہائے خوداز ہتک رسول صلی اللہ علیہ وسلم باز داشتند۔ پس درزمین سیر کن تا ہیچ پادری می بینی

من قسيسٍ يطلب الآياتِ، أو ينكر قائمًا في الميدان بإعجاز نبيّنا خيرِ الكائنات. كلا

کہ نشان طلب می کند یا درمیدان ایستادہ انکار معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مے کند۔ ہرگز نیست

بل مات المنكرون، وقُبر المكذّبون وقد أرى اللّٰه آياتِه قريبًا من مائة أو تزيد.

بلکہ منکراں بمردند وتکذیب کنندگان درگورہا داخل شدند۔ وخداتعالیٰ قریب بہ صدنشان ظاہر نمود یازیادہ ازیں

وأُعطيَ المسلمون لفتحِ حصون الكفر المقاليدَ. اليوم يئِس الذين كانوا

وبرائے فتح قلعہ ہائے کفر کلید ہا مسلماناں رادادہ شد۔ امروز ازنا کامی خود آں مردم نومید شدند کہ براسلام

يصُولون على الإسلام، وأذاب لحمهم حربةُ اللّٰه فصار عظامهم كالعظام وكان

حملہ میکردند۔ وحربہ خداتعالیٰ افتراکنندگان را بگداخت پس بزرگان اوشاں ہمچو استخوانہا شدند۔ ونزد پادریان

للقسوس من المال ما يُبطِرهم، ومن الاحتيال ما يحرّضهم، والقوم أحضروا

مال آں قدر بود کہ شادان ومتکبر مے کرد۔ وحیلہ گری آں قدر بود کہ برائے مجادلہ گرم مے نمود۔ وقوم عیسائیاں ہرچہ دردست شان

لهم ما في يدهم، وقدّموا لهم ما في بلدهم، وكان المسلمون قد عجِزوا عن

بود برائے شاں جمع کردند۔ وہرچہ درشہر شاں بود پیش آوردند۔ ومسلماناں از اعتراضات فلسفیہ وشبہات طبعیہ

الاعتراضات الفلسفية، والشبهات الطبعية، ووشايةِ علماء المسيحية، ورَغْبتِهم

ونکتہ چینی ہائے پادریاں تنگ آمدہ بودند۔ ورغبت شاں در آلودہ کردن

﴿۱۳۴﴾ في تلويث ذيلِ العصمة النبوية، وتتبُّع عثرات رسولِ اللّٰه وكسرِ شأنِ

دامن پاک نبی علیہ السلام۔ ورغبت شاں درنکتہ چینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکسر شانِ قرآن شریف۔

الصحف الرحمانية. وكان كلُّ ذالك كسيل جرّاف أهلكَ كثيرا من الناس.

وایں ہمہ سیلاب مہلک بودکہ بسیارے ازمردم بکشت۔ وہریک نفس

وضنَأتْ كلّ نفس من أنواع الوسواس، وارتاعت القلوب، واشتدت الكروب.

ازانواع وساوس بسیار بچہ ہا پیدا کرد۔ و بترسیند دل ہا۔ و سخت شد بیقراری ہا

ودار الشيطان حول إيمان المسلمين، وأراد أن يُخرِج من صدورهم نورَ
وشیطان گرد ایمان مسلماناں بگردید۔وبخواست کہ ازسینۂ اوشاں نورمومناں بروں آرد۔
المؤمنين، وقصَدهم بفضّته وفضيضه، وسُمُرِه وبيضِه، وآجله وعاجله
وقصدایشاں کرد بسیم خویش وآب سفید خویش رواں۔ونیزہ ہائے خودوشمشیر ہائے خودومال بعدازدیرآیندہ
وفارسه وراجله، وصارمه وذابله، ورامحه ونابله، واشتدّ زحفُه
ومال جلد آیندہ۔وسواراوو پیادہ او۔ومردپرجلدخود ومردلاغرخود۔ونیزہ زننده خود وتیر اندازخود۔ولشکر اوبرایشاں
عليهم، وكلُّ كَمِيٍّ نهَض إليهم، وكاد أن يُناشوا ويُمضَغوا تحت أسنانهم
سختی ہا کرد۔وہرسوار برخاست سوئے شاں۔وقریب شد کہ ریزہ ریزہ کردہ شوند وخائیدہ شوند زیردندان ہائے شاں۔
ويمزَّقوا بسِنانهم. وكانوا في ذالك متردّدين مبهوتين، وعلى شفا حفرة ﴿۱۳۵﴾
وپارہ پارہ کردہ شوند بہ نیزہ ہائے شاں۔وبودند دریں حال تردد کنندگاں مبہوت صورت۔وبرکنارسوراخ ایستادہ
قائمين مرتاعين .فإذا نظَر إليهم حضرةُ العزّة، وتداركَهم يدُ الرحمة
وترسندگان۔پس ناگاہ نظرکرد سوئے شاں حضرت عزۃ سبحانہٗ۔وتدارک کرد ایشاں را دست رحمت
وبُدّلت الأرض غيرَ الأرض، وجُعل سافِلُها عاليَها، وحَفَدتُها مَوالِيَها
و زمین را تبدیل دادند۔ و آنکہ زیر بود او را بالا کردند۔ و نوکراں را آقا نمودند
وبطُل كلُّ ما أرجفت الألسنةُ، وذُبحتْ طير الكَفَرة، وقُصّت
وباطل شد ہمہ آنچہ زبان ہاخبر ہائے دروغ مشہور کردہ بودند۔وذبح کردہ شد پرندہ منکراں وبریدہ شد
الأجنحةُ، وأتممْنا عليهم حجّةً بعد حجّة، وبكّتناهم دفعةً بعد دفعة
پرہائے او و کامل کردیم ما بریشاں حجت بعد حجت۔ و لاجواب کردیم او شاں را
حتى صار لنا المضمار، وما بقي للعِدا إلّا الفرار.
بارہا۔تابحدے کہ میدان برائے ما شد۔برائے دشمناں بجز گریختن چیزے نماند۔

☆ ☆ ☆

انڈیکس

روحانی خزائن جلد نمبر ۱۶

زیر نگرانی

سید عبد الحی

آیات قرآنیہ ۳

احادیث ۵

الہامات ۵

کلید مضامین ۶

اسماء ۱۷

مقامات ۲۳

کتابیات ۲۴

آیات قرآنیہ

الفاتحة

صراط الذین انعمت علیهم (۷) ۷۷، ۱۱۰

البقرة

اذقال ربک للملئکة ....(۳۱) ۲۵۲، ۲۶۱

آل عمران

ان الدین عند اللّٰه الاسلام(۲۰) ۷۸

ومن یتبع غیر الاسلام دینا ..(۸۶) ۸ح

ولقد نصرکم اللّٰه ببدر ....(۱۲۴) ۲۷۳

مامحمد الا رسول ....(۱۴۵) ۲۲۸

النساء

ولو کان من عند غیر اللّٰه لوجدوا فیه

اختلافاً کثیرًا (۸۳) ۷۸

یایها الناس قد جاء کم برهان...(۱۷۴) ۳۳۵

المائدة

واٰتیناه الانجیل فیه هدی ونور(۴۷،۴۸) ۸ح

الانعام

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای

ومماتی(۱۶۳) ۴۳

الاعراف

قال انظرنی الٰی یوم یبعثون (۱۵) ۳۲۱،۳۲۲

قال انک من المنظرین (۱۶) ۳۰۸ح

فینظر کیف تعلمون(۱۳۰) ۲۰۹

الحجر

انا نحن نزلنا الذکر...(۱۰) ۱۵۳، ۳۷۱

بنی اسرائیل

سبحان الذی اسرٰی بعبده لیلاً(۲)

۲۱، ۲۱ح، ۲۸۸، ۲۸۹

الکهف

ترکنا بعضهم یومئذ...(۱۰۰) ۲۷۸، ۲۸۷

طٰهٰ

اذهب الٰی فرعون انه طغٰی(۲۵) ۳۹۳

قل رب زدنی علماً(۱۱۵) ۱۲۵

الانبیاء

اقترب للناس حسابهم(۲) ۳۲۶

لواردنا ان نتخذ لهوالاتخذناه من لدنا(۱۸)

۱۲۷

حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج (۹۶) ۲۷۸

الحج

ان یوما عند ربک کالف سنة ..(۴۸) ۳۳۱

النور

وعد اللّٰه الذین اٰمنوامنکم لیستخلفنهم (۵۶) ۷۵، ۱۰۱

الروم

فطرة اللّٰه التی فطر الناس علیها (۳۱) ۳۱۵

السجدة

یعرج الیه فی یوم کان مقداره الف سنة (۶) ۳۳۱، ۳۳۳

بدء خلق الانسان من طین(۸) ۳۳۲

الاحزاب

ولکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین...(۴۰) ۳۱۲

الشوریٰ

جزاء سیئة سیئة مثلها.... (۴۱) ۳۱۶

الجاثیة

ولقد اٰتینا بنی اسرائیل الکتٰب...(۱۷تا۱۹) ۷

محمدؐ

فقد جاء اشراطها (۱۹) ۳۲۶

القمر

اقترب الساعة (۲) ۳۲۶

الواقعة

لایمسه الا المطهرون(۸۰) ۱۸۳

الصف

هو الذی ارسل رسوله بالهدی (۱۰)
۱۸،۲۶۲،۲۶۷،۳۲۱

الجمعة

واٰخرین منهم لما یلحقوابهم (۴) ۲۶ح،۲۵۸،۳۱۱

التحریم

مریم بنت عمران .....(۱۳) ۲۸۳ح

فنفخنا فیه من روحنا (۱۳) ۳۰۹

المدثر

قم فانذر وربک فکبر...(۳تا۶) ۳۹۴

القدر

لیلة القدرخیر من الف شهر(۴) ۳۳۰

الکوثر

انا اعطینٰک الکوثر(۲) ۲۶۲

☆☆☆

احادیث نبویہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بلحاظ حروف تہجی

شوکة الدین وصیت جد ربنا ارزت الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ۴۱۳

استفت قلبک ولو افتاک المفتون ۳۱۵

بعثت انا والساعة کهاتین ۳۲۵

خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ۳۳۲

طلوع الشمس من مغربها ۲۵۳

ظبیة الدجال ۴۳۰

کیف انتم اذا نزل فیکم ۱۰۰

لتسلکن سنن من قبلکم ۴۱۲

یضع الحرب ۱۷، ۵۱ح

احادیث بالمعنی

حدیث میں زمانہ نبویؐ کو وقت عصر سے تشبیہ دینے کی وجہ ۳۲۷، ۳۲۸

دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے ۱۵۷

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

حدیث عمر الانبیاء کا صحیح مفہوم ۳۲۹

مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے تمام جہاد ختم ہو جائینگے ۲۸

مسیح کے منارہ بیضا کے پاس نازل ہونے کی غرض ۱۷ تا ۱۹

دمشق لفظ کے استعمال کی حکمت ۲۱ تا ۲۴، ۲۶ تا ۲۸

☆☆☆

الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بلحاظ حروف تہجی

عربی الہامات

اصنع الفلک باعیننا وحینا ۱۸۷، ۱۸۸

انا انزلناه قریباً من القادیان ۲۰ح

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰه ۱۸۸

ان اللّٰه لایغیر مابقوم حتّٰی یغیروا ۱۸۹

کل برکة من محمد ﷺ ۳۱۰ح

مبارک ومبارک وکل امر.... ۲۱ح

وبالحق انزلناه وبالحق نزل ۲۰ح

☆☆☆

فارسی الہامات

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید

وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد ۱۵، ۱۹

☆☆☆

کلید مضامین

آ۔ا

آریہ

ہم نے آریوں کے شریف علماء کی ہتک نہیں کی ۴۰۹

نیوگ کیا ہے؟ ۴۴۲

مجوزہ جلسے میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت ۳۰

ابلیس

انسان کے ساتھ ابلیس کی دو دفعہ شدید جنگ مقدر ہے ۳۰۷ح

اجماع

اجماع صرف صحابہؓ کے زمانہ تک تھا پھر فیج اعوج کا زمانہ شروع ہوگیا ۴۱۵

اسراء (نیز دیکھئے معراج)

اسراء کی آیت میں عجیب نکتہ ۲۹۲

آنحضرت ﷺ کا اسراء مکانی وزمانی ۲۹۲،۲۹۳

اسراء میں آنحضرت ﷺ کی عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ۳۰۱

اسلام

اسلام کے معنی ۳۴ تا ۳۶

کامل مسلم کون ہے؟ ۳۱۵

یہ امت امت وسط ہے ۱۸۱

اسلام شریعت فطریہ پر مشتمل ہے ۳۱۶

شریعت فطریہ اور شریعت قانونیہ ایک دوسرے کے مساوی ہیں ۳۱۶

انعمت میں اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے ۱۹۵،۱۹۶

معراج میں اسلام کا انتہائی زمانہ دکھایا گیا ۲۱ح

معراج میں اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا ۲۶ح

مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی حقیقت ۲۹۱

آخری زمانہ زمان البعث ہے ۳۲۳

اسلام کی ابتداء سے لے کر اب تک قربانیاں کی جاتی رہی ہیں ۳۲

آیت ولقد نصر کم اللّٰہ ببدر.....میں پیشگوئی مذکور ہے ۲۷۶ تا ۳۰۲

غلبہ ادیان سے کیا مراد ہے؟ ۳۲۱

اس زمانہ میں اسلام پر ہر قسم کی مصیبت آگئی ہے ۳۰۷

موجودہ زمانہ میں اسلام بگڑ چکا ہے ۶۴، ۶۵، ۳۶۹، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۹۰، ۴۱۷، ۴۳۸، ۴۴۸ تا ۴۶۴

موجودہ زمانہ میں قربانی کی روح کو بھلا دیا گیا ہے ۴۹

موجودہ زمانہ کے امراء بھی بگڑ چکے ہیں ۴۳۳ تا ۴۳۸

زمانہ کے مفاسد مسیح موعود کے ذریعہ دور ہوں گے ۱۸، ۲۵۳، ۴۴۸ تا ۴۶۴

مسیح موعود کے وقت میں اسلام کا غلبہ دیگر ادیان پر ہوگا ۳۲۲

اسلام زمینی اسباب کے بغیر غالب آئے گا ۵۱ ح

آنحضرت ﷺ نے دین کو دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھا ۲۹۰

اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں ۵۱ ح

مسیح موعود کے زمانہ میں نصرت بغیر وسیلہ انسانی نازل ہوگی ۲۸۴ تا ۲۸۸

اسلام کی موجودہ حالت مسیح ومہدی کی آمد تقاضا کرتی ہے ۳۱۹ تا ۳۳۴، ۳۴۹، ۳۵۰

امت مسلمہ کے بعض افراد کا نام عیسیٰ رکھنا ۲۸۳ ح

مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی ۲۴ ح

مسیح موعود کاسر الصلیب ہوگا ۳۴۹ ح، ۳۵۰ ح

اس امت میں بعض یہودی بعض نصرانی اور بعض عیسیٰ ہوں گے ۱۸۳

سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے مشابہت ۹، ۱۳۲

اسلام میں رائج قربانیوں کی وجہ ۳۳ تا ۳۶

عیسائی اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں ۳۴۹

اللہ تعالیٰ

ازلی ابدی خدا ۱۶۱

توحید خدا تعالیٰ کو ہر چیز سے پیاری ہے ۲۵۷

اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کی ایک دلیل ۲۵۵ تا ۲۵۷

خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو وہ جاتی ہے ۲۰۸

خدا کی بعض صفات جلالیہ اور جمالیہ کا اظہار ۵۴، ۵۵

رسولوں کے بھیجنے کے متعلق سنت اللہ ۱۴۱، ۳۹۴ تا ۳۹۷

اللہ تعالیٰ مفاسد دور کرنے کے لیے رسول بھیجتا ہے ۱۳۵

ہر نبی کا رسول کو کسی فساد کی شاخ کے ظہور کے وقت اس کے مٹانے کے لئے بھیجتا ہے ۳۹۴

اللہ تعالیٰ طیب اور خبیث میں فرق کر دیتا ہے ۱۸۶

اللہ کا غضب مجرموں اور غافلوں دونوں پر نازل ہوتا ہے ۴۳۷ ح

امت محمدیہ

امت محمدیہ امت وسط ہے اس میں انبیاء جیسے ہونے کی استعداد رکھی گئی ہے ۱۸۱ تا ۱۸۳

پہلی امتوں سے بڑھ کر قربانیاں ۳۲

امت موسویہ کی طرح خلفاء آنے کا وعدہ ۷۵، ۱۱۰

سلسلہ خلفائے موسیٰ عیسیٰ پر ختم ہوگیا ۱۰۸

امت محمدیہ میں بعض افراد کا نام عیسیٰ رکھا گیا ۲۸۳ ح

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

اہل حدیث مسالک فقہیہ (حنفی، حنبلی، شافعی، مالکی) پر عیب لگاتے ہیں ۴۴۴

شیعوں کا اہل سنت کے متعلق عقیدہ ۴۴۳، ۴۴۴

اس ملت کے امراء جانوروں کی مانند ہوگئے ۴۳۳ تا ۴۳۷ ح

مسلمان علماء کی دو قسمیں ۴۰۳ تا ۴۰۹

متقی صالح علماء کے بعض عمدہ خصائل کا ذکر ۳۳۷ تا ۳۳۹

علماء ہند کی اندرونی حالت ۳

علماء کی مخالفت کے باوجود سلسلہ ترقی کرتا گیا ۱۵، ۱۶

علماء پر افسوس کہ انصار بننے کی بجائے تکلیف دینے والے ہوئے ۱۱۳، ۱۱۴

بعض علماء مغضوب علیھم گروہ کے مصداق ہوگئے ۱۷۴، ۱۷۵

علماء اور مشائخ کی کم علمی کا ذکر ۳۱۹، ۳۲۰

علماء السوء وفقہاء کی بری حالت کا ذکر ۳۵۷ تا ۳۶۴

۳۵۷ تا ۳۶۵

اعتراضات کے دفعیہ کے لئے دعوت مقابلہ ۴۰۱ تا ۴۰۳

علماء کو عربی زبان میں مقابلہ کے لئے دعوت

۴۶۱، ۴۶۲

معارف قرآنی کے بیان کرنے کی دعوت مقابلہ اور

علماء کا انکار کرنا ۴۶۴ تا ۴۶۶

علماء کی بری عادات وخصائل کا ذکر

۴۵۴ تا ۴۶۱، ۴۵۹ح، ۴۶۰ح

حدیث شرمن تحت ادیم السماء کے

مصداق ۴۶۷ تا ۴۷۳

کمزوروں وغریبوں سے ان کا بدسلوکی کرنا ۴۶۲ تا ۴۶۴

انسان

انسان کس وقت کامل ہوتا ہے ۴۰، ۴۱

انسان کامل کو کب خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے ۳۹

انسان نسیان وذہول کا پتلا ہے ۳۸۹

انسان میں قوتیں خدا کیلئے ہیں ۳۹۵ تا ۳۹۷

انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں مقدر ہیں

۳۰۷ح، ۳۰۸ح

انگریزی حکومت

دولت برطانیہ کے حسن انتظام کا ذکر ۴۳۴ح، ۴۳۵ح

انگریزوں نے سکھوں کے مظالم سے نجات دی ۳۴۷

ب۔پ۔ت

بادشاہ

بادشاہوں کی بدیاں بدیوں کی بادشاہ ہوتی ہیں ۴۱۸

والی اور حاکم یا بادشاہ ہونے کی شرائط ہیں وہ عالی

دماغ عقلمند، صاحب نور ہو ۴۲۴

امارت کی شرائط میں یہ بات داخل ہے کہ وہ حقیقی

اور غیر حقیقی میں فرق کر سکے ۴۲۵ تا ۴۲۹

بادشاہوں اور امراء کی اقسام ۴۳۳ تا ۴۳۸

بروز

حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیینؐ

اور سید المرسلین کا بروز بنایا ۲۵۴

حضرت عیسیٰ کا بروزی طور پر آنے کا ذکر قرآن میں ہے

۲۸۳ح

اکثر علماء اسلام کی عادت ہے کہ وہ بروز کا نام قدم

رکھتے ہیں ۳۳۷ح

بنی اسرائیل

ان کی ہدایت کے لیے خدا نے بطور احسان نبی بھیجے ۶

موسیٰ کی قوم کو خلافت بخشی گئی ۷۴

ان کی ہدایت کے لیے حضرت عیسیٰ کی بعثت ہوئی ۳۲۷

حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش بنی اسرائیل کے

لیے ایک پیغام تھی ۸۰، ۸۱

سلسلہ بنی اسماعیل اور سلسلہ بنی اسرائیل میں

تشابہ کی تفصیل ۷۴ تا ۹۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸

۱۰۹، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۷۷

ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے نبوت بنی اسمٰعیل کو منتقل ہوئی ۶، ۸۰ح

حضرت موسیٰ کی منشا کے برخلاف جب بھی لڑے ہمیشہ

مغلوب رہے ۵۰ح

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

بنی اسمٰعیل

بنی اسرائیل کی نافرمانی کی وجہ سے بنی اسمٰعیل میں سے مثیل موسیٰ کی آمد ہوئی ۶

سلسلہ اسماعیلیہ سلسلہ اسرائیلیہ کا زوج ہے ۷

سلسلہ بنی اسماعیل مثیل موسیٰ کے ذریعہ قائم ہوا ۹

سلسلہ بنی اسماعیل اور سلسلہ بنی اسرائیل میں تشابہ کی تفصیل ۴تا۷، ۹۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۷۷

پیشگوئیاں

پیشگوئیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی جاری سنت کا بیان ۱۴۳

سورۃ فاتحہ میں تین گروہوں کے متعلق پیشگوئی ۱۶۰تا۱۶۵

حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والوں کے متعلق پیشگوئی ۳۳۹، ۳۴۰

جمع الشمس و القمر کسوف خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی ۹۴

تفسیر

سورۃ فاتحہ

سورہ فاتحہ ام الکتاب ہے ۱۱۷

ہدایت کی راہ کھولتی ہے ۱۱۵

ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے کی غرض ۲۰۳تا۲۰۶

اس میں مذکور وعدوں پر ایمان لانے کی نصیحت ۱۵۱

سورت فاتحہ سعادت مند کے لیے کافی ہے ۱۶۰

امت محمدیہ کی طرح خلیفہ آنے کا وعدہ ۱۰۸

خاتم الائمہ امت محمدیہ میں سے ہوگا ۳۰۹

آنحضرت ﷺ تمام لوگوں کے لیے ساعت کا نشان تھے ۷

فاتحہ میں دو سلسلوں کا ذکر ۷

فاتحہ میں گزشتہ گروہوں کا ذکر ہے ۱۱۸تا۱۲۱، ۱۶۰تا۱۶۵

فاتحہ میں امت کے تینوں گروہوں کے وارث ہونے کی طرف اشارہ ہے ۱۶۶تا۱۷۸

مغضوب علیھم میں پیشگوئی ۱۴۷، ۱۹۰تا۱۹۷، ۱۹۲، ۱۹۳

مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں ۱۹۲ح

۱۹۳ح، ۱۹۲تا۱۹۴

سچے مسیح کی تکفیر سے خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۱۴تا۲۲۱

سورۃ آل عمران

ولقد نصر کم اللہ ببدر و انتم اذلۃ میں دو بدروں کا ذکر ۲۷۳تا۲۸۳

سورۃ المائدۃ

مسیح کی موت کی خبر دی ہے ۱۵۵

سورۃ الاعراف

انک من المنظرین کی تفسیر ۳۲۰، ۳۲۱

سورۃ بنی اسرائیل

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا یہ آیت معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے ۲۱ح، ۲۹۳

سورۃ الکھف

ونفخ فی الصور فجمعنا ھم جمعاً میں مسیح موعود کی بعثت مراد ہے ۲۸۳

سورۃ الانبیاء

ان السمٰوٰت و الارض کانتا رتقاً کی تفسیر ۱۲۷تا۱۲۹

حتّٰی اذا فتحت یاجوج و ماجوج کی تفسیر ۲۷۷تا۲۸۲

سورۃ النور

آیت استخلاف کی تفسیر ۱۳۹، ۱۴۰، ۳۰۹

سورہ فاتحہ کی دعا کو سورہ نور میں قبول فرمایا گیا ہے ۱۵۱، ۱۶۵، ۱۶۶

مسلمانوں میں خلیفہ مقرر کرنے کا وعدہ ۱۵۵، ۱۱۸

خاتم الائمہ امت محمدیہ میں سے ہوگا ۷۷، ۳۰۹

مسیح موعودؑ کی سچائی کی گواہی دی ۲۰۶

سورۃ السجدۃ

یدبر الامر من السماء الی الارض کی تفسیر ۳۳۱ تا ۳۳۴

سورۃ یٰس

خلق الازواج کلھا سلسلہ اسماعلیہ کو سلسلہ اسرائیلیہ کا زوج بنایا ۷

سورۃ الصّف

آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ مسیح موعود کے حق میں ہے ۱۸، ۳۲۱، ۳۲۲

سورہ التحریم

خاتم الائمہ امت محمدیہ میں سے ہوگا ۳۰۹

سورۃ العصر

عمرِ دنیا کا ذکر ۲۴۲، ۳۲۵، ۳۳۰، ۳۳۱

والعصر کے حقیقی معنی ۳۲۷

بحساب جمل حضرت آدم سے لے کر آنحضرتؐ تک عمر دنیا کا ذکر ۳۲۵، ۳۳۰، ۳۳۱

حدیث میں زمانہ نبوی کو وقت عصر سے تشبیہ دینے کی وجہ ۳۲۷، ۳۲۸

اس اعتراض کا جواب کہ زمانہ اسلام عصر سے کیسے مشابہ ہوا ہے ۳۲۸، ۳۲۹

تعلق باللہ

فنا کا مقام ۳۸، ۳۹

رفع کے معنی ۴۰ تا ۴۲

ج۔ح۔خ

جلسہ مذاہب

ایک جلسہ کی تجویز جس میں مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں ۳۰

جماعت احمدیہ

جماعت کو نصیحت کہ جو بدی کا مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۲۹

جماعت کو نصیحت کہ انقطاع الی اللہ اختیار کرو ۷۱، ۷۳

مخالفت کے باوجود ترقی ۱۵

مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے مطالب میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کا ذکر ۲۹۱

جہاد

مسیح موعود کے وقت جہاد بالسیف نہیں ہوگا ۵۰

اب صرف نشانات اور دلائل کا جہاد ہے ۵۹

حدیث یضع الحرب کے مطابق اب دین کے لیے لڑنا حرام ہے ۱۷، ۵۶ح، ۵۸، ۵۹

ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا جھنڈا بلند کیا گیا ہے ۲۸، ۲۹

جزیہ اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے ۴۲۲

اب جو مذہب کے لیے تلوار اٹھائے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا ۵۰ح

حدیث

اکثر احادیث قرآن کے موافق ہیں، جو موافق نہیں وہ وضعی ہیں ۱۵۴

احادیث بالمعنٰی

حدیث میں زمانہ نبوی کو وقت عصر سے تشبیہ دینے
کی وجہ ۳۲۷، ۳۲۸

دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے ۱۵۷

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

حدیث عمر الانبیاء کا صحیح مفہوم ۳۲۹

مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے جہاد ختم ہو جائینگے ۲۸

مسیح کے منارہ بیضا کے پاس نازل ہونے کی غرض ۱۷ تا ۱۹

دمشق لفظ کے استعمال کی حکمت ۲۱ تا ۲۴، ۲۶ تا ۲۸

حیات مسیح

عیسائیوں کا حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۴، ۵

حضرت عیسیٰ کی جگہ کسی اور کو صلیب دینا
قابل قبول نہیں ۲۲۱ تا ۲۲۷

حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے مسلمان نصرانی ہو گئے ۱۲۶

خلافت

انسان کامل کے نفس مطمئنہ کو احیاء بقاء اور ادناء کے
بعد خلافت کا حُلّہ پہنایا جاتا ہے ۳۹

خلیفہ کا کام ہے کہ مخلوق کو روحانیت کی طرف
کھینچے ۴۰، ۴۱

موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ تھے
۷۴ تا ۷۹، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۴، ۱۱۵

اس امت کا آخری خلیفہ قدم عیسیٰ پر ہوگا ۷۷، ۱۳۹

سلسلہ خلفائے محمدیہ خلفاء موسیٰ کے سلسلہ کی
طرح ہے ۷۸ تا ۸۴، ۹۲، ۹۳، ۹۶، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸

خاتم الخلفاء اس امت کا اسی امت سے ہوگا
نہ باہر سے ۷۸ تا ۸۴، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۱، ۱۳۹

خلفاء آئیں گے یہ خدا کا وعدہ ہے ۱۴۰

د۔ر۔ز

دجال

دجال کون ہے؟ ۴۳۱، ۴۳۲

سورۃ فاتحہ آخری زمانہ میں ضالین یعنی نصاریٰ کا
ذکر کرتی ہے دجال کا نہیں ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۸

دجال کا ظہور مشرق سے ہونا ۱۵۶، ۱۵۷

بغایا یعنی زنان بازاری کی کثرت دجال کے ظہور
کے لئے ایک علامت ہے ۴۳

دجال اور بغایا سیرت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں
۴۳۱، ۴۳۲

آدم ثانی کے دور میں دجال بھرپور حملہ کرے گا ۳۰۷ ح

رسول

زمین کے مفاسد دور کرنے کے لئے رسول آتے ہیں ۱۳۵، ۱۴۱

کوئی رسول آسمان سے نہیں اترا ۱۴۲

زمانہ

آخری زمانہ کی علامات ۹۶، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۶

زمانہ کی چھ اقسام ۳۲۲

لوگوں کی مثال آدم سے لے کر اب تک ایک
کھیتی کی مثال ہے ۳۲۳

آخری زمانہ کو اللہ تعالیٰ زمان البعث بنائے گا ۳۲۴

س۔ش۔ط

ساعۃ (قیامت)

ساعۃ سے متعلقہ آیات وحدیث ۳۲۵، ۳۲۶

ساعۃ کے وقت کا علم کسی کو نہیں ہے ۳۲۷

امر ساعہ مخفی ہے ۳۲۶ح
قیامت کی علامات ۴۳۹
بدی کی کثرت اور نیکیوں کی قلت قیامت کی
علامت ہے ۴۳۹

سکھ

سکھ حکومت میں مسلمانوں پر مصائب ۳۴۶، ۳۴۷
سکھوں کو مجوزہ جلسہ اعظم مذاہب میں اپنے مذہب
کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت ۳۰

سلوک

سالکوں کے سلوک کا انتہا ۳۷

شراب

شراب پینے والے امراء، حکام کی شراب نوشی
کا ذکر ۴۲۶تا۴۲۹

شریعت

شریعت فطریہ اور قانونیہ مساوی ہیں اور اسلام
شریعت فطریہ ہے ۳۱۶

شیطان

انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں
مقدر ہیں ۳۰۷ح، ۳۰۸ح
شیطان سانپ اور دجال عظیم ہے ۱۰
شیطان نے مسیح موعودؑ کے زمانہ تک مہلت مانگی ہے ۳۲۲
شیطان کی حضرت آدم سے لڑائی اور آخری آدم کے
ہاتھ سے قتل کیا جائے گا ۳۲۰، ۳۲۱
مسیح موعود کے ہاتھوں سے شیطان کو ہزیمت
اٹھانی پڑے گی ۳۱۲ح
مسیح اور رحمانی لشکر شیطان پر غالب آئیں گے ۱۰، ۱۱

شیعہ

شیعہ صاحبان کے عقیدہ رجعت کی تفصیل ۴۴۳، ۴۴۴
امام غائب بنانے کی وجہ ۵، ۶
شیعہ صحابہ پر طعن کرتے ہیں ۴۴۴

طاعون

یہود پر بطور عذاب نازل ہوئی تھی ۱۴۶، ۱۵۰
طاعون کے پھیلنے سے متعلق وحی ۱۸۷تا۱۸۹
طاعون کے زمانہ میں انگریزوں کا مال خرچ کرنا ۴۳۵ح

ع۔ف۔ق۔ک۔گ

عیدالاضحیہ

ابتدائے زمانہ اسلام سے قربانیوں کی کثرت
ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی ۳۱
رکھنے کی وجہ ۳۱تا۳۳
عام لوگوں کے نزدیک عید کا مفہوم ۴۶تا۴۹
حقیقی عیدالاضحیہ ۳۴

عیسائیت

عیسائی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں ۴۴۴
انجیل کامل شریعت نہیں ہے ۸، ۹، ۱۲تا۱۴
تثلیث کی بنیاد دمشق میں پڑی ۲۴تا۲۷
انسان کو بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے ۸۵ح
عیسائیوں میں کفارہ کا عقیدہ پایا جاتا ہے ۴۴۴، ۴۴۵
کفارہ کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۴تا۶
عیسائیت کا اعتقاد کہ کفارے سے شریعت کے بوجھ
سے نجات مل گئی ہے ۸، ۹
حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۵

نصاریٰ قوت کے ساتھ گرجاؤں سے نکلے ہیں ۱۶۲
ضالین سے نصاریٰ کا گروہ مراد ہے ۱۱۵،۱۹۲تا۱۹۴،۲۰۳
نصاریٰ کے عقیدہ نزول مسیح سے مشابہ شیعوں اور
وہابیوں کا عقیدہ ہے ۶
پادریوں کی مخالف اسلام مساعی کا ذکر ۳۴۸ح،۳۴۹
شریف عیسائی علماء کی ہتک نہیں کی گئی ۴۰۹
مسلمانوں سے عیسائی بننے والوں کی تعداد اسی ہزار
سے بھی زیادہ ہے ۳۴۸،۳۴۹
مسیح موعودؑ کا سر الصلیب ہوگا کا مفہوم ۳۴۹ح،۳۵۰ح
سچے مسیح کی تکفیر سے فاتحہ کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۱۴تا۲۲۱

فلسفہ

فلسفی اور نبی میں فرق ۳۸۹،۳۹۰
فلسفیوں کے کلام کو انبیاء کے کلام پر ترجیح دی گئی ہے ۳۹۱
فلسفہ یورپ ۳۸۷

فنا

فنا کا مقام ۳۸،۳۹

فیج اعوج

فیج اعوج میں اکثریت گمراہ ہوگی ۴۱۵

قرآن شریف

قرآن بلند شان اور حکم اور مہیمن ہے ۱۰۳،۱۱۶
تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے ۱۰۹
قرآن کریم اختلاف سے منزہ ہے ۸ح
اس کی پیروی پرہیز گاری کا طریق ہے ۹۷
قرآن کے مخالف روایات کو بتوں سے تشبیہ دے
کر انہیں اپنے عقائد کی بنیاد رکھنے والوں کو تنبیہ ۱۳۰
عصمت خاص طور پر قرآن کی صفت ہے ۱۵۲تا۱۵۴
قرآن سے اپنی آوازیں بلند نہ کرو ۱۳۱
اس کے علاوہ کوئی کلام نہیں جو عیب و نقائص
سے خالی ہو ۴۶۵،۴۶۶
دس اعضاء کا ذکر کر کے قرآن مجید کی خوبصورتی اور
اس کے حسن کا اظہار ۴۶۵ح،۴۶۶ح
قرآن مسلسل ہدایت بھیجنے کا مضمون بیان کرتا ہے ۷،۸
مسیح کی آمد کے حوالے سے اس زمانہ پر تورات انجیل
اور قرآن سب متفق ہیں ۲۴۳
والعصر کے حقیقی معنی ۳۲۷

قربانی

ہماری شریعت میں قربانیاں سابقہ امم کی قربانیوں
پر سبقت لے گئی ہیں ۳۲
ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھنے کی وجہ ۳۱تا۳۳
قربانی کا نام ضحایا ،قربان ،نسیکۃ
رکھنے کی وجہ ۳۳تا۳۵
نسک لفظ کی تفسیر ۴۳
ہر مسلم کو تقویٰ کی روح سے قربانی کو
ادا کرنا چاہیے ۳۷،۳۸
قربانی کی حقیقت مخفیہ کا بیان ۴۳تا۴۵
اصل روح کی قربانی ہے ۶۸
نفس امارہ کا ذبح کرنا عبادت ہے ۳۵
نفس کی قربانی کیا ہے ۳۴تا۳۶
نفس کی قربانیاں ہی وہ سواریاں ہیں جو
خدا تک لے جاتی ہیں ۴۵

قیامت دیکھیں ساعة

کسوف وخسوف

رمضان میں کسوف وخسوف ہوا ۶۳، ۹۴ تا ۹۶

گناہ

گناہوں اور خطاؤں کا اصل باعث خدا سے غافل ہونا ہے ۴۴۰

گناہوں کے اسباب مختلف ہونے کی وجہ سے گناہ بھی مختلف ہیں ۴۴۰ تا ۴۴۲

بعض بدیاں بعض عقائد سے پیدا ہوتی ہیں ۴۲۲

م۔ن۔و

مرہم عیسیٰ

مرہم عیسیٰ کی خوبیاں ۴۰۶ ح

مسجد اقصیٰ

آنحضرتؐ کا معراج میں مسجد اقصیٰ دیکھنے سے مراد ۲۱ ح تا ۲۶ ح

اس کے وصف میں بارکنا حولہ میں لطیف اشارہ ۲۸۹ تا ۲۹۱

حضرت مسیح موعودؑ کے والد محترم نے قادیان میں اونچی جگہ پر مسجد اقصیٰ کے نام سے مسجد بنوائی ۱۵

بیت اقصیٰ قادیان کے شرقی جانب منارہ بنانے کی تجویز ۱۶

قادیان دمشق سے شرقی جانب ہے ۱۹ تا ۲۵، ۲۶ ح

بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع کی غرض ۲۸

مسجد حرام

مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور ابراہیم کے کمالات ہیں ۲۲ ح

آنحضرتؐ کا معراج میں مسجد حرام دیکھنے سے مراد ۲۲ تا ۲۶ ح

مسجد حرام کس چیز کا مژدہ دیتی ہے ۲۹۱

مسلمان (نیز دیکھئے اسلام اور امت محمدیہ کے عنوانات)

مسلمان کون ہے ۳۴ تا ۳۶

کامل مسلم کون ہے؟ ۳۱۵

اپنے نفس کو خدا کے لیے ذبح کر دے ۳۵، ۳۶

یہ امت امت وسط ہے ۱۸۱

ایک مسلمان کو شریعت فطریہ اور شریعت قانونیہ دونوں پر عمل کرنے کا حکم ہے ۳۱۵، ۳۱۶

سچے مسیح کی تکفیر سے فاتحہ کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۱۴ تا ۲۲۱

مسلمانوں کی عملی، اخلاقی اور روحانی بری حالت کا ذکر ۲۸۲ ح، ۳۱۸

عام مسلمانوں کی حالت کا ذکر ۴۱۰، ۴۱۱

اس زمانہ میں لوگ دو قسموں میں منقسم ہیں ۳۵۳ تا ۳۵۵

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴، ۴۱۲

طاعون کا عذاب یہود کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہوا ۱۵۰

سورۃ فاتحہ میں تین فرقوں کے ذکر کی وجہ ۱۶۶ تا ۱۷۳

افتراق امت اسلامیہ اور ان کے عقائد میں فساد کا ذکر ۴۱۴ تا ۴۱۶

مسلمان بادشاہوں کی خرابیوں کا ذکر ۴۱۶ تا ۴۲۹

ابن مریم کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں ۱۳۰

معراج

معراج تین قسم پر ہے ۲۶ ح

معراج مکانی اور زمانی اور ان ہر دو کی تفصیل
۲۱ح، ۲۴ح ح، ۲۵ح ح، ۲۸۸ تا ۲۹۷
حقیقت معراج ۲۲ح، ۲۳ح
معراج میں اسلام کا انتہائی زمانہ دکھایا گیا ۲۱ح
معراج میں اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے
بیت المقدس تک پھیلے گا ۲۶ح
مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی حقیقت ۲۹۱

منارۃ المسیح

اشتہار چندہ منارۃ المسیح ۱۵
دوستوں سے مدد کی اپیل ۲۸
منارہ بنانے کی تین اغراض ۱۶، ۱۷
المنارۃ البیضاء کے پاس نازل ہونے سے مراد
کیا ہے ۱۷
آنے والا مسیح صاحب المنارہ ہوگا ۱۸

مومن

اصل مومن کون ہے ۱۶۵
مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا ۱۴۹

مہدی

مبارک ہو مہدی معہود آپہنچا ہے ۶۰
مہدی نئے حقائق اور معرفت کی تعلیم لے کر آئے گا ۱
مہدی موعود کے زمانہ میں اسلام ترقی کرے گا ۲۴ح
شیعوں کا امام غائب کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۵، ۶

نبوت

نبی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کرتے ہیں ۳۸۹
اولیاء کا کلام نبی کے کلام کا ظل ہوتا ہے ۳۸۱
ظلی نبوت ۳۷۸، ۳۷۹

نزول مسیح

مسیح موعود کے لیے نزول کا لفظ اختیار کرنے کی وجہ ۳، ۴
نزول مسیح کی وجہ ۱۰، ۱۱
آسمان سے اگر کسی نے نازل ہونا ہوتا تو آنحضرتؐ
نازل ہوتے ۱۲۷
نزول عیسیٰ کی حقیقت ۲۲۷ تا ۲۴۴
مسیح کے نزول میں اشارہ ۵۰ح، ۵۱ح، ۲۸۴ تا ۲۸۶
نزول کا لفظ اختیار کرنے کی دو وجوہات ۳ح
دمشق کے شرقی جانب منارہ کے پاس مسیح کے نزول
سے مراد ۱۷، ۱۸، ۲۱ تا ۲۴، ۲۶ تا ۲۸

نفس امارہ

نفس امارہ کا ذبح کرنا عبادت ہے ۳۵

نفس مطمئنہ

نفس مطمئنہ اور اس کے احیاء ابقاء اور ادناء کے حالات
کا ذکر ۳۹

نیوگ

نیوگ دراصل عربی لفظ ہے ۴۴۲

وفات مسیح

حضرت مسیح موعودؑ کو وفات مسیح کا علم دیا گیا ۳
قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے ۶، ۱۵۵، ۲۳۵، ۲۴۲
رفع کے معنی ۴۰ تا ۴۲
آنحضرتؐ کے بعد صحابہ تمام رسولوں کی وفات کے
موقف پر جمع ہوئے ۲۲۸ تا ۲۳۵

ولایت

ولایت نبوت کی ظل ہے ۳۷۹، ۳۸۰

ولی قدم رسول پر ہوتا ہے ۳۷۸، ۳۷۹

اولیاء کی روحانی سیر کا انتہائی نقطہ ۳۷، ۳۸

اولیاء کا کلام نبی کے کلام کا ظل ہوتا ہے ۳۸۱

ہ۔ی

ہندو مذہب

اولاد کے حصول کے لیے نیوگ کو جائز قرار دیا ۴۴۲ح

یاجوج ماجوج

آگ استعمال کرنے والی قوم ۳۱۷، ۳۱۸

حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج میں

ان کے غالب آنے کا ذکر ہے ۲۷۸، ۲۷۹

مسیح موعود کے زمانہ میں اعظم الفتن یاجوج ماجوج

کا فتنہ ہے ۳۱۷، ۳۱۸

ان کا خروج ہو چکا ہے ۳۳۳

یہود ۲۶۱

نبی کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ ۱۴۲، ۱۴۵

یہود کا گمان کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل سے ہوگا ۱۴۳

حضرت عیسیٰ کے وقت تقویٰ کو چھوڑ چکے تھے ۲۸۲ح

حضرت عیسیٰ یہودیوں کی تباہی کی گھڑی کے لیے

ایک دلیل تھے ۱۲۱

یہود پر طاعون کا عذاب نازل ہوا ۱۵۰

بدظنی نے ہی پہلی قوم یہود کو ہلاک کیا ۱۱۳

حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش یہود کے لیے تنبیہ

۸۰، ۸۱، ۸۹ح، ۹۰ح

بطور سزا دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی گئیں

۸۰ح، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۷۶

عیسیٰ کے کفر کی وجہ سے ان پر غضب اترا ۱۹۰

مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں

۴، ۱۴۷، ۱۹۲ح، ۱۹۳ح ۱۹۲ تا ۱۹۴، ۲۰۳

☆☆☆

اسماء

آ۔ا

آدم

پہلے خلیفہ تھے ۲۵۴

چھٹے دن میں آدم پیدا کیا گیا تھا ۲۴۴، ۲۴۸

آپ کا نہ کوئی باپ تھا اور نہ ماں ۸۶ح

آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی هَوِیَّتْ کی حقیقت تھے ۲۶۳

آدم کی پیدائش لوگوں کو عدم سے وجود میں لانے کے لیے ہوئی ۳۰۷

ابلیس نے آدم کو گمراہ کیا ۳۰۷ح، ۳۰۸ح

آدم کا مثیل آخری زمانہ میں پیدا ہوا ۳۱۱

آدم اور مسیح موعود میں مشابہت ۳۱۷

انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں ہونی مقدر ہیں ۳۰۷ح، ۳۰۸ح

ابراہیم علیہ السلام

حقیقی قربانی کی اور خدا کے حضور اجر پایا ۴۴

ابوبکر رضی اللہ عنہ

تمام رسولوں کی وفات پر صحابہؓ کا اجماع آپ کے ذریعہ ہوا ۲۲۸ تا ۲۳۴

مسیح موعودؑ کی آپ سے مشابہت ۳۲۹

احمد بریلوی سید

وہابی آپ کے دوبارہ آنے کے منتظر ہیں ۶

ارم (قوم)

خدا نے ان کو ہلاک کیا ۳۷۵

الہ دین مرزا

از آباء و اجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

الیاس علیہ السلام

یہود مسیح سے پہلے ان کے نزول کا عقیدہ رکھتے تھے ۱۴۵

بابر

اس کے دور میں حضرت مسیح موعودؑ کے آباء و اجداد ہندوستان آئے ۳۴۴

پولوس

تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی کرنے والا ۲۶

ج۔ح۔د۔ع۔غ

جعفر بیگ مرزا

از آباء و اجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

جے۔اے لیفرائے

لاہور کا ایک بشپ ۹ح

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

آپ نے آنحضرت ﷺ کا مرثیہ لکھا ۲۳۲

داؤد علیہ السلام

یہود پر خدا کا غضب داؤد کی زبانی نازل ہوا ۲۰۱

عبدالباقی مرزا

از آباء و اجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

عبدالہادی بیگ مرزا

از آباء و اجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۴

عطا محمد مرزا

دادا گرامی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

علی رضی اللہ عنہ

آپ کے بارے میں شیعوں کے عقائد کا ذکر ۴۴۴

عمر رضی اللہ عنہ

آنحضرت ﷺ کی وفات کا فوری یقین نہ آیا ۲۲۹

عیسیٰ علیہ السلام

سلسلہ موسویہ کے خاتم الخلفاء تھے ۷۴، ۳۰۹

یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا ۱۴

اسرائیلی شریعت کے خادم تھے ۸، ۳۲۷

آپ کی ذات میں چاروں صفات جمع ہوگئی تھیں ۸۵

آپ کی بن باپ پیدائش میں حکمت ۸۹ح، ۹۰ح

بے باپ پیدائش عادت اللہ میں داخل ہے ۸۵ح

مسیح علیہ السلام کے صرف عورت سے پیدا ہونے میں حکمتوں کا ذکر ۸۳ تا ۸۵، ۸۵ح تا ۹۰ح

آپ سلسلہ موسویہ سے انتقال نبوت کی دلیل تھے ۷۹، ۸۰

آپ کی پیدائش میں یہود کے لیے پوشیدہ پیغام ۸۰، ۸۱

آپ کے دور میں یہودی تقویٰ کو چھوڑ چکے تھے ۲۸۲ح

آپ کے انکار کی وجہ سے یہود پر غضب اترا ۱۹۰، ۲۰۱

یہود کی تباہی کی گھڑی کے لیے ایک دلیل تھے ۱۲۱

یہود کے لیے قیامت کی علامت ۷

سلسلہ خلفائے موسیٰ آپ پر ختم ہوگیا ۱۰۸

عیسائیوں کا آپ کے بارے میں عقیدہ ۳۴۸، ۴۴۴

آپکے متعلق افراط اختیار کرنے والے ضالین ہیں ۲۰۳

مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں ۱۹۲ح، ۱۹۳ح، ۱۹۲ تا ۱۹۴

عیسائیوں کا حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۴، ۵

آپ نے الیاس کے نزول کے عقیدے کی تصحیح کی ۱۴۶

نزول عیسیٰ کی حقیقت ۲۲۷ تا ۲۴۴

عیسیٰ امت محمدیہ میں نہیں آسکتا ۲۴۱

سلسلہ اسمٰعیل کی سلسلہ اسرائیل سے مشابہت ۹

قرآن میں بروزی طور پر امت محمدیہ کا اشارہ ۲۸۳ح

مثیل مسیح عیسیٰ کے قدم پر آئے گا ۷۷

مسلمان بھی آپ کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں ۱۳۰

حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے مسلمان نصرانی ہوگئے ۱۲۶

کتاب اللہ آپ کی وفات کی شہادت دیتی ہے ۱۱۳، ۳۱۰

آنحضرت ﷺ کی وفات سے آپ کی وفات ثابت ہوگئی ہے ۲۲۸ تا ۲۳۵

رفع کے معنی ۴۰ تا ۴۲

اسراء کی رات آنحضرت ﷺ کی آپ سے ملاقات ہوئی ۳۰۱

کسی اور کو آپ کی جگہ صلیب نہیں دی گئی ۲۲۱ تا ۲۲۷

غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت مرزا خاندانی حالات

دوسرے ناموں کے علاوہ خدا نے احمد نام رکھا ۳۴۳

اجداد کے ناموں کا ذکر ۳۴۳، ۳۴۴

آباء و اجداد کا سمرقند سے آکر ہندوستان میں رہنے کا ذکر ۳۴۳ تا ۳۴۸

آپ کا زمانہ ظہور اور اس کی حالت

زمان البرکات نئی ایجادوں کی مختصر تفصیل ۲۱، ۲۴ح، ۲۵ح
زمانہ کو ایک زکی مفسر کی ضرورت ہے ۱۸۳ تا ۱۸۷
خدا کی جلالی اور جمالی صفات کا ظہور ۶۳
روحانی بارش کے نزول کا زمانہ ۶۶، ۶۷
مسیح موعود کا زمانہ ذوالحج کے مہینہ سے مناسبت تام رکھتا ہے ۶۷ تا ۶۹
یہ زمانہ آخری زمانہ ہے ۱۲۱، ۱۲۲
امام آخرالزمان کا ظہور ۱۲۱، ۱۲۲
ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے ۲۴۵ تا ۲۴۷
اسلام کی حالت زار کا ذکر ۳۶۸ تا ۳۷۴
مشائخ اور علماء زمانہ کے فساد کا ذکر ۳۱۹
دین صرف نام کا رہ گیا ہے ۲۵۱
زمانہ حال میں مسلمانوں کی صفات سیئہ کا ذکر ۳۵۳ تا ۳۶۸
مسلمان نے یہود سے مشابہت اختیار کر لی ہے ۴۱۱ تا ۴۱۴
اس زمانہ میں ہر پہلو سے فساد واقع ہو گیا ہے ۴۴۸ تا ۴۵۴
صوفیاء زمانہ کی حالت زار کا ذکر ۳۷۶ تا ۳۶۸
پادریوں کے مکائد، تدابیر اور ان کے اضلال کا ذکر ۴۱۴

غرض بعثت

اس زمانہ میں فتنوں کا وجود مصلح کا متقاضی ہوا ۳۹۲ تا ۳۹۷، ۴۴۶
بیعت لینے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کو وحی ہوئی ۱۸۷
بطور حکم عدل آئے ۹۹
خدا کی عظمت ظاہر کرنے اور ابن مریم کے حق میں مبالغہ کرنے والوں کو انذار کے لیے آئے ۱۲۸ تا ۱۳۰
صلیب کے مفاسد دور کرنے کے لیے آئے ۱۳۵
کسر صلیب کے لئے آئے جو جنگوں کے ذریعہ سے نہیں بلکہ آیات سماویہ سے ہوگی ۳۴۹
لوگوں کو روحانی حیات دینے کے لیے آئے ۳۲۳
آپ کا گھروں کو اموال سے بھرنے کی حقیقت ۵۹
قیام شریعت، احیاء دین، منکرین پر اتمام حجت کیلئے ۳۴۳
فلسفہ یورپ اور اندرونی فساد کو دور کرنے کے لیے ۳۸۷
شکست سے فتح و شادمانی کی طرف لے آؤں گا (مسیح موعودؑ) ۴۰۵، ۴۰۶
علوم و آیات سماوی کے ذریعہ دین کو تقویت بخشنے کے لیے تشریف لائے ۴۴۶، ۴۴۷

مقام

خاتم الخلفاء، خاتم الائمۃ، امام منتظر، حکم ۳۰۹
آسمانی نور، مجدد، مامور عبد منصور، مہدی معہود، مسیح موعود ۵۱، ۵۳، ۹۸
خاتم الخلفاء کو مسیح کا لقب دیئے جانے کی تین وجوہات ۳۲۳، ۳۲۴
آپ کے مظہر مسیح اور مظہر النبی ہونے سے مراد ۵۵
خدا کی طرف سے پوری قوت، برکت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں ۷۰
میں مسیح محمدی اور مہدی احمدی ہوں ۶۱
منعم علیھم کے گروہ کا کامل فرد ہوں ۱۶۸، ۱۷۷، ۱۷۸
آنحضرت ﷺ اور مجھ میں استاد اور شاگرد کی نسبت ۲۵۸
آیت اٰخرین منھم سے کیا ظاہر ہوتا ہے ۳۱۱

میرے اور میرے رب میں ایک بھید ہے ۳۱۳
میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ۵۳، ۳۴۳
خدا کی طرف سے اسلام کے لئے ایک نشان ۳۱۳
جامع جلال و جمال ۳۲۴
آپ مظہر البروزین اور وارث النبیین ہیں ۳۳۷
آپ قدم رسول پر ہیں جس سے مردے
زندہ ہوتے ہیں ۴۳، ۴۷۴
آدم سے مشابہت اور دونوں میں فرق ۳۰۷ح
مسیح موعود توام پیدا ہوئے تا کہ وجود سے عدم کی
طرف لے جائیں ۳۱۷، ۳۲۵
آیت اسراء میں لفظ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ
سے مراد ۲۸۷ تا ۲۹۴
مسیح موعود چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ۲۸۷ تا ۲۹۴
آنحضرت ﷺ کا آپ کو سلام پہنچانے
سے مراد ۲۹۸ تا ۳۰۲
آپ کی حضرت ابوبکرؓ سے مشابہت ۳۲۹

صداقت مسیح موعودؑ

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ خدا کی طرف سے
آیا ہوں ۳، ۹
خدا نے مسیح کیا اور فصیح کلام دیا ۶۰
سلسلہ موسویہ کی طرح سلسلہ محمدیہ ہوگا ۴، ۹۱ تا ۹۳
۹۶، ۱۰۴، ۱۲۴
تشابہ سلسلتین صداقت کی دلیل ہے ۳۱۳
سلسلہ محمدیہ کا آغاز مثیل موسیٰ اور مثیل مسیح پر ختم ۹
ضرورت زمانہ ۵۱ تا ۵۳، ۹۸، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۳۳
خدا کی بعض صفات جلالیہ اور جمالیہ کا اظہار ۵۴، ۵۵
خدا نے آپ کو صفت افناء اور احیاء دی ہے ۵۶ح
قتل خنزیر حربہ سماویہ سے ہے ۵۷، ۵۸

نشانات مہدی و مسیح کا ظہور

سورج چاند کو رمضان میں گرہن لگنا ۶۳ تا ۶۶
۹۴ تا ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۶
آپ کی تائید میں ستارہ ذوالسنین طلوع ہوا ۶۴
زمانہ کی ایک علامت کہ لوگ کثرت معاصی کے بعد
تقویٰ کی طرف مائل ہوں گے ۳۵۰
رمضان میں خسوف کسوف ہوا ۴۴۷
زمین و آسمان اور زمان و مکان نے میرے صدق پر
گواہی دی ۱۵۸ تا ۱۶۰

مسیح موعودؑ کا ذکر قرآن میں

سورہ فاتحہ میں مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے
کی دعا سکھائی گئی تھی ۱۹۷ تا ۲۰۱
قرآن سے ثابت ہے خاتم الخلفاء اسی امت میں
سے ہوگا ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۲
نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعاً میں
مسیح موعود کا بعث مراد ہے ۲۸۳ح

تائید الٰہی

مسیح کے زمانہ میں نصرت بغیر وسیلہ انسان نازل ہوگی ۲۸۴
اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تباہ ہو جاتا ۱۸۰
مسیح موعودؑ کو قوت قدسیہ کا ہتھیار دیا گیا ہے ۵۶ح، ۵۸
اگر میں جھوٹا ہوں تو جھوٹ کا وبال مجھ پر ہوگا ۱۸۶ تا ۱۸۸
سب مخالفانہ مکر و مکائد بے کار جائیں گے ۳۱۳

میرے قتل کے منصوبے ناکام ہوگئے ہیں ۱۷۵
اللہ تعالیٰ میری جماعت کو بڑھا رہا ہے ۱۸۸
میں ہلاک نہیں ہوسکتا جب تک میرا کام پورا نہ ہو ۳۱۳
مصلحین کی تمام شرائط اللہ نے مجھ میں جمع کردی ہیں ۳۹۷ تا ۴۰۱
مخالف علماء کو دعوت مباحثہ ۴۰۳
منکرین کی ایذا دہی اور گالیوں کا ذکر ۴۰۶ تا ۴۰۸
مسیح کا لقب دیے جانے کی وجہ ۳۲۴
اس اعتراض کا جواب کہ حضرت مسیح بے باپ پیدا ہوئے تو پھر حضرت مسیح موعودؑ کی آپ سے کامل مشابہت کیسے ہوئی ۸۵ح تا ۹۰ح

غلام مرتضیٰ مرزا

والد گرامی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳
بیت اقصیٰ ابتدائی طور پر بنائی ۱۵

ف۔گ۔م۔ہ۔ی

فضل الدین بھیروی حکیم

خطبہ الہامیہ کو طبع کیا ۱
لجۃ النور کتاب طبع کی ۳۳۵

فیض احمد مرزا

از آباء واجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

گل محمد مرزا

پردادا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد مصطفیٰ ﷺ

آپ مظہر صفات الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے ۲۳ح
انبیاء کا خاتم ۴۴
آپ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں ۱۱۲
کل برکۃ من محمد ﷺ ۳۱۰ح
مفاسد عظیمہ کے دور میں آپ کی بعثت ۳۹۳ تا ۳۹۷
درود بھیجو کہ حضورؐ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں ۱۱۲
آپ کے بغیر ہمارا کوئی نبی نہیں ہے ۱۶۵
آپ آدم کے ظل ہیں ۳۱۱
آخری زمانہ کے آدم ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۱
پانچویں ہزار میں بعثت اور چھٹے ہزار میں بروزی بعثت ۲۶۶، ۲۷۰
چھٹے ہزار میں آپ کی روحانیت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے ۲۷۱، ۲۷۲
آپ کا زمانہ شوکت اسلامی کا زمانہ ہے ۲۱ح
آپ کے زمانہ میں شق القمر ظاہر ہوا ۹۴
آپ میں تمام انبیاء کے کمالات موجود ہیں ۲۲ح تا ۲۴ح
سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے مشابہ ہے ۹، ۱۳۲
یہودیوں کا گمان کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل سے ہوگا ۱۴۳
مثیل موسیٰ کے طور پر آنحضرت ﷺ ظہور فرما ہوئے ۴، ۶، ۷۵، ۹۱، ۲۱۱
آپ کا معراج مکانی اور زمانی ۲۱ح، ۲۸۸ تا ۲۹۶
آپ کا معراج کیا تھا ۲۲ح تا ۲۶ح
آپ کے زمانی معراج کی انتہا ۲۹۳
آپ کے معراج کی تین قسمیں ۲۶ح
اسراء میں حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ۳۰۱
مسیح اور دجال کے ظہور کی پیشگوئی پوری ہوئی ۱۵۷
کسی کو آسمان سے نازل ہونا ہوتا تو آپ ہوتے ۱۲۶
آپ کا ظل ہونا آپ کے کمالات کی وجہ سے ہے ۳۷۹

مسیح موعود کو سلام پہنچانے میں اشارہ ۲۹۸

دین کو دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھا ۲۹۰

عیسائی آپ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں ۳۴۸، ۳۴۹

محمد اسلم مرزا

از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد بیگ مرزا

از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد دلاور مرزا

از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد سلطان مرزا

از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد صادق ؓ مفتی ۳۳۵

محمد قائم مرزا

از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

مریم علیہا السلام

عیسیٰ کی پیدائش میں بنی اسرائیل کیلئے پوشیدہ پیغام ۷۹ ح

موسیٰ علیہ السلام ۲۱ ح ح

حضرت محمد ﷺ آپ کے مثیل تھے ۲۱۱، ۴

آپ کے ذریعہ بنی اسرائیل پر اللہ کا احسان کرنا ۶

قرون اولیٰ کی ہلاکت کے بعد آپ کی بعثت ۷

مفاسد کے وقت موسیٰ کو بھیجا گیا ۳۹۳

خدا نے کتاب، حکم اور نبوت عطا کی ۷۴

آپ کی جماعت نے آپ کی منشاء کے خلاف جنگ لڑی اور شکست کھائی ۵۰ ح

ایک قوم سے وعدہ کیا دوسری قوم کے حق میں پورا کیا ۲۱۱

سلسلہ اسمٰعیل کی سلسلہ اسرائیل سے مشابہت ۹، ۹۱، ۱۳۲

عصا موسیٰ کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو بھی عصا دیا گیا ۳۷۸

ہود علیہ السلام

ان کی قوم کو خدا نے ہلاک کیا ۳۷۵

یحییٰ علیہ السلام

آپ حضرت الیاس کی صورت میں آئے ۱۴۶

☆☆☆

مقامات

بغداد

کتاب لجۃ النور علماء بغداد کے نام ۳۳۵

پنجاب ۱۵،۲۲

چین ۳۳۹

حجاز

ہندوستان اس کے مشرق کی طرف ہے ۱۵۷

خراسان

کتاب لجۃ النور علماء خراسان کے نام ۳۳۵

دمشق

تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد پڑی ۲۴،۲۶،۲۷

مسیح کے بارے میں عقیدہ کہ دمشق کے مشرق کی طرف اترے گا ۱۹ح،۱۵۶

روم ۳۳۷

حضرت مسیح موعودؑ کے آباء واجداد سمرقند سے تھے ۳۴۴

شام ۳۴۱،۳۴۰،۳۳۷

کتاب لجۃ النور علماء شام کے نام ۳۳۵

عراق

کتاب لجۃ النور علماء عراق کے نام ۳۳۵

عرب ۳،۳۳۷،۳۳۵،۳۴۰،۳۴۱

کتاب لجۃ النور علماء عرب کے نام ۳۳۵

فارس ۳،۳۴۰

قادیان ۱،۲۰ح،۳۰،۳۳۵

بیت اقصیٰ کو وسعت دی گئی مگر مزید دی جائے گی ۱۵

دمشق کے مشرق کی طرف ہے ۱۹ح،۲۲،۲۳،۱۵۷

گورداسپور ۲۲

لاہور ۱۴،۲۲

مدینہ ۲۰ح

مدفن رسولؐ ۲۳۴

دین کی عظمت صرف مکہ ومدینہ تک محدود ہو جائے گی ۴۱۳

مسجد حرام

اس کے وصف بارکنا حولہ میں لطیف اشارہ ۲۸۹ تا ۲۹۱

مصر ۵۰ح

مکہ ۲۰ح

حضور ﷺ کی پیدائش ہوئی ۸۱

حضور ﷺ کی بعثت ہوئی ۷۵

دین کی عظمت صرف مکہ ومدینہ تک محدود ہوگی ۴۱۳

ہندوستان ۱۵

ملک حجاز سے مشرق کی سمت میں ہے ۱۵۷

☆☆☆

کتابیات

انجیل

حرام، حلال، وراثت، نکاح وغیرہ کے احکامات موجود نہیں ہیں ۸، ۹

مسیح کے آنے کا زمانہ ۱۸

موجودہ زمانہ میں مسیح کے آنے پر انجیل متفق ۲۴۳

یسوع صاحب شریعت نہ تھا (پادری) ۱۴

بخاری صحیح ۳۲۸

حدیث یضع الحرب ۱۷

براہین احمدیہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۲۰ ح

تورات ۱۴

موجودہ زمانہ میں مسیح کی آمد پر تورات کا اتفاق ۲۴۳

تورات ہر ایک مصلوب کو ملعون قرار دیتی ہے ۲۲۴

خطبہ الہامیہ (اس جلد کی پہلی کتاب) ۱، ۳

ایک نشان ۱

زبور

لوگوں کے لیے ہدایت تھی ۹ ح

لجۃ النور (اس جلد کی دوسری کتاب) ۳۳۵

المؤطا للامام مالک ۳۲۸

☆☆☆